بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

مفتاح کنوز اسرار الٰہی منشور لامع النور معرفت و آگاہی گل گلستان طریقت ثمر شاخسار حقیقت مسمیٰ باسم

یعنی

بوستان معرفت

شرح اردو

مثنوی مولوی روم

دفتر دوم

تصنیف منیف و تالیف شریف عالم ربانی ماہر اسرار سبحانی حضرت مولوی عبد المجید خاں صاحب افضا ساکن پیلی بھیت

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بحسن و خوبی چھپی

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے اور اسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم کر سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے لیکن خاص اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادہ ہین اُنمین بعض کتب تصوف اُردو و فارسی وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت
کتب اخلاق و تصوف اُردو	
اُردو ترجمہ غنیۃ الطالبین عربی - قدیم مستند تصنیف غوث الاعظم حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رض کا حامل المتن اُردو ترجمہ ہے خوبی یہ ہے کہ ہر صفحہ مین دو کالم ہین ایک مین عربی عبارت اسیقدر ہے جسقدر دوسرے کالم مین اُردو ترجمہ ہے جدید الترجمہ اور اسقدر مقبول ہوا کہ اگرچہ ترجمہ کو تھوڑا زمانہ ہوا مگر دوسرا اڈیشن طبع ہوا ہے جس کا کاغذ وغیرہ کل امور اڈیشن اول سے بمرتبہا عمدہ ہین۔	۸ر ب
ایضاً - کاغذ زرد۔	۴ر ب
ایضاً - کاغذ درجہ دوم۔	[illegible]
سیرت محمدیہ - مطبوعۂ غیر۔	[illegible] ب
جامع الاخلاق - ترجمہ اخلاق جلالی۔	۵ر [illegible]
باب دانش - مولفۂ مولوی محمد کریم بخش۔	۲ر
ذخیرۂ سعادت - ترجمہ بھامنی بلاس کی پستک دو فصل اول و آخر کا تہذیب اخلاق مین مولفۂ لالہ لال جی صاحب۔	۱ر [illegible]
اوقات عزیزی - از سید غلام حیدر خان	۴ر

نام کتاب	قیمت
ترجمۂ عوارف المعارف - کامل دو جلد مین مترجمہ مولانا ابو الحسن فرید آبادی مرحوم۔	[illegible]
خزینۂ دانش - ہوشمندی کی تعلیم از مولوی کریم بخش	۳ر [illegible]
معدن تہذیب - مصنفۂ مرزا حبیب حسین صاحب بی۔اے مجلد خوشنما جلد پارچہ۔	[illegible]
مخزن الفصاحت - معروف بہ مسدس آخرہ	۲ر
بحر الحقیقت - اصلاح نفس مین۔	۲ر
آبحیات - اخلاق و موعظت مین از نشی کا متا پرشاد۔	۲ر
کیمیاے حکمت - حصہ اول بیان شرائف علم و ادب	۲ر
تہذیب الاخلاق - مولفۂ مولوی نجم الحق۔	۱ر
پیراہن یوسفی - اُردو ترجمہ مثنوی مولانا روم کا منظوم شعر بشعر اور حاشیہ پر اُردو مین حاصل مطلب ہر شعر کا مع فوائد تصوف کامل دو جلد مین بتفصیل ذیل	۸ر [illegible]
جلد اول - ترجمۂ دفتر اول ۲ و ۳۔	[illegible]
جلد دوم - ترجمۂ دفتر ۴ و ۵ و ۶۔	[illegible]
اخلاق رضی - مصنفۂ قاضی محمد رضی۔	۴ر
شجرۂ معرفت محشی منتخبات مثنوی مولانا روم مترجمۂ سید غلام حیدر صاحب۔	[illegible]
شان رحمت منظوم عبرت انگیز و دلچسپ مضمون ہے	[illegible]

فہرست مضامین بوستان معرفت دفتر دوم

مضمون	صفحہ
سبب تاخیر مثنوی بعد ختم دفتر اول	۲
ہلال جاننا ایک شخص کا خیال کو زمانہ عمرؓ مین اور تنبیہ کرنا اسکو۔	۱۲
چورانا ایک شخص کا سانپ کو ایک سانپ پکڑنیوالے سے اور کاٹنا سانپ کا چور کو اور مرنا اسکا۔	۱۴
التماس کرنا ہمراہی حضرت عیسیٰؑ کا عیسیٰؑ سے اور زندہ کرنا استخوان کا۔	۱۵
نصیحت کرنا صوفی کا خادم کو واسطے غمخواری بہیمہ کے اور لاحول کہنا خادم کا۔	۱۶
مشورہ کرنا خدا تعالیٰ کا فرشتون سے ایجاد خلق مین	۱۷
بند ہونا تقریر معنی کا اس سبب سے کہ رغبت مستمع کی حکایت ظاہر وغیرہ سُننے پر ہے۔	۱۹
التزام کرنا خادم کا غمخواری بہیمہ کی اور خلاف کرنا۔	۲۰
گمان کرنا قافلہ والون کا کہ شاید بہیمہ صوفی کا بیمار ہی۔	۲۳
پانا بادشاہ کا اپنے باز کو گھر مین ایک بڑھیا کے۔	۳۰
حلوا خریدنا شیخ احمد خضرویہ کا واسطے غریمون کے بالہام حق۔	۳۴
ڈرانا ایک شخص کا زاہد کو کہ کم رویا کر تو اندھا ہوجائے	۳۹
تمامی قصہ زندہ ہونا استخوان کا عیسیٰؑ کی دعا سے	۴۰
سہلانا کسان کا شیر کو گائے کے دھوکے سے	۴۲
بیچنا صوفیون کا بہیمہ صوفی مسافر کا واسطے سفرہ اور سماع کے	۴۴
قصہ اُس مفلس کا کہ زندان مین تھا اور زندانی اُس سے فریاد و فغان مین۔	۴۹
شکایت کرنا زندانیون کا وکیل قاضی کے سامنے اس مفلس کے غلبہ سے۔	۵۱
تتمہ قصہ مفلس زندانی کا قاضی کے ساتھ۔	۵۳
مناجات۔	۵۷
تمثیل حقیقت سخن کی اور اطلاع اُسکے کشف پر۔	۶۱
ملامت کرنا لوگون کا اُس شخص کو جسنے تہمت سے اپنی ماں کو مار ڈالا۔	۶۳
امتحان کرنا بادشاہ کا دو غلام نو خرید کو۔	۶۹
ٹھیک کرنا بادشاہ کا ایک کو اُن دو غلامون سے ایک سے حال دوسرے کا اور ظاہر کرنا اُسکا کچھ اُسمین ہے۔	۷۰
قسم کھانا غلام کا اپنے صدق دعوی و طہارت گمان پر	۷۳
پھر پوچھنا حال شاہ کا دوسرے غلام سے۔	۸۱
حسد کرنا حشم کا اس بندۂ خاص پر۔	۸۴
گرفتار ہونا ایک باز کا الوون کے ویرانہ مین	۹۰
کلوخ ڈالنا ایک تشنہ کا سر دیوار سے جوے آب مین۔	۹۴
حکایت۔	۹۷
در معنی فی التاخیر آفات۔	۱۰۰
تمثیل بیان بلانے پانی کی آلودون کو واسطے پاکی کے	۱۰۷
آنا دوستون کا واسطے پرسش ذوالنون مصری کے۔	۱۰۹
سمجھنا مریدون کا کہ ذوالنون دیوانے نہین ہین قصداً ایسا کیا ہے۔	۱۱۱

مضمون	صفحہ
رجوع بحکایت ذوالنون با مریدان۔	۱۱۴
امتحان کرنا خواجہ کا لقمان کو زیرکی مین	۱۱۵
ظاہر ہونا فضل و ہنر لقمان کا سامنے امتحان کرنیوالون کے	۱۱۵
تتمہ قصہ حاسدان کا غلام شاہ پر اور حقیقت اسکی۔	۱۲۲
قصہ تعظیم سلیمان کا جو دل مین بلقیس کے صورت حقیر ہُدہُد سے پیدا ہوئی۔	۱۲۵
انکار کرنا فلسفی کا آیۃ ان اصبح ماؤکم غوراً فمن یاتیکم بماءٍ معین	۱۲۷
مناجات کرنا چرواہے کا ساتھ حق تعالے کے زمانہ موسیٰ علیہ السلام مین۔	۱۳۴
وحی عتاب کی حضرت موسیٰؑ پر خدا تعالے سے آنا۔	۱۳۶
وحی آنا حضرت موسیٰؑ پر واسطے عذر اُس شبان کے۔	۱۳۸
سوال موسیٰؑ کا حق تعالیٰ سے سر غلبہ ظالمون سے	۱۴۱
مارنا امیر کا ایک سوتے کو کہ جسکے منھ مین سانپ گھس گیا تھا۔	۱۴۶
حکایت اُس احمق کی جو تملق ریچھ پر فریفتہ تھا۔	۱۵۰
کہنا ایک سائل نابینا کا کہ مین دو کوریون مین مبتلا ہون مجھپر رحم کرو۔	۱۵۴
تتمہ حکایت خرس اور اُس احمق کا جسنے خرس پر اعتماد کیا تھا۔	۱۵۶
کہنا حضرت موسیٰؑ کا گوسالہ پرست کو کہ یہ خیال اندیشی تیری کہان سے ہے۔	۱۵۷
ترک کرنا مرد ناصح کا نصیحت اُس مغرور خرس کی۔	۱۵۹
تعلق دیوانہ کا جالینوس کے ساتھ اور وہم کرنا جالینوس کا	۱۶۲
سبب اُڑنے اور چرنے ایک مرغ کا دوسرے مرغ کے ساتھ کہ اُسکا ہمجنس نہ تھا	۱۶۲
تتمہ قصہ اُس مرد کا جو خرس کی وفا پر مغرور تھا۔	۱۶۴
جانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صحابی بیمار کی بیمار پرسی کو اور فائدہ اُسکا۔	۱۶۵
وحی کرنا حق تعالیٰ کا موسیٰؑ کو کہ میری عیادت کو کیون نہین آیا۔	۱۶۶
جدا کرنا باغبان کا صوفی اور فقیہ اور علوی کو ایک دوسرے سے۔	۱۶۷
رجوع طرف قصہ مریض اور عیادت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے۔	۱۷۰
جانا بایزید بسطامی کا کعبہ کو اور راہ مین ایک بزرگ کی خدمت مین پہونچنا اور کہنا بزرگ کا کہ کعبہ مین ہون میرا طواف کر۔	//
حکایت پیر و مرید۔	۱۷۱
جاننا پیغمبر کا کہ سبب رنجوری اس شخص کا گستاخی سے تھا	۱۷۳
غدر کرنا دلقک کا سید سے کہ تو نے فاحشہ سے کیون نکاح کیا۔	۱۷۸
حیلے سے گفتگو مین لانا شیخ بہلول کو ایک سائل کا جنھون نے آپ کو دیوانہ ظاہر کر رکھا تھا۔	۱۷۹
حملہ کرنا سگ کا اندھے فقیر پر۔	۱۸۰
بلانا محتسب کا ایک مست کو زندان مین اور جواب اُسکا۔	۱۸۲
دوسری بار گفتگو مین لانا سائل کا اُس بزرگ کو تا حال معلوم ہوئے۔	۱۸۳

مضمون	صفحہ
نصیحت کرنا رسول مقبولؐ کا بیمار کو اور دعا سکھانا -	۱۸۸
ذکر دشواری عذاب آخرت اور اُسکی سختی -	۱۸۹
ذکر قوم موسیٰ علیہ السلام کا و پشیمانی اُنکی -	۱۹۰
بیان معنی تومن بالقدر خیرہ وشرہ مین -	۱۹۴
دعا و توبہ سکھانا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بیمار کو	۱۹۵
بیدار کرنا ابلیس کا حضرت معاویہؓ کو کہ وقت نماز کا جاتا ہے -	۱۹۹
دوسری بار جواب دینا ابلیس کا حضرت معاویہؓ کو	۲۰۰
پھر تقریر حضرت معاویہؓ کی اور مکر ابلیس کا اُنکے ساتھ	۲۰۲
پھر جواب ابلیس کا حضرت معاویہؓ کو اور چھپانا مکر کا	۲۰۳
سختی کرنا حضرت معاویہؓ کا ابلیس سے -	۲۰۵
فریاد کرنا حضرت معاویہؓ کا حق تعالے سے اور مدد چاہنا مکر ابلیس پر -	۲۰۶
پھر تقریر ابلیس کی تلبیس خود امیر معاویہؓ کے ساتھ	//
پھر الحاح و مبالغہ کرنا امیر معاویہؓ کا ابلیس سے اور جواب اُنکا -	۲۰۸
شکایت قاضی کی آفت منصب قضا سے اور جواب نائب کا -	۲۰۹
اقرار مین لانا معاویہؓ کا ابلیس کو	۲۱۰
سچ کہدینا ابلیس کا اپنا بھید حضرت معاویہؓ سے	//
فضیلت حسرت کھانے اس شخص کی فوت ہونے نماز جماعت سے -	۲۱۱
تتمہ اقرار ابلیس کا امیر معاویہؓ کے ساتھ بابت مکر و فریب خود -	//
تصدیق کرنا امیر معاویہؓ کا قول ابلیس کو -	۲۱۲
بھاگ جانا چور کا صاحب خانہ کے ہاتھ سے بسبب آواز دوسرے شخص کے -	//
حکایت ایک وزیر کی کہ بادشاہ نے وزارت سے موقوف کرکے محتسب کیا تھا -	۲۱۴
قصہ منافقون کا اور مسجد ضرار بنانا اور بھیجنا قاصدون کا -	۲۱۵
خود جانا اور فریفتہ کرنا منافقون کا پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تا مسجد ضرار کو لیجائین -	۲۱۶
پوچھنا ایک کا اصحاب سے کہ رسول خدا اُن لوگون کی ستاری کیون نہین کرتے -	۲۱۹
متردد ہونا مذاہب مختلفہ مین اور نکلنا اور مخلص پانا -	۲۲۲
امتحان کرنا ہر چیز کا تا اس سے ظاہر ہو وہ چیز جو اُسمین چھپی ہے -	۲۲۳
شرح فائدہ حکایت شتر جوئندہ کی -	۲۲۵
اس بیان مین کہ ہر نفس فتنہ مسجد ضرار کا ہے -	۲۲۸
حکایت اُن چار ہندوستانی کی کہ آپسمین لڑتے تھے اور اپنے عیب سے بے خبر تھے -	۲۲۹
قصد کرنا غزون کا خون مین ایک شخص کے تو دوسرا ڈرے -	۲۳۰
بیان حال ناشکرون کا نعمت وجود انبیاء و اولیاء سے	۲۳۱
حکایت کرنا ایک بوڑھے کا طبیب کے سامنے اپنے رنجور سے اور جواب اُسکا -	۲۳۳

مضمون	صفحہ
رجوع بحکایت ذوالنون با مریدان۔	۱۱۴
امتحان کرنا خواجہ کا لقمان کو زیرکی مین	۱۱۵
ظاہر ہونا فضل و ہنر لقمان کا سامنے امتحان کرنیوالون کے	۱۱۵
تتمہ قصہ حاسدان کا غلام شاہ پر اور حقیقت اُسکی۔	۱۲۲
قصہ تعظیم سلیمان کا جو دل مین بلقیس کے صورت حقیر ہدہد سے پیدا ہوئی۔	۱۲۵
انکار کرنا فلسفی کا آیہ ان اصبح ماؤکم غورا فمن یاتیکم بماء معین	۱۲۷
مناجات کرنا چرواہے کا ساتھ حق تعالے کے زمانہ موسیٰ علیہ السلام مین۔	۱۳۴
وحی عتاب کی حضرت موسیٰؑ پر خدا تعالے سے آنا۔	۱۳۶
وحی آنا حضرت موسیٰؑ پر واسطے عذر اُس شبان کے۔	۱۳۸
سوال موسیٰؑ کا حق تعالی سے سر غلبہ ظالمون سے	۱۴۱
مارنا امیر کا ایک سوتے کو کہ جسکے منہ مین سانپ گھس گیا تھا۔	۱۴۶
حکایت اُس احمق کی جو تملق ریچھ پر فریفتہ تھا۔	۱۵۰
کہنا ایک سائل نابینا کا کہ مین دو کوریون مین مبتلا ہون مجھپر رحم کرو۔	۱۵۴
تتمہ حکایت خرس اور اُس احمق کا جسنے خرس پر اعتماد کیا تھا۔	۱۵۶
کہنا حضرت موسیٰؑ کا گوسالہ پرست کو کہ یہ خیال اندیشی تیری کہان سے ہے۔	۱۵۷
ترک کرنا مرد ناصح کا نصیحت اُس مغرور خرس کی۔	۱۵۹
تعلق دیوانہ کا جالینوس کے ساتھ اور وہم کرنا جالینوس کا	۱۶۲
سبب اُڑنے اور چرنے ایک مرغ کا دوسرے مرغ کے ساتھ کہ اُسکا ہمجنس نہ تھا	۱۶۳
تتمہ قصہ اُس مرد کا جو خرس کی وفا پر مغرور تھا۔	۱۶۴
جانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صحابی بیمار کی بیمار پرسی کو اور فائدہ اُسکا۔	۱۶۵
وحی کرنا حق تعالی کا موسیٰؑ کو کہ میری عیادت کو کیون نہین آیا۔	۱۶۶
جدا کرنا باغبان کا صوفی اور فقیہ اور علوی کو ایک دوسرے سے۔	۱۶۷
رجوع طرف قصہ مریض اور عیادت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے۔	۱۷۰
جانا بایزید بسطامی کا کعبہ کو اور راہ مین ایک بزرگ کی خدمت مین پہونچنا اور کہنا بزرگ کا کہ کعبہ مین ہون میرا طواف کر۔	//
حکایت پیر و مرید۔	۱۷۱
جاننا پیغمبر کا کہ سبب رنجوری اس شخص کا گستاخی سے تھا	۱۷۳
غدر کرنا دلقک کا سید سے کہ تو نے فاحشہ سے کیون نکاح کیا۔	۱۷۸
حیلے سے گفتگو مین لانا شیخ بہلول کو ایک سائل کا جنھون نے آپ کو دیوانہ ظاہر کر رکھا تھا۔	۱۷۹
حملہ کرنا سگ کا اندھے فقیر پر۔	۱۸۰
بلانا محتسب کا ایک مست کو زندان مین اور جواب اُسکا۔	۱۸۲
دوسری بار گفتگو مین لانا سائل کا اُس بزرگ کو تا حال معلوم ہوئے۔	۱۸۳

مضمون	صفحہ
نصیحت کرنا رسول مقبول کا بیمار کو اور دعا سکھانا -	۱۸۸
ذکر دشواری عذاب آخرت اور اُسکی سختی -	۱۸۹
ذکر قوم موسیٰ علیہ السلام کا و پشیمانی اُنکی -	۱۹۰
بیان معنی تومن بالقدر خیرہ و شرہ مین -	۱۹۴
دعا و توبہ سکھانا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بیمار کو	۱۹۵
بیدار کرنا ابلیس کا حضرت معاویۂ کو کہ وقت	
نماز کا جاتا ہے -	۱۹۹
دوسری بار جواب دینا ابلیس کا حضرت معاویۂ کو	۲۰۰
پھر تقریر حضرت معاویۂ کی اور مکر ابلیس کا اُنکے ساتھ	۲۰۲
پھر جواب ابلیس کا حضرت معاویۂ کو اور چھپانا مکر کا	۲۰۳
سختی کرنا حضرت معاویۂ کا ابلیس سے -	۲۰۵
فریاد کرنا حضرت معاویۂ کا حق تعالے سے	
اور مدد چاہنا مکر ابلیس پر -	۲۰۶
پھر تقریر ابلیس کی تلبیس خود امیر معاویۂ کے ساتھ	〃
پھر الحاح و مبالغہ کرنا امیر معاویۂ کا ابلیس سے	
اور جواب اُنکا -	۲۰۸
شکایت قاضی کی آفت منصب قضا سے اور	
جواب نائب کا -	۲۰۹
اقرار مین لانا معاویۂ کا ابلیس کو	۲۱۰
سچ کہدینا ابلیس کا اپنا بھید حضرت معاویۂ سے	〃
فضیلت حسرت کھانے اس شخص کی فوت	
ہونے نماز جماعت سے -	۲۱۱
تتمہ اقرار ابلیس کا امیر معاویۂ کے ساتھ	
بابت مکر و فریب خود -	〃

مضمون	صفحہ
تصدیق کرنا امیر معاویۂ کا قول ابلیس کو -	۲۱۲
بھاگ جانا چور کا صاحب خانہ کے ہاتھ سے	
بسبب آواز دوسرے شخص کے -	〃
حکایت ایک وزیر کی کہ بادشاہ نے وزارت	
سے موقوف کر کے محتسب کیا تھا -	۲۱۴
قصہ منافقون کا اور مسجد ضرار بنانا اور بھیجنا	
قاصدون کا -	۲۱۵
خود جانا اور فریفتہ کرنا منافقون کا پاس حضرت	
صلی اللہ علیہ وسلم کے تا مسجد ضرار کو لیجائین -	۲۱۶
پوچھنا ایک کا اصحاب سے کہ رسول خدا	
اُن لوگون کی ستاری کیون نہین کرتے -	۲۱۹
متردد ہونا مذاہب مختلفہ مین اور نکلنا اور	
مخلص پانا -	۲۲۲
امتحان کرنا ہر چیز کا تا اس سے ظاہر ہو وہ چیز	
جو اُسمین چھپی ہے -	۲۲۳
شرح فائدہ حکایت شتر جوینده کی -	۲۲۵
اس بیان مین کہ ہر نفس فتنہ مسجد ضرار کا ہے -	۲۲۸
حکایت اُن چار ہندوستانی کی کہ آپسمین لڑتے	
تھے اور اپنے عیب سے بے خبر تھے -	۲۲۹
قصد کرنا غزون کا خون مین ایک شخص کے	
تو دوسرا ڈرے -	۲۳۰
بیان حال ناشکرون کا نعمت وجود انبیا و اولیا سے -	۲۳۱
حکایت کرنا ایک بوڑھے کا طبیب کے سامنے	
اپنے رنجور سے اور جواب اُسکا -	۲۳۳

مضمون	صفحہ
قصہ ایک لڑکے کا کہ اپنے باپ کے تابوت کے سامنے روتا تھا اور کلام جوحی کا۔	۲۳۵
ڈرنا ایک لڑکے کا ایک شخص صاحب جثہ سے اور تسلی کرنا لڑکے کو۔	۲۳۸
قصہ ایک تیرانداز کا اور ڈرنا اسکا ایک سوار سے کہ جنگل مین جاتا تھا۔	〃
حکایت اس اعرابی کی کہ جسنے ریگ گون مین بھرا اور ملامت دانشمند۔	۲۳۹
کرامات ابراہیم ادہم برلب دریا۔	۲۴۲
آغاز منور ہونا حواس عارف کا نور غیب سے۔	۲۴۴
طعنہ کرنا ایک بیگانہ کا ایک شیخ پر اور جواب دینا اُسکے مرید کا۔	۲۴۸
بقیہ قصہ ابراہیم ادہم کا کنارہ دریا کے اور اُس امیر کا۔	۲۵۱
دعویٰ کرنا اُس شخص کا کہ خدا مجھسے گناہ کا مواخذہ نہین کرتا ہے اور جواب حضرت شعیبؑ کا۔	۲۵۳
تتمہ قصہ طعنہ زن شیخ و جواب مرید۔	۲۵۵
پوچھنا حضرت عائشہؓ کا پیغمبر علیہ السلام سے کہ کیا بات ہے جو آپ مصلے پر ہر جگہ نماز پڑھ لیتے ہین۔	۲۵۷
کھینچنا موش کا مہار شتر کو اور مغرور ہونا موش کا	۲۵۸
کرامات اُس شیخ کی جسکو کشتی مین تہمت چوری لگائی	۲۶۱
طعنہ کرنا صوفیون کا سامنے شیخ کے ایک صوفی کو کہ بسیار گو ہے۔	۲۶۳

مضمون	صفحہ
عذر کرنا فقیر کا شیخ خانقاہ سے۔	۲۶۴
بیان اُس دعوی کا کہ عین اُس دعوے کا گواہ اپنا صدق ہے۔	۲۶۸
سجدہ کرنا یحییٰ اور مسیح کا باہمدگر شکم مادر مین۔	۲۷۰
معترض ہونا نادانون کا اُس قصہ پر اور جواب اُنکا۔	〃
سخن زبان حال سے کہنا اور سمجھنا اُسکا۔	۲۷۱
مقبول ہونا سخن باطل دل مین باطلون کے۔	۲۷۲
ڈھونڈھنا اُس درخت کا کہ جو کوئی میوہ اسکا کھائے ہرگز نہ مرے۔	〃
بیان کرنا ایک شیخ کا بھید اُس درخت کا اُس طالب مقلد سے۔	۲۷۴
بیان جھگڑے چار آدمیون کا واسطے انگور کے بسبب اسکے کہ زبان ایک دوسرے کی نہین جانتے تھے۔	۲۷۵
جاتا رہنا مخالفت اور عداوت کا انصار سے ببرکت وجود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے۔	۲۷۸
قصہ بط کے بچون کا جنکو مرغ خانگی پالتا تھا۔	۲۸۳
حیران ہونا حاجیون کا اُس زاہد کی کرامات سے جو بادیہ مین ریت گرم پر بیٹھا تھا۔	۲۸۴
خاتمہ شرح از جانب مؤلف	۲۸۶
خاتمۃ الطبع۔	۲۸۷

بہ عون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

مفتاح کنوز اسرار الٰہی منشور لامع النور معرفت و آگاہی گل گلستان طریقت ثمر شاخسار حقیقت مسمّے باسم

یعنی

بوستان معرفت

شرح اردو

مثنوی مولوی روم

دفتر دوم

تصنیف منیف و تالیف شریف عالم ربانی ماہر اسرار سبحانی حضرت مولوی عبد المجید خان صاحب ساکن پیلی بھیت

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بحسن و خوبی چھپی

دفتر ثانی شرح مثنوی معنوی

قولہ مدتے این مثنوی تاخیر شد * مہلتے بایست تا خون شیر شد * تا نزاید بخت تو فرزند نو * خون نگردد شیر
شیرین خوش شنو * چون ضیاء الحق حسام الدین عنان * بازگردانید ز اوج آسمان * چون بمعراج حقائق رفتہ بود
بے بہارش غنچہا ناشگفتہ بود * چون ز دریا سوی ساحل بازگشت * چنگ شعر مثنوی باساز گشت * مثنوی کہ صیقل
ارواح بود * بازگشتش روز استفتاح بود * مطلع تاریخ این سوداے سود * سال ہجرت ششصد و شصت و دو بود
بلبلے زینجا برفت و بازگشت * بہر صید این معانی بازگشت * ساعد شہ مسکن این باز باد * تا ابد بر خلق این در باز باد
آفت این در ہوا و شہوتست * ورنہ اینجا شربت اندر شربتست * این دہان بر بند تا بینی عیان * چشم بند آن جہان
حلق و دہان * اے دہان تو خود دہان دوزخی * وے جہان تو بر مثال برزخی * نور باقی پہلوے دنیاے دون * شیر
صافی پہلوے دریاے خون * چون در و گامے زنی بے احتیاط * شیر تو خون میشود از اختلاط * المعنی روز
استفتاح بالکسر پندرھوین رجب کی کہ اُس روز در رحمت اور در بہشت کھولے جاتے ہین اور نیز در کعبہ کہ زائرون
کے واسطے کھولا جاتا ہی اور بقول بعض زبان حضرت عیسیٰ کی بھی اسی دن کھُلی تھی فرماتے ہین بعد ختم دفتر اول کے
ایک مدت اس مثنوی مین تاخیر ہوئی اور بنظر مبالغہ تاخیر کے خود مثنوی کو تاخیر کیا ہی نہ یہ کہ مثنوی مین تاخیر ہوئی اور
کیا مضائقہ جو تاخیر ہوئی آخر خون شیر ہونے کے واسطے بھی تو ایک مہلت درکار ہوتی ہی کوئی چھ مہینے کوئی
نو مہینے کوئی سال بھر حسب عادت ہر حیوان کے جو حاملہ ہوتے ہین ظاہر ہی کہ جبتک تیری خوش نصیبی سے تیرے
یہان کوئی فرزند نوزاد نہین ہوتا تب تک خون بھی شیر شیرین نہین ہوتا اس بات کو اچھی طرح سن لے اسکی تاخیر

کی وجہ یہ ہی کہ اس عرصہ مین ضیاء الحق حسام الدین جنکی فرمائش سے یہ مثنوی لکھی ہی بحال خود مشغول تھا
اور اوج آسمان معانی پر گیا تھا اب اُسنے ادھر کو باگ پھیری ہی بس اسی سبب سے کہ وہ معراج حقائق کو گیا
تھا اور میرے سخن کے لیے بہار تھا لہذا بدون اُس بہار کے میرے غنچے بھی ناشگفتہ تھے بالفعل جو اُس دریا کے قعر سے
نکلکے کنارے کو لوٹا چنگ شعر مثنوی کا بھی ساز درست ہوا یعنے مین نے بھی اِسکے تار ملا کے اِسکو موافق کیا یہ مثنوی
میری کہ صیقل ارواح تھی گویا اُسکے ساتھ یہ بھی معراج حقائق کو چلی گئی تھی اب جو وہ لوٹا تو یہ بھی لوٹی اور اِسکے
لوٹنے کا دن روز استفتاح تھا یعنے پندرھوین رجب المرجب جسمین دروازے رحمت الٰہی اور جنت کے
کھولے جاتے ہین اور نیز دروازۂ کعبہ شریف کا زائرون پر بس ایسے خیر و برکت کے ساتھ اِسکی بازگشت ہوئی
اور مطلع تاریخ اِس سودائے سود کا سال چھ سو باسٹھ ہجری ہوا یہان سے جو گئے تھے تو ایک بلبل خوش الحان
تھے اب باز بنکے لوٹے تا صید معانی کا کرے خدا کرے کہ ساعد بادشاہ کا مسکن اِسکا بنے یعنی ہر وقت اُسکے
ہاتھ مین رہے اور ابد تک مخلوق پر دروازہ اِسکا کھلا رہے اور فیضیاب ہون مگر آفت اِس دروازہ کی ہوا و
شہوت ہی کہ ہوا و شہوت والے اِس سے شیرین کام نہونگے اور نہین تو اِسمین شربت ہی شربت بھرا ہی تو اپنے اِس
دہن کو جو حرص کے مارے کھولے ہوے ہی بند کر پھر دیکھ کہ یہی حلق و دہن تیری آنکھون کے چشم بند ہین کہ اُس جہان کو
نہین سوجھنے دیتے چشم بند وہ عمل جس سے کسی کی آنکھین باندھ دین اب دہن کیطرف مخاطب ہین کہ اے دہن تو خود
دہن دوزخ کا ہی اور پیٹ کو اکثر دوزخ سے تعبیر کرتے ہین اور اے جہان تو مثل ایک برزخ اور پردہ کے ہی جسکا
بیان اِس شعر مین ہی کہ وہ نور جو باقی ہی اسی دنیائے دون کے پہلو مین لگا ہوا ہی اور اِسی دریائے خون کے
پہلو مین وہ شیر صافی ہی اور یہی دنیا اُسپر پردہ ہی نور و شیر دونون کو چھپائے ہوے جب تو اس دریا مین قدم
بے احتیاطی کے ساتھ رکھیگا تو شیر و خون دونون مخلط اور آمیختہ ہو جائینگے تجکو ہرگز تمیز نہوگا انخلاف شرح
مین سودا و سود بواو عطف لکھا ہی میری دانست مین صفت موصوف بہتر ہی قولہ یک قدم زد آدم اندر ذوق
نفس ٭ شد فراق صدر جنت طوق نفس ٭ ہمچو دیو از وے فرشتہ میگریخت ٭ بہر نانی چند آب از چشم ریخت ٭ گرچہ
یک مو بد گنہ کو جستہ بود ٭ لیک آن مو در دو دیدہ رستہ بود ٭ بود آدم دیدۂ نور قدیم ٭ موے در دیدہ بود کوہی عظیم ٭
گر دران ساعت بکردی مشورت ٭ در پشیمانی نگفتی معذرت ٭ زانکہ با عقلی چو عقلے جفت شد ٭ مانع بد فعلی و بد گفت
شد ٭ نفس چون با نفس دیگر یار شد ٭ عقل جزوی عاطل و بیکار شد ٭ گر ز تنہائی تو نومیدی شوی ٭ زیر ظل یار خورشیدی
شوی ٭ رو بجو یاری خدائی را تو زود ٭ چون چنان کردی خدا یار تو بود ٭ المعنی صدر بالفتح مسند و بالا نشین و
بالا نشینی آن پیچ دہن درخت دیکھ تو آدم نے ایک ہی قدم نفس کے مزے مین رکھا پھر کیسی جدائی بالا نشینی و صدر جنت
کی طوق گردن نفس کی ہو گئی کہ برسون اِس مصیبت مین روئے یا تو جنت مین سب کے صدر و بالا نشین تھے یا

فرشتے انسے دیو شیطان کیطرح بھاگنے لگے ایک روٹی کیواسطے کسقدر پانی آنکھون کا بہایا اگرچہ وہ گناہ جوانسے سرزد ہوا ایک بال بھر تھا مگر یہ بال اُنکی دونون آنکھون کا وبال ہوگیا کہ مدتون انکی آنکھون سے پانی بہایا اور آنکھ نہ کھولنے دی جیسے کہ خاصیت ہر بال کی ہی خیال کر آدم ایک دیدہ نور قدیم کے تھے اُنکے دیدہ مین ایک بال کوہ عظیم تھا یعنی اُس بال بھر گناہ کو کوہ عظیم سمجھتے تھے اگر اُسوقت مین ملائکہ سے مشورت کرتے تو بحالت پشیمانی کلمات معذرت کے نہ کہتے کسواسطے کہ جب ایک عقل دوسری عقل سے جفت ہوتی ہی تو مانع بدفعلی و بدگوئی کی ہوتی ہی اسلیے کہ عقل کا کام ہدایت ہی اور جو ایک نفس دوسرے نفس سے یار ہوتا ہی تو عقل کہ ایک جزدی شی ہی عاطل و بیکار ہوجاتی ہی اور اگر تنہائی مین مستشار سے نومید ہی تو نیچے سایہ کسی یار خورشید کے جا اور جلدی اس یار خدا کو ڈھونڈھ اور اُسکا طالب ہو اگر ایسا کریگا تو خدا تیرا یار و مددگار ہوگا پس ان اشعار مین ایما تلاش مرشد کا ہی قولہ آنکہ در خلوت نظر بر دوخت ست ٭ آخر آنرا ہم زیار آموختست ٭ خلوت از اغیار باید نے زیار ٭ پوستین بہر دی آمد نے بہار ٭ عقل با عقل دگر دوتا شود ٭ نور افزون گشت رہ پیدا شود ٭ نفس با نفس دگر خندان شود ٭ ظلمت افزون گشت رہ پنہان شود ٭ یار چشم تست اے مرد شکار ٭ از خس و خاشاک او را پاک دار ٭ ہین بجاروب زبان گردی مکن ٭ چشم را از خس رہ آوردی مکن ٭ چونکہ مومن آئنہ مومن بود ٭ روی او ز آلودگی ایمن بود ٭ یار آئینہ است جانرا در حزن ٭ بر رخ آئینہ ایجان دم مزن ٭ تا نپوشد روی خود را از دمت ٭ دم فرو خوردن بباید از دمت ٭ کم ز خاکی چونکہ خاکی یار یافت ٭ از بہاری صد ہزار انوار یافت ٭ آن درختے کو شود با یار جست ٭ از ہوائے خوش ز سر تا پا شگفت ٭ در خزان چون دید او یار خلاف ٭ در کشید او رو و سر زیر لحاف ٭ گفت یارب بد بلا آشفتن ست ٭ چونکہ او آمد طریقم خفتن ست ٭ المعنی تائید ما سبق فرماتے ہین کہ تجکو جو تنہائی سے نومیدی لاحق ہو تو اُس سے جو خلوت مین آنکھین میچے بیٹھا ہی بیان کہ آخر اسنے بھی یہ طریقہ کسی اپنے یار سے سیکھا ہی جو مرشد ہی پس ایسے شخص سے کہ واقفکار ہی بموجب قول حافظ رح ع کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا ٭ اپنی کیفیت مت چھپا کسواسطے کہ خلوت و پوشید گی اغیار سے چاہیے نہ یار سے ظاہر ہی کہ پوستین دے کیواسطے مخصوص ہی جو موسم خزان و سرما ہی نہ بہار کیواسطے ایک عقل دوسری عقل سے جب ملتی ہی تو دوہری ہو جاتی ہی اور جب دوہری ہوئی تو صریح نور اُسکا بڑھیگا اور ہرگاہ نور بڑھا کوئی راہ ضرور پیدا ہوگی اور مانع بدفعلی و بدقولی کی ہوگی اور جو نفس دوسرے نفس سے ملتا ہی تو بہت ہی خرم و خندان ہوتا ہی اور جان یہ خوش ہوا تو جانیے کہ ظلمت بڑھی اور جب ظلمت بڑھیگی بیشک راہ چھپ جائیگی ای مرد شکار تو تو شکاری شکار معنی کا ہی بس جو تیرا یار ہی اُسکو ایسا سمجھ کہ یہ میری آنکھ ہی لہذا آنکھ کو خس و خاشاک سے پاک رکھ تا شکار تجکو سوجھے شعر آئندہ تفسیر خبردار زبان کی جھاڑو سے دھول مت اُڑا اور خس کو اُس چشم کا تحفہ مت بنا یعنے زبانی باتون سے اُسکو ناخوش نہ کر حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے المومن مرآۃ المومن مومن آئینۂ مومن

کا ہی یعنے جب کوئی مومن آئینہ تیری صورت کا بنے گا اور تو صورت اپنی اُسمین دیکھیگا اور اپنی قبیح و رذائل پر نظر
کر کے ترک کریگا ضرور تیری صورت آلودگی سے ایمن ہوجائیگی اور ٹھیک ہوجائیگا یار تیرا تیری حالت حزن
مین تیری جان کا آئینہ ہی سارا حال تیری جان کا اُسپر عیان ہی بس ای جان من اس آئینہ پر دم پھونک کے
اسکو مکدر مت کر ای ناخوش و دلتنگ تو ایسا نہو کہ وہ آئینہ تیرے دم سے اپنا مُنھ چھپائے اور مکدر ہو بس
اپنے لاف غرور سے دم کھانا اور خاموش ہونا چاہیے کیا تو خاک سے بھی گیا گذرا ہی دیکھ تو خاک کو جب وہ
اپنا یار یعنے بہار کو پالیتی ہی لاکھون انوار اُس سے پاتی ہی کہ وہ گل وغیرہ ہین آنوار یا جمع نور بالضم بمعنی روشنی
کی ہی یا بالفتح بمعنی شگوفہ سفید و زردگی کہ دونون ہوسکتے ہین اور درخت کو دیکھ کہ وہ جب اپنے یار سے جفت
ہوتا ہی کہ وہ ہوائے خوش ہی سر سے پانون تک کھلجاتا ہی ہوائے خوش ہوائے بہار اور جو خزان ہوتی ہی
اور اُسنے یار خلاف دیکھا فوراً لحاف مین سر کرلیتا ہی اور کہتا ہی کہ یارب یہ بُری بلا پریشان کرنیوالی ہی اب یہ
آئی اب میرا طریق سونے کا ہی قوله پس بخسپم باشم از اصحاب کهف ٭ به ز دقیانوس باشد خواب کهف ٭
یقظشان مصروف دقیانوس بود ٭ خواب شان سرمایهٔ ناموس بود ٭ خواب بیداری ست چون با دانش ست
وای بیداری که با نادان نشست ٭ چونکه زاغان خیمه بر گلشن زدند ٭ بلبلان پنهان شدند و تن زدند ٭ زانکه
بی گلزار بلبل خامش ست ٭ غیبت خورشید بیداری کش ست ٭ آفتاب از ترک این گلشن کند ٭ تا که تحت الارض
را روشن کند ٭ آفتاب معرفت را نقل نیست ٭ مشرق او غیر جان عقل نیست ٭ خاصه خورشید کمالی کان سر ست
روز و شب کردار او روشنگریست ٭ مطلع شمس آ اگر اسکندری ٭ بعد ازان هر جا روی نیلوفری ٭ بعد ازان
بر جا روی مشرق شود ٭ شرقها بر مغربت عاشق شود ٭ حس خفاشت سوی مغرب دوان ٭ حس دُرپاشت
سوی مشرق روان ٭ راه حس راه خرانست ای سوار ٭ ای خران را تو مزاحم شرم دار ٭ پنج حسی هست جز این
پنج حس ٭ آن چو زر سرخ و این حسها چو مس ٭ اندران بازار کاهل محشر اند ٭ حس مس را چون حس زر کی خرند
حس ابدان قوت ظلمت میخورد ٭ حس جان از آفتابی میچرد ٭ المعنی دقیانوس نام پادشاہ ظالم کہ اصحاب
کہف اسکے خوف سے غار مین چھپے تھے یقظ بالفتح بیداری خیمہ زدن خیمہ کھڑا کرنا نیلوفر ہندی کنول کا پھول
کہ اسکو نیلوفر شمسی کہتے ہین اور بھچولا کہ اسکو نیلوفر قمری کہتے ہین مزاحم بضم کسی پر تنگی کرنے والا اور رنج
پہونچانے والا میچرد چریدن سے چرنا اوپر جو فرمایا ہی کہ اب میرا طریق سونے کا ہی بس سو رہون تا اصحاب کہف
سے ہون جیسے وہ یار مخالف یعنے دقیانوس پادشاہ ظالم کے سبب سے کہ زبردستی لوگون کو کافر کرتا تھا بس
غار مین جاکر سوئے اور غار کے سونے کو دقیانوس سے اچھا جانا اور واقعی درصورتیکہ بیداری انکی دقیانوس
سے مصروف تھی تو اب خواب انکے سرمایۂ ناموس ای شریعت و احکام الٰہی کیون نہو کہ نظر بچاو کفر کے تھے الحق

جو خواب کہ علم و دانش کے ساتھ ہی خواب نہین بیداری ہی اور واے اُس بیداری پر جو نادان کی ہمنشین ہی
معمول ہی خزان مین جب زاغ گلشن مین اپنے ڈیرے ڈالتے ہین بلبلین چھپ جاتی ہین اور خاموشی اختیار کرتی ہین
اسواسطے کہ اُسوقت مین گلزار گلزار ہی نہین رہتا پھر بلبل خاموش کیون نہو جیسے غیبت آفتاب کی بیداری کُش ہی
جہان آفتاب چھپا بیداری نہ رہی اور یہ غیبت آفتاب کی غیبت بحت نہین بلکہ فوق ارض سے تحت ارض کو
نقل کرتی ہی تا اُسکو روشن کرے لیکن آفتاب معرفت کو نقل نہین ہی اسکا مشرق خاص جان عقل کی ہی یہ ہمیشہ
اسی کی جان مین روشن رہتا ہی علی الخصوص نہ آفتاب بیزوال کہ پلے سرے کا کمال پائے ہوے ہی رات دن
اُسکا کام روشنگری ہی اُسکو غروب و غیبت نہین بس اگر تو سکندر ہی اور اولوالعزم تو مطلع شمس پر آیعنے جہان
آفتاب معرفت کا مطلع ہی کہ وہ ذات پاک خدا تعالی کی ہی جیسے سکندر اس آفتاب کے مطلع پر پہونچا تھا
کما فی القران المجید حتی اذا بلغ مطلع الشمس پھر جہان جائیگا کنول کا سا پھول کھلا رہیگا اور جہان جائیگا مشرق
موجود ہی مشرق تیرے مغرب پر عاشق ہو جائینگے اور ظاہر کہ عاشق معشوق سے الگ نہین ہوتا بس یہ حس
جو ظاہری تیری ہی یہ خفاش ہی کہ تجکو مغرب و ظلمت کیطرف دوڑاتی ہی اور حس باطنی تیری دُرپاش ہی وہ مشرق
کی جانب تجکو لیجائیگی اور حس باطنی ہی معرفت ہی یہ راہ جو حس ظاہری کی ہی یہ راہ گدھون کی ہی اور حیف
کہ تو سوار ہوکے گدھون کا مزاحم بنے ذرا تو شرما تیری جو یہ پانچ حس ہین ان پانچون حسون کے علاوہ ایک
حس ہی کہ وہ مثل زر سرخ کے ہی اور یہ پانچون ایسی جیسے مس بس بازار محشر مین جو اہل محشر مین یعنے کارگزار
اسکے وہ حس مس کے مثل حس زر کے کب خریدار ہونگے یہ حس جو ابدان کی ہی قوت ظلمت سے پاتی ہی اور
حس جان کی نور آفتاب کا چرتی ہی قولہ ای ببردہ رخت حسہا سوے غیب * دست چون موسی برون آور
ز جیب * ای صفاتت آفتاب معرفت * و آفتاب چرخ بند یک صفت * گاہ خورشید و گہے دریا شوی *
گاہ کوہ قاف و گہ عنقا شوی * تو نہ این باشی نہ آن در ذات خویش * اے فزون از وہمہا وز بیش بیش *
روح با علم ست و با عقل ست یار * روح را باتازی و ترکی چکار * از تو اے بے نقش با چندین صور * ہم
مشبہ ہم موحد خیرہ سر * گہ مشبہ را موحد میکنی * گہ موحد را بصورت رہزنی * گہ ترا گوید زمستی بو الحسن * یا صغیر السن
یا رطب البدن * گاہ نقش خویش ویران میکند * آن پے تنزیہ جانان میکند * چشم حس را ہست مذہب اعتزال *
دیدۂ عقلست سُنی در وصال * سخرۂ حس اند اہل اعتزال * خویش را سنی نمایند از ضلال * ہر کہ در حس ماند او
معتزلیست * گرچہ گوید سنیم از خامیست * ہر کہ از حس خدا دیدآ تیست * در برق ہست بہتر طاعتی * ہر کہ بیرون
شد ز حس سنی ویست * اہل بینش اہل عقل و خوش پیست * گر بدیدی حس حیوان شاہ را * پس بدیدے
گاو و خر اللہ را * المعنی اعتزال یکسو ہونا اور منکر عالم باطن کا ہونا اور محسوسات مین رہنا سنی اہل سنت و جماعت

جنکا مذہب حدیث واجماع ہی اوپر جو حس ابدان کی مذمت اور حس جان کی منقبت فرمائی ہی کہ اُسکا قوت ظلمت ہی
اور اسکی غذا نور لہذا اُس جان کی طرف ندا کر کے کہتے ہین کہ ای تو رخت حس کا عالم ظاہر سے عالم غیب یعنی عالم
ذات مین لے گئی ہی تو موسی کی طرح ہاتھ جیب سے نکال اور ہماری دستگیری کر اسواسطے کہ تیری وہ حس نور ذات
سے ہی نہ کسی غیر سے اور ای تو وہ ہی کہ صفات تیری آفتاب معرفت ہی نہ آفتاب چرخ کہ مقید ایک صفت کا ہی
جو بظاہر صرف نور و فروغ ہی تو تو کبھی خورشید ہی کبھی دریا ہو جاتی ہی کبھی کوہ قاف ہی اور کبھی عنقا ہو جاتی ہی پھر
فرماتے ہین کہ جب تیری ذات کی طرف خیال کیا جاتا ہی تو تو نہ یہ ہی نہ وہ ہی تو تو وہمون سے افزون اور بیش
سے بیش ہی جو کسی وہم و اندازہ مین نہین سماتی تو روح ہی جو علم و عقل کی یار ہی تجکو تازی و ترکی سے کیا مطلب
اگر کوئی تازی ملک عرب سے ہی جو محل اسلام ہی تو کیا اور اگر کوئی ترکی ترکستان سے ہی کہ کفرستان ہی تو کیا اور تو
وہ ہی کہ مشبہ اور موحد دونون تجھ سے حیران ہین اسواسطے کہ تو بذات خود تو بے نقش ہی کوئی نقش و نشان تیرا نہین
مگر یہ سب صورتین جو عالم ظاہر مین ہین تیرے ساتھ لگی ہوئی ہین ظاہر ہی کہ جملہ اجسام جاندار ہین اور اجسام
کی صورت لیکن جان کی نہ کوئی صورت نہ کوئی نقش اور مشبہ موحد بھی تیرے ہی کیے ہوے ہین کبھی مشبہ کو موحد
کر دیتی ہی کبھی موحد کی صورت سے راہ مارتی ہی یعنے کسی کو تشبیہ سے توحید مین لاتی ہی اور کسی کو توحید سے تشبیہ مین
ڈالتی ہی کبھی ابو الحسن اشعری کو ایسی مستی بخشتی ہی کہ وہ تجکو یا صغیر السن اور یا رطب البدن کہتا ہی یعنے ای کم عمر
وای تر و تازہ بدن جس سے کبھی وہ اپنے نقش کو ویران کرتا ہی یعنے اپنی ہستی مٹاتا ہی اور یہ مٹانا واسطے تنزیہ
جانون کے کرتا ہی اور یہ ابو الحسن اشعری ایک شخص ہی کہ تابعین اسکے نہایت غلو تنزیہ مین رکھتے ہین یہ انکھین
جو حس کی ہین انکا مذہب اعتزال ہی جو باطن سے منکر ہونا اور محسوسات کا مقید ہونا ہی کہ یہ باطل ہی اور عقل
کا جو دیدہ ہی وہ وصال مین ہی اور سنی مذہب جو حق و راست ہی پس اہل اعتزال مسخرے اور بیکارے حس کے
مین جس سے کوئی فائدہ نہین اور آپکو گمراہی سے سنی جتاتے ہین خوب جان لے جو کوئی حس مین رہا اور اسکا
مقید ہوا معتزلی ہی اگرچہ وہ آپ کو سنی کہے یہ اُسکی خامی ہی اور جس نے خدا کی حس سے کوئی آیت پائی وہ قرب
الٰہی مین ہی اور اُسکی طاعت بہتر طاعت پس سنی وہی ہی جو حس سے علحدہ ہو گیا اور وہی اہل بینش اور
اہل عقل اور خوش پی ہی یہ ضرور نہین ہی کہ جیسے حس سے اور کام نکلتے ہین یہ کام بھی نکلے کہ ہر حیوان شاہ کو
دیکھ لیا کرے اگر ایسا ہوتا تو ہر گاو و خر اللہ کو دیکھ لیا کرتے **قولہ** گر نبودے حس دیگر مر ترا ٭ جز حس حیوان ز بیرون
ہوا ٭ پس بنی آدم مکرم کے بدی ٭ کے بحس مشترک محرم شدی ٭ نامصور یا مصور گفتنت ٭ باطل آمد نے ز صورت
رفتنت ٭ نامصور یا مصور پیش اوست ٭ کو ہمہ مغز ست بیرون شد ز پوست ٭ گر تو کوری نیست
بر اعمی حرج ٭ ورنہ رو الصبر مفتاح الفرج ٭ پردہ ہاے دیدہ را داروی صبر ٭ ہم بسوزد ہم بسازد شرح صدر ٭

آئینہ دل چون شود صافی و پاک * نقشہا بینی برون از آب و خاک * ہم ببینی نقش و ہم نقاش را * فرش دولت را و ہم فراش را * چون خلیل آمد خیال یار من * صورتش بت معنی او بت شکن * شکر یزدان را کہ چون او شد پدید * در خیالش جان خیال خود بدید * شکر معطی را کہ چون او در رسید * در خیالش جان خیال خود ندید * خاک درگاہت دلم را میفریفت * خاک بروی کو ز خاکت می شگفت * گفتم از خوبم پذیر داین ازو * ورنہ خود خندید برمن زشت رو * چارہ آن باشد کہ خود را بنگریم * در خور آنیم یا نا در خوریم * او جمیل ست و یحب للجمال * کے جوان نوگزیند پیر زال * طیبات از بہر کہ للطیبین * خوب خوبی را کند جاذب ازیقین * خوب خوبی را کند جذب این بدان * طیبات و طیبین بروے بخوان * در جہان ہر چیز چیزے جذب کرد * گرم گرمی را کشید و سرد سرد * قسم باطل باطلان را می کشد * باقیان را میکشند اہل رشد * ناریان مر ناریان را جاذب اند * نوریان مر نوریان را طالب اند * صاف را ہم صافیان طالب شوند * درد را ہم تیرہ گان جاذب بوند * زنگ را ہم زنگیان باشند یار * روم را با رومیان افتاد کار * المعنی حس مشترک ایک حس ہی پیشانی مین منجملہ حواس خمسہ کے کہ بمنزلہ خزانہ کے ہی اور دیگر حواس گویا اسکی نہرین حرج بفتحتین تنگی و سختی رشد ہدایت و رہنمائی آوپر جو فرمایا ہی کہ اگر یہی حس خدا کو دیکھ لیتی تو ہر گاو خر بھی اسکو دیکھ لیتے اسی کے موافق فرماتے ہین کہ اگر اس حس کے سوا جو ہر حیوان جاندار مین حرص و ہوا سے بھری ہی دوسری حس جو خالی از ہوا ہی بنی آدم مین نہ ہوتی تو بنی آدم مکرم کیون ہوتا جیسا کہ فرمایا ولقد کرمنا بنی آدم بیشک ہم نے بزرگی دی بنی آدم کو اور فقط حس مشترک کے طفیل محرم اسرار الٰہی کاکب ہوتا مصور صورت کردہ شدہ بصیغۂ مفعول یعنے اللہ جل شانہ کو مصور کہے جب اور نامصور کہے جب دونون طرح باطل ہی اسواسطے کہ دونون صورت مین صورت سے نکل نہین سکتا مصور مین تو ظاہر جیسے مشبہ کہتے ہین کہ وہ فرقہ ضالہ ہے اور نامصور جیسا کہ موحد کہتے ہین کہ جملہ اشیا بصورت اسکے ظاہر ہی اور سب مظاہر اسکے ہین جیسا کہ جامی رح فرماتے ہین اشعار ز ذرات جہان آئینہ ہا ساخت * ز روے خود بہر یک عکس انداخت * چو نیکو بنگری آئینہ ہم اوست * نہ تنہا گنج بل گنجینہ ہم اوست * اس صورت مین بھی صورت اسکی ثابت ہوتی ہے لہذا فرماتے ہین نامصور ٹھہرانا یا مصور کہنا یہ اس شخص کے سامنے ہی کہ وہ پوست سے نکل کے بالکل مغز ہو گیا ہی یعنے مقام فنا سے گذر کے رتبہ بقا باللہ کو پہونچا ہی وہ نامصور اور مصور کو جانتا ہی اگر تو کور ہی اس بھید کو نہین جانتا تو تیرے ادپر بفحوائے لیس علے الاعمی حرج کے کہ اندھے پر کچھ تنگی سختی نہین ہے کچھ حرج بھی نہین ہے کہ جاننا ہی چاہیے اور اگر چاہتا ہی کہ جانون تو جا صبر کر کہ الصبر مفتاح الفرج آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی صبر کنجی کشود کی ہی فردر بجہ پر کھلجایگا اسلیے کہ آنکھون کے پردون کا علاج صبر ہی یہ صبر ہی ان پردون کو

جلا کے سب درستی و صفائی کر دیتا ہی اور پوست سے مغز بنا دیتا ہی جیسا کہ اوپر ہمنے کہا ہی دل تیرا ایک آئینہ ہی جب یہ
پاک صاف ہو جائیگا تو اس آئینہ مین وہ نقش تجکو دکھائی دینگے جو اس آب و خاک سے جدا اور علحدہ ہین بلکہ اُس
آئینہ مین نقش بھی دیکھیگا اور نقاش کو بھی فرش دولت کو بھی دیکھیگا اور فراش کو بھی اصل و فرع سب کی کیفیت معلوم
ہو جائیگی اے مخاطب میرے یار کا خیال جب آئینۂ دل مین دیکھیگا تو جانیگا کہ یہ خیال مثل خلیل کے بت بھی ہی
اور بت شکن بھی ہی اسکی صورت تو بت ہی اور معنی اُسکے بت شکن کہ جملہ ماسوا کو جو بمنزلہ بت کے غیر مین میٹ دیتا ہی
بس شکر خدا کا کہ جب وہ خیال ظاہر ہوا تو اُسکے خیال مین میری جان نے خیال اپنا دیکھا اور خیال وہ صورت
کہ خواب مین یا بیداری مین عند التصور کسی شی کے یا آئینہ اور پانی مین نظر آئے اور شکر اُس معطی کا کہ جب خیال اُس کا
پہونچا یعنے حق کا تو اُسوقت مین میری جان نے خیال اپنا نہ دیکھا اُسی خیال مین آپ کو نیست و محو کر دیا اب اُسی
خیال سے فرماتے ہین کہ تیری خاک درگاہ پر میرا دل پکار رہا تھا کہ مجکو نصیب ہو اور خاک اسیر ہو جو تیری خاک سے صبر
کرے یہ مصرعہ دعائیہ ہی مین نے خیال کیا کہ دیکھیے وہ خاک مجکو قبول کرتی ہی یا نہین بس اگر مین خوب ہون تو یہ خاک
اُسکو قبول کریگی یعنے دل کو اور اگر مین خوب نہین تو بد صورت مجپر ہنسینگے کہ باوصف ناچیز ہونے کے ایسی بڑی
چیز کی آرزو کی لا بد میرے لیے بہتر تدبیر یہ ہی کہ مین آپ کو دیکھون تکون تو ہون کہ اُسکے لائق ہون یا نہین ہون
اسواسطے کہ وہ جمیل ہی اور جمال کا محب جیسے کہ حدیث مین وارد ہی اللہ جمیل یحب الجمال بس اگر مین بدصورت
ہون تو مجکو کب قبول کریگی ظاہر کہ نوجوان مرد بڑھیا کو کب قبول کرتا ہی دیکھو قران مجید مین طیبات اے پاکیزہ
چیزین کنکے واسطے مخصوص ہین پاکیزہ لوگون کے واسطے اور خوب یقین ہی کہ خوب کو خوب ہی اپنی طرف کھینچتا ہی
جب خوب خوب کو کھینچے تو تو اُسپر الطیبات للطیبین پڑھ دے کہ دونون جیسے کے تیسے ملگئے اور اے معنوی جس
چیز مین تو نظر کریگا تو یہی دیکھیگا کہ جنس ہی جنس کے ساتھ سیر کرتی ہی اور اس جہان مین بھی دفعت مرنے کے گرم
کو گرمی کھینچ لیتی ہی سرد کو سردی جو جسم باطل سے ہی یعنے آب و خاک اُسکو آب و خاک کھینچ لیتے ہین اور جو باقی
ہین یعنے روحین اُنکو رشد والے کھینچ لیتے ہین اے ملائک کہ مبالغۂ رشد کہا ہی ناری ناریون کے کشندہ اور
نوری نوریون کے خواہندہ یعنے دوزخ کے فرشتے دوزخیون کو کھینچتے ہین اور جنت کے فرشتے جنتیون کو
ڈھونڈھتے ہین ایسے ہی جو صافی لوگ ہین صاف کے طالب ہین اور جو تیرہ درون درد کے جاذب ہین زنگی
کے یار زنگی ہین اور روم کو رومیون سے کام پڑتا ہی غرض جو روسیاہ ہین سیاہی کے یار بنتے ہین اور روسپید سپید
کے قولہ چشم چون بستی ترا جانکنی ست ٭ چشم را از نور روزن صبر نیست ٭ چشم چون بستی ترا تاسہ گرفت ٭ نور
چشم از نور روزن می شگفت ٭ تاسۂ تو جذب نور چشم بود ٭ تا بپیوندد بنور روز زود ٭ چشم باز ار تاسہ گیرد مر ترا ٭
وانکہ چشم دل بہ بستی بر کشا ٭ آن تقاضاے دو چشم دل شناس ٭ کو ہمی جوید ضیاے بیقیاس ٭ چون فراق آن

دو نور بے ثبات ✣ تا سہ آورد ت کشادی چشمہات ✣ پس فراق آن دو نور پائدار ✣ تا سہ می آرد مر آنرا پاس دار ✣
او چہ میخواہد مرا من بنگرم ✣ لائق جذبم و یا بد پیکرم ✣ گر لطیفے زشت را در پے کند ✣ تسخری باشد کہ او با وے کند ✣
کہ بہ بینم نقش خود را ای عجب ✣ تا چہ رنگم ہمچو روزم یا چو شب ✣ نقش جان خویش میجستم بسے ✣ ہیچ می ننمود نقشم از
کسے ✣ گفتم آخر آئینہ از بہر چیست ✣ تا بہ بیند ہر کسی کو چیست کیست ✣ آئینہ آہن برائے پوستہاست ✣ آئینہ سیمائے
جان سنگین بہاست ✣ آئنہ جان نیست الا روئے یار ✣ روئے آن یاری کہ باشد زان دیار ✣ گفتم ای دل آئینہ
کلی بجو ✣ رو بدریا کار برنایدز جو ✣ زین طلب بندہ بکوئے تو رسید ✣ درد مریم را بخرما بن کشید ✣ دیدۂ تو چون دلم را
دیدہ شد ✣ صد دل نادیدہ غرق دیدہ شد ✣ المعنی تا سہ اضطراب و بیقراری خرما بن درخت خرما اوپر جو فرمایا ہی
کہ ہر شی اپنی جنس کو کھینچتی اور جذب کرتی ہی مطابق اُسی کے پھر تمہیداً فرماتے ہین کہ تیری آنکھین جو نور والی ہین
اگر اُنکو بند کر لے تو تاریکی کے سبب سے کیسی گھبراتی ہین جیسے کوئی جان کندن ہین اسلیے کہ آنکھون کو نور روزن
سے صبر نہین ہی نور ہی چاہتی ہین نہ تاریکی پھر اسی کی تائید مین فرمایا کہ جہان تو نے آنکھ بند کی فوراً اضطراب و بیقراری
نے تجکو گھیرا اسی سبب سے کہ نور چشم کا نور روزن سے خوش ہوتا تھا بس یہ بیچینی جذب نور چشم کی تھی
کہ اپنے ہمجنس کو وہ نور چشم کا ڈھونڈھتا ہی تا اُسکو جذب کرے اور جلدی نور روزن سے ملجائے اور درحالیکہ آنکھین
تیری کھلی ہین اور اضطراب تجکو گھیرے ہوے ہی تو جان لے کہ میرے دل کی آنکھین بند ہو گئین اس سبب
سے دل بیچین و مضطرب ہی جیسے چشم سر کے بند ہونے سے تو گھبراتا تھا بس ان چشم دل کو کھول اور اُس اضطراب
کو تقاضا دو چشم دل کا سمجھ کہ وہ طالب اُس ضیا کی ہین جو بیقیاس ہی خیال تو کر جب فراق اُن دو نور بے ثبات
کا جو دونون چشم ظاہر کی ہین ایسا اضطراب تجھپر ڈالتا ہی کہ تو فوراً اپنی آنکھین کھول دیتا ہی پھر فراق اُن دو نور
پائدار کا کہ آنکھین دل کی ہین جو اضطراب لاتا ہی تو اس اضطراب کا خوب پاس و لحاظ رکھ اور سمجھ کہ اب وہ
نور میرا طالب ہی اور مجکو چاہتا ہی اس صورت مین مین آپ کو غور کرون کہ قابل اُسکے جذب کے ہون
یا بد پیکر ہون آیسا بھی ہوتا ہی کہ کوئی لطیف زشت کو اپنے پیچھے لگا لیتا ہی تا اس سے تمسخر و استہزا کرے
بس ای عجب تو اپنے نقش کو دیکھ کہ میرا کیا رنگ ہی آیا مین صاف و روشن مثل روز کے ہون یا تیرہ و تاریک
ہمچو شب اگر مثل روز کے ہی تو مناسب اُس نور کے اور اگر مثل شب کے تو قابل تسخری کے اب فرماتے ہین کہ
اپنے نقش کا دریافت کرنا بھی مشکل ہی مین نے بھی اپنے جان کے نقش کو بہت ڈھونڈھا کسی سے کچھ اپنا نقش
مجکو معلوم نہین ہوتا تھا تو مین نے کہا کہ آئینہ کس واسطے ہی آخر اسی لیے تو ہی کہ ہر کوئی آپ کو اُسمین دیکھے کہ کیسا
ہی اور کون ہی مگر آئینہ بھی یہ نہین جو آہن کا ہوتا ہی اس سے تو رنگ و لون چہرہ کا معلوم ہوتا ہی وہ آئینہ جس مین
صورت جانکی نظر آتی ہی کہ وہ بڑا گران قیمت اور روشنی والا ہی اور وہ آئینہ جان کا کیا ہی روئے یار ہی

اور یار بھی وہ جو اُسی ملک کا ہو اہی ملک جان کا کہ مراد مرشد سے ہی پھر مین نے اپنے دل سے کہا کہ یہ آئینہ تو جزوی ہی تو کلی کو ڈھونڈھ اور دریا کا قصد کر تیرا کام نہر دن سے نہین نکلیگا پس دریا ذات حق اور نہر مرشد بس اسیی طلب کے ساتھ بندہ تیری گلی مین آیا ہی اور درد مریم کو خرما بن مین لایا ہی یعنے جیسے حضرت مریم دردزہ سے بیتاب ہو کے ایک سوکھے درخت خرما تلے جا بیٹھی تھین اور وہ درخت سبز ہو گیا تھا کہ اُس سے رطب اُنھون نے پائے جیسا کہ قرآن مجید مین ہی فاجاءها المخاض الی جذع النخلة پس لایا اُسکو دردزہ طرف درخت خرما خشک کے اور ندا کی فرشتے نے کہ غمگین مت ہو تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ کر دیا اور اس کھجور کی جڑ کو ہلا تجکو پکے رطب ملینگے تو کھا اور پی اور آنکھین ٹھنڈھی رکھ مولانا ج کو بھی اشارہ آیہ مذکور سے سب باتون کا جتانا ہی آپ فرماتے ہین کہ جس وقت آنکھین تیری میرے دل کی آنکھین ہوئین سیکڑون دل جو میرے دیکھے ہوے نہ دیکھے ہوون مین ڈوب گئے یعنے جیسے دیکھے ہوے محو دُنسی ہو گئے ایسے ہی وہ بھی ہو گئے قوله آئینہ کلی ترا دیدم ابد ✤ دیدم اندر چشم تو من نقش خود ✤ گفتم آخر خویش را من یافتم ✤ در دو چشمت راہ روشن یافتم ✤ گفت وہم کان خیال تست ہان ✤ ذات خود را از خیال خود بدان ✤ نقش من از چشم تو آواز داد ✤ کہ منم تو تو منی در اتحاد ✤ اندرین چشم منیر بے زوال ✤ از حقائق راہ کے یابد خیال ✤ در دو چشم غیر من تو نقش خود ✤ گر چہ بینی آن خیال دان ورد ✤ زانکہ سرمہ نیستی در میکشد ✤ بادہ از تصویر شیطان میچشد ✤ چشم او خانہ خیال ست وعدم ✤ نیستها راہست بیند لاجرم ✤ چشم من چون سرمہ دید از ذوالجلال ✤ خانۂ ہستی ست نے خانہ خیال ✤ تا یکی مو باشد از تو پیش چشم ✤ در خیالت گوہرے باشد چو پشم ✤ پشم را آنگہ شناسی از گہر ✤ کز خیال خود کنی کلی عبر ✤ یک حکایت بشنو از گوہر شناس ✤ تا بدانی تو عیان را از قیاس ✤ المعنی پشم بالفتح معرب پشب ایک پتھر ہی قیمتی سبز رنگ عبر بکسر اول و فتح دوم عبرت پکڑنا یعنے جب دیدہ تیرا میرے دل کا دیدہ ہوا تو مین نے جانا کہ تو ہی آئینہ کلی ہی ہمیشہ کو مین نے تیری آنکھ مین نقش اپنا دیکھا جیسا کچھ تھا اور کہا آخر آپ کو مین نے پایا کہ تیری دونون آنکھون مین میری راہ روشن ہی اس اثنا مین میرے وہم نے مجکو وسوسہ مین ڈالا کہ خبردار ہو جسکو تو اپنی ذات سمجھ رہا ہی وہ تیرا خیال ہی اُسکو ذات مت جان تمیز خیال سے جان بس میرے نقش نے تیری چشم سے آواز دی کہ مین تو ہون اور تو مین ہی ہم تم اتحاد مین ایک ہی ہین یہ چشم روشن بے زوال ہی اس آنکھ مین اُس خیال کو دخل نہین ہی جو حقائق اشیا سے ہی اور یہی ان خیالون سے الگ نہین ہوا ہان چشم غیر مین تو اپنے نقش کو دیکھ اُسمین اگرچہ معلوم بھی ہو تو اُسکو خیال دمردود جان اُسکا اعتبار نہین اس واسطے کہ وہ فنا فی اللہ نہین ہوا اور جو کہ سرمہ نیستی کا ابھی لگا رہا ہی یعنے مقام نیستی مین پڑا ہی مقام بقا کو نہین پہونچا وہ شراب تصویر شیطان سے پیتا ہی اور اس کے وسوسون مین پڑتا ہی اُسکی آنکھ خانہ خیال وعدم کا ہی

جو چیزین کہ نیست ہین اسی سبب سے اُنکو ہست دیکھتا ہی اور میری چشم نے جو سرمہ ذوالجلال سے پایا ہی لہذا وہ خانہ ہستی کا ہی نہ خیال کا جب تک بال بھر بھی آڑ تو نے تیری آنکھ کے سامنے رہیگی تب تک تیرے خیال مین گوہر مثل شیشہ کے ہوگا مگر گوہر کو شیشہ سے اُسوقت پہچانیگا کہ اپنے خیال سے بالکل گذر جائیگا اور عبرت پذیر ہوگا اِسی پر ایک حکایت گوہر شناس کی مجھ سے سُن تو تو ظاہر کو اپنے قیاس سے جان لے

ہلال جاننا ایک شخص کا خیال کو زمانہ عمرؓ مین اور تنبیہ کرنا اُسکو

قولہ ماہ روزہ گشت در عہد عمرؓ * بر سر کوہے دویدند آن نفر * تا ہلال روزہ را گیرند فال * آن یکی گفت ای عمر اینک ہلال * چون عمر بر آسمان مہ را نہ دید * گفت کاین مہ از خیال تو دمید * ورنہ من بیناترم افلاک را * چون نمی بینم ہلال پاک را * گفت تر کن دست و بر ابرو بمال * آنگہان تو برنگر سوے ہلال * چونکہ او تر کرد ابرو مہ نہ دید * گفت ای شہ نیست مہ شد ناپدید * گفت آرے موی ابرو شد کمان * سوی تو افگند تیرے از گمان * چون یکے مو کژ شد از ابروے او * شکل ماہ نو نمود آن موی او * موے کژ چون پردہ گردون بود * چون ہمہ اجزات کژ شد چون بود * چون یکے مو کژ شد او را راہ زد * تا بدعوے لاف دید ماہ زد * راست کن اجزات را از راستان * سر مکش ای راست رو زان آستان * ہم ترازو را ترازو راست کرد * ہم ترازو را ترازو کاست کرد * ہر کہ با ناراستان ہمسنگ شد * در کمی افتاد و عقلش دنگ شد * المعنی دنگ بوزن رنگ دیوانہ وحیران واحمق ونشانہ حضرت عمرؓ کے وقت مین رمضان کا مہینہ آیا لوگ پہاڑ پر چاند دیکھنے کو دوڑے تا ہلال روزہ کا شگون لین کہ ہوتا ہی یا نہین اِس اثنا مین ایک نے اُن مین سے کہا کہ ای عمر یہ ہی ہلال جب عمرؓ نے آسمان پر چاند نہ دیکھا کہا یہ ہلال تیرے خیال سے پیدا ہوا ورنہ مین کیفیت افلاک کا بیناتر ہون پھر کیسے اِن چیزین دیکھتا ہون ہلال پاک کو نہین دیکھتا پھر اُس شخص سے کہا اپنے ہاتھ کو تر کر اور ابرو پر مل پھر ہلال کی طرف دیکھ جب اُس نے ابرو کو تر کیا اور ہلال کو نہ دیکھا کہا ای شاہ چاند نہین ہی چھپ گیا فرمایا سچ ہی تیری ابرو کا بال کمان ہوگیا اور اُسنے تیری طرف تیر گمان کا پھینکا جسکو تو نے چاند سمجھا اب فرماتے ہین کہ جب ایک بال اُسکے ابرو کا کج ہوگیا اور اُسکو بشکل ماہ نو کے معلوم ہونے لگا پس اب غور کر کہ ہر گاہ ایک موے کج نے اتنے بڑے آسمان کو چھپا لیا تیرے تو جملہ اجزا کج ہین واے اِنکے حال پر اُنکی کیا کیفیت کیسے تجھ پر اسرار حقیقت کے کھلنے دینگے جب ایک بال کج نے اُسکی راہ ماری کہ دعوے کے ساتھ شیخی دید ماہ کی ماری اور تیرے جملہ اجزا کج ہین تجکو ضرور ہی کہ اپنے اجزا کو راست لوگون سے راست کر اور ای راست رو اُنکے آستانہ سے سرکشی مت کر بلکہ اُنکے آستانہ پر سر رکھدے دیکھ ترازو کو ترازو ہی راست کرتی ہی اور ترازو ہی کاست کرتی ہی اگر راست کا ہمسنگ ہوگا راست ہوگا اور اگر ناراست کا ہمسنگ ہوگا کاست ہوگا خود کمی مین پڑیگا اور عقل حیران ہوگی انحراف

شرح بحر العلوم مین برابرو کو بربراد ناپدید کو نا رید لکھا ہی قوله رواشدا ءعلی الکفار باش * خاک بر دلداری اغیار
پاش * بر سر اغیار چون شمشیر باش * ہین مکن روباه بازی شیر باش * تا ز غیرت از تو یاران نگسلند * زانکه
آن خاران عدو این گلند * آتش اندر زن بگرگان چون سپند * زانکه این گرگان عدو یوسفند * جان بابا گویدت
ابلیس ہین * تا بدم بفریبدت دیو لعین * اینچنین تلبیس با بابات کرد * آدمی را آن سیه دل مات کرد * بر سر شطرنج
چست ست این غراب * تو مبین بازی بچشم نیمخواب * زانکه فرزین بندہا داند بسے * که بگیرد در گلویت
چون خسے * در گلو ماند خس او سالہا * چیست آن خس مہر جاه و مالہا * مال خس باشد چو ہست ای بی ثبات
در گلویت مانع آب حیات * گر برد مالت عدو پر فنے * رہزنے را برده باشد رہزنے * المعنی روباه بازی
مکاری وحیله گری اوپر جو فرمایا که ناراستون کا ہم سنگ مت ہو بس فرماتے ہین که وه ناراست کفار ہین
جا اور انپر ہمیشه سختی وشدت رکھ اور یه غیر خدا کے ہین انکی دلداری کے سر پر ہمیشه خاک ڈال چنانچه قرآن مجید
مین ہی محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم یعنے محمد رسول الله کا ہی اور جو لوگ اُسکے ساتھ ہین
سختی کرنے والے ہین کفار پر اور مہربان ہین آپس مین ایک دوسرے پر بس مخالف کفار کا موافق قرآن
کے ہی اور موافق کفار کا مخالف قرآن کا یه کفار اغیار ہین تو انکے سر پر ایسا رہ جیسے کسی کے سر پر تلوار که کیسا
لرزان ترسان ہوتا ہی اُسکے ساتھ روباه بازی که مراد خوشامد و دلداری سے ہے مت کر انکو ہمیشه شیری دلیری جتاتا
رہ تو بسبب غیرت کے تیرے یار تجھ سے جدا نہون که ہم کو انکو یکسان جانتا ہی کس واسطے که یه خار ہین اور تیرے
دوست گل جنکے دشمن خار ہین یه بھیڑیے ہین تو انمین سپند کی طرح آگ لگادے اسلیئے که تیرے یوسف کے
دشمن ہین یعنے جو تیرے نزدیک عزیز تر ہی آدھر ابلیس که جان بابا کہکے تجکو یه دیو لعین اپنے مکر سے فریب دے
رہا ہی خبردار ہوجا ایسا ہی فریب اسنے تیرے باباکے ساتھ کیا تھا جو آدم علیه السلام ہین اور بعد اُنکے آدمی کو
اُسی سیه دل نے مات کیا که سیکڑون فرقے ہوگئے حضرت آدم کا فریب دینا یه که جب خدا تعالے نے انکو اور حوا کو
پیدا کرکے جنت مین بھیجا فرمایا فکلا منها رغدا حیث شئتما ولا تقربا هذه الشجرة فتکونا من الظالمین یعنی کھاؤ تم
جنت سے جو کچھ تمہارا جی ہو مگر اس درخت کے پاس نجائیو که ظالمون سے ٹھہروگے ابلیس که انکی وجه سے مردود
ہوا تھا انکا دشمن تھا اُسنے ڈگا دیا اور گندم جسکے درخت کے پاس جانے کی ممانعت تھی کھلادیا اور قسم کے ساتھ
یه فریب دیا که اور کوئی بات نہین ہی فقط اتنے واسطے خدا تعالی نے منع کیا ہی که اسکے کھانے سے فرشتے
ہوجاؤگے اور ہمیشه رہنے والون جنت سے فوسوس لهما الشیطان لیبدی لهما ما ووری عنهما من سوآتهما وقال
ما نهکما ربکما عن هذه الشجرة الا ان تکونا ملکین او تکونا من الخالدین وقاسمهما انی لکما لمن الناصحین یعنے اسکے
پس وسوسه مین ڈالا شیطان نے اُن دونون کو تاکه ظاہر کرے جو کچھ ان کی برائیون سے چھپا تھا

اور کہا تم کو تمھارے پروردگار نے اس درخت سے فقط اسلیے منع کیا ہی کہ اسکو کھا کے فرشتے اور ہمیشہ جنت کے رہنے والون سے ہو جاؤ اور قسم کھائی کہ مین تمھارا خیر خواہ ہون آخر انہون نے اسکے فریب سے گندم کھایا جنت سے نکالے گئے اور مصیبت و مفارقت مین ایک دوسرے کی ایک مدت رہے بس یہ ابلیس وہ ہی کہ اسنے تمھارے باپ کو دھوکا دیا ہی اس سے بچے رہو یہ شطرنج جو بردوات دنیا و عقبیٰ کی بچھی ہی یہ غراب اسکے سر پر بیٹھا ہی اور دھوکے کی چالین چلوا چلوا کے مات کر رہا ہی تو ہوشیار ہو اور اپنی بازی کی خبر لے اونگھ اونگھ کے غفلت کے ساتھ مت کھیل اس سبب سے کہ یہ بڑے فرزین بند جانتا ہی یعنے داؤ ایسا نہو خس کی طرح کوئی داؤ تیرا گلوگیر ہو جائے خس اگر گلوگیر ہوتی ہی تو وہ جلدی دفع ہو جاتی ہی یہ وہ خس ہی کہ برسون گلوگیر رہے اور یہ خس ہی کیا محبت جاہ و مال کی اور مال کو ہم خس اسواسطے کہتے ہین کہ یہ بے ثبات و ناپائدار ہی جیسے تنکا کبھی ادھر اڑ گیا کبھی اُدھر اور نجات جو محبت خدا کی ہی اُسکو یہ تنکا تیرے گلے سے نیر نہین ہونے دیتا اگر تیرے مال کو کوئی دشمن ہر فن لیجائے تو ایسا ہی جیسے کسی رہزنی کے مال کو کوئی رہزن لیگیا اسلیے کہ تو نے بھی رہزنی سے جمع کیا ہی

چورانا ایک شخص کا سانپ کو ایک سانپ پکڑنے والے سے اور کاٹنا سانپ کا چور کو اور مرنا اُسکا

قولہ دزدکے از مارگیرے مار برد ✤ ز ابلہی آنرا غنیمت می شمرد ✤ وارہید آن مارگیر از زخم مار ✤ مار گشت آن دزد خود را از زار ✤ مارگیرش دید و پس بشناختش ✤ گفت از جان مار من پرداختش ✤ در دعا میخواستی جانم از و ✤ کش بیابم مار بستانم از و ✤ شکر حق را کان دعا مردود شد ✤ من زیان پنداشتم آن سود شد ✤ پس دعا ہا کان زیان ست و ہلاک ✤ وز کرم می نشنود یزدان پاک ✤ مصلح ست و مصلحت را داند او ✤ کان دعا را بازمیگرداند او ✤ وان دعا گو بندہ شاکی می شود ✤ می برد ظن بد و آن بد بود ✤ المعنی دزد کی مین کاف تصغیر و تحقیر کا ہی ایک چور حقیر ناچیز ایک مارگیر کا مار چورا لے گیا اور حماقت سے اُسکو غنیمت جانتا تھا وہ مارگیر تو زخم اِس مار سے چھٹ گیا اور مار نے اپنے چور کو خوار و ذلیل طور سے مار ڈالا مارگیر نے اُسکو دیکھا اور پہچانا کہا میرے مار نے اِسکو جان سے خالی کر دیا میری جان اس بات کی دعا مانگتی تھی خدا تعالے سے کہ وہ چور مجکو ملجائے اور مین اپنا سانپ اُس سے لے لون مگر خدا کا شکر کہ وہ دعا مردود ہوئی کہ آج میرا یہی حال ہوتا گو مین اُسکو زیان سمجھا تھا مگر وہ زیان سود ہو گیا بس وہ دعائین کہ جو مایۂ زیان و ہلاک ہوتی ہین اور آدمی کو اُنکا زیان معلوم نہین ہوتا اللہ تعالی اپنے کرم سے اُنکو نہین سنتا وہ مصلح ہی اور مصلحت کو خوب جانتا ہی بس جو دعا آدمی کے حق مین مضر ہوتی ہی اُسکو لوٹا دیتا ہی اور اُس دعا سے وہ دعا گو شاکی ہوتا ہی کہ قبول نہین ہوئی اور بدگمانی

کرتا ہے اور یہ در اصل برا ہے

التماس کرنا ہمراہی حضرت عیسیٰ کا عیسیٰ سے اور زندہ کرنا استخوان کا

قولہ گشت با عیسی یکے ابلہ رفیق * استخوان ہا دید در گورے عمیق * گفت ای روح اللہ آن نام سنی * کہ بدان تو مردہ زندہ میکنی * مر مرا آموز تا احسان کنم * استخوان ہا را بدان با جان کنم * گفت خامش کن کہ این کار تو نیست * لائق انفاس وگفتار تو نیست * کان نفس خواہد ز باران پاک تر * وز فرشتہ در روش چالاک تر * عمرہا بایست کا دم پاک شد * تا امین مخزن افلاک شد * خود گرفتی این عصا در دست راست * دست را دستان موسیٰ از کجاست * گفت اگر من نیستم اسرار خوان * ہم تو برخوان نام را بر استخوان * گفت عیسی یا رب این اسرار چیست * میل این ابلہ درین گفتار چیست * چون غم خود نیست این بیمار را * چون غم جان نیست این مردار را * مردۂ خود را رہا کردست او * مردۂ بیگانہ را جوید رفو * گفت حق ادبار ہم ادبار جوست * خار روئیدن جزاے کشت اوست * آنکہ تخم خار کارد در جہان * ہان دہان او را مجو در گلستان * گر گلے گیرد بکف خارے شود * در سوے یاری رود مارے شود * کیمیا سے زہر مارست آن شقی * بر خلاف کیمیاے متقی * ہین مکن بر قول و فعلش اعتمید * گو ندارد میوہ مانند بید * المعنی اعتمید امالہ اعتماد ایک احمق حضرت عیسیٰ کا رفیق ہوا اور اسنے ایک گور عمیق مین ہڈیان دیکھین کہا اے روح اللہ وہ نام سنی اے روشن و تابان جس سے تم مردہ زندہ کرتے ہو مجکو سکھا دو تو مین لوگون سے احسان کرون اور ہڈیون کو اُسکی برکت سے جان سے ملا دون حضرت عیسیٰ نے کہا چپ رہو یہ کام تیرا ہرگز نہین ہے نہ تیرے انفاس وگفتار کے لائق کس واسطے کہ وہ نام ایسا نفس پاکیزہ چاہتا ہے جو باران سے بھی زیادہ پاک ہو اور چال چلن مین فرشتہ سے بھی بڑھ کے چست و چالاک جسکا کام سواے ذکر خدا کے کچھ نہین دیکھ تو ایک عمر درکار ہوتی تب آدم پاک ہوے چنانچہ منقول ہے کہ چالیس برس ان کے قالب پر مینہ برسا بعد اس طہارت کے امین مخزن افلاک کے ہوے تو خود جو یہ عصا دست راست مین لیے ہے عصا تو ہے مگر تیرے دست کو داستان موسی کیسی کہان ہے احمق نے کہا اگر مین اس اسرار کے پڑھنے کے قابل نہین ہون تو تم ہی اُس نام کو ان ہڈیون پر پڑھو حضرت عیسیٰ نے حیران ہو کے کہا کہ اے رب میرے یہ بھید کیا ہے اس احمق کی رغبت ایسی باتون پر اسقدر کیون ہے یہ کیا معاملہ ہے جو اس بیمار کو اپنا غم تو نہین ہے اورون کا ہے اور اس مردار کو اپنی فکر نہین اورون کی ہے آپنے مردہ کو تو چھوڑ دیا ہے اُسکے زندہ کرنے کی پروا نہین غیر مردہ کے رفو کرنیکی بڑی فکر کہ جان کا ہڈیون سے پیوند کرون حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ادبار ادبار ہی کو ڈھونڈھتا ہے یعنے بدبختی بدبختی ہی کو رجوع ہوتی ہے اور جو کانٹے اُسکے کھیت سے جمتے ہین یہی بدلا اُسکے کھیت کا ہے ای نتیجہ سرشت کا جو کوئی اس جہان مین کانٹون کا بیج بوئے خبردار خبردار اُسکو گلستان مین مت ڈھونڈھو ہان وہان کی تکرار

واسطے تاکید تنبیہ کے ہی یعنے خرم وخندان کبھی نہوگا اور اگر وہ گل ہاتھ مین لیگا کانٹا ہوجائیگا اور اگر یار کے پاس جائیگا مار ہوجائیگا وہ بدبخت کیمیا زہر مار کی ہی جسکے مقابلہ مین زہر گویا ابھی ناقص ہی اس سے کامل ہوجاتا ہی برخلاف کیمیا متقی کے خبردار اسکے قول فعل پر ہرگز اعتماد مت کر کہ اس مین مثل بید کے کوئی میوہ نہین محض بے برہی

نصیحت کرنا صوفی کا خادم کو واسطے غمخواری بہیمہ کے اور لاحول کہنا خادم کا

قولہ صوفی میگشت در دور افق ✤ تا شبے در خانقاہے شد قنق ✤ یک بہیمہ داشت در آخر بہ بست ✤ او بصدر صفہ با یاران نشست ✤ پس مراقب گشت با یاران خویش ✤ دفترے باشد حضور یار پیش ✤ دفتر صوفی سواد و حرف نیست ✤ جز دل اسپید ہمچون برف نیست ✤ زاد دانشمند آثار قلم ✤ زاد صوفی چیست انوار قدم ✤ ہمچو صیادی سوی اشکار شد ✤ گام آہو دید و بر آثار شد ✤ چند گامش گام آہو در خورست ✤ بعد ازان خود ناف آہو رہبرست ✤ چونکہ شکر گام کرد و رہ برید ✤ لاجرم زان گام در کامے رسید ✤ رفتن یک منزلے بر بوے ناف ✤ بہتر از صد منزل و گام و طواف ✤ سیر زاہد ہر مہے تا پیشگاہ ✤ سیر عارف ہر دمے تا تخت شاہ ✤ آن دلے کو مطلع مہتابہاست ✤ بہر عارف فتحت ابوابہا است ✤ با تو دیوارست با ایشان درست ✤ با تو سنگ و با عزیزان گوہرست ✤ انچہ تو در آئینہ بینی عیان ✤ پیر اندر خشت بیند بیش ازان ✤ پیر ایشانند کین عالم نبود ✤ جان ایشان بود در دریاے جود ✤ پیش ازین تن عمرہا بگذاشتند ✤ پیشتر از کشت بر برداشتند ✤ پیشتر از نقش جان پذرفتہ اند ✤ پیشتر از بحر درہا سفتہ اند ✤ المعنی افق بضمتین کنارۂ آسمان قنق بضمتین مہمان وفتح نون نیز بہیمہ بفتح چارپایہ آخر بضم خاہندی تھان گھوڑون وغیرہ کا صفہ بضم وتشدید فا ایوان خانہ و دالان ایک صوفی سیاح کہ دور افق مین پھرتا تھا یعنے آسمان کے کنارون مین ایک شب ایک خانقاہ مین مہمان ہوا ایک چوپایہ اسکے پاس تھا اُسکو تھان پر باندھ دیا اور آپ صدر صفہ مین یارون کے پاس جا بیٹھا اور اپنے یارون کے ساتھ مراقب ہوا کہ وہ مراقبہ ایک دفتر ہوتا ہی کہ سامنے یار کے پیش ہوتا ہی لیکن یہ دفتر انکا ایسا نہین ہی کہ مثل اور دفترون کے سواد وحرف سے ہو یعنے تحریر وتسطیر سے بلکہ وہی دل سپید وصاف نورانی مثل برف کے چمکتا گداز والا ہی انکا دفتر ہی اس دفتر کے سوا اور کچھ نہین دانشمند کے واسطے توشہ راہ سفر کا نشان وآثار قلم کے ہین یعنے علم اور صوفی کا توشہ کیا ہی انوار قدم جیسے کوئی صیاد شکار کے واسطے نکلا اور نشان قدم آہو کے دیکھ کر اُنھین کے پیچھے ہو لیا ایسے ہی انوار قدم اسکے رہبر ہوتے ہین پس اس رہبری قدم کے بعد کہ چندے رہتی ہی پھر یہ خود ناف آہو کی بو بر جاتا ہی وہ رہبر ہوتی ہی اس واسطے جب اُس سے نزدیک ہوتا جاتا ہی تو بو اُس کے ناف کی آنے لگتی ہی اسپر جاتا ہی جب کہ اُسنے شکر اُس نشان قدم کا کیا اور اُس راہ کو کاٹا ضرور اُن قدمون کے نشان سے مقصود کو پہونچتا ہی فرماتے ہین اسکا ایک منزل بوے ناف پر چلنا جو دلیل قرب کی ہی بہتر سیکڑون منزل اور

قدم اور طواف سے ہی یعنی اس حج ظاہری سے بدرجہا اولی ہی زاہد اگر ایک مہینہ چلے تو اُس بارگاہ کی
پیشگاہ یعنی فرش ایوان تک پہونچیگا اور عارف دم بھر مین تخت شاہ تک پہونچتا ہی زاہد عارف کی سیر مین
اسقدر فرق ہی کہان ایک مہینہ کہان ایک دم کہان پیشگاہ کہان تخت شاہ تپس وہ دلی کہ مطلع ستارون کا
یعنے انوار تجلیات کا ہی وہ عارف کے واسطے فتحت ابوابہا کشودہ ابواب کی ہی جیسے جنتیون کیواسطے
دروازے جنت کے کھل جائینگے کما قال عز وجل حتی اذا جاؤہا فتحت ابوابہا تیرے لیے دیوار دیوار دروازہ ہی
اُنکے لیے وہ دیوار دروازہ ہی تیرے لیے پتھر پتھر ہی اور جو عزیز اُسکی درگاہ کے ہین اُنکے لیے وہ پتھر گوہر ہی تو جو کچھ
آئینہ مین ظاہر وعیان دیکھتا ہی پیر اینٹ جیسی تیرہ شی مین اُس سے زیادہ دیکھتا ہی اور پیر وہ لوگ ہین کہ جسوقت
مین یہ عالم نہ تھا جان اُنکی جو دریاے الہی مین موجود اور ڈوبی ہوئی تھی اُنھون نے اس تن کے ہونے سے
قبل عمرین کی عمرین تیر کی ہین اور پیشتر اس کھیت کے ہونے سے جسکو مزرعہ آخرت کہا ہی بہت ہی بہت پھل
حاصل کیے ہین اُنکی جان کا نقش جو تن ہی نہ تھا کہ یہ مقبول ہو چکے ہین اور یہ دریا نہ تھے کہ وہ موتی معرفت کے
پرو چکے ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین آندی کو ایسا لکھا ہی کہ آن ولی پڑھا جاتا ہی

مشورہ کرنا خدا تعالی کا فرشتون سے ایجاد خلق مین

قولہ مشورت میرفت در ایجاد خلق ❊ جان شان در بحر قدرت تا بحلق ❊ چون ملائک مانع آن میشدند ❊ بر ملا یک
خفیہ خنبک میزدند ❊ مطلع بر نقش ہر کہ ہست شد ❊ پیش از ان کین نقش گل پابست شد ❊ پیشتر ز افلاک کیوان
دیدہ اند ❊ پیشتر از دانہ ہا نان دیدہ اند ❊ بیدماغ و دل پر از فکرت بدند ❊ بے سپاہ و جنگ بر نصرت زدند ❊
آن عیان نسبت بدیشان فکرتست ❊ ورنہ خود نسبت بدوران رویتست ❊ فکرت از ماضی و مستقبل بود ❊ چون
ازین دو رست مشکل حل شود ❊ دیدہ چون بے کیف ہر با کیف را ❊ دیدہ پیش از کان صحیح و زیف را ❊ پیشتر از
خلقت انگورہا ❊ خوردہ میہا و شدہ مست دلا ❊ در تموز گرم می بینند دے ❊ در شعاع شمس مے بینند فی ❊ در دل
انگور مے را دیدہ اند ❊ در فناے محض شے را دیدہ اند ❊ روح از انگور مے را دیدہ است ❊ روح از معدوم شے را
دیدہ است ❊ آسمان در دور ایشان جرعہ نوش ❊ آفتاب از جود شان زربفت پوش ❊ چون از ایشان
مجتمع بینی دو یار ❊ ہم یکے باشند وہم سی صد ہزار ❊ بر مثال موجہا اعداد شان ❊ در عدد آوردہ باشد بادشان ❊
مفترق شد آفتاب جانہا ❊ در درون روزن ابدانہا ❊ چون نظر بر قرص داری خود یکیست ❊ آنکہ شد محجوب
ابدان در شکیست ❊ تفرقہ در روح حیوانی بود ❊ نفس واحد روح انسانی بود ❊ المعنی خنبک بالضم وفتح با
موحدہ تالیان بجانا ردت بکسر تباہ وخراب ہونا زیف بالفتح زر کھوٹا نا مروج نے سایہ بعدہ دو بہر روح حیوانی
ایک بخار لطیف ہی کہ دل مین پیدا ہوتا ہی اور بوسیلہ شرائین کے اعضا مین پھیلتا ہی فرماتے ہین کہ

مخلوق خصوص انسان کی ایجاد مین خداوند تعالی مشورہ کرتا تھا اور فرشتون سے فرماتا تھا انی جاعل فی الارض خلیفہ اور جان انکی یعنے اُنھین پیرون کی جنکا ذکر اوپر چھوڑا ہی اور اُسی پر یہ بیان چھیڑا ہی حلق تک بحر قدرت مین ڈوبی ہوئی تھی جب ملائک مانع خلقت انسان کے ہوتے تھے اور کہتے تھے اتجعل فیہا من یفسد فیہا ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک آیا خلیفہ کرتا ہی زمین مین ایسون کو کہ زمین مین فساد کرینگے اور خونریز مان اور ہم تیری تسبیح و حمد کرتے ہین اور پاکیزگی سے یاد کرتے ہین بس لائق خلافت کے ہم ہین تو انھین پیرون کی جانین ملائک پر استہزاءً تالیان بجاتی تھین اور تمسخر کرتی تھین وہ ہر ایک کے نقش پر جو کوئی کہ ہست ہوا مطلع تھے اِس سے قبل کہ وجود آب و گل مین مقید ہوے یعنے جسم بنایا گیا کہ اسکی یہ کیفیت ہی اُنھون نے افلاک پیدا نہین ہونے پائے تھے جو کیوان کو کہ غایت انکی بلندی کی ہی دیکھ لیا ہی اور کیوان زحل کو کہتے ہین جو ساتوین آسمان پر ہی اور منتہاے افلاک اور ہنوز دانے نہو پائے تھے جو روٹی کی کیفیت معلوم کر لی دانے مراد مخلوق سے اور روٹی اعمال و افعال اُنکے اُسوقت مین نہ اُنکا دماغ تھا نہ دل جنسے فکر کا تعلق ہی مگر یہ فکر سے بھرے ہوے تھے اور بے سپاہ تھے جو یہی دل و دماغ اور حواس و قوی ہین اور حال یہ کہ نصرت مین خنگل مارے ہوے تھے یعنے ہر شے کی ماہیت و اصلیت پر مظفر و منصور تھے وہ جو اُنپر عیان ہو چکا ہی وہی نسبت انکی اور ونکی فکر ہی کہ اپنی اپنی فکرین ہر ایک مین دوڑاتے ہین اور زمانہ سے نسبت کرتے ہین اگر انپر بھی عیان ہوا ہوتا تو ردی بات جو زمانہ سے نسبت کرنا ہی کیون کہتے جو جب تھا وہی اب ہی وقت تو یہی ہی کہ فکر تیری ماضی و مستقبل سے ہی جسوقت انسے تیری فکر کو نجات ملی بس سب مشکلین آسان ہین اُن لوگون نے تو جملہ اشیا کو اُس زمانہ مین دیکھا ہی کہ بے کیف تھے اے بیچون و چرا نہ اب کہ با کیف ہوے اور کان ہونے نہین پائے تھے جو زر کو پرکھ لیا ہی کہ یہ کھرا ہی یہ کھوٹا ہی انگور پیدا ہونے نہین پائے تھے کہ یہ شراب پی کے مست محبت ہو چکے ہین انکو تموز کی گرمی ایسی ہی جیسے سردی دے کی وہ آگ عشق کی انین بھری ہی کیسی ہی شدت شعاع شمس کی ہو اسکو ڈھلے دن کا سایہ جانتے ہین شراب دل انگور سے ابھی باہر نہین آئی تھی اور جسوقت مین کہ کوئی شے محض فنا تھی وجود ظاہری بنایا تھا اِنکے سامنے تھی اِنکی روح نے انگور سے شراب کو دیکھا ہی اور انکی روح نے زمان معدوم سے ہر شے کو دیکھا ہی جو ہونہار تھی سب سے واقف ہی آسمان انکے ہی دور مین جرعہ نوش ہوا اور چرخ رقص مین آیا اور آفتاب انھین کے جود سے زربفت پوش بنا یعنے یہ ان دونون سے سابق ہین اگر تو اُنمین سے دو یار کو مجتمع دیکھے تو وہ دونون ایک ہی ہونگے اور دو گیا بلکہ تین لاکھ ایک ہو نگے ایسے متحد ہین گو بظاہر جدا جدا ہین شمار اُنکا ایسا جیسے موجین کہ سب باہم گر ایک ہوتی ہین اور بے گنتی شاید ہوا نے گن لی ہون کہ اُسی سے موجین پیدا ہوتی ہین ایک آفتاب جملہ جانون کا ہی کہ وہی ابدان کے

روزنون مین داخل ہی بس اگر اُسکے قرص پر نظر کرے تو ایک ہی ہی اور جو ابدان مین محجوب ہین لہذا اُنکی توحد مین
شک ہوا جدا جدا جانتے ہین مگر ہی یہ کہ تفرقہ روح حیوانی مین ہی کہ وہ اپنی اپنی ہی اور مایۂ حیات ہر شخص مگر
روح انسانی ایک نفس واحد ہی سب مین مفترق الخلاف شرح مین چنگ کو جنگ اور ردت کو ردی یار مین
رامہملہ نہین لکھی چون نظر بر قرص کو قرص تو لکھا ہی قولہ گفت حق رش علیہم نورہ ✤ مفترق ہرگز نگردد نور او ✤
روح انسانی کنفس واحدست ✤ روح حیوانی سفال جامدست ✤ عقل جزو از رمز این آگاہ نیست ✤ واقف
این سر بجز اللہ نیست ✤ عقل را خود با چنین سودا چہ کار ✤ کرمادر زاد با سرنا چکار ✤ یکزمان بگذار ای ہمرہ ملال ✤
تا بگویم وصف خالی زان جمال ✤ در بیان ناید جمال و حال او ✤ ہر دو عالم چیست عکس خال او ✤ چونکہ من
از خال خویش دم زنم ✤ نطق میخواہد کہ بشگافد تنم ✤ ہمچو مورے اندرین خرمن خوشم ✤ تا فزون از خویش باری
میکشم ✤ المعنی سفال بضم وبکسر ظرف گلی سرنا بالضم مخفف سورنا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسا صحیح
فرمایا ہی ان اللہ خلق الخلق فی ظلمۃ ثم رش علیہم نورہ فمن اصاب من ذلک النور فقد اہتدی ومن اخطاء فقد غوی
اللہ تعالی نے مخلوق کو اندھیرے مین پیدا کیا پھر اپنا نور مخلوق پر ٹپکا یا پس جسکو یہ نور پہونچا اُسنے ہدایت پائی
اور جس نے خطا کی وہ گمراہ ہوا پس جیسے نور اُسکا ٹپکا ہی وہ اُس سے جدا نہو گا روح انسانی مثل نفس واحد کے
ہی اور روح حیوانی ایک سفال جامد نفس واحد سے یہ مراد کہ سب مین وہ ہی اور واحد ایک ذات اور
روح حیوانی ایک سفال بستہ اور منجمد اسکے سبب سے زندگی ہر جاندار کی ہی تا بقا اسکے چنانچہ فرمایا الذی
خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالا کثیرا ونساء وہ رب ایسا ہی جسنے پیدا کیا تمکو نفس
واحد سے اور پیدا کیا اسی نفس واحد سے اُسکی زوج جو حوا ہی اور پیدا کیے ان دونون سے بہت مرد وعورت
عقل جز جو بہی عقل ہر شخص کی ہی اس رمز سے آگاہ نہین ہی اس بھید کو سوائے اللہ کے کوئی نہین جانتا
اس عقل جز کو جو دنیاوی ہی ایسے سودا سے کیا مطلب جو شخص کہ بہرا مادر زاد ہی اُسکو سرنا سے کیا کام تو اے
میرے ہمراہی ذرا دیر کو اپنے ملال سے جدا ہو تو تجھ سے وصف ایک خال کا اُسکے جمال سے بیان کرون جسکا
جمال وحال وصف سے مبرا ہی اور بیان سے معرا دنی یہ کہ یہ دونون جہان اُسکے خال کے ایک ذرا سے عکس
سے ہین ہین جسوقت اُسکے خال خوب سے گفتگو کرتا ہون تو نطق میری یہی چاہتی ہی کہ تن میرا ہر جگہ سے پھٹ
جاے اور وہ مجھ مین سماجاے اب مین جو مثل ایک مور ضعیف کے اس خرمن مین ہون کہ وہ وصف اُسکے
ایک خال جمال کا ہی خوش ہون کہ اپنی حیثیت سے زیادہ بوجھ اُٹھا رہا ہون

بند ہونا تقریر معنی کا اس سبب سے کہ رغبت مستمع کی حکایت ظاہر وغیرہ سننے پر ہی

قولہ کے گذارد آنکہ رشک روشنی ست ✤ تا بگویم آنکہ فرض وگفتنیست ✤ بحر کف پیش آرد و سدی کند ✤ جر کند

قدر بعد جرعهٔ کنند + این زمان قشقوچه مانع شد مگر + مستمع را رفت دل جاے دگر + خاطرش شد سوی صوفی قنق + اندران سودا فرو شد تا عنق + لازم آمد باز رفتن زین مقال + سوے آن افسانہ بہر وصف حال + صوفی صورت مپندار اے عزیز + ہمچو طفلان تا کے از جوز و مویز + جسم ما جوز و مویز ست اے پسر + گر تو مردی زین دو چیز اندر گذر + ور تو اندر بگذری اکرام حق + بگذراند مر ترا از نہ طبق + المعنی جرعه و آثار چڑھاؤ دریا کا فرماتے ہین یہ تو ظاہر جو شنے کہ رشک روشنی ہی جیساکہ میرا کلام تھا جو اوپر مذکور ہوا پر نور ضیا وہ کب چھوڑتا ہی کہ اسکو چھوڑ کے وہ بات جو مجھپر فرض وگفتنی ہی کہون اور وہ گفتنی ذکر صوفی و خادم کا ہی کہ چھوٹ گیا ہی اسی کی تمہید مین یہ اشعار ہین اسواسطے کہ وہ رشک روشنی جسکے ایک خال کا ذکر نہین کرسکتا ایک دریا تھا اور دریا کبھی جھاگ اٹھا اٹھاکے ایک دیوار کر لیتا ہی اور کبھی اتر جاتا ہی کبھی چڑھ جاتا ہی وار پار نہین ہونے دیتا اب اسوقت مین سن کہ کون مانع اس رشک روشنی کا ہوا مجکو ایسا معلوم ہوتا ہی شاید مستمع کا دل اور طرف بٹ گیا اور خاطر اسکی اسی صوفی مہمان کی طرف گئی اور اس سودا مین گردن تک اندہ گیا لہذا مجکو لازم آیا کہ اس کلام سے باز آؤن اور اس افسانہ کی طرف واسطے بیان حال کے رجوع ہوون اور وہ حال جو صوفیون کا ہی پس یہ جو صوفی صورت کے ہین اے ظاہری اے عزیز انکو گمان مت کر اور بچون کی طرح جوز و مویز کب تک یعنے کب تک جوز و مویز سے کھیلے گا اور تن پروری کریگا یہ جسم ہمارا جوز و مویز ہی کہ اس سے پلا ہوا ہی اگر تو مرد ہی تو ان دونون چیزون کو چھوڑ مطلب یہ کہ لذائذ دنیا سے کنارہ کش ہو اور شد اند ریاضت کے اختیار کر جو صوفی معنوی کا کام ہی اور اگر تو انکو چھوڑ دیگا تو اکرام الٰہی تجکو نہ طبق فلک سے پار کردیگا الخلاف شرح مین نہ گذرے بغیون نفی لکھا ہی میری دانست مین بجاے موحدہ ہی

التزام کرنا خادم کا غمخواری بہیمہ کی اور خلاف کرنا

قولہ بشنو اکنون صورت افسانہ را + لیک ہین از کہ جدا کن دانہ را + حلقہ آن صوفیان مستفید + چونکہ در وجد و طرب آخر رسید + خوان بیاوردند بہر میہمان + از بہیمہ یاد آورد آن زمان + گفت خادم را کہ در آخر برو + راست کن بہر بہیمہ کاہ و جو + گفت لاحول این چہ افزون گفتنست + از قدیم این کارہا کار منست + گفت ترکن آن خورش را از نخست + کان خرک پیر ست دندانهاش سست + گفت لاحول این چہ میگوئی مہا + از من آموزند این ترتیبہا + گفت پالانش فرونہ پیش پیش + داروے منبل بنہ بر پشت ریش + گفت لاحول آخر این حکمت گزار جنس تو مہمانم آمد صد ہزار + جملہ راضی رفتہ اند از پیش ما + ہست مہمان جان ما و خویش ما + گفت آبش دہ و لیکن شیر گرم + گفت لاحول از توام بگرفت شرم + گفت اندر جو تو کمتر کاہ کن + گفت لاحول این سخن کوتاہ کن + گفت جایش را بروب از سنگ و پشک + ور بود تر ریز بروے خاک خشک + گفت لاحول اے پدر لاحول کن +

یا رسول اہل المتر گو سخن * گفت بستان شانہ پشت خر بخار * گفت لاحول ای پدر شرمی بدار * گفت دم افشار را کو تہ بہ بند * تا ز غلطیدن نیفتد او بہ بند * گفت لاحول ای پدر چندین منال * بہر خر چندین مرو اندر جوال * گفت بر پشتش فگن جل زود تر * زانکہ شب سرماست ای کان ہنر * گفت لاحول ای پدر چندین مگو * استخوان در شیر بود تو مجو * من ز تو استاترم در فن خود * میہمان آید مرا از نیک و بد * لایق ہر میہمان خدمت کنم * من بہ خدمت چون گل و چون سوسنم * المغنی مبل بالفتح و فتح با نام دوا کہ زخم تازہ پر لگانے ہین پشک بالکسر و بالضم ہندی مینگنی اور لید گوبر رسول بفتح قاصد و پیک شانہ ہندی راچھ مراد کھریرہ سے در جوال رفتن فریب و دغا کھانا استا مخفف استاد مولانا فرماتے ہین ۔ اب سن صورت قصہ کی تو یہ ہی لیکن خبردار تو اس کاہ مین سے دانہ نکال یعنے صورت سے معنی جب حلقہ آن صوفیون مستفید کا وجد و طرب سے آخر کو پہونچا تو اس مہمان کیواسطے خوان لائے تب اسکو اپنا بہیمہ یاد ہوا خادم سے کہا تھان پر جا اوسکا دانہ گھاس ٹھیک کر دے کہا لاحول کیسی فضول بات ہی یہ کام تو قدیم سے میرے ہی ہین انکا کہنا کیا کہا دانہ کو پہلے سے بھگو کہ وہ گدھا غریب بوڑھا ہی اور دانت اسکے سست ہین کہا ای بزرگ یہ تو کیا کہتا ہی ایسی ترکیبین تو لوگ مجھ سے سیکھنے جاتے ہین کہا پالان اسکا ذرا خوب نیچا کر دے اور مبل اسکی پشت تازہ ریش پر لگا دے کہا لاحول تو اپنی یہ حکمت رہنے دے مین نے تجھ جیسے مہمان لاکھون دیکھ ڈالے ہین اور جو یہان آئے سب راضی ہو کے گئے مین تو مہمان کو اپنی جان اور اپنا یگانہ جانتا ہون کہا اسکو پانی پلا لیکن شیر گرم کہا لاحول مجکو تجھ سے شرم آتی ہی تو کیسا آدمی ہی کہا دانہ مین گھاس کم ملانا کہا لاحول اس بات کا ذکر مت کر یہ مین خوب جانتا ہون کہا اسکی جگہ مین جو کچھ لید پتھر ہو صاف کر کے جھاڑ دے اور اگر گیلی جگہ ہو اسپر سوکھی مٹی ڈالدے کہا لاحول ای پدر لاحول کر مین ایک رسول اہل ہون اور رسول اہل اپنی طرف سے بہت باتین مناسب کہدیتا ہی لہذا مجھ سے بھی بات کم کر مین سب کچھ جانتا ہون کہا کھریرہ لے اور گدھے کو مل کہا لاحول ای پدر ذرا شرما کہا دم افشار کو ذرا تنگ کر کے باندھ تا لوٹنے سے کہین اسمین پھنس نہ جاے کہا لاحول ای پدر اتنا مت شور کر اس گدھے کیواسطے ایسے فریب و دغا کا خیال مت کر کہا ای کان ہنر اسکی پشت پر جھول جلدی ڈالدے کہ جاڑے کی رات ہی کہا لاحول ای پدر اتنا مت بک استخوان شیر مین نہین ہوتی تو بھی مت ڈھونڈھ یعنے مین کلفت وقت والا نہین ہون تو بھی مت سمجھ مین تجھ سے زیادہ اپنے فن مین استاد ہون میرے پاس نیک و بد ہر طرح کے مہمان آتے ہین ہر مہمان کے لائق مین خدمت کرتا ہون اور اسی خوش خدمت کی بدولت گل و سوسن بن رہا ہون یعنے سب کا عزیز اور سب کا مرغوب الخلاف شرح مین آنخورش کو آنجوش لکھا ہی اور آمد کو آید ص ہزار قولہ خادم این گفت و میان بر بست چست * گفت رفتم کاہ و جو آرم نخست * رفت و از آخر نکرد او ہیچ یاد * خواب خرگوشی بدان صوفی فتاد * رفت خادم جانب اوباش چند * کرد بر اندرز صوفی ریشخند * صوفی از رہ ماندہ بود و شب دراز * خوابہا می دید با چشم فراز * کان خرش

در خنگ گرگے مانده بود* پارها از پشت ورانش میربود* گفت لاحول اینچه مالیخولیاست* ای عجب آن خادم مشفق
کجاست* باز میدید آن خرش در راهرو* گه بچاهے میفتاد وگه بگو* گونه گون میدید ناخوش واقعه* فاتحه میخواند
باالقارعه* گفت چاره چیست یاران خفته اند* رفته اند وجمله ها در بسته اند* باز میگفت ای عجب آن خادمک*
نے که باما گشت هم نان ونمک* من نکردم باوی الا لطف ولین* او چرا بامن کند برعکس کین* هر عداوت را
سبب باید سند* ورنه جنسیت وفا تلقین کند* باز میگفت آدم بالطف وجود* کے بر آن ابلیس جوری کرده بود
آدمی مر ماروکژدم راچه کرد* که همی خواهند اورا مرگ ودرد* گرگ راخود خاصیت بدریدن ست* واین حسد در خلق
آخر روشن ست* باز میگفت این گمان بدخطاست* بربرادر این چنین ظنم چراست* المعنی خواب خرگوش تغافل
وفریب رشخند تمسخر فراز بند مالیخولیا قسمے از جنون گو هندی گڑھا آئین نرمی خادم نے یه سب باتین نذور الصمد کمین
اور کمر چست کرکے کہا او مین چلا پہلے تو دانه گھاس کی فکر کرلاؤن یه کہکے گیا اور گھاس وغیره کچھ یاد نه رہی ادھر
صوفی پر خواب خرگوشی پڑی خادم توچند اوباش کیطرف گیا اور صوفی کی نصیحت پر تمسخر کرتا ہوا کہ کیسی مین ملے
اور یہی ادیرآڑا مین صوفی تھکا ہوا جارے کی راتین لنبے پانون پھیلاکے سویا اور خواب مین نیند آنکھون سے خواب مین
دیکھتا تھا که گدھا اسکا ایک بھیڑیا کے چنگل مین عاجز ہورہاہے اور اسکی پشت وران سے وه پارے گوشت کے
لیے جاتا ہے کہا لاحول یه کیسا خبط ہے تعجب یه که وه خادم مشفق کہان ہے پھر کیا دیکھتا ہے که وه گدھا راه مین چلا جاتا ہے
اور کبھی چاه مین گرتا ہے اور کبھی گڑھے مین غرض طرح طرح کی خوابین ناخوش دیکھتا تھا اور سورهٔ فاتحه سورهٔ قارعه کے
ساتھ پڑھتا تھا که دافع بدخوابی کی ہین کہا اسوقت مین که یار سوتے ہین اور کچھ چلے گئے اور سب دروازے بند ہین
کیا بن پڑتا ہے پھر کہتا تھا ای تعجب وه خادم ناچیز جسنے میرے ساتھ نان ونمک کھایا وه بھی نہین مین نے تو اسکے ساتھ سواے
لطف ونرمی کے اور کچھ نہین کیا اسکے برخلاف وه میرے ساتھ کینه کیون کرتا ہر عداوت کے لیے کوئی سبب سند ہوتا
ہے ورنه جنسیت وفا ہی آدمی کو سکھاتی ہے که اپنے ہمجنس سے بیوفائی مت کر پھر کہتا تھا یه کچھ بات نہین حضرت آدم کیسے
لطف وجود والے تھے انھون نے ابلیس پر کیا ظلم کیا تھا جو اسنے ایسی عداوت کی آدمی نے مار وکژدم سے کیا برائی کی پھر
کیسے یه اسکے درد ومرگ کے خواہان ہین گرگ کو خود خاصیت پھاڑ ڈالنے کی ہے اور یه حسد اسکا خلقت مین روشن ہے
پھر کہتا تھا یه بدگمانی خطا ہے اپنے بھائی پر یه گمان بد مجکو کیون ہے بھائی اس سبب سے که حضرت حق نے فرمایا ہے انما المومنون
اخوة نہین ہین مومن مگر بھائی اور تعجب گمان* کاموافق اسکے که ظنوا بالمومنین خیرا فرمایا ہے گمان کرو مومنون پر نیک
الخلاف شرح مین خسته اند لکھا مین مناسب محل کے اسکو خفته اند بہتر جانتا ہون قوله باز گفتی خرم سوءظن نیست
ہر که بدظن نیست کے ماند درست* صوفی اندر وسوسه وان خر چنان* که چنان بادا جزاے دشمنان* آن خر مسکین
میان خاک وسنگ* کژ شده پالان دریده پالهنگ* گشته ره جمله شب بے علف* گاه در جان کندن گه در تلف*

خر ہمہ شب ذکر گویان کاے الٰہ * جو رہا کردم کم از یکمشت کاہ * با زبان حال می گفت ای شیوخ * رحمتی کہ سوختم زین خام شوخ * انچہ آن خر دید از رنج و عذاب * مرغ خاکی بیند اندر سیل آب * پس بہ پہلو گشت آن شب تا سحر * آن خر بیچارہ از جوع البقر * نالہ میکرد از فراق کاہ و جو * مستمند از اشتیاق کاہ و جو * ہمچنین در محنت و درد و سوز * نالہا میکرد از شب تا بروز * روز شد خادم بیامد بامداد * زود پالان جست و بر پشتش نہاد * خر فروشانہ دو سہ زخمش برد * کرد با خر انچہ با سگ میسزد * خر جہندہ گشت از تیزی نیش * کو زبان تا خر بگوید حال خویش * المعنی پالنگ وہ رسی جس سے گردن گھوڑے کی باندھین اور باگ ڈور بہ پہلو گشتن پھچلنی سے کروٹین بدلنا جوع البقر ایک مرض ہی کہ باوجود سیری معدہ کے تمام اعضا بھوکے ہوجاتے ہین کبھی صوفی یہ کہتا تھا کہ نہین بدگمانی کو تیری ہوشیاری کہا ہی جیسے کہ حدیث ہی الحزم سوء الظن یعنے بدگمانی ہی ہوشیاری ہی بس جو شخص بدگمان نہین ہی وہ ٹھیک نہین ہی اور کب درست رہتا ہی ضرور شکست پاتا ہی القصہ صوفی تو ان وسوسون مین مبتلا اور گدھا ایسے عذاب مین کہ خدا ایسا بدلا منزا وار دشمنون کے کرے وہ غریب رات بھر خاک و سنگ مین پڑا رہا اور پالان دریدہ کر ہوکے پالنگ ہوگیا یعنے گردن مین ہاگ گیا رہ کا مارا تمام رات کا بھوکا کبھی جاکندن مین تھا کبھی اس حال مین کہ آب مرا گدھا رات بھر اسی ذکر و یاد مین رہا کہ ای اللہ مین نے دانہ چھوڑا تو کیا مٹھی بر گھاس کے لائق بھی نہ رہا جو مجکو نہ ملی زبان حال سے کہتا تھا کہ ای بزرگو مجھپر رحمت کرو کہ مین اس خام شوخ کے ہاتھ سے جو مراد صوفی یا خادم سے ہی جلگیا ہی ہلاک کو پہونچا اسنے ایسا رنج و عذاب دیکھا جیسے کوئی مرغ خاکی پانی کے اہلہ مین پڑ کے آفت دیکھتا ہی تمام رات صبح تک وہ خر بیچارہ پہلو بدلتا رہا اور لوٹتا رہا مارے بھوک کے کہ ہر اعضا جوع البقر والے کیطرح بھوکا تھا بس دانہ گھاس کے فراق مین چلاتا تھا اور کاہ و جو کا مشتاق و حاجتمند تھا غرض ایسے ہی محنت و درد و سوز مین نالے کرتا رہا دن ہونے تک جب دن ہوا صبح ہوتے ہی خادم آموجود ہوا جلدی پالان ڈھونڈھ کے اسکی پشت پر رکھدیا اور خر فروشون کی طرح دو تین زخم اسکے مارے اور وہ کام اسکے ساتھ کیا جو کتے کے ساتھ کرتے ہین کہ جہان بیٹھا دیکھا کچھ نہ کچھ ناحق بھی مار ہی دیتے ہین گدھا اسکے نیش کی تیزی سے کودنے لگا اب زبان اسکی کہان جو اپنا حال کہے

گمان کرنا قافلہ والون کا کہ شاید بہیمہ صوفی کا بیمار ہی

قولہ چونکہ صوفی بر نشست و شد روان * رو در افتادن گرفت آن ہر زمان * ہر زمانش خلق بر میداشتند * جملہ رنجورش ہمی پنداشتند * آن یکی گوشش ہمی پیچید سخت * وان دگر در زیر کامش جست لخت * وانگہ در نعل او میجست سنگ * وانگہ در چشم او میدید رنگ * باز میگفتند ای شیخ این ز چیست * دے ہمیگفتی کہ شکر این خر قویست * گفت آن خر کو بشب لاحول خورد * جز بدین شیوہ نتاند راہ برد * چونکہ قوت خر بشب لاحول بود * شب مسبح بود روز اندر سجود * آدمی خوارند اکثر مردمان * از سلام علیک شان کم جو امان * خانہ دیو ست دلہاے ہمہ

کم پذیر از دیو مردم دمدمہ ❊ از دم دیو آنکہ او لاحول خورد ❊ ہمچو آن خر در سر آید در نبرد ❊ ہر کہ در دنیا خورد تلبیس او ❊ وز عدوے دوست رو تعظیم دیو ❊ در رہ اسلام و بر پل صراط ❊ سر در آید ہمچو آن خر از خباط ❊ عشوہ ہاے یار بد منیوش ہین ❊ دام بین ایمن مرو تو در زمین ❊ صد ہزار ابلیس لاحول آر بین ❊ آدما ابلیس را در مار بین ❊ المعنی بر نشست ای سوار شد لخت پارہ خیر دمدمہ مکر و فریب خباط بضم اول دیوانگی آدما مین الف ندا کا ہی جب صوفی سوار ہو کے چلا گدھا ہر وقت منھ کے بل گرنے لگا گھڑی گھڑی لوگ اسکو اٹھاتے تھے اور سب بیمار اسکو جانتے تھے کوئی اسکے کان زور سے اینٹھتا تھا واسطے تشخیص مرض کے کوئی اسکے قدم کے نیچے لخت ڈھونڈھتا تھا کہ سم وغیرہ تو نہین پھٹ گیا کوئی اسکی نعل مین پتھر ٹٹولتا تھا کوئی اسکی آنکھون کا رنگ دیکھتا تھا پھر پوچھتے تھے صوفی سے کہ ای شیخ یہ کیا سبب ہی وہ کہتا تھا کچھ نہین خدا کا شکر ہی کہ یہ خر قوی ہی بیمار نہین ہی ہان جس خر نے کہ رات بھر لاحول کھائی ہو وہ بجز اس شیوہ کے اور کسی طرح راہ نہین چل سکتا جب رات مین توت گدھے کا لاحول ہوا ہی اور رات بھر تسبیح مین رہا ہے تو آ دن مین سجدے کیون نہ کرے لاحول سے وہی مراد جو خادم بار بار کہتا تھا اور تسبیح وہ جو مولانا نے فرمایا ہی خر ہمہ شب ذکر گویان آور سجدے منھ کے بل آسکا کرنا اکثر لوگ آدمی خار مین آسکے سلام علیک سے امان مت ڈھونڈھے ان سب کا دل خانہ دیو ہی اور سب دیو مردم اسکے مکر و فریب کو ہرگز مت مان جو شخص کہ اسنے مکر شیطان سے لاحول کھائی وہ اس گدھے کیطرح منھ کے بل گر کے ٹرائی اور دھد چھپٹ مین عاجز ہوا جو کوئی دنیا مین فریب ابلیس کا کھائے اور دشمن دوست رو کی تعظیم و مکر مین پڑے وہ راہ اسلام اور پل صراط مین مثل اس گدھے کے دیوانگی سے اوندھا ہی گریگا سیکڑون دھوکے یار بد منوش کے ہوتے ہین تو انکو اپنے حق مین دام سمجھ اور نچنت ہو کے زمین مین مت چلے پھرے اس دنیا مین لاکھون ابلیس ایسے ہین کہ بات بات پر لاحول زبان سے نکالتے ہین وہ ابلیس تو لاحول سے بھاگتا ہی تو ان ابلیسون کو ایسا جان کہ وہان مار مین بیٹھے ہین یعنے حد درجہ زہریلے ہین جنپر زہر مار موثر نہین ہوتا ہر چند کہ انکے دہن مین ہین جیسے ابلیس وہان مار مین بیٹھ کے جنت مین گیا اور آدم کو بہکایا تو بھی آخر آدم ہی الخلاف شرح مین منیوش ہین کو ہین ایسے ہی دام بین کو ہین لکھا ہی قولہ دم دہد گوید ترا ایجان و دوست ❊ تا چو قصابے کشد از دوست پوست ❊ دم دہد تا پوستت بیرون کشد ❊ وای آن کز دشمنان افیون چشد ❊ سر نہد بر پاے تو قصاب وار ❊ دم دہد تا خونت ریزد زار زار ❊ ہمچو شیر سے صید خود خویش کن ❊ ترک عشوہ اجنبی و خویش کن ❊ ہمچو خادم دان مراعات خسان ❊ بیکسی بہتر ز عشوہ ناکسان ❊ در زمین مردمان خانہ مکن ❊ کار خود کن کار بیگانہ مکن ❊ کیست بیگانہ تن خاکی تو ❊ کز براے اوست غمناکی تو ❊ تا تو تن را چرب و شیرین میدہی ❊ جوہر جان را نبینی فربہی ❊ گر میان مشک تن را جا بود ❊ روز مردن گند او پیدا شود ❊ مشک را بر تن مزن بر دل بمال ❊ مشک چہ بود نام پاک ذوالجلال ❊ آن منافق مشک بر تن می نہد

روح را در قعر گلخن مے نهد * بر زبان نام حق و در جان او * گندها از کفر بے ایمان او * ذکر با او همچو سبزه گلخن ست
بر سر مبرز گلست و سوسن ست * آن نبات آنجا یقین عاریت ست * جائے آن گل مجلس ست و عشرت ست * طیبات
آید بسوے طیبین * مر خبیثش را خبیثات ست هین * کین مدارانها که از کین گمرهند * گورشان پهلوے کین داران نهند
اهل کینه دوزخ ست و کین تو * جزو آن کل ست و خصم دین تو * چون تو جزو دوزخی هان گوش دار * جزو سوے کل خود گیرد قرار
ور تو جزو جنتی اے نامدار * عیش تو باشد چو جنت پائدار * تلخ با تلخان یقین ملحق شود * کے دم باطل قرین حق شود
ای برادر تو همین اندیشهٔ * ما بقی تو استخوان و ریشهٔ * گر گلست اندیشهٔ تو گلشنے * ور بود خارے تو هیمه گلخنی * گر گلاے
بر سر و جیبت زنند * ور تو چون بوئے برونت افگنند * طبلها در پیش عطاران به بین * جنس را با جنس خود گرد د
قرین * تو رهائے جوز ناجنسان بجد * صحبت ناجنس گورست و لحد * جنسها با جنسها آمیخته * زین تجانس زینتی انگیخته
گر درآمیزند عود و شکرش * بر گزیند یکیک از همدیگرش * طبلها بشکست و جانها ریختند * نیک و بد با همدگر آمیختند
المعنی گند بالفتح بد بو مبرز بالفتح پاخانه تجانس بفتح و ضم نون ایک جنس هونا جد بفتح بزرگی و توانگری یعنے وهی ابلیس
لاحول والا تجکو دم دیگا که ای میری جان اور ای میرے دوست اور یه تملق اسواسطے کرتا هی که قصاب کی طرح اسی دست
کا پوست آتاریگا وه تجکو اسی واسطے دم دیتا هی که تیرا پوست آتارے مگر افسوس تجه پر که تو افیون دشمن کی کهیے
افیون سے مراد زهر هی تیرے پانون پر جو سر رکهتا هی وه سر رکهنا مثل قصاب کے هی که داؤن دیتا هی تا خون تیرا
بهت هی بهت بهائے تو مثل شیر کے شکار اپنا آپ کر اور اپنے اور غیر سب کے دهوکه کو ترک کر کوئی کسی کا نهین هی تو
ناچیزون کی رعایت کو ایسا جان جیسے اس خادم کی باتین که سب کچه کها اور کچه نه کیا ان ناکسون کے دهوکه سے بیکسی
اچهی تو لوگون کی زمین مین گهر مت بنا تو کار اپنا کر بیگانه کا مت کر دوسرے کی زمین اس سبب سے که ایک وقت
مین تو نهوگا وه مالک هوگا اور بیگانه کو خود بیان فرمایا که بیگانه کون هی یه تیرا تن خاکی جسکے غم مین تو مبتلا هی که تجه سے
الگ هو جائیگا اور قیامت مین تیرے گناهون کا گواه بنے گا جبتک تو اس تن کو چکنی شیرین چیزین کهلائیگا جو سر جان
کو موٹا بنائیگا البته یه موٹا هوگا اگر اس تن کی مشک مین جگه کریگا یعنے رات دن مشک هی مین رکهیگا تو کیا فائده
موت کے وقت مین ضرور اسکی بدبو پهوٹے گی تو مشک کو تن پر مت چهڑک دل پر مل اور وه مشک کیا هی نام خدا
ذو الجلال کا وه منافق که مشک تن پر لگاتا هی روح کو پهاڑ کے قعر مین جهونکتا هی اور وه منافق جسکی زبان پر تو نام
حق کا هی اور جان مین اسکے گندگیان کفر بے ایمان کی بهری هین اس کفر و بے ایمانی کے ساته ذکر اسکا ایسا هی
جیسے سبزه اور گلخن که گهور اهی اور جیسے پاخانه اور گل و سوسن که دونون محض بے محل وه جمنا اسکا وهان عاریت
هی یقین اسکو خوب جانتا هی کس واسطے که گل کی جگه مجلس هی اور عشرت هی اسلیے که پاکیزه چیزین پاکیزه لوگون
کے واسطے هین اور خبیثون کے واسطے خبیث چیزین جیسا که حق جل و علے نے فرمایا هی الطیبات للطیبین

والجیبات للجیبین معنے اسکے اوپر ہوگئے توکسی سے کینہ مت رکھو اسواسطے جوکینہ سے گمراہ ہین اُنکی گور قضاوقدر
کینہ والون کے پہلو مین بناتے ہین کینہ والا تو ایسا ہی جیسے دوزخ جس کی شان مین نازل ہی وقودھا الناس
والحجارۃ کہ اسکی چھپٹیان آدمی اور پتھر ہین اور تیرا کینہ جزو اسی کل کا ہی اور تیرے دین کا دشمن بس جب تو
جزو اسی کل کا یعنے دوزخ کا ہی تو خوب کان کھول کے سن لے کہ جزو کا قرار گاہ اپنے کل کے ساتھ ضرور ہوگا

آور اگر تو جزو جنت کا ہی ناداں تو تیرا عیش جنت کی طرح ہمیشہ اور پائدار ہی جسکو فرمایا ہی خالدین فیہا ابداً
ہمیشہ ہمیشہ اُس مین رہینگے تو خود بہ یقین جانتا ہی کہ تلخ تلخ ہی لوگون سے ملتا ہی اور جو دم باطل ہین مصاحب
حق کے نہین ہوتے حق اُن کو اپنے پاس نہین پھٹکنے دیتا ای برادر خیال تو کر تو کیا ہی فقط ایک اندیشہ اور سوچ
معرفت حق کا اسی کا نام انسان اور اسی کا نام جان ہی باقی تو تیری ہڈیان ہین اور رگ و ریشہ اگر تیرا اندیشہ
گل ہی تو تو گلشنی ہی نہین تو جھانکڑ اور ایندھن گلخن کا ہی کتنا ہی گلاب تیرے سر پر چھڑکین اور جیب مین لگائین
جیسے کہ مردہ کے لگاتے چھڑکتے ہین اگر تجھ مین بو معرفت کی نہین ہی تو تجکو الگ نکال ڈالینگے عطارون کے ڈبون کو غور
جو انکے سامنے بھرتے ہین کیسے جنس کو جنس سے قرین کرتے ہین تو بھی ناجنسون سے بکوشش تمام رہائی ڈھونڈھو کہ
صحبت ناجنس کی گور لحد ہی جو جیتے ہی جی تجکو ملی ہی جنسون کو جنسون سے ملایا ہی اور اسی آمیزش سے ایک زینت
نجات کی پیدا کی ہی ہر جنس کیواسطے اگر کسی جنس کے بخور رکیو اسطے عود و شکر ملائین کہ شکر ملانے سے عود خوب جلتا ہی اور
بخور زیادہ دیتا ہی تو اس جنس والے سب اُس سے ایک ایک اسمین مخلوط ہوتے ہین لاکھون ڈبے جو مراد تن سے ہی
ٹوٹ گئے اور جانین اُنمین سے بکھر کے نیک نیک سے اور بد بد سے سب آپسمین آمیختہ ہوگئین قولہ حق فرستاد انبیا را
بھر این * تا جدا گردد از ایشان کفر و دین * حق فرستاد انبیا را با ورق * تا گزید این دانہا را بر طبق * مومن و کافر و مسلمان و
جہود * پیش از ایشان جملہ یکسان می نمود * پیش از ایشان ما ہمہ یکسان بدیم * کس ندانستی کہ ما نیک و بدیم * بود نقد و
قلب در عالم روان * چون جہان شب بود ما چون شبروان * تا بر آمد آفتاب انبیا * گفت اے غش دور شو صافی بیا *
چشم داند فرق کردن رنگ را * چشم داند لعل را و سنگ را * چشم داند گوہر و خاشاک را * چشم را زان میخلد خاشاکہا * دشمن
روز ند این قلابکان * عاشق روز ند این زرہاے کان * زانکہ روز ست آئنہ تعریف او * تا ببیند اشرفی تشریف او *
حق قیامت را لقب زان روز کرد * روز بنماید جمال سرخ و زرد * پس حقیقت روز سر اولیاست * روز پیش ماہشان چون
سایہا ست * المعنی شب رو بفتح چور و نیز اہل اللہ کہ شب بیدار ہوتے ہین قلاب بفتح و تشدید لام کھوٹے کو کھرے سے
بدلنے والا اور دغا باز کاف قلابکان مین تصغیر کا ہی بنا بر تحقیر فرماتے ہین کہ حق تعالی نے انبیا کو اسی واسطے بھیجا ہی تا انکے سبب
سے کفر و دین مین تفرقہ و جدائی ہوجاے اور انبیا کو اللہ تعالی نے مع ورق یعنے کتاب کے بھیجا جسکے سبب سے
انھون نے ان دانون کو بین بین کے اپنے طبق مین رکھا مطلب یہ کہ کافرون سے دیندارون کو چھانٹا قبل اس سے

مومن اور کافر اور مسلمان و جہود سب ایک سے معلوم ہوتے تھے اور قبل انبیا سے ہم سب یکسان تھے کوئی نہین جانتا
تھا کہ ہم نیک ہین یا بد ہین کما قال اللہ تعالی کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین و منذرین تھے آدمی ایک
گروہ پس بھیجا بھیجے اللہ نے انبیا کہ بشارت دینے والے اور ڈرانے والے ہین کھوٹا کھرا جہان مین سب معراج یار ہا تھا
جب جہان شب تھا تو ہم اسکے شب رو تھے پھر جب آفتاب انبیا کا طلوع ہوا اُسنے کھرے کھوٹے کو چھانٹ کے کھوٹے
سے کہا دور ہو کھرے سے کہا کہ اب تو آ اللہ تعالی نے انکو آنکھ کھرا کھوٹا پہچاننے کی بخشی تھی آنکی آنکھ ہر رنگ مین فرق
کر سکتی تھی اور لعل و سنگ کو پہچانتی تھی چشم ہی گوہر و خاشاک جانتی ہی اسی سبب سے خاشاک اُسمین کھٹکتا ہی
اب یہ جو قلاب و دغا باز نا چیز ہین سورات کے خواہان اور طالب ہین اور دشمن روز کے جو انبیا ہین اور جو کھرے بغش
زرکان کے ہین عاشق دن کے کسواسطے کہ دن ایک آئینہ تعریف ای شناخت زر کا ہی اور پہچنوا دینے والا پس
یہ روز سے خوش ہین تا اشرفی خلعت اُنکے کھرے پن کا دیکھے اللہ تعالی نے بھی قیامت کو ملقب بہ روز کیا ہی کہ روز
جیسا جسکا جمال ہوتا ہی سرخ یا زرد سب ظاہر کر دیتا ہی اور سرخ زرد مراد اُسی کھرے کھوٹے سے ہی اسلیے کہ زر سرخ
کھرا اور جید ہوتا ہی اور زرد ناقص و نا سرہ آور یہ قول مولانا رح کا کہ قیامت کا لقب روز سے کیا اسوجہ سے ہی کہ قیامت
مین نہ روز ہی نہ شب اللہ کے نور کی روشنی ہوگی جیساکہ فرمایا و اشرقت الارض بنور ربہا روشن ہوگی زمین اپنے
رب کے نور سے پس بنظر روشنی کے روز کے ساتھ ملقب کیا ہی ورنہ وہ دنیا کا سا دن نہین ہی پس اصل و حقیقت جو
اس روز کی ہی وہ بھید اولیا کا ہی مبالغہ ہی حد درجہ نور و ضیا کا اور اُنکا دل جو مثل ماہ کے روشن ہی اُسکے سامنے یہ روز
روشن ایسا ہی جیسے کوئی شی برسون کی دوری والی کہ یہ کہان اور وہ کہان کچھ مناسبت اور لگاو نہین اختلاف شرح
مین قلابگان بکاف عجمی لکھا ہی جب قلاب مین ہا نہین تو کاف کہان سے آئیگا پس بکاف تصغیر تحقیر کے ہی قولہ
عکس روے مرد حق دانید روز ✤ عکس ستاریش شام چشم دوز ✤ زان سبب فرمود یزدان والضحی ✤ والضحی نور ضمیر مصطفی
قول دیگر کان ضحی را خواست دوست ✤ از براے آنکہ انہم عکس اوست ✤ ورنہ بر فانی قسم خوردن خطاست ✤
خود فنا چہ لائق گفت خداست ✤ از خلیلے لا احب الآفلین ✤ پس فنا چون خواست رب العالمین ✤ لا احب
الآفلین گفت آن خلیل ✤ کے فنا خواہد ازین رب جلیل ✤ باز واللیل ست ستاری او ✤ وین تن خاکی زنگاری
او ✤ آفتابش چون برآمد زان فلک ✤ با شب تن گفت ہین ما ودعک ✤ وصل پیدا گشت از عین بلا ✤ زان
حلاوت شد عبارت ما قلا ✤ ہر عبارت خود نشان حالت ست ✤ حال چون دست و عبادت آلتست ✤ آلت
زرگر بدست کفشگر ✤ ہمچو دانہ گشت کردہ ریگ در ✤ وآلت اسکاف پیش برزگر ✤ پیش سگ کہ استخوان در پیش خر ✤
بود انا الحق در لب منصور نور ✤ بود انا اللہ در لب فرعون زور ✤ شد عصا اندر کف موسی لوا ✤ شد عصا اندر کف ساحر ہبا ✤
زین سبب عیسی بدان ہمراہ خود ✤ در نیاموزید آن اسم صمد ✤ کو نداند نقص بر آلت نہد ✤ سنگ بر گل زن تو آتش کے جہد ✤

دست و آلت ہمچو سنگ و آہن ست * جفت باید جفت شرط زادن ست * المعنی یہ دن جو دنیا کا ہی مرد حق کی صورت پر نور کا عکس ہی اُسکی ایسی صورت پر نور ہی اور وہ اُسمین صفت ستارے کی ہی یعنے عیوب خلق سے چشم پوشی کرنا اُسکا عکس شام چشم دوز ہی جو سب کی آنکھین بند کرتی ہی اور اُسی سبب سے اللہ تعالی نے فرمایا ہی والضحی واللیل اذا سجی یعنے قسم ہی ضحی اے آفتاب اور اُسکے وقت چاشت کی اور قسم ہی رات کی کہ چھپا لیتی ہی پس یہ قسم نور ضمیر منیر مصطفے کی ہی جسکو وقت چاشت فرمایا ہی کہ وقت ترقی آفتاب کا ہی اور اوپر کہا ہی کہ یہ دن عکس روے مرد حق کا ہی پس اس قول مین تو ضحی نور ضمیر مصطفے کو ٹھہرایا ہی اور دوسرا قول یہ ہی کہ دوست یعنے خدا تعالی نے جو ضحی کی قسم کھائی ہی اور ضحی سے وہی وقت چاشت تو اس سبب سے کہ یہ بھی تو اُسی کا عکس ہی اور اگر اُسکا عکس نہوتا اور حال آنکہ یہ فانی تھا پس فانی کی قسم کھانا خطا نہوتا اور فنا کیا چیز اور کس قابل ہی جو خدا کی قسم کے لائق ہو خلیل نے تو آفتاب وغیرہ کو دیکھکر لا احب الآفلین کہا اور رب العالمین فنا کا دوست ہو یہ کیسے ہو سکتا ہی خلیل جنکو لا احب الآفلین کہین اور رب جلیل اس فنا کا خواہان ہو قسم کھاوے اور وہ جو واللیل اذا سجی کہا یہ اُنکی ستاری ہی یعنی اس تن خاکی زنگاری کا چھپانا کہ کسی نے آپکو کبھی برہنہ نہین دیکھا اور اکثر پوشش سیاہ پہنتے تھے اسی سبب سے زنگاری کہا ہی شعر بعد مین پہلے اسکا جاننا ضرور ہی کہ شان نزول سورہ والضحی کا یہ ہی کہ ایک دن ایک سیب عمدہ خوشرنگ آپکے ہاتھ مین تھا ایک سائل نے مانگا حضرت نے دیدیا حضرت ابوبکر نے سائل سے مول لیکے آپ کو دیدیا ایسے ہی چند بار ہوا کہ وہ آپ سے مانگ لیجاتا تھا اور صحابہ اُس سے مول لے کے آپکو دیدیتے تھے آخر ایک دفعہ آپنے فرمایا کہ اے شخص تو سائل ہی یا سوداگر جو کہ یہ دوست خدا کے تھے اور دوست دوست مین کوئی امر ناملائم پسند نہین کرتا رب العزت کو یہ بات خلاف اُنکی ہمت کے معلوم ہوئی اور بنظر تنبیہ کئی روز وحی نازل نہوئی آپ کو نہایت ملال تھا اور کفار ازبس خوش کہ اب محمد کو محمد کے خدا نے چھوڑ دیا اور دشمن ہو گیا پھر حضرت جبرئیل آئے اور یہ سورہ نازل ہوئی اسی کے موافق فرماتے ہین کہ جب آفتاب اُنکا اُس فلک سے طلوع ہوا یعنے وحی نازل ہوئی تو اُسنے اُنکے تن سے جو مثل شب کے سیہ پوش تھا کہا ما ودعک ربک نہین چھوڑ دیا تجکو تیرے پروردگار نے تن کی جدائی اس سبب سے مخصوص کی ہی کہ نزول وحی متعلقات تن سے تھا نہ روح سے کہ اُسمین تو جدائی تھی ہی نہین پھر جب اس علین بلا سے وصل پیدا ہوا تو کس مزہ کے ساتھ عبارت ماقلی کی وارد ہوئی اور نہ دشمن جانا تجکو اے دوست میرے مین نے آپ فرماتے ہین جو عبادت کہ وہ نشان حالت کی ہی یعنے حالت کا پتہ اُسمین چلتا ہی تو وہ حالت ایسی ہی جیسے ہاتھ اور عبادت آلہ کہ آلہ بے ہاتھ کے کس کام کا ہوتا ہی مطلب یہ کہ عبادت بے حالت کسی کام کی نہین اور یہ حالت ہر کسی کے حصہ مین نہین ہی بلکہ ع ہر کسے را بہر کارے ساختند * مثلاً سونار کے آلات موچی کو دیے جائین تو ایسا ہی جیسے بیج کو ریت مین بو دیا اور آلات موچی کے کسان کو دینا کتے کے سامنے گھاس اور گدھے کے سامنے

ٹہی رکھتا ہی دیکھو منصور کے لب مین تو انا الحق نور تھا اور فرعون کے لب مین انا العز زور تھا حالانکہ معنی دونون
کے ایک ہین وہی عصا تھا کہ موسی کے ہاتھ مین تو ابنا اژ نشان اور ساحرون کے ہاتھ مین ہبا یعنے گرد وغبار اوڑ
ذلیل وخوار اور ناام دونون کا واحد اسی سبب سے حضرت عیسیٰ نے اپنے ہمراہی کو اسم اعظم نہ سکھایا کہ اگر یہ
جاننے کی طرح نہین جانیگا تو نقص آلت پر رکھیگا یعنے اُس نام پر جو آلہ احیاء موتی ہی اور یہ نہین جانیگا کہ مٹی پر
تیھر مارنے سے آگ کب نکلتی ہے دست وآلت دونون ایسے ہین جیسے سنگ وآہن اور جفت سے جفت ہونا
یہی شرط پیدا ہونے کی ہی اسی پر نتیجہ مترتب ہوتا ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین عکس روے مرد حق کی جگہ عکس از مرد
حق لکھا ہی قولہ آنکہ بے جفت ست وبے آلت یکی ست * در عدد شکست وآن یک بیشکیست * آنکہ دو گفت وسہ
وبیش ازین * متفق باشند در واحد یقین * احولے چون دفع شد یکسان شدند * آن دو سہ گویان یکے گویان شدند
گر یکے گوئی تو در میدان او * گرد بر میگرد از چوگان او * گوئی آنگہ راست بے نقصان شود * گو ز دست زخم شہ رقصان
شود * گوش دار ای احول اینہا را بہوش * دار وے دیدہ مکش از راہ گوش * بس کلام پاک در دلہاے کور *
می نیاید میرود تا اصل نور * وان فسون دیو در دلہاے کژ * میرود چون کفش کژ در پاے کژ * گرچہ حکمت را بتکرار
آوری * چون تو نا اہلی شود از تو بری * گرچہ بنویسی نشانش میکنی * ورچہ مے لائی بیانش میکنی * او ز تو رو در کشد
ای پر ستیز * بندہا را بگسلد بہر گریز * در نخوانی وبہ بیند سوز تو * علم باشد مرغ دست آموز تو * او نیاید پیش ہر نا اوستا
ہمچو باز شہ بخانہ روستا * المعنی روستادہ ودہقان آحول دو بین وزیادہ بین اوپر جو جفت وآلت کا بیان کیا
ہی موافق اُسکے فرماتے ہین کہ وہ جو بے جفت وبے آلت ہی ایک ہی اسلیئے کہ عدد یعنے کثرت مین شک ہی اور وہ
جو ایک ہی وہی بیشک ہی اور باوجود بے جفت وبے آلت ہونے کے اُس سے سب کچھ پیدا ہوا جن لوگون نے
کہ اُسکو دو کہا یا تین کہا یا زیادہ اِس سے وہ بھی واحد مین بتقین متحد تھے کہ ایک ہی سے اُنھون نے بھی تعدد کیا
ہی کسی نے دو کسی نے تین کسی نے زیادہ بس ظاہر کہ شک تعدد مین ہی نہ واحد مین دو کہنے والے مجوس ہین جو کہتے
ہین ایک یزدان ہی دوسرا اہرمن تین کہنے والے نصاری کہ ایک خدا اور ایک حضرت عیسیٰ اور ایک روح القدس اور
زیادہ انسے رومن کیتہلک کہ حضرت مریم کو بھی شامل کرکے چار کے قائل ہین ایک کو کسی نے نہین چھوڑا مگر یہ تعدد انکی
احولی سے تھا لیکن زمان حضرت مین جنکی احولی دفع ہوگئی اکثر مومن اور موحد اور یکی گو ہوگئے اور دو سہ گوئی سے
باز آئے اب اگر تو انکے میدان کا یکی گو ہی تو گیند کی طرح اُنکے چوگان یعنے حکم کے گرد رہا کر جدھر کو وہ پھینکے ادھر ہی کو
بیغدر چلا جا خوب جان لے کہ گیند اُسی وقت سیدھا اور بے نقصان جاتا ہی جو بادشاہ کے ہاتھ کا زخم کھاکے رقصان ہوتا
ہی یعنے انھین کے اتباع سے ٹھیک ہوگا آب فرماتے ہین ای احول مین کیا کہتا ہون میری باتون کو ہوش سے سُن اور
اپنی آنکھون کی دوا کان کی راہ سے آنکھون کو پہونچا بہت کلام پاک ایسا ہوتا ہی کہ اندھے دلون مین داخل نہین ہوتا اور

اُنکو تاریک و کور دیکھ کے اپنے اصل نور کو چلا جاتا ہی اور وہ جو افسون شیطان کے ہین وہ ٹیڑھے دون ہین ایسے سما جاتے
ہین جیسے ٹیڑھے پانون مین ٹیڑھے جوتے بالفرض اگر تو حکمت کو بار بار پڑھے اور یاد کرے تو کیا ہوگا جب تو نالائق ہی
تو وہ خود تجھ سے بیزار ہوگی اگر تو اُسکو لکھیگا تا نشان اُسکا باقی رہے تو یہ لکھنا تیرا خود اُسکا نشان کھود نا مٹنا ہی پھر
کس بات کا لاف گزاف کرتا ہی جب بنا اُسکی بگاڑتا ہی وہ خود تجھ سے مُنھ بگاڑیگی کہ جای برتینیر ور دریسان بھاگنے کے لئے
تو ڑا ئیگی اور اگر تو پڑھیگا نہین اور سوز تجھ مین عشق خدا کا ہو تو تیرا سوز دیکھ کے علم خود مرغ دست آموز تیرا ہوجائیگا یعنے
پرورش یافتہ تیرا وہ پھر اُن لوگون کے پاس جو ویسے استاد ہر فن کے ہین در تحقیقت نا اُستاد کبھی نہین جائیگا جیسے بادشاہ
کا باز گنوار کے گھر جسکی آگے نقل ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین بجاے یکسان شد ند کے شوند دونون مصرعون مین اور
لائی کو لانی بنایش کو بیانش اور نخوانی دبہ بنید کو خوانی ورنہ بنید لکھا ہی

پانا بادشاہ کا اپنے باز کو گھر مین ایک گندہ پیر یعنی بڑھیا کے اور مبتلا ہونا

قولہ علم آن باز ست کو از شہ گریخت * گندہ پیر از جہل پیش کاہ ریخت * تاکہ تماجی پزد اولاد را * دید آن باز خوش
خوش زاد را * پایکش بست و پرش کوتاہ کرد * ناخنش ببرید و قوتش کاہ کرد * گفت نا اہلان نکردند ت بساز * پر فزود از
حد و ناخن شد دراز * دست ہر نا اہل بیمارت کند * سوے مادر آکہ تیمارت کند * مہر جاہل را چنین دان ای رفیق * کژ رود
جاہل ہمیشہ در طریق * جاہل ار با تو نماید ہمدلی * عاقبت زخمت زند از جاہلی * روز شہ در جستجو بیگاہ شد * سوی آن
کمپیر وان خرگاہ شد * دید ناگہ باز را در دود گرد * شہ برو بگریست زار و نوحہ کرد * گفت ہر چند این جزای کار تست
کہ نباشی در وفاے ما درست * چون کنی از خلد در دوزخ قرار * غافل از لایستوی اصحاب نار * این سزاے آنکہ
از شاہ خبیر * خیرہ بگریزد بخانہ گندہ پیر * گندہ پیر جاہل این دنیا دنی ست * ہر کہ مائل شد بدو خوار و غبی ست * ہست
دنیا جاہل و جاہل پرست * عاقل آن باشد کزین جاہل برست * ہر کہ با جاہل بود ہمراز باز * آن رسد با او کہ با آن
شاہباز * باز میمالید پر بر دست شاہ * بیزبان میگفت من کردم گناہ * پس کجا نالد کجا زارد لئیم * گر تو نپذیری بجز
نیک اے کریم * لطف شہ جانرا جنایت جو کند * زانکہ شہ ہر زشت را نیکو کند * رو مکن زشتی کہ نیکی ہاے ما * زشت
آید پیش آن زیباے ما * المعنی گندہ پیر بالضم کاف فارسی و باے موحدہ و یاے معروف و راے مہملہ زال و عجوز
سالخوردہ تماج بالضم و جیم عربی ایک قسم آش یہ لفظ ترکی ہی کبیر شرح مین بڑھیا کے معنی لکھے ہین لئیم بخیل و ملامت
کردہ شدہ مولانا رح نے بتائید ماسبق یہ حکایت لکھی ہی کہ اوپر باز و علم پر چھوڑا تھا فرماتے ہین علم وہ باز ہی کہ بادشاہ
سے بھاگا اور ایک بڑھیا کے گھر گیا وہ قدر اسکی کیا جانے اُسنے گھاس اُسکے سامنے ڈالدی تاکہ اپنی اولاد کے لیے
اسکا شوربا پکائے اور اُس باز خوش نژاد کو دیکھکر ایک پانون اُسکا باندھ دیا اور پر اُسکے کتر ڈالے اور ناخن اُسکے
کاٹ کے گھاس سے اُسکا قوت کیا آگے مقولات مولانا رح نالائقون کی باتون نے تجکو ایسے سامان کے ساتھ کردیا

کہ تیرے پر و ناخن بہت بڑھ گئے اپنی حد سے زیادہ اڑنے لگا اور اندازہ سے سوا ناخن چلانے لگا اور وہ نا اہل فرقہ
گمراہ حکما وغیرہ ہین گرفتار عقل و قیاس جو خدا کی قدرت مین دخل دیتے ہین خوب جان لے کہ نا اہل اگر تجکو ہاتھ لگا
اور چھوئے گا تو اسکا ہاتھ تجکو بیمار ہی کریگا تو مادر مہربان کیطرف رجوع کر کہ وہ تیری غمخوار ہوگی اور وہ مادر مہربان
ام الکتاب ہی ای قرآن مجید ای رفیق جاہل کی محبت کو تو ایسا جان کہ جس راہ مین یہ چلتا ہی ٹیڑھا ہی چلتا ہی کجروی
اسکی سرشت ہی اور جاہل وہی جو خلاف قرآن کے ہی جاہل گو تجکو اپنی ہمدلی جتائے کہ میرا تیرا دل ایک ہی مگر انجام کار
تجکو زخمی ہی کریگا ای خستہ خاطر پھر استیناف ہی یعنی بادشاہ کا باز کی جستجو مین دن گذر گیا شام ہوگئی اتفاقاً اس
بڑھیا اور اسکے مکان کیطرف جو گدھون کی جگہ تھی نہ وہ خرگاہ جو خیمہ عالی کے معنی مین ہی گذر ہوا ناگاہ باز کو دود گرد
مین دیکھا جو مراد اندھا دھند سے ہی بہت بیان کر کر کے رویا اور کہا ہر چند یہ بدلا تیرے کام کا ہی کہ ہم سے تو نے
بیوفائی کی اور وفا مین ٹھیک نہ نکلا دیکھ تو کیسا خلد سے دوزخ مین ٹھکانا پایا اور خدا تعالی نے جو فرمایا ہی لایستوی
اصحاب النار و اصحاب الجنة برابر نہین ہوتے دوزخی اور جنتی اس سے غافل رہا یہی سزا ہی اسکی جو بادشاہ خبیر سے
کہ تیرے حال سے خبردار ہی بھاگے اور دیوانون کیطرح پیرزن کا گھر ڈھونڈھے پھر مقولات مولانا رح کے ہین جانتا ہی
گندہ پیر جاہل کیا ہی یہی دنیائے دنی ہی جو کوئی اسطرف جھکا بڑا خوار و غبی ہی کچھ سمجھتا ہی نہین دنیا جاہل ہی اور
جاہل پرست یعنی مطیع جاہل بس عاقل وہ ہی جو جاہل سے چھٹ گیا دنیا سے مراد اہل دنیا جو کوئی جاہل کا ہمراز ہوتا ہی
اسکو وہی خرابیان پہونچتی ہین جو اس شاہباز کو پہونچین پھر باز کا ذکر ہی کہ وہ باز بادشاہ کے ہاتھ پر پر مل کے زبان
بیزبانی سے کہتا تھا کہ مین نے بڑا گناہ کیا بس اب کہان جاؤن کسکے سامنے روون کسکے سامنے زاری کرون مین
ملامت کردہ شدہ اگر تو ای کریم سوائے نیکی کے اور کوئی بات نمانے اور معذرت نہ سنے تو کہان ٹھکانا ہی تیرے لطف ہی
نے ہماری جان کو جنایت جو کر دیا کہ ڈھونڈھ ڈھ کے گناہ کرتی ہی باعتماد لطف کے اسواسطے کہ بادشاہ ہر برائی کو
بھلائی کر دیتا ہی پھر فرماتے ہین جا برائی مت کر ایسا نہو کہ نیکیان بھی برائیان ہوجائین کہ وہ زیبا ہی اور زیبا زشتی
پسند نہین کرتا النخلاف شرح مین گندہ پیر کی جگہ گندہ پیر ہی قولہ خدمت خود را اسراپند اشتی + تو لواے جرم ما
افراشتی + چون ترا ذکر و دعا دستور شد + زان دعا کردن دلت مغرور شد + ہم سخن دیدی تو خود را با خدا + اے
بسا کس زین گمان افتد جدا + گرچہ با تو شہ نشیند بر زمین + خویشتن بشناس و نیکوتر نشین + باز گفت ای شہ
پشیمان میشوم + توبہ کردم نو مسلمان میشوم + آنکہ تو مستش کنی و شیر گیر + گر ز مستی کژ رود عذرش پذیر + گرچہ
ناخن رفت چون باشی مرا + بر کنم من پرچم خورشید را + ور چہ پرم رفت چون بنوازیم + چرخ بازی گم کند در بازیم +
گر کمر بخشیم کہ سار بر کنم + ور دہی کلکے علمہا بشکنم + آخر از پشہ نکم باشد تنم + ملک نمرودی بپر بر ہم زنم + در ضعیفی
تو مرا بابیل گیر + ہر یکے خصم مرا چون پیل گیر + قدر فندق افکنم بندق حریق + بندقم در فعل صد چون منجنیق +

گرچہ سنگم ہست مقدار نخود ٭ لیک در ہیجا نسر ماند نخود ٭ المعنی بیل بباے موحدہ ویاے مجہول بیلچہ اور پھاوڑہ اور کشتی کا پاتہ فندق بالضم وضم ونیز بندق ایک میوہ ہی ولایتی سرخ رنگ برابر کنار کے مشابہ بسر انگشتان حنابستہ محبوب ونیز کنایہ از لب وبندق بمعنی غلولہ گلین ہم خریق پردہ دریدہ شدہ منجنیق نوعے از آلہ قلعہ شکنی بصورت فلاخن فرماتے ہین کہ تونے اپنی خاہشین لائق وسزاوار مالک حقیقی کے دیکھین اِس سبب سے جھنڈہ اجرم کا بلند کیا جب ذکرو دعا تیرا دستور ہوگیا ایک عادت پڑگئی تو اِس دعا کرنے سے دل تیرا مغرور ہوا اور آپکو خدا کا ہم سخن دیکھا جیسا کہ ہنگام تلاوت قرآن مگر یہ بھی جان لے کہ بہت آدمی بدولت ایسے گمان کے خدا سے دور پڑے ہین اگرچہ پادشاہ تیرے ساتھ زمین پر بیٹھ جاے مگر تو آپکو پہچانے رہ اور سنبھل کے بیٹھ اے مودب نہ گستاخانہ یہ نظر بھی بادشاہ کی جانب سے ہی ایسا ہی ہوتا ہی پھر باز نے کہا اے پادشاہ مین پشیمان ہوتا ہون اور توبہ کرتا ہون اور سرنو مسلمان تو ہی خیال کر کہ جسکو تو مست کرے اور ایسا زور بخشے کہ شیرگیر ہوجاے اگر وہ مستی سے ٹیڑھا چلے تو اُسکا عذر بھی مان اگر میرے ناخن جاتے رہے اور تو میرا مالک میرے سر پر ہی تو کیا غم مین تو اِس حال مین بھی تیری حمایت سے پرچم خورشید کو نوچ لاونگا اور ہر چند میرے پر نہ رہے لیکن اگر تیری مہربانی مجھپر ہی تو ایسی بازیان کرونگا کہ چرخ اپنی بازی بھول جائیگا اگر مجھکو کمر بخشے کہ مراد باز کی پیٹی سے ہی تو پہاڑ کو اُکھیڑ ڈالون اور جو کلگی عطا کرے تو اگر علم کے علم ہون اُنکو بھی شکست دون اور کلگی بھی باز کے ہوتی ہی علم کے علم عبارت کثرت سپاہ سے اور سیاہ پرندون کی اگرچہ زار ونحیف ہون آخر پشہ سے تو میرا تن کم نہین جسنے ملک نمرودی کو ایک پر سے لوٹ پوٹ کردیا پھر مین کیسے نہین اِس ضعیفی مین تو مجکو ایسا جان جیسے فیل میرے سامنے میرے دشمن کو ایسا جان جیسے کشتی کھینے کا پاتہ مین فندق کی قدر کرنے والا ہون اگرچہ فندق میرے دریدہ ہین یعنے فندق میرے فندق دریدہ کے سامنے ناچیز وبیقدر ہی اور ہر فندق میری اپنے فعل مین مثل سو منجنیق کے ہی توڑنے پھوڑنے والے اور فندق اِس سبب سے کہا کہ ناخن تو بڑھیانے کاٹ ڈالے ہین صرف سر انگشتان باقی ہین اور یہ منجنیق میرے ایسے کہ اگرچہ سنگ اِسکا بقدر نخود کے ہی لیکن لڑائی کے وقت نہ سر چھوڑے نہ خود قولہ موسی آمد در دغا بانگ عصاے زد بران فرعون وبرشمشیر باش ٭ ہر رسولے یکتنہ کان درزدست ٭ برہمہ آفاق تنہا برزدست ٭ نوح چون شمشیر درخواہید انرد ٭ موج طوفان گردحق شمشیر او ٭ احمد اخود کیست اسپاہ زمین ٭ ماہ بین برچرخ وبشگافش جبین ٭ تا بداند سعد ونحس بیخبر ٭ دور تست این دورنے دور قمر ٭ دور تست آنرا کہ موسی کلیم ٭ آرزو میبرد زین دورت مقیم ٭ چونکہ موسی رونق دور تو دید ٭ کاندرو صبح تجلی میدمید ٭ گفت یارب اینچہ دور رحمت ست ٭ آن گذشت از رحمت اینجا رویت ست ٭ غوطہ دہ موسی خود را در بحار ٭ ازمیان دورۂ احمد برآر ٭ گفت یا موسی بدان بنمودمت ٭ راہ آن خلوت بدان بکشودمت ٭ کہ تو زان دورے درین دور اے کلیم ٭ پا بکش زیرا دراز ست این گلیم ٭ من کریمم نان نمایم بندہ را ٭ تا بگریاند طمع آن زندہ را ٭ بینی طفلی بمالد مادری ٭ تا شود بیدار وا جوید خوری ٭ کو گرسنہ خفتہ باشد بے خبر ٭

وان دو پستان مخلد از بهر در * المعنی درزدن دروازہ بجانا بر زدن حملہ کرنا در بفتح و تشدید را شیر یہ اشعار بھی بطور نظیر ہین یعنی حضرت موسیٰ تو دعا مین مشغول ہوے اور انکے عصانے فرعون اور اُسکی تلوار کو للکارا کہ رہ اے ملعون ہم رسول تن تنہا جسنے کہ اُسکا دروازہ بجایا ہے تمام جہان پر تنہا حملہ کیا ہے نوح نے جو شمشیر اُس سے مانگی اللہ تعالیٰ نے کیسی تلوار پر آب موج طوفان کی اُنکو دی اب آنحضرت کی طرف مخاطب ہوکے فرماتے ہین کہ اے احمد یہ سیاہ زمین کی تمہارے لائق کب ہے تم تو ماہ کو چرخ پر دیکھو اور اُسکی پیشانی کو پھاڑو چنانچہ ماہ بصورت پیشانی کے ہے اور ہنگام معجزۂ شق القمر کے دو ہو گیا تھا تو جو بیخبر از سعد و نحس ہے کہ وہ منجم ہین سیارون کے سعد و نحس بتلانے والے اور بحقیقت بے خبر جان لے کہ دور تمہارا ہے دور قمر کا نہین ہے جیساکہ وہ دور قمر جان رہا ہے اور کہتا ہے کہ زمان آدمؑ سے اب تک دور قمر ہے تمہارا وہ دور ہے جسکے موسےٰ کہ کلیم اللہ تھے ہمیشہ آرزو رکھتے تھے کہ تمہارے دور مین ہون اور تمہاری امت مین چنانچہ جب موسیٰ نے رونق تمہارے دور کی دیکھی کہ اُسمین صبح تجلی کی چمک رہی ہے کہا کہ اے پروردگار میرے یہ کیسا دور رحمت کا ہے کہ رحمت سے بڑھا ہوا دور تیری رویت کا ہے اس بحار مین اپنے موسیٰ کو بھی ایک غوطہ دیدے اور احمد کے دورہ مین سے میرا ظہور کر اور مجکو نکال کہا اے موسیٰ مین نے تجکو یہ دور اسواسطے دکھا دیا اور اس واسطے اس خلوت کی راہ تجھپر کھولدی کہ اِس دور مین بھی تو اے کلیم اُسی دور سے ہے بس اِسی گلیم مین پانؤن پھیلا کسواسطے کہ یہ گلیم بھی بڑا لنبا چوڑا ہے مین کریم ہون خود نان بندہ کو دکھاتا ہون تا اُسکو طمع اُس نان کی رولائے اور امید اُسکی کرے اور مین دون مطلب دکھانے سے دینا ہوتا ہے جیسے بچہ کی مان بچہ کو ناک سہلا سہلا کے جگاتی ہے کہ بیدار ہوے اور اپنی خورش ڈھونڈھے اسواسطے کہ بھوکا بیخبر سو گیا ہے اور اُسکے پستان مین جو دودھ جمع ہو گیا ہے وہ اُسکے کھٹک رہا ہے الخلاف شرح مین وغا یا ایک لکھا ہے میری دانست مین یہ بانگ ہے اور موسیٰ خود را کو موسیٰ او خود قولہ کنت کنزاً رحمۃ مخفیۃ * فابعثت امۃ مہدیۃ * ہر کرامانی کہ میجوئی بجان * او نمودت تا طمع کردی بجان * چند بت بشکست احمد در جہان * تا کہ یارب گوے گشتند امتان * گر نبودی کوشش احمد تو ہم * میپرستیدی چو اجدادت صنم * این سرت وارست از سجدہ صنم * تا بدانی حق او را بر امم * گر بگوئی شکر این رستن بگو * کز بت باطن ہمت برہاند او * مر سرت را چون رہانید از بتان * ہم بدان قوت تو دل را وارہان * سر ز شکر دین ازان برتافتی * کز پدر میراث مفتش یافتی * مرد میراثی چہ داند قدر مال * رستمی جان کند مجان یافت زال * چون بگریانم بجوشد رحمتم * آن خروشندہ بنوشد نعمتم * گر نخواہم داد خود ننمایمش * چونش کردم بستہ دل بگشایمش * رحمتم موقوف آن خوش گریہاست * چون گریست از بحر رحمت موج خاست * تا نگرید ابر کے خندد چمن * تا نگرید طفل کے جوشد لبن * المعنی تین شعر مجان بفتح و تشدید جیم مفت ورائگان زال پدر رستم پہلا شعر مبنی ہے حدیث شریف پر معنی یہ کہ مین ایک خزانہ رحمت مخفیہ کا تھا پس مبعوث ہوا مین امت

ہدایت یافتہ ہین اور بعض کے نزدیک حدیث قدسی سے مقتبس ہی کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق
مین ایک خزانہ مخفی تھا پھر مجکو عشق ہوا کہ پہچانا جاؤن تو پیدا کیا مین نے مخلوق کو اور مناسب محل کے پہلی ہی صورت ہی
جو صفت آنحضرت کی ہی نہ دوسری جسکو تو چاہے کہ مین اسکو بجان و دل ڈھونڈھ سکون تو وہ بھی تجکو کچھ اپنی نمود دکھا دیتا
ہی تا تو بجان ہمہ تن اسکی طمع ہو جاے کتنے ہی بت احمد نے جہان مین توڑے تو امت کے لوگ یارب گو ہوے اگر
کوشش احمد کی نہوتی تو بھی اپنے دادون کیطرح بت پرست ہوتا تیرا یہ سر سجدۂ بت سے چھوٹ گیا تا تو انکے حقوق جو امت
پر ہین انکو جانے سمجھے اگر تو شکر اس چھوٹ جانے کا نہین کہتا ہی تو اب کہ تو تجکو بت باطن سے بھی جو نفس ہی وہی
چھوڑا دینگے جس قوت سے تجکو بتون سے چھوڑایا ہی کہ وہ توحید ہی اسی قوت سے تو اپنے دلکو چھوڑا تو نے جو شکر دین سے
سر پھیرا ہی اور شکر نہین کرتا یہ وجہ ہی کہ تو نے اپنے باپ سے مفت میراث پایا ہی ظاہر ہی آدمی میراث یافتہ قدر مال کی نہین
جانتا دیکھو رستم نے کیسی جانکنیان کین ملک مال کیواسطے اور زال کو مفت و رائگان ملگیا پھر حضرت موسی کے جواب
کیطرف جو خدا تعالی فرما رہا تھا متوجہ ہوے یعنے ای موسی جسکو مین رلاتا ہون اسی پر میری رحمت جوش کرتی ہی اور وہ
خروشندہ میری نعمتین نوش کرتا ہی مین جو نعمت کسی کو دینا چاہتا ہون تو خود ہی اسکو دکھاتا ہون جب وہ دل بستہ
ہو جاتا ہی تو اسکے لیے صورت کشود کی کردیتا ہون رحمت میری موقوف انہین اچھی اچھی گریون پر ہی جہان رو یا بس
میری رحمت موج مین آئی کیا نہین دیکھا جب تک ابر نہین روتا چمن نہین ہنستا اور جب تک بچہ نہین روتا دودھ جوش
نہین کرتا الخلاف شرح بحر العلوم مین کنزا کو کنز بنوشتہ کو نیوشت. لکھاہے

	حلوا خریدنا شیخ احمد خضرویہ کا واسطے غریمون کے بالہام حق	

قولہ بود شیخے دائما او وام دار ٭ از جوانمردی کہ بود او نامدار ٭ دہ ہزاران وام کردی از جہان ٭ خرج کردی بر فقیران جہان
ہم بوام او خانقاہے ساختہ ٭ خادمان در خانقہ در باختہ ٭ احمد خضرویہ بودش نام او ٭ خدمت عشاق بودی کام او ٭
دام ادراحق زہر جا میگزارد ٭ کرد حق بہر خلیل از ریگ آرد ٭ گفت پیغمبر کہ در بازارہا ٭ دو فرشتہ میکنند دائم ندا ٭ کای
خدا تو منفقان را دہ خلف ٭ وی خدا تو ممسکان را دہ تلف ٭ خاصہ آن منفق کہ جان انفاق کرد ٭ حلق خود قربانی خلاق
کرد ٭ حلق پیش آورد اسمٰعیل وار ٭ کارد بر حلقش نیارد کرد کار ٭ پس شہیدان زندہ زان روئید خوش ٭ تو بدان قالب
بمنگر گبر وش ٭ چون خلف دادست شان جان بقا ٭ جان ایمن از غم و رنج شقا ٭ شیخ وامی سالہا این کار کرد ٭ می ستد
میداد ہمچون پائمرد ٭ المعنی شفا بفتح بے ہمزہ کنارہ عمر و سر خیر و بکسر دہمزہ صحت بعد از بیماری ایک بزرگ تھے کہ
ہمیشہ قرضدار رہتے تھے اور وہ ایک جوانمرد و نامدار تھے قرضداری انکی جوانمردی کیوجہ سے تھی دس دس ہزار بزرگون
سے قرض لیتے تھے اور جہان کے فقیرون پر خرچ کردیتے تھے قرض ہی لیکے انھون نے ایک خانقاہ بنائی اور سارا خانمان
اسمین لگا دیا احمد خضرویہ انکا نام تھا خضرویہ مثل شیرویہ کے ہی اور ویہ اسمین کلمۂ تشبیہ کا خدمت عشاق کی کرنا ہی انکا

مقصود تھا خدا تعالی اُنکے قرض کو ہر جگہ سے ادا کر دیتا تھا جیسے حضرت خلیل کے واسطے ریت کو آٹا کر دیا تھا اب
مقولات مولانا رح کے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ دو فرشتے ہین جو ہمیشہ بازارون مین ندا کرتے
ہین کہ ای خدا تو خرچ کرنیوالے کو خلف دے ای فرزند صالح اور ممسکون کو تلف کر خاص وہ خرچ کرنیوالا جسنے اپنی جان
خرچ کی اور اپنے حلق کو قربانی خلاق کا بنایا اللہ اسمعیل کیطرح حلق سامنے کر دیا کہ اُسکے حلق پر خدا تعالی چھری نہین
لاتا مثل اسمعیل کے بس شہید اِسی سبب سے زندہ ہین اور خوش تو اُس قالب مین اُنکے گہر و کافر کیطرح مت دیکھ جو
مردہ جانتے ہین اُنکو اللہ تعالی نے اُنکی جان بجاے خلف کے دی ہی پاکیزگی سے اور وہ جان اُنکی غم و رنج وقت
مرگ سے نچنت ہی پھر رجوع ہی اصل حکایت کیطرف کہ شیخ وامی نے برسون یہ کام کیا لوگون سے لیتے تھے اور
مردانہ وار ہر کسی کے کام مین درآتے تھے اور مددگاری کرتے تھے **اختلاف** شرح مین وام دار کو وام وار اور خانقہ
درباختہ میری دانست مین درخانقہ ہونا چاہیے اور شفا کو شفا لکھا ہی **قولہ** تخمہا میکاشت تا روز اجل * تا بود
روز اجل میر اجل * چونکہ عمر شیخ در آخر رسید * در وجود خود نشان مرگ دید * وام داران گرد او بنشستہ جمع * شیخ
بر خود خود گدازان ہمچو شمع * وام داران گشت نا امید و ترش * درد دلہا یار شد با درد شش * شیخ گفت این بدگمانان
را نگر * نیست حق را چار صد دینار زر * کودکے حلوا ز بیرون بانگ زد * لاف حلوا بر امید دانگ زد * شیخ اشارت
کرد خادم را بسر * کہ برو آنجملہ حلوا را بخر * تا غریمان چونکہ آن حلوا خورند * یکزمانے تلخ در من ننگرند * در زمان خادم برون
آمد زدر * تا خرد آنجملہ حلوا زان پسر * گفت او را گین ہمہ حلوا بچند * گفت کودک نیم دینار ست و اند * گفت نی از صوفیان
افزون مجو * نیم دینارت دہم دیگر مگو * او طبق بنہاد اندر پیش شیخ * تو ببین اسرار سراندیش شیخ * کرد اشارت با غریمان
کین نوال * نک تبرک خوش خورید این را حلال * بہر فرمان جملگی حلقہ زدند * خوش ہمی خوردند حلوا ہمچو قند * چون
طبق خالی شد آن کودک ستد * گفت دینارم بدہ ای پر خرد * شیخ گفتا از کجا آرم درم * وام دارم میروم سوے
عدم * کودک از غم زد طبق را بر زمین * نالہ و گریہ بر آورد و حنین * نالہ میکرد و فغان و ہاے ہاے * کاے مرا بشکستہ
بودی ہر دو پاے * کاشکے من گرد گلخن گشتمے * بر در این خانقہ نگذشتمے * **المعنی** شش بالضم پھیپھڑا اند بالفتح مخفف
اندک و معنی چند نیز حنین نالہ و گریہ غریم تا وان زدہ بہ تطبیق سابق فرمایا کہ ایسے ہی تخم نیکی کا اپنے روز مرگ تک بوتے
رہے اِس امید پر کہ اجل کے دن میر اجل ای سردار بزرگ ہون جب عمر شیخ کی تمام ہوئی اور اپنے وجود مین نشان
مرگ کے دیکھے وامداروں نے اِنکو چار طرف سے گھیرا اور یہ آپ ہی آپ اِس جمع مین گھل رہے تھے جیسے شمع آ
سوز مین گھلتی ہی وامدار سب ناخوش و ترش ہوے اور دلون کے درد کے ساتھ درد پھیپھڑے کا یار ہوا شیخ نے
کہا ان بدگمانون کو تو دیکھو کیا خدا کے پاس چار سو دینار زر نہین ہین کہ وہ مجکو دے اور مین وامداری سے چھوٹون
اسمین ایک لڑکے حلوا فروش نے باہر پکارا اور حلوے کی تعریفین اور خوبیان امید دانگ پر خوب جتائین کہ میرا حلوا

کسی کا نہین ہی شیخ نے خادم کو اشارہ سر سے کیا کہ جا سارا حلوا خرید لا تو یہ ڈانڈ والے جو حلوا کھا وینگے تو تھوڑی دیر
مجکو تلخ نظر سے نہ دیکھینگے فوراً خادم دروازہ سے نکلا تا وہ سب حلوا اُس لڑکے سے خرید لے لڑکے سے کہا یہ حلوا کتنے کا ہی
لڑکے نے کہا نیم دینار اور کچھ زیادہ کہا نہین صوفیون سے بڑھتی مت مانگے مین نیم دینار تجکو دونگا اب اور کچھ مت کہ وہ
طبق اندر لیگیا اور سامنے شیخ کے رکھدیا اب تو دیکھ اسرار شیخ سر اندیش کے یعنی بھید انھین غریمون کی طرف اشارہ
کیا کہ یہ نوال اسوقت تبرک ہی خوش ہوکے کھاؤ کہ حلال ہی موافق حکم شیخ کے سب گھر بیٹھے اور حلوا مثل قند کے
کھاتے تھے جب طبق خالی ہوا لڑکے نے لیلیا اور کہا اے پر خرد دینار مجکو دے شیخ نے کہا مین درم کہان سے لاؤن کہ
خود قرضدار عدم کو جاتا ہون لڑکے نے طبق زمین پر دے مارا اور نالہ اور گریہ و نوحہ اُٹھایا نالہ اور فغان و ہاے ہاے
کرتا تھا کہ میرے دونون پاؤن کیون نہ ٹوٹ گئے جو یہان نہ آتا کیا اچھا ہوتا کہ کسی بھاڑ کے گرد پھرتا اور اس خانقاہ کے
دروازہ پر نہ آتا الخلاف شرح بحر العلوم مین بسر کو پسر لکھا ہی قولہ صوفیان طبل خوار و لقمہ جو ❊ سگ دلان ہمچو گربہ روے
شو ❊ از غریو کودک آنجا خیر و شر ❊ گرد آمد گشت بر کودک حشر ❊ پیش شیخ آمد کہ اے شیخ درشت ❊ تو یقین دان کہ مرا
اُستاد کشت ❊ گر برا ستاد م دست تہی ❊ او مرا بکشد اجازت میدہی ❊ وان غریمان ہم بانکار و جحود ❊ رو بشیخ آوردکا
بازی چہ بود ❊ مال ما خوردی مظالم میبری ❊ از چہ بود این ظلم دیگر بر سرے ❊ تا نماز دیگر ان کودک گریست ❊ شیخ دیدہ
بست بروی ننگریست ❊ شیخ فارغ از جفا و از خلاف ❊ در کشیدہ روے چون مہ در لحاف ❊ با اجل خوش با ازل خوش
شاد کام ❊ فارغ از تشنیع و گفت خاص و عام ❊ آنکہ جان در روے او خندد چو قند ❊ از ترش روئی خلقش چہ گزند
آنکہ جان بوسہ دہد بر چشم او ❊ کے خورد غم از فلک وز خشم او ❊ در شب مہتاب مہ را بر سماک ❊ از سگان و عوعو ایشان چہ
باک ❊ سگ وظیفہ خود بجامی آورد ❊ مہ وظیفہ خود برخ می گسترد ❊ کار خود کے میگزارد ہر کسی ❊ آب نگزارد صفا بہر خسے ❊
خس خسانہ میرود بر روے آب ❊ آب صافی میرود بے اضطراب ❊ مصطفےٰ مہ می شگافد نیم شب ❊ ژاژ میخاید بہ کینہ
بولہب ❊ آن مسیحا مردہ زندہ میکند ❊ وان جہود از خشم سبلت میکند ❊ بانگ سگ ہرگز رسد در گوش ماہ ❊ خاصہ ماہے
کو بود ماہ الہ ❊ میخورد شہ بر لب جو تا سحر ❊ در سماع از بانگ چغزان بیخبر ❊ المعنی طبل خوردن بھاگنا کنارہ کرنا
حشر گروہ و انبوہ مظالم ستمہا سماک بکسر اول نام ستارہ منزل قمر پہلا شعر بھی شامل مقولہ اُسی کودک حلوا فروش کے ہی
کہ یہ صوفی ہین لوگون سے بھاگنے والے اور لقمے ڈھونڈھنے والے سگ دل بلی کی طرح منھ دھونے والے کہ
مراد وضو سے ہی غرض اس لڑکے کے شور سے وہان خیر و شر جمع تھے یعنے اچھے بُرے ہر قسم کے آدمی اور اسکے پاس انبوہ
ہو رہے تھے یہ لڑکا شیخ کے پاس گیا کہ اے شیخ درشت بیقین جان لے کہ مجکو میرے استاد نے مار ڈالا اگر مین خالی
ہاتھ استاد کے پاس جاؤنگا تو مجکو مار ڈالیگا تو اجازت اس بات کی دیتا ہی کہ مین مارا جاؤن اور جو اور قرضخواہ تھے وہ بھی
اُنسے انکار و جحود مین تھے شیخ سے متوجہ ہو ہو کے کہتے تھے کہ یہ کیسی دھوکے بازی تھی ہمارا مال کھایا اور یہ سظلمے

اپنے ساتھ لیے جاتا ہی یہ کیا بات ہی اور علاوہ اسکے یہ دوسرا ظلم کہ اس لڑکے کا حلوا لیکے لوگون کو کھلا دیا اور دام اسکے
نہین دیتا کیا یہ ظلم نہین جو اپنے سر پر بلا ضرور رکھ لیا القصہ عصر کے وقت تک وہ لڑکا روتا چلاتا رہا شیخ نے آنکھین
مینچ لین اور اسپر نظر نہ کی شیخ فارغ کوئی جفا کرے کوئی جھگڑا کرے یہ اپنا چاند سا منھ لحاف مین لپیٹے ہوے تھے
اجل سنے خوش اور ازل سے خوش اور شاد کام نہ کسی کی بدگوئی کی پروا نہ خاص وعام کی باتون سے کچھ مطلب آپ
مقولات مولانا رح کے ہین کہ جسکی جان خدا تعالی کے سامنے شکر خند ہین ہی اسکو مخلوق کی ترش روئی سے کیا
نقصان اور جسکی جان کہ اسکی آنکھ پر بوسہ دے رہی ہی اسکو فلک اور اسکے خشم کا کیا غم شب مہتاب مین ماہ سماک
پر ہوتا ہی اسکو کتون اور انکے بھونکنے سے کیا ڈر کتے اکثر رات کو منھ اوپر اٹھا کے بھونکتے ہین اس سے یہ بات
نکالی ہی کہ ماہ کو بھونکتے ہین کتا اپنا وظیفہ بجا لاتا اور ماہ اپنا وظیفہ اپنے رخ روشن سے بچھاتا ہی یعنے چاندنی جسکا ہی
کام ہی اپنا کرتا ہی کسی کے سبب سے چھوڑتا نہین دیکھو پانی اپنی صفا کو خس وخاشاک سے کب چھوڑ دیتا ہی خس کیسا
خسون کی طرح گھومتا چکر کھاتا پانی پر جاتا ہی اور آب صاف بے اضطراب بہتا ہی مصطفے نے چاند کو نیم شب مین
دو ٹکڑے کیا اور ابولہب ژاژ خائی کرتا رہا حضرت عیسی مردہ زندہ کرتے تھے اور جہود غصہ سے اپنی داڑھی مونچھ کھسوٹتے
تھے بھلا کتے کی آواز کہین ماہ کے کان تک پہونچتی ہی اور خاص وہ ماہ جو ماہ خدا کا ہی بادشاہ صبح تک لب جو پر
میکشی مین مشغول رہا اور راگ وسماع مین اسکو مینڈکون کی آواز سے کیا خبر الخلاف شرح بحرالعلوم کا کاتب
استاد مین ہر جگہ داو لکھتا ہی اور ہر بھی مین نے بہت جگہ ایسا ہی پایا قولہ ہم شدی توزیع کودک دانگ چند * ہمت
شیخ آن سخا را کرد بند * تا کسے ندہد بکودک ہیچ چیز * قوت پیران ازان بیش ست نیز * شد نماز دیگر آمد خادمی * یک طبق
بر سر ز پیش حاتمی * صاحب مالی وحالی پیش پیر * ہدیہ بفرستاد کز وے بد خبیر * چار صد دینار بر گوشہ طبق * نیم دینار
دگر اندر ورق * خادم آمد شیخ را اکرام کرد * وان طبق بنہاد پیش شیخ فرد * چون طبق پوش از طبق برداشت او * خلق دیدند
آن کرامت را ازو * آہ وافغان از ہمہ برداشت دود * کای سر شیخان وشاہان این چہ بود * این چہ سرست این
چہ سلطانی ست باز * اے خداوند خداوندان راز * این ندانستیم ما را عفو کن * بس پراگندہ کہ رفت از ما سخن * ما کہ
کورانہ عصاہا میزنیم * لاجرم قندیلہا را بشکنیم * ما چو کران ناشنیدہ یک خطاب * ہرزہ گویان از قیاس خود جواب *
المعنی توزیع پراگندہ کرنا اور حصہ کرنا پھر ذکر اس لڑکے کا ہی کہ حاضرین نے جب اس کودک کے دامون کو اپنے اوپر
حصہ کیا تو چند دانگ فی حصہ پڑتے تھے مگر شیخ کی ہمت نے اس سخا سے انکو بند کیا اور کہا خبردار کوئی اس لڑکے کو کچھ
نہ دینا اسواسطے کہ قوت پیرون کی اس سے زیادہ ہی اس عرصہ مین نماز عصر کی ہوگئی اور ایک خادم آیا ایک حاتم کے
پاس سے اور اسکے سر پر ایک طبق تھا کہ اس صاحب مال وحال نے اس پیر کے پاس تحفہ بھیجا تھا اور وہ انکے حال
سے خبردار تھا اور طبق کے گوشہ مین چار سو دینار تھے اور نیم دینار ایک کاغذ مین علیحدہ لپٹا ہوا خادم آیا اور

شیخ کی اُسنے بڑی تعظیم کی اور وہ طبق شیخ کے سامنے جو اپنی صفت مین فرد و یگانہ تھا رکھدیا جب طبق سے طبق پوش
اُٹھایا تو مخلوق نے وہ کرامت آنکی دیکھی اب تو آہ و فغان نے سب سے دھوان اُٹھایا اور کہا کہ ای سردار شیخون اور
بادشاہون کے یہ کیا معاملہ ہی یہ کیا بھید ہی اور یہ کیسی سلطانی ہی بتا تو ای خداوند خداوندان ازکے ہمنے اس بات کو نہین جانا تھا
ہمکو معاف کردو جو باتین پراگندہ کہ ہم سے ہوئی ہین ہم اندھے ہین اندھون کیطرح ادھر اُدھر لاٹھی مارتے ہین ضرور قندیلون
کو توڑینگے قندیل دلہاے نورانی ہم بہرے ہین دوسرے کی بات تو سنتے نہین اپنے قیاس سے بیہودہ جواب دیے جاتے
ہین انخلاف شرح مین برخاست کے ساتھ زود بجاے دود کے لکھا ہی اگر برخاست ہوتا تو مضائقہ نہ تھا اور پراگندہ کو
پراگند لکھا ہی قولہ مانرموسیٰ پند نگرفتیم کو + گشت از انکار خضر او زرد رو + با چنان چشمے کہ بالا میشتافت + نور چشمش آسمان
رامی شگافت + کردہ با چشمت تعصب موسیا + از حماقت چشم موش آسیا + شیخ فرمود انہمہ گفتار و قال + من بحل کردم
شمارا آن جدال + سر آن این بود کز حق خواستم + لاجرم بنمود راہ راستم + گفت این دینار گرچہ اندکیست + لیک موقوف
غریو کودکیست + تا نگرید کودک حلوا فروش + بحر بخشایش نمی آید بجوش + ای برادر طفل طفل چشم تست + کام خود موقوف
زاری دان نخست + کام تو موقوف زاری دلست + بے تضرع کامیابی مشکلست + گر ہمیخواہی کہ مشکل حل شود +
خار محرومی بگل مبدل شود + گر ہمیخواہی کہ آن خلعت رسد + پس بگریان طفل دیدہ بر جسد + المعنی تعصب حمایت
و پشتی کرنا اور ید دینا یہ بھی انھین حاضرین کے مقولات ہین کہ ہم موسیٰ نہین ہین جنھون نے پند خضر کی نہ مانی اور
اُنکے انکار سے شرمندہ ہوے جیساکہ قرآن مجید مین ہی قول خضر کا ہذا فراق بینی و بینک اب جدائی ہی ہم مین
تم مین اور مختصر حال اِسکا یہ کہ حضرت موسیٰ و خضر نے باہم سفر کیا اور خضر نے یہ شرط کی تھی کہ جو کچھ مین کرون اسکا
حال مجھ سے نہ پوچھنا پس خضر نے اول تو ایک کشتی کو توڑا پھر ایک لڑکے کو مار ڈالا پھر ایک دیوار گرتا ؤ درست کی انھون نے
تینون باتون مین صبر نہین کیا تب خضر نے صاف کہدیا کہ ہمارا تمھارا اب ساتھ نہین انتہے تمھاری وہ آنکھ کہ عالم بالا
مین پھرے اور تمھاری آنکھ کا وہ نور کہ آسمان کے پار ہو ایسی آنکھ کے ساتھ ای موسیٰ کہ مراد شیخ سے ہی چشم موش آسیا نے
جو مراد اپنی ذات سے ہی تعصب کیا بس کیسی حماقت ہماری ہی شیخ نے فرمایا کہ یہ گفتار و قال تمھارے مین نے معاف کیے
اور جو کچھ تم نے مجھ سے جدال کی اُسکا بھید یہ ہی کہ مین نے خدا تعالی سے سوال کیا اُسنے مجکو ایک سیدھی راہ بتائی اور
کہا کہ یہ دینار اگرچہ بہت تھوڑے ہین لیکن ایک لڑکے کے شور و غل پر موقوف ہین جبتک لڑکا حلوا فروش کا نہین رویگا
بحر رحمت جوش مین نہین آیگا اب مقولات مولانا رح کہتے ہین ای بھائی بجاے اُس طفل کے طفل تیری آنکھ کا ہی
پہلے ہی سے اپنے مقصود کو زاری پر موقوف جان لے تیرا مقصود موقوف زاری دل پر ہی بے زاری کے کامیابی مشکل
ہی اگر چاہتا ہی کہ مشکل تیری آسان ہو اور خار محرومی کا گل سے بدل جاے اور اگر چاہتا ہی کہ وہ خلعت تجکو بھی
پہونچے جیسا اُن شیخ کو پہونچا بس اپنے طفل دیدہ کو اِس جسد پر گریان کر کہ اُسکو ملا مجکو بھی ملے انخلاف

شرح بحر العلوم مین اندکست اور کو دکست لکھا ہی میری دانست مین یاے تحقیر اور وحدت کے ساتھ بہتر ہی اور حد کو جد لکھا ہی

ڈرانا ایک شخص کا زاہد کو کہ کم رویا کر تو اندھا نہ ہو جاے

قولہ زاہدے را گفت یارے در عمل * کم گری تا چشم را ناید خلل * گفت زاہد از دو بیرون نیست حال * چشم بیند یا نہ بیند آنجمال * گر ببیند نور حق خود چہ غم ست * در وصال حق دو دیدہ چہ کمست * ور نہ خواہد دیدہ حق را تو برو * اینچنین چشم شقی گو کور شو * غم مخور از دیدہ کان عیسی تراست * چپ مرو تا بخشدت دو چشم راست * عیسی روح تو با تو حاضر ست * نصرت از وی خواہ کو خوش ناصر ست * لیک پیکار تن پر استخوان * بر دل عیسی منہ تو ہر زمان * ہمچو آن ابلہ کہ اندر داستان * ذکر او کردیم بہر راستان * زندگی تن مجو از عیسیت * کام فرعونی مخواہ از موسیت * بر دل خود کم نہ اندیشہ معاش * عیش کم ناید تو بر درگاہ باش * این بدن خرگاہ آمد روح را * یا مثال کشتی مر نوح را * ترک چون باشد بیابد خرگہی * خاصہ چون باشد عزیز درگہی * المعنی ایک زاہد سے ایک شخص نے جو عمل مین اسکا یار تھا کہا کہ تو بہت رویا مت کر ایسا نہو تیری آنکھون مین کوئی خلل نہو جاے زاہد نے کہا کہ یہ بات دو حال سے خالی نہین ہی یا آنکھ اسکا جمال دیکھے یا نہ دیکھے اگر نور حق کا دیکھے جب تو کچھ غم ہی نہین اسلیے کہ وصال حق مین یہ دونون آنکھین کیا چیز ہین بہت ہی کم ہین اور اگر حق کو نہ دیکھین تو جا ایسی بدبخت آنکھون سے کہدے کہ اندھی ہو جاؤ تو کچھ غم مت کر جب عیسی تیرا ہو گیا تو آنکھون سے بیفکر ہو جا کہ یہ کج ہین تو جو کجروی چھوڑ دیگا تو وہ راست رو آنکھین تجکو بخشیگا تیرا عیسی تیری روح ہی وہ ہر وقت تیرے پاس موجود تو اسی سے مدد چاہ کہ ایسا اچھا مددگار تیرا کوئی نہین ہی لیکن اس تن پر استخوان کی لڑائی ہر وقت عیسی کی دل پر مت رکھ اسکو اس جھگڑے مین مت ڈال اسکو تو ہی دبا اور زیر کر جیسے وہ احمق تھا کہ بار بار ہڈیان زندہ کرنے کی عیسی کو تکلیف دیتا تھا جسکا ذکر ہمنے راست لوگون کیواسطے اس داستان مین کیا ہی تو اپنے عیسی سے زندگی تن کا مت طالب ہو اور اپنے موسی سے مقصد فرعونی کا خواہان مت بن اپنے دل پر بہت سا بار اندیشہ معاش کا مت رکھ تو حاضر باش درگاہ کا تو ہو پھر تجکو عیش کی کیا کمی ہی یہ بدن تیرا ایک خیمہ عالی روح کا ہی یا ایسا جیسے کشتی نوح کی کہ ایک وقت ضروری تک اسکا رہنا ہی بعد اسکے ترک اسکا اسکے پیچھے لگا ہوا ہی پھر بعد ترک کے اس خرگاہ کو قیام کہان بس ایسی ناپائدار کے واسطے دل پر بار غم معاش کا رکھنا اور خاص ایسی عزیز درگاہ پر کہ روح ہی جسکی کوئی غذا نہین سواے عمل صالحہ کے انحلاف شرح بحر العلوم مین اس داستان کا پہلا شعر آخر مین داستان گذشتہ کے لکھا ہی مجکو بے ربط معلوم ہوا لہذا مین نے اس داستان کو اسی سے مصدر کیا اور کو بر دکو مین تو بر دجانتا ہون کہ وہ بیربط ہی اور کم اندیشہ کو کم ز اندیشہ سمجھتا ہون اور بیابد خرگہی کو بیابد خرگہے

تمامی قصہ زندہ ہونا استخوان کا عیسیٰ کی دعا سے

قولہ چونکہ عیسیٰ دید کان ابلہ رفیق * جز کہ استیزہ نمید اند طریق * می نگیرد پند را از ابلہی * بخل می پندارد او از گمرہی * خواند عیسیٰ نام حق بر استخوان * از برائے التماس آنجوان * حکم یزدان از پے انجام مرد * صورت آن استخوان رازندہ کرد * ازمیان برجست یک شیر سیاہ * پنجہ بر زد کرد نقشش را تباہ * کلہ اش بر کند مغزش ریخت زود * ہمچو جوزے کاندرو مغزے نبود * گر ورا مغزے بدی ز اشکستنش * خود نبودی نقص الا بر تنش * گفت عیسیٰ چون شتابش کوفتی * گفت زانرو کہ تو زو آشوفتی * گفت عیسیٰ چون نخوردی خون مرد * گفت در قسمت نبودم رزق خود * اے بسا کس ہمچو آن شیر ژیان * صید خود ناخوردہ رفتہ از جہان * قسمتش کاہے نہ و حرصش چو کوہ * ناموجہ کرد تحصیل دجوہ * جمع کردہ مال ورفتہ سوے گور * دشمنان در ماتم او کردہ شور * اے میسر کردہ بر ما در جہان * سخرہ و بیکار ازما وارہان * طعمہ بنمودہ بما وان بود شست * آنچنان بنما بما آنرا کہ ہست * گفت آن شیر اے مسیحا آن شکار * بود خالص از برائے اعتبار * گر مرا روزی بدی اندر جہان * خود چہ کارستی مرا با مردگان * این سزائے آنکہ یابد آب صاف * ہمچو خر در جو بمیزد از گزاف * گر بداند قیمت آنجوے خر * او بجاے پا نہد در جوے سر * او بیابد آنچنان پیغمبری * میرآب زندگانی پروری * چون نمیرد پیش او کز امر کن * اے امیر آب مارا زندہ کن * المعنی موجہ بضم وتشدید جیم خوب و پسندیدہ وجوہ جمع وجہ صورت وطرز وطور وذات وصورت معاش مثل زمین ومشاہرہ کے میرآب باغبان کہ درختونکو پانی دینا اُسکے ذمہ ہوتا ہی اور دارغہ دریا کے گھاٹون کا فرماتے ہین جب عیسیٰ نے دیکھا کہ یہ احمق رفیق سوا سے جھگڑے اور تکرار کے دوسری راہ ہی نہین جانتا ہر چند نصیحت کرتا ہون اپنی حماقت سے ہرگز نہین مانتا اور اسکو بسبب گمراہی کے بخل سمجھتا ہی تب حضرت عیسیٰ نے نام خدا کا ہڈیون پر پڑھا اُس ساتھی کے التماس کے موافق حکم خدا نے اسوجہ سے کہ اُسکا انجام یون ہونے والا تھا جو مذکور ہوگا اُن ہڈیون کی جو صورت تھی اُسکو زندہ کر دیا کہ ہڈیون سے ایک شیر سیاہ زندہ ہوکے اُسپر جھپٹا اور ایک پنجہ مار کے اِسکے نقش صورت کو بگاڑ دیا کلہ اِسکا اکھیڑ لیا کہ مغز اُس سے ٹپکے مثل اُس جوز کے رہگیا کہ جسمین مغز نہو مولانا فرماتے ہین کہ درحقیقت تھا بھی وہ بمغز لہذا بمغزی کی سزا مغز ہی کو پہونچی ورنہ اور کسی جگہ جسم کو نقصان پہونچتا نہ مغز کو حضرت عیسیٰ نے شیر سے پوچھا کہ تونے ایسا جلدی اِسکو کیون کچل ڈالا کہا اِس سبب سے کہ تم اِس سے پریشان تھے پھر پوچھا کہ تونے اُسکا خون کیون نہ کھایا جیسی کہ عادت شیر کی ہی کہ پہلے شکار کا خون پی لیتا ہی کہا اب میرے حصہ کا رزق جہان مین نہ تھا ولا یموت احد حتی یستوفی رزقہ نہین مرتا ہی کوئی جبتک اپنا رزق پورا نکرے آیندہ مقولات مولانا رح کے ای مخاطب بہت لوگ جہان مین مثل اُس شیر ژیان کے ہین کہ آپ اپنا شکار بے کھائے جہان سے گئے ایک تنکا تو انکے حصہ مین نہین اور حرص ایسی جیسے پہاڑ اور ناخوش اور ناپسندیدہ صورتین معاش کی بہت اور اِن ناپسندیدہ صورتون سے مال جمع

گدھے گور کی طرف چلدیے دشمن جو میراث خواہ ہین انکے ماتم مین نالان اور گریان ہین مگر مطلب یہ ہی کہ ہمارے لیے جمع کرنے والا نہ رہا ای اللہ تو نے جہان مین ہر چیز ہم پر میسر و آسان کردی ہی اس سنجرہ اور غیرون کی بیگار سے بھی ہمکو چھڑا دے ایسا مت کر کہ ہمکو طعمہ دکھلائے اور درحقیقت ہو وہ مچھلی پکڑنے کا کانٹا جیسا کہ مچھلی کے کانٹے ہی مین اسکا چارا ہوتا ہی بلکہ جو چیز جیسی ہی ویسی ہی ہمکو دکھا جیسا کہ آنحضرتؐ کی دعاؤن سے ہی اللھم ارنا الاشیاء کما ہی ای بار خدایا دکھا ہمکو ہر اشیا جیسی کہ وہ ہی پھر شیر نے کہا ای مسیحا یہ شکار خورش کیواسطے نہ تھا بلکہ عبرت کیواسطے تھا اگر تو رزق ہی جہان مین نہین رہا اگر ہوتا تو مجکو ایسے مردون سے کیا کام تھا مین مردہ نہین کھاتا یہ درحقیقت مردہ تھا یہ تو سزا اس بات کی تھی کہ پانی صاف پینے کو ملے اور گدھے پن سے گدھے کیطرح بیہودہ نہر مین جاکے مرے گدھا پانی سے بہت ڈرتا ہی اکثر نہر و دریا مین ڈگمگ ہوکے گر پڑتا ہی اور قدر اس نہر کی نہین جانتا اس سبب سے گھبراتا ہی اگر قدر اسکی جانے تو پانون کیا سر کے بل اسمین گھسے بس یہ احمق گدھا ایسے پیغمبر میر آب جس سے زندگی ہر جاندار کی ہی اور زندگی پرور کو پائے اور خود اسکے سامنے نہ مرجائے اور یہ نہ کہے کہ ای امیر آب حکم الہی سے مجکو زندہ کردے اور اونکے زندہ کرنے کا اصرار کرے قولہ مین سگ نفس ترا زندہ مخواہ ✤ کو عدوی جان تست از دیر گاہ ✤ خاک بر استخوانی راکہ آن ✤ مانع این سگ بود از صید جان ✤ سگ نئی بر استخوان چون عاشقی ✤ دیو چہ وار از چہ بر خون عاشقی ✤ آن چہ چشم ست آنکہ بینائیش نیست ✤ ز امتحان ہا جز کہ رسوائیش نیست ✤ سہو باشد ظنہا را گاہ گاہ ✤ اینچہ ظنست اینکہ کور آید ز راہ ✤ کردہ بر دیگران نوحہ گری ✤ مدتے بنشین و بر خود میگری ✤ ز ابر گریان شاخ سبز و تر شود ✤ زانکہ شمع از گریہ روشن تر بود ✤ ہر کجا نوحہ کنند آنجا نشین ✤ زانکہ تو اولی تری اندر حنین ✤ زانکہ ایشان در فراق فانیند ✤ غافل از لعل بقاے کانیند ✤ زانکہ بر دل نقش تقلید ست بند ✤ رو بآب چشم بندش را بہ رند ✤ زانکہ تقلید آفت ہر نیکوست ✤ کہ بود تقلید اگر کوہ قویست ✤ گر ضریری لمترست و تیز خشم ✤ گوشت پارش دان کہ او را نیست چشم ✤ مستی دارد ز گفت خود و لیک ✤ از بروے تا بمی راہیست نیک ✤ المعنی دیو چہ ہندی جونک بند ہندی بینڈھا پانی کا لمتر بالفتح و ضم تا فربہ و قوی بہ تطبیق صدر فرماتے ہین کہ خبردار اس سگ نفس کو اپنے زندہ مت چھوڑ کہ مدت سے یہ دشمن سخت تیری بغل مین گھسا ہی جیسا کہ حدیث شریف مین ہی اعدے عدوک نفسک التی بین جنبیک سب دشمنون سے زیادہ دشمن تیرا نفس ہی جو تیرے دونون پہلو مین ہی خاک اس مشت استخوان قفس عنصری کے سر پر کہ یہ استخوان مانع اس سگ کے ہون کہ یہ ان استخوان مین آختہ رہے اور صید جان کیوقت جان کا ساتھ نہ دے اسواسطے کہ نفس مطیع کو مرکب روح کا کہتے ہین اب یہ کہتے ہین تو سگ نہین ہی پھر ہڈیون پر کیون عاشق ہی نہ جونک ہی پھر خون پر کیون فریفتہ ہی یعنے تن و خون کی افزایش کیون کرتا ہی وہ بھی کیا آنکھ ہی جسمین بینائی نہین ہی ایسی آنکھ کو امتحان کے وقت سوائے رسوائی کے اور کیا ہی اور انسان ساری مخلوق مین مثل آنکھ کے ہی بینائی معرفت الہی گمانون مین

کبھی کبھی سہو بھی ہوتا ہی مگر یہ کیسے گمان کرین کہ اندھا سیدھا راہ سے چلا آنے یہ گمان تو سہو سے بھی نہین ہوتا تو اپنے
خویش و عزیزون پر بہت نوحہ گری کی ہو اب ایک مدت بیٹھ رہ اور اپنے اوپر رویا کر دیکھ تو ابر گریان سے شاخ کیسی سبز
و تر ہو جاتی ہی شمع جسقدر روتی ہی اسی قدر زیادہ روشن ہوتی ہی جہان کہین لوگ نوحہ کرین تو اُنکے پاس بیٹھ اور
اپنے سوز و گداز سے نوحہ کر کہ یہ نوحہ اُن سب نوحہ کرنے والون سے نہایت ہی اولیٰ ہی کسواسطے کہ انکا نوحہ تو فراق
فانی سے ہی اور وہ لعل بقا کا جو کانی ہی یعنے روح اس سے غافل ہین کہ اُسکا کچھ نہین بگڑا اسلیے کہ نقش تقلید نے تیرے
دل پر ایک ینڈا باندھ رکھا ہی تو اِس ینڈے کو اپنے آب چشم سے زندہ کر اور رفتہ رفتہ بہادے جیسے مینڈے مین
جا بجا سوت ہو جانے سے آخر ٹوٹ بھی جاتا ہی اسواسطے کہ تقلید ہر نیکی کے لیے ایک آفت ہی اسکو سمجھ لے کہ اگر تقلید
مثل کوہ کے قوی ہی تو ایسی بھی نہین جیسے برگ کاہ مقابل تحقیق کے اگر کوئی اندھا دنیا کا خوب موٹا تازہ اور تیز چشم ہی
اسکو ایک گوشت پارہ جان نے جسمین آنکھین نہین ہوتین یہ جو کچھ مستی اپنی باتون سے جتاتا ہی وہ انھین لایعنی باتون
کی ہی اور اصل مستی جو ہی اس سے اور اُسکی شراب تک ایک راہ خوب ہی ای دور دراز قولہ گر سخن گوید ز مو باریک تر ؛
آن سرش را زان سخن نبود خبر ؛ ہیچو جو ہست او نہ آبے مینخورد ؛ آب از وبر آب خواران بگذرد ؛ آب در جوزان نمیگیرد
قرار ؛ زانکہ آن جو نیست تشنہ و آبخوار ؛ ہیچو نائے نالہ زاری کند ؛ لیک بیکاری خریداری کند ؛ نوحہ گر باشد مقلد
در حدیث ؛ جز طمع نبود مراد آن خبیث ؛ نوحہ گر گوید حدیث سوزناک ؛ لیک کو سوز دل و دامان چاک ؛ از مقلد تا
محقق فرقہاست ؛ کاین چو داؤد ست و آن دیگر صداست ؛ منبع گفتار این سوزے بود ؛ وان مقلد کہنہ آموزی بود ؛
ہین مشو غرہ بران گفت حزین ؛ بار بر گاو ست و بر گردون حنین ؛ ہم مقلد نیست محروم از صواب ؛ نوحہ گر را مزد باشد
در حساب ؛ کافر و مومن خدا گویند لیک ؛ در میان ہر دو فرقی ہست نیک ؛ آن گدا گوید خدا از بہر نان ؛ متقی گوید خدا
از عین جان ؛ اللہ اللہ میزنی از بہر نان ؛ بے طمع میش آو اللہ را بخوان ؛ گر بدانستی گدا از گفت خویش ؛ پیش چشم
او نہ کم ماندی نہ بیش ؛ سالہا گوید خدا آن نانخواہ ؛ ہیچو خر مصحف کشد از بہر کاہ ؛ گر بدل در تافتی گفت لبش ؛ ذرہ
ذرہ گشتہ بودی قالبش ؛ نام دیوے رہ برد در ساحری ؛ تو بنام حق پشیزی میبری ؛ المعنی اگر مقلد ایسی بات کہے
جو بال سے باریک تر ہو تو کیا ہوتا ہی اُس بھید کی جو اُسمین ہی اُس سخن سے اُسکو کچھ خبر نہین ایسا ہی جیسے نہر کہ خود
پانی نہین پیتی اور پانی اُسکا پانی پینے والے پر گذرتا ہی پانی جو نہر مین ٹھہرتا نہین ہی آیا یہی وجہ تو ہی کہ نہر تشنہ اور آبخوار
نہین ہی مثل نے کے نالہ زاری کرتا ہی لیکن اس نالہ اور زاری کی خریدار بیکاری ہوتی ہی مقلد کی یہ بھی عادت ہوتی ہی
کہ نوحہ گر بھی ہوتا ہی اور باتین بھی کرتا جاتا ہی مگر سوائے طمع کے اور کوئی مراد اُس خبیث کی نہین ہوتی نوحہ گر ہو کے
باتین سوزناک تو کرتا ہی لیکن سوز دل کا اور دامن چاک کہان محقق سے مقلد تک بڑے فرق ہین محقق کی
آواز تو ایسی ہی جیسے لحن داؤدی جس کی سوز سے پرند چرند مدہوش ہوتے تھے اور اُن کی آواز محض صدا

جیسی کی ویسی ہی دوسرے سے اوٹ کے سن لے جیسے انھون نے ایک نعرہ ماردیا ویسے ہی سننے والون نے ماردیا
محقق کی جو گفتار ہی اُسکا چشمہ سوز ہی کہ اُس سے تازہ بتازہ پھوٹتی ہی اور مقلد کہنہ آموز ہی ایک پورانی بات سیکھ لے
خبردار تو اُسکی دردناک باتون پر فریفتہ مت ہو اُسنے بار کو تو بیل پر رکھا ہی اور آسمان پر نوحے پہونچا رہا ہی یعنے دل تو
اِسکا گوخر مین ہی اور جھوٹے نوحے آسمان تک اب فرماتے ہین کہ مقلد ہم رتبہ محقق کا تو نہین ہو سکتا ہی مگر ثواب
سے بھی محروم نہین رہیگا اسنے جو نوحہ کیا ہی اِسکی مزدوری قیامت مین ملیگی کافر و مومن دونون خدا خدا کرتے ہین
لیکن دونون مین فرق بھی خوب ہی کافر کہ گدا ہی روٹی کے واسطے خدا خدا کرتا ہی اور متقی خاص جان سے اُسکو یاد
کرتا ہی ای گدا تو جو اللہ اللہ روٹی کے واسطے کررہا ہی بے طمع ہو کے اللہ کے سامنے آ اور اُسکو یاد کر کاش فقیر اپنے قول
کو جانتا اور سمجھتا کہ مین کسکا نام لے رہا ہون تو اُسکی آنکھ کے سامنے نہ کمی رہتی نہ بیشی بس اللہ بس باقی ہوس کا
مصداق ہو جاتا برسون وہ طالب روٹی کا خدا خدا کرتا ہی جیسے گدھا کہ انجور کے لیے قرآن شریف ڈھوتا ہی کما قال اللہ
جل وعلا مثل الذین حملوا التورىة ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا مثل اُن لوگون کی کہ اُٹھائی اُنھون نے تورىة اور
پھر نہ اُٹھایا اُسکو یعنے عمل نہ کیا مثل گدھے کے ہی جسپر کتابین لدی ہین یہ گفت جو لب سے کہ رہا ہی اگر اُسکے دل مین
چمکتی تو اُسکا قالب ذرہ ذرہ ہو جاتا اور گفت مراد عبارت تورىة و قرآن سے جیساکہ فرمایا لو انزلنا ھذا القرآن علی
جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیة اللہ اگر نازل کرتے ہم اِس قرآن کو پہاڑ پر تو دیکھتا پہاڑ کو ڈرنے والا اور
ریزہ ریزہ شدہ دیکھ تو نام کسی شیطان کا سحر و ساحری مین کیسی رہبری ساحرون کی کرتا ہی افسوس تو نام حق سے
رہبری نہ حاصل کرے اور اِس نام سے کوڑیان کمائے

سہلانا کسان کا اندھیرے مین شیر کو گاے کے دھوکے سے

قولہ روستائی گاو در آخر ببست + شیر گاوش خورد و برجایش نشست + روستائی شد در آخر سوے گاو + گاو
را میجست شب آن کنج کاو + دست میمالید بر اعضاے شیر + پشت و پہلو گاہ بالا گاہ زیر + گفت شیر ار روشنی
افزون بدے + زہرہ اش بدریدی و دل خون شدی + اینچنین گستاخ زان میخاردم + کو درین شب گاو مے پنداردم
حق ہمی گوید کہ ای مغرور کور + نے ز نامم پارہ پارہ گشت طور + کہ لو انزلنا کتابا للجبل + لانصدع ثم انقطع ثم ارتحل + از من ار
کوہ اُحد واقف بدی + پارہ گشتی و دلش پرخون شدی + از پدر و ز مادر این بشنیدہ + لاجرم غافل درین پیچیدہ
گر تو بے تقلید ازو واقف شوی + بے نشان بے جاے چون ہاتف شوی + بشنو این قصہ پے تہدید را + تا بدانی
آفت تقلید را + المعنی روستا دیہ و باشندہ دیہ یا ایسمین وحدت کی ہی میخاردم مین میسم مفعول کا ہی ایسی ہی
میپندارد م مین احد بضم نام کوہ کنج کاو بضم اول و ہر دو کاف عربی متفحص و جوئندہ ایک گنوار نے گاے اپنی تھان
پر باندھی اتفاقاً شیر آیا اور گاے کو کھا کے وہین بیٹھ رہا یہ گنوار تھان پر گاے کی طرف گیا اور رات مین

گائے کو وہ ڈھونڈھتا تھا اور شیر کے اعضا پر گائے کے دھوکے ہاتھ پھیرتا تھا کبھی پشت کبھی پہلو کبھی اوپر کبھی نیچے شیر نے کہا اگر روشنی زیادہ ہوتی تو کلیجہ اسکا پھٹ جاتا اور دل خون ہوجاتا ایسا شوخ بیدھڑک اس سبب سے سہلاتا ہی کہ اس اندھیرے میں مجکو گائے جانتا ہی اب مقولات مولانا ہیں ایسے ہی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ای دھوکا کھائے ہوئے اندھے کیا میرے نام سے کوہ طور پاش پاش نہیں ہوگیا تونے نہیں دیکھا اگر ہم نازل کرتے کتاب کو پہاڑ پر البتہ پارہ پارہ ہوجاتا پھر منقطع ہوکے اپنی جگہ چھوڑ دیتا مجھ سے اگر کوہ احد واقف ہوتا تو ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا اور دل اسکا خون میں ڈوب جاتا تونے اپنے ماں باپ سے یہ سن لیا ہی جو کچھ تو کر رہا ہی اور تحقیق سے غافل تقلید میں پٹپا ہوا ہی اگر بے تقلید کے تو اس سے واقف ہوئے تو بے نشان و بے جگہ کا ہاتف ہوجائے یعنے ایک فرشتہ غیبی اتبو اس قصہ کو تھہید آنجہ سے سُن تب تو جانے کہ تقلید میں یہ آفت ہی انخلاف شرح بحر العلوم میں لا تصدع لکھا ہی لیکن معنے جو لکھے ہیں اس سے تصدع معلوم ہوتا ہی

بیچنا صوفیوں کا بہیمہ صوفی مسافر کا واسطے سفرہ اور سماع کے

قولہ صوفیے در خانقاہ از رہ رسید ✤ مرکب خود برد و در آخر کشید ✤ آبکش داد و علف از دست خویش ✤ نے چو آن صوفی کہ ما گفتیم پیش ✤ احتیاطش کرد از سہو و خباط ✤ چون قضا آید چہ سود از احتیاط ✤ صوفیان درویش بودند و فقیر ✤ کاد فقرا ان یکن کفرا یبیر ✤ اے تو انگر تو کہ سیرے ہین مخند ✤ بر کژی آن فقیر دردمند ✤ از سر تقصیر آن صوفی رمہ خرفروشی در گرفتند آنہمہ ✤ کز ضرورت ہست مرداری مباح ✤ بس فسادی کز ضرورت شد صلاح ✤ ہم در آندم آن خرک بفروختند ✤ لوت آوردند و شمع افروختند ✤ ولولہ افتاد اندر خانقہ ✤ کامشبان لوت و سماع ست و ولہ ✤ چند ازین صبر و ازین سہ روزہ چند ✤ چند ازین زنبیل و این دریوزہ چند ✤ ما ہم از خلقیم جان داریم ما ✤ دولت امشب میہمان داریم ما ✤ تخم باطل را ازان میکاشتند ✤ کان کہ آن جان نیست جان پنداشتند ✤ وان مسافر نیز از راہ دراز خستہ بود و دید آن اقبال و ناز ✤ صوفیانش یک بیک بنواختند ✤ نرد خدمتہاش خوش میباختند ✤ آن یکے پایش ہمی مالید و دست ✤ وان یکے پرسیدش از جاے نشست ✤ وان یکی افشاند گرد از رخت او ✤ وان یکے بوسید دستش را و رو ✤ گفت چون میدید میلان شان بوی ✤ گر طرب امشب نخواہم کرد کے ✤ المعنی آبکش ڈول وغیرہ خباط دیوانگی رمہ گلہ گوسفند لوت بواو معروف طعامہاے لذیذ ولہ سرگشتگی و عشق ایک صوفی مسافر خانقاہ میں آیا مرکب کو اپنے نیچا کے تھان پر لگادیا اور ڈول بھر پانی اسکو پلایا اور اپنے ہاتھ سے گھاس ڈالی نہ اُس صوفی کی طرح جسکا ذکر پہنے اوپر کیا جسنے خادم پر چھوڑ دیا تھا اُسنے اچھی طرح احتیاط سہو و غفلت کی کرلی مگر غریب کیا کرے حکم الہی میں تو احتیاط فائدہ نہیں بخشتی اور صوفی جو خانقاہ کے تھے سب محتاج و فقیر تھے اور حضرت نے فرمایا ہی کہ ایک فقر وہ بھی ہی کہ قریب کفر کبیر کے کردے پس ای تو نگر تو کہ سیر ہی ایسے فقیر پر جو دردمند

محتاج جی کا ہی اُس سے کوئی خلاف شرع ہو تو خبردار اُسپر مت ہنس کہ مضطر و مجبور ہی یہ مقولہ مولانا رح کا ہی آیندہ پھر
رجوع باصل حکایت یعنی دہ گلہ صوفیون کا جو اُس خانقاہ مین تھا از روے کوتاہی سمجھ کے سبب خرفروشی شروع
کی اور اُسکے مرکب کو تاکا اور باتین اپنے مطلب کی بنانے لگے کہ ضرورت مین مردار بھی مباح ہی اور بہت برائیان
ضرورت مین بھلائیان ٹھہری ہین چنانچہ فرمایا فمن اضطر غیر باغ ولا عادٍ فلا اثم علیہ یعنے میتہ حرام ہی مگر جو شخص بھوک
سے مضطر ہو ایسا کہ بدون کھانے مرجائیگا اور کوئی گمراہی و ظلم اُسپر نہین ہی تو میتہ کھا لینا اُسکو روا ہی اسی تاویلین
تسویلین لا یعنی پیدا کر کے اُسی وقت اُسکے گدھے کو بیچ ڈالا اور خوب کھانے لائے اور شمع جلائی چراغ و شمع
روشن کردن کے معنی مراد حاصل کرنیکے بھی ہین آب خانقاہ مین شور پڑ گیا کہ اس رات وہان خوب کھانا ہی اور راگ ہی
اور دندہی امشبان مین الف و نون زائدہ ہی اور وہی لوگ کہتے تھے کہ ہم کہانتک صبر کرین اور تین تین فاقے آخر
تیسرے فاقہ تو حرام بھی حلال ہوتا ہی اور کہانتک زنبیل لیے مانگتے پھرین ہم بھی تو مخلوق ہین ہمارے بھی تو جان
ہی روز دولت اور دون کی مہمان ہوتی ہی اِس رات ہماری مہمان ہی یہ لوگ بیچ باطل کا بو رہے تھے اور اِس سببسے کہ جو
بیجان شی تھی یعنے مردار و حرام اُسکو جاندار سمجھے جیسے جاندار کا کھانا حلال ہی اور بیجان مردار کا کھانا حرام اور وہ
مسافر بیچارہ دور کا چلا ہوا تھکا ماندہ اُسنے یہ اقبال و ناز اِنکا دیکھا اور یہ صوفی ایک ایک کیسی کیسی نوازشین اُسپر کرتے
تھے اور اُسکی خدمت کی نرد کھیلتے تھے کوئی تو اُسکے ہاتھ پانون دباتا تھا کوئی کہتا تھا کہ آپکے آرام سے تو جیتے ہین
کوئی اُسکے اوڑھنے بچھونے کی گرد جھاڑتا تھا کوئی اُسکے ہاتھ منھ کو چومتا تھا جب اُسنے اِنکے میلان خاطر کو اپنی طرف
نہایت دیکھا خوش ہو کے کہا بھلا آج بھی مین طرب نکرونگا تو پھر کب کرونگا دہ کون سا دن ہوگا انخلاف شرح
بحر العلوم مین بجاے سہ روزہ سہ رودہ لکھا ہی قولہ لوت خوردند و سماع آغاز کرد ✤ خانقاہ تا سقف شد پر دود و گرد ✤
دود مطبخ گرد آن پا کوفتن ✤ ز اشتیاق و وجد جان آشوفتن ✤ گاہ دست افشان قدم میکوفتند ✤ گہ بہ سجدہ صفہ را میروفتند ✤ دیر
یابد صوفی آز از روزگار ✤ زان سبب صوفی بود بسیار خوار ✤ جز مگر آن صوفی کز نور حق ✤ سیر خورد و فارغست از ننگ دق
از ہزاران اندکے زین صوفیند ✤ باقیان در دولت او میزیند ✤ چون سماع آمد ز اول تا کران ✤ مطرب آغازید یک ضرب
گران ✤ خر برفت و خر برفت آغاز کرد ✤ زین حرارت جملہ را انباز کرد ✤ زین حرارت پاے کوبان تا سحر ✤ کف زنان خر
رفت خر رفت ای پسر ✤ از رہ تقلید آن صوفی ہمین ✤ خر برفت آغاز کرد اندر حنین ✤ چون گذشت آن نوش و جوش آن
سماع ✤ روز گشت و جملہ گفتند الوداع ✤ خانقہ خالی شد و صوفی بماند ✤ گرد از رخت آن مسافر میفشاند ✤ رخت از حجرہ برون
آورد او ✤ تا بخر بر بندد آن ہمراہ جو ✤ تا رسد در ہمرہان او میشتافت ✤ رفت در آخر خر خود را نیافت ✤ گفت آن خادم
بآبش بردہ است ✤ زانکہ خر دوش آب کمتر خوردہ است ✤ خادم آمد گفت صوفی خر کجاست ✤ گفت خادم ریش
بین جنگے بخاست ✤ گفت خر را من بہ تو بسپردہ ام ✤ من ترا بر خر موکل کردہ ام ✤ بحث با توجیہ کن حجت میار ✤

وانچہ من بسپردمت واپس بیار * از تو خواہم انچہ آوردم تبو * بازدہ انچہ کہ بسپردم تبو * گفت پیغمبر کہ دستت انچہ برد * بایدش در عاقبت باید سپرد * ورنہ از سرکشی راضی باین * نک من و تو خانہ قاضی دین * گفت من مغلوب بودم صوفیان * حملہ آوردند و بودم بیم جان * المعنی پاکوفتن ناچنا دست افشادن علی ہذا صفہ بضم وتشدید دالان ضرب ہندی تال کف زدن تالیان بجانا خنین بفتح گریہ القصہ کھانے کھائے بعد کھانے کے سماع شروع کیا اور ایسا کہ خانقاہ کو چھت تک گرد و دھوین سے بھر دیا اور جنجانہ کا دھوان اُسکے گرد یہ کودتے تھے اور اشتیاق وجد مین اپنی جان مار رہے تھے کبھی دست افشانی کرتے تھے کبھی پاکوبی کبھی سجدہ سے دالان جھاڑتے تھے یعنی لوٹتے چلے جاتے تھے مولانا رح فرماتے ہین کہ ہی بھی تو یہ کہ صوفی مدتون مین اپنی حرص کو زمانہ سے کبھی پالیتا ہی اسی سبب سے بسیار خوار ہوتا ہی مگر وہ صوفی جو نور حق سے سیر ہی اور خوب کھاچکا ہی وہ ننگ و دق سے البتہ فارغ ہوتا ہی کہ بہت سا کھاوے اور ننگ و دق مین پڑے سو ایسے صوفی ہزارون مین بھی بہت کم ہین اور جو باقی ہین سب اُس صوفی کے حق سایۂ دولت مین جیتے ہین گویا اُسکے نام سے بکتے ہین القصہ جب اِس کنارہ سے اُس کنارہ تک حال آیا مطرب نے ایک ضرب گران شروع کی اور خر برفت و خر برفت کہنے لگا اور اِس حرارت مین سب کو ایک کر دیا سب کے یہی دھن بندھ گئی غرض اسی حرارے مین صبح تک کودتے ناچتے رہے اور ای سب سب تالیان بجا بجا کے خر رفت خر رفت ہی کرتے رہے اُس صوفی نے بھی اِنکی دیکھا دیکھی رو رو کے خر برفت کہنا شروع کیا کہ اِسکا رونا کہنا واقعی تھا بس جب جوش سماع اُتر گیا دن ہوا سب الوداع کہکے رخصت ہوگئے خانقاہ خالی ہوگئی یہی صوفی رہگیا کہ گرد اپنے رخت سفر سے جھاڑتا تھا اور اُسکو حجرہ سے باہر نکال کے لایا تا گدھے پر باندھ کے کسی ہمراہی کو ڈھونڈھے اور جلدی ہمراہیون کیطرف جائے ناگہان تھان پر گیا تو گدھے کو نپایا جانا کہ خادم پانی پلانے لیگیا اسواسطے کہ رات اُسنے پانی کم پیا تھا جب خادم آیا صوفی نے پوچھا گدھا کہان ہی کہا ذرا اپنی ڈاڑھی کو تو خیال کر بس آپس مین لڑنے لگے کہا مین نے گدھا تیرے حوالہ کیا ہی اور تجکو اُسپر موکل کیا ہی مفت کی حجت بیفائدہ مت کر کوئی وجہ بھی ہی اگر ہی تو پیش کر مین نے جو تیرے حوالہ کیا ہی وہ میرے حوالہ کر مین نہین جانتا مین تجھ سے لونگا جو کچھ تیرے ساتھ لایا ہون اور جو مین نے تیرے سپرد کیا ہی میرا مجکو پھیر دے کیا حضرت نے نہین فرمایا کہ اگر کسی ہاتھ سے تو کچھ لیجائے اُسکو آخر مین ویسے ہی دیدینا چاہیے اور اگر اپنی سرکشی سے تو اسپر راضی نہین ہی تو مین ہون اور تو اور ابھی قاضی دین کا مکان خادم نے کہا مین دبا ہوا تھا صوفیون نے مجھ پر حملہ کیا مجکو اپنی جان کا خوف تھا بودم کا میم مفعول کا ہی انخلاف شرح مین ز اشتیاق و وجد بعطف ہی میری دانست مین بے عطف اچھا ضرب کو طرب لکھا ہی قولہ تو جگر بندی میان گربکان * اندر اندازی وجوئی زان نشان * در میان صد گرسنہ گردۂ * پیش صد سگ گربۂ پژمردۂ * گفت گیرم کز تو ظلما بستدند * قاصد جان من مسکین شدند * تو نیائی و نگوئی مر مرا * کہ خرت را میبرند اے بینوا

تا خرازہرکہ برد من وا خرم ٭ ورنہ توزیعی کنند ایشان زرم ٭ صد تدارک بود چون حاضر بدند ٭ این زمان ہر یک
باقلیمی شدند ٭ من کرا گیرم کرا قاضی برم ٭ این قضا خود از تو آمد بر سرم ٭ چون نیائی ونگوئی ای غریب پیش آمد
اینچنین ظلم مہیب ٭ گفت واللہ آمدم من بارہا ٭ تا ترا واقف کنم زین کارہا ٭ تو ہمی گفتی کہ خر رفت ای پسر ٭ از ہمہ
گویندگان باذوق تر ٭ باز می گشتم کہ او خود واقفست ٭ زین قضا راضیست مرد عارفست ٭ گفت آنرا جملہ می گفتند
خوش ٭ مر مرا ہم ذوق آمد گفتنش ٭ مر مرا تقلیدشان بر باد داد ٭ کہ دو صد لعنت برین تقلید باد ٭ خاصہ تقلید چنین
بیحاصلان ٭ کابرو را ریختند از بہر نان ٭ عکس ذوق آنجماعت میزدی ٭ وین دلم زان عکس ذوقین میشدی ٭ عکس
چند ان باید از یاران خوش ٭ کہ شوی از بحر بیعکس آبکش ٭ گفت گیرم کز طمع قارون شوی ٭ عاقبت ام اندرون
ہامون شوی ٭ المعنی جگر بند وہ کہ جسمین دل جگر اور پھیپھڑہ وغیرہ ٹنگا ہوتا ہی ہندی گھرا خادم کہتا ہی تو نے ایک جگر بند
خود بلیتون مین ڈالدیا اور پھر اسکا پتہ پوچھتا ہی سو بجھ کے جنمین ایک ٹکیا روٹی کی سو کتون کے سامنے ایک بلی مرغل
صوفی نے کہا مین نے مانا جب وہ ظالم تجھ سے چھینتے تھے اور مجھ مسکین کے درپے ہلاک ہوے تھے تو تو کیون نہین آیا
مجھ سے کیون نہ کہا کہ ای محتاج تیرے گدھے کو پکار رہے ہین تو مین اُنسے گدھا اپنا چھوڑا لیتا اور اگر نہ چھوڑتے
پریشان کرتے تو مین زر دیدیتا اُسوقت وہ موجود تھے سیکڑون تدارک ہو سکتے اور اب تو ہر ایک ہر اقلیم کو چلا گیا اب
مین کسکو پکڑون کسکو قاضی کے پاس لیجاؤن یہ موت تیرے سبب سے مجھپر ٹری تو کیون نہین آیا اور کیون نہین کہا کہ
ای غریب ایسا ظلم مہیب پیش آیا ہی کہا واللہ مین بارہا آیا کہ تجکو ان کامون سے واقف کرون تو یہی کہے جاتا تھا کہ
خر رفت ای پسر اور اور جو کہ رہے تھے اُن سب سے زیادہ تر ذوق کے ساتھ مین لوٹ آتا تھا کہ وہ خود واقف ہی
اور اس حکم قضا سے راضی ہی وہ مرد عارف ہی کہا خر رفت سب ہی کہ رہے تھے مجکو ذوق آیا مین بھی کہنے لگا مجکو انکی
تقلید نے برباد کر دیا ایسی تقلید پر دو سو لعنت خدا کرے اور خاص ایسے بیحاصلون کی جنھون نے آبرو روٹی کیواسطے
کھوئی عکس ذوق اُس جماعت کا میرے دل پر پڑتا تھا اور یہ دل میرا اُس عکس سے پر ذوق ہوتا تھا یہ مقولہ مولانا کا
کا ہی کہ عکس یاران خوش کا اچھا ہوتا ہی اور یہانتک کہ بیعکس کے خود پانی دریا سے بھرنے لگے اور محتاج عکس کا نہو کہا
مین نے مانا کہ تو لالچ کر کرکے چاہے قارون ہی کیون نہو جاے لیکن آخر کار ایکدن زمین ہموار مین ضرور جانا ہی جو گور
ہی قولہ عکس کا دل زد تو آن تقلید دان ٭ چون پیاپے شد شود تحقیق آن ٭ تا نشد تحقیق از یاران مبر ٭ از صدف
مگسل نگشتہ قطرہ در ٭ صاف خواہی چشم وعقل وسمع را ٭ بر دران تو پردہاے طمع را ٭ زانکہ آن تقلید صوفی از طمع
عقل او بربست از نور لمع ٭ زانکہ صوفی را طمع بردش زراہ ٭ ماند در خسران کارش شد تباہ ٭ طمع لوت وطمع آن
ذوق وسماع ٭ مانع آمد عقل او را ز اطلاع ٭ گر طمع در آینہ برخاستی ٭ در نفاق آن آئنہ چون ماستی ٭ گر ترازو را
طمع بودے بمال ٭ راست کے گفتی ترازو وصف حال ٭ ہر نبی میگفت با قوم از صفا ٭ من نخواہم مزد پیغام از شما

من دلیلم حق شمار امشتری ✦ وادحق دلالیم ہر دو سری ✦ ہست مزد کار مردلال را ✦ مزد باید داد تا گوید سزا ✦ چیست
مزد کار من دیدار یار ✦ گرچہ خود بوبکر بخشد چل ہزار ✦ چل ہزار او نباشد مزد من ✦ کے بود شبہ شبہ دُر عدن ✦ یک حکایت
گویمت بشنو بہوش ✦ تا بدانی کہ طمع شد بند گوش ✦ ہر کرا باشد طمع الکن شود ✦ باطمع کے چشم دل روشن شود ✦ پیش
چشم او خیال جاہ وزر ✦ ہمچنان باشد کہ موا ندر بصر ✦ جز مگر مستی کہ از حق پر بود ✦ گرچہ بدہی گنجہا او حر بود ✦ ہر کہ
از دیدار برخوردار شد ✦ این جہان در چشم او مردار شد ✦ لیک آن صوفی ز مستی دور بود ✦ لاجرم از حرص او بی نور
بود ✦ صد حکایت بشنود مدہوش حرص ✦ در نیاید نکتہ در گوش حرص ✦ المعنی شبہ بفتحتین پوت عدن نام دریا

دُر خیز الکن بالفتح گونگا یہ سب مقولات مولانا رح کے ہین فرماتے ہین کہ عکس جو اول پڑتا ہی وہ تقلید ہی اور جو چھنا
ہو تو وہ تحقیق ہی اُسکو تقلید مت جان اور جبتک تحقیق حاصل نہو جاے یارون سے جدا مت ہو اور جبتک
قطرہ در نہو جاے سیپی سے الگ مت ہو اور اگر چشم وعقل وسمع کو صاف کرنا چاہتا ہی تو پردے طمع کے پھاڑ ڈال
اسواسطے کہ اُس صوفی کی تقلید نے لالچ سے اُسکی عقل کو بند کر دیا کہ اُسپر چمک نور تحقیق کی نہ پڑی صرف تقلید ہی
تھی اور اس سبب سے کہ طمع نے اُسکو بیراہ کر دیا بس خسران وزیانکاری مین پڑا اور کام خراب ہوا وہ طعام بھی
اسکا طمع اور وہ ذوق وسماع بھی طمع لاجرم اُسکی عقل کی مانع ہوئی جو اطلاع کرتی کہ یہ طمع ہی خراب کریگی عقل
تو ایک آئینہ ہی اور اگر آئینہ مین طمع پیدا ہوا کرتی تو نفاق مین وہ آئینہ کب لائق ہوتا کہ گویہ آپ کو اچھا جانے
مگر وہ عیب جتا ہی دیتا ہی ایسے ہی ترازو اگر اُسکو طمع مال کی ہوتی تو ترازو وصف حال یعنے کمی بیشی کو برا ست
درست کیون بیان کردیتی ایسا ہی حال عقل کا ہی ہر نبی یہی کہتے رہے اپنی قوم سے صاف صاف مین تمسے
مزدوری اس پیغام کی نہین چاہتا ہون کما فی القرآن لا اسألکم علیہ اجرا ان اجری الا علی اللہ مین نہین مانگتا ہون
تمسے اسپر مزدوری میری مزدوری نہین ہی مگر اللہ پر مین تو دلیل ہون اور اللہ تعالی مشتری اُسنے میری دلالی مجکو
ہر دو سر دیدی ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ دلال دلیل ایک ہی بات ہی دلال
کی مزدوری اُسکے کام کی ہوتی ہی بس مزدوری دینا چاہیے تو لائق بات کہے اور خرید فروخت کرادے حضرت
فرماتے تھے ہماری مزدوری دیدار یار کا ہی اس سے کیا ہوتا ہی جو ابوبکر نے چالیس ہزار درم ہمکو بخشدیے جیسا کہ
حدیث مین آیا ہی ما نفعنی مال احد ونفعنی مال ابوبکر کسی کے مال نے مجکو نفع نہین دیا اور ابوبکر کے مال نے مجکو
نفع دیا اور فرماتے تھے اُسکے چالیس ہزار میری مزدوری کب ہوسکتے ہین بھلا پوت کہان اور در عدن کہان
اب ایک حکایت تجہ سے کہون خوب ہوش سے سن تو تو جانے کہ طمع بڑی بند گوش ہی کسی کی بات نہین سننے
دیتی اور جسکو طمع ہوگی وہ گونگا بھی ہوگا کہ کسی سے حق بات نہین کہنے دیگی نہ طمع والے کا دل روشن ہوتا ہی
کے سامنے خیال جاہ وزر کا ایسا ہی جیسے آنکھ کا بال جسکو پر بال کہتے ہین کہ سوجھنے نہین دیتا بلکہ [illegible]

کھونے نہ دیتا ہان وہ مست کہ مستی حق سے بھرا ہوا ہی اگرچہ اُسکو تو خزانے کے خزانے دیدے تب بھی وہ آزادی
حق بات سے کبھی نہ چوکیگا کسواسطے جو کوئی دیدار سے بہرہ ور دار و متمتع ہوا یہ جہان اُسکی نظر مین مردار و جیفہ ہو گیا
لیکن وہ صوفی مستی سے دور تھا لاجرم بسبب حرص کے بے نور تھا اب کہتے ہین جو شخص کہ حرص مین مدہوش ہی
اُسکے حرص کے کان مین یہ باتین ہماری برابر ایک نقطہ بھی نہین آئینگی نقطہ نکتہ دونون ایک معنی مین ہین

قصہ اُس مفلس کا کہ زندان مین تھا اور زندانی اُس سے فریاد و فغان مین

قولہ بود شخصے مفلسے بے خان و مان * ماندہ در زندان و بند بے امان * لقمہ زندانیان خوردی گزاف * بہر بد
خلق از طمع چون کوہ قاف * زہرہ نے کس را کہ لقمہ نان خورد * زانکہ آن لقمہ ربا چابک برد * ہر کہ دور از دعوت
رحمٰن بود * او گدا چشمست اگر سلطان بود * مر مروت را نہادہ زیر پا * گشتہ زندان دوزخی زان نان ربا * گر گریزی
بر امید راحتی * زان طرف ہم پیشت آید آفتی * ہیچ گنجے بے دد و بے دام نیست * جز بخلوت گاہ حق آرام نیست
کنج زندان جہان ناگزیر * نیست بے پا مزد و بے دق الحصیر * واللہ از سوراخ موشے در روی * مبتلائی گربہ
چنگالے شوی * آدمی را فربہی ہست از خیال * گر خیالاتش بود صاحب جمال * در خیالاتش نماید ناخوشی *
میگدازد ہمچو موم از آتشے * در میان مار و کژدم گر ترا * با خیالات خوشان دارد خدا * مار و کژدم مر ترا مونس شود *
کان خیالت کیمیاے مس شود * المعنی پا مزد مزدوری یا دق الحصیر بوریا کوبی جو کوئی نیا گھر بناتا ہی اور لوگونکی
دعوت کرتا ہی اُسکو عجم بوریا کوبی عرب دق الحصیر کہتے ہین و بمعنی محنت و مشقت نیز ایک شخص مفلس بیخانمان بند
زندان بے امان مین مقید ہوا اور قیدیون کے لقمے بیہودگی سے کھاتا تھا کسی کو کھانے نہین دیتا اس طمع کے
سبب سے مخلوق کے دل پر ایسا بھاری تھا جیسے کوہ قاف ایسی کسی کی مجال نہ تھی کہ لقمہ اپنی روٹی کا کھالے اس
سبب سے کہ وہ لقمہ ربا فوراً لیجاتا تھا اور سچ ہی جو کوئی دعوت رحمٰن سے دور پڑتا ہی وہ گدا چشم ہی چاہے بادشاہ ہی
کیون نہو یعنے جو خوان نعمت خدا سے جو صبر ہی سیر نہین ہوتا ہی وہ گرسنہ چشم ہی رہتا ہی اسنے مروت کو پانون تلے
رکھا تھا لہذا اس نان ربا کے سبب سے زندان زندانیون پر دوزخ تھا اب مقولات مولانا رح کے ہین کہ یہ دنیا
عجب دار المحن ہی اگر تو کسی طرف کو بامید راحت بھاگے تو اُسطرف سے بھی کوئی نہ کوئی آفت پیش آتی ہی دیکھو خزانہ
بڑی عزیز و دلپذیر شی ہی لیکن یہ بھی بے دد و دام اور درندون گزندون کے نہین بس سوا خلوتگاہ خدا کے کہین آرام
نہین ہی یہ گوشہ زندان جو جہان ہی اور سب کو اسمین مقید ہونا ناگزیر یہ بھی تو مزدوری و محنت و مشقت سے
خالی نہین مولانا رح فرماتے ہین کہ واللہ اگر کہین چوہے کا سوراخ ڈھونڈھ کے گھس رہیگا تب بھی تو کسی گربہ
چنگال کے چنگل مین پھنسیگا ایسی غیر مامون یہ جگہ ہی آدمی کی فربہی و خوبی خیالات سے ہی مگر جبکہ وہ خیالات صاحب
جمال ہون نور الٰہی سے آراستہ پیراستہ اور اگر خیالات ناخوش دنیوی ہین تو خود اُنمین ایسا گلتا رہیگا جیسے آگ

مین موم اگر تجکو خدا تعالی مار وکژدم مین رکھے درانحالیکہ خیالات تیرے خوش ہین تو مار وکژدم تیرے مونس
ہوجا ئینگے کسواسطے کہ وہ خیال تیرے مس کے کیمیا ہین مار وکژدم کی کھوٹی عادتون کو قلب کردینے والے انخلاف
شرح مین واسطہ اسکی جگہ از لکھا ہی قولہ صبر شیرین از خیال خوش شدست ✤ کان فرج دان تازگی پیش آمدست ✤
آن فرج آید ز ایمان در ضمیر ✤ ضعف ایمان ناامیدی و زحیر ✤ صبر از ایمان بیابد سر کلہ ✤ حیث لا صبر فلا ایمان لہ ✤
گفت پیغمبر خداش ایمان نداد ✤ ہر کرا نبود صبوری در نہاد ✤ آن یکے در چشم تو باشد چو مار ✤ ہم وے اندر چشم
آن دیگر نگار ✤ زانکہ در چشمت خیال کفر اوست ✤ وان خیال مومنے در چشم دوست ✤ کاندرین یک شخص ہر دو
فعل ہست ✤ گاہ ماہے باشد او وگاہ شست ✤ نیم او مومن بود نیمیش گبر ✤ نیم او حرص آوری نیمیش صبر ✤ گفت
یزدانت فمنکم مومن ✤ باز منکم کافر گبر کہن ✤ ہمچو گاوے نیمہ جلدش سیاہ ✤ نیمہ دیگر سپید و ہمچو ماہ ✤ ہر کہ این نیمہ
بہ بیند رد کند ✤ ہر کہ آن نیمہ بہ بیند کد کند ✤ از جمال یوسف اخوان بس نفور ✤ لیک اندر دیدۂ یعقوب نور ✤
از خیال بد نظر شان زشت دید ✤ چشم فرع و چشم اصلی ناپدید ✤ چشم ظاہر سایۂ آن چشم دان ✤ ہر چہ آن بیند بگردد
این بدان ✤ سایہ صلست فرع اما کجا ✤ سایہ با خورشید پا دار د بجا ✤ تو مکانے اصل تو در لامکان ✤ این دکان
بر بند و بکشا آن دکان ✤ شش جہت مگریز زیرا در جہات ✤ ششدرست و ششدرہ ماتست مات ✤ این سخن
را نیست حد زندانیان ✤ مضطر اند از دست آخر قلتبان ✤ المعنی زحیر بفتح بمعنی ناخوش نیمہ نصف و طرف و
جانب ششدرہ وہ جگہ جہان سے رہائی محال ہو مجازاً عاجز و متحیر قلتبان بالفتح بے غیرت و بیحیا و دیوث
فرماتے ہین دیکھو صبر سے تلخ چیز یہ کبھی خیال خوش ہی سے شیرین ہوگیا ہی جانتے ہین کہ کشود و تازگی اسکے
ساتھ لگی ہوئی ہی اور پیش آمدہ اور وہ فرح ایمان سے دلمین آتی ہی جسقدر ایمان قوی ہو اور اگر ایمان ضعیف ہی
تو ناامیدی و ناخوشی ہی صبر ایمان سے سر کا تاج پاتا ہی اور جہان صبر نہین ہی وہان ایمان بھی نہین ہی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہی جسکی ذات مین صبوری نہین ہی جان لو کہ خدا نے اُسکو ایمان بھی نہین دیا یہ دوسری
تمہید ہی مثلاً ایک شخص تو تیری نظر مین مثل مار کے ہی اور وہی دوسرے کی آنکھ مین نگار ہی اسوجہ سے کہ تیری آنکھ مین
تو اُسکے کفر کا خیال جما ہی اور جو اُسکا دوست ہی اُسکی آنکھ مین خیال اُسکے مومن پن کا ہی اسواسطے کہ اس ایک
شخص مین دونون فعل ہین کبھی وہ ماہی ہوجاتا ہی کبھی کانٹا مچھلی پکڑنے کا اب ایک جانب اُسکے مومن ہی اور
ایک جانب کافر بس وہ نیمہ جو کفر ہی وہ حرص و آز ہی اور جو نیمہ مومن وہ صبر دیکھو اللہ تعالی نے بھی فرمایا ہی
ہو الذی خلقکم فمنکم مومن و منکم کافر وہ اللہ ایسا ہی جسنے تم کو پیدا کیا پس بعض تم سے مومن ہین اور بعض تم ہی سے
کافر جیسے کوئی بیل کہ نصف جلد اُسکی سیاہ ہو اور نصف سپید ہمچو ماہ جو کوئی اس نصف سیاہ کو دیکھیگا رد کریگا اور
جو اُس نصف سپید کو دیکھیگا پسند کریگا خیال کرو جمال یوسف کا بھائیون کی آنکھ مین کیسا نفور تھا اور

یعقوبؑ کی آنکھون کا نور اُنکے خیال بد تھے اُنکی نظر نے اُنکو بد صورت دیکھا اُنکی اصلی آنکھ جو بینا نور خدا کی ہی
اور یہ ظاہری آنکھ جو فرع اصلی کی ہی دونون کم تھین اِس چشم ظاہر کو اُسی اصلی آنکھ کا سایہ جانو وہ جو کچھ دیکھتی ہی
یہ چشم ظاہر اُسی طرف کو پھر جاتی ہی جیسے سایہ ذات کے ساتھ پھرتا ہی آب فرماتے ہین کہ فرع اصل کا سایہ تو فرود
ہی لیکن یہ کہان ہوتا ہی کہ جہان خورشید قدم رکھے وہان سایہ بھی پانون رکھے تو ہی تو مکان لیکن اصل تیری لامکان
ہی بس اِس دکان کو بند کر اور اُس دکان کو کھول شش جہت مین سے کسی جہت کیطرف مت بھاگ کسواسطے
کہ جہات مین ششدر رہی جس سے رہائی ممکن نہین لہذا انجام اِسکا مات ہی مات ہی اور لامکان ہیجہت اب گریز
ہی اِس سخن کی تو حد نہین لیکن قیدی اُس گدھے بیحیا کے سبب سے نہایت مضطر ہین اُنکی فکر کر

شکایت کرنا زندانیون کا وکیل قاضی کے سامنے اُس مفلس کے غلبہ سے

قولہ با وکیل قاضی ادراک مند * اہل زندان در شکایت آمدند * کہ سلام ما بقاضی بر کنون * باز گو آزار ما زین
مرد دون * کاندرین زندان بماند او مستمر * یاوہ تاز و طبل خوارست و مضر * مرد زندانی نیابد لقمۂ * ور بصد حیلت
گشاید طعمۂ * در زمان پیش آید آن دوزخ گلو * حجتش اینکہ خدا گفتہ کلوا * چون مگس حاضر شود در ہر طعام *
از وقاحت بیصلا و بے سلام * پیش او ہیچ ست لوت شصت کس * گر کند خود را اگر گوئیش بس * زین
چنین قحط سہ سالہ داد داد * ظل مولانا ابد پاینده باد * کو ز زندان تا رود این گاومیش * یا وظیفہ کن ز وقفے
لقمہ ایش * ای ز تو خوش ہم ذکور و ہم اناث * داد کن المستغاث المستغاث * المعنی طبل خوار بسیار خوار وقاحت
بفتح بیشرمی صلا آواز طعام و انعام ذکور مرد اناث زن تھے وکیل قاضی ادراک مند سے قیدیون نے شکایت
کی کہ ہمارا سلام قاضی کے پاس لیجا اور اب اُس سے ہمارا رنج و آزار جو اِس ناچیز سے ہی بیان کر کہ اِس زندان
مین وہ مدت سے ہی بیہودہ دوڑنے والا اور بسیار خوار اور ضرر پہونچانے والا اگرچہ قیدی لوگ کتنے ہی حیلے کرکے
اپنا کھانا کھولین مگر ایک لقمہ نہین کھا پاتے جہان کھانا کھولا فوراً وہ دوزخ گلو آموجود ہوتا ہی اور بڑی حجت
اُسکی یہی کہ خدا نے کلوا فرمایا ہی پھر کیسے نہ کھاؤن ہر کھانے پر مکھی کیطرح حاضر اور ایسا بے شرم کہ نہ کوئی
اُسکو صلا کہتا ہو نہ کوئی سلام تا سہارا اپنا لے اُس کے سامنے ساٹھ آدمیون کا کھانا کچھ چیز نہین اور اگر
اُس سے کہو کہ بس کر تو بہرا بنجاتا ہی سنتا ہی نہین گویا قحط سہ سالہ ہی ہم اِس سے فریاد ہی فریاد کرتے ہین
خدا سایہ ہمارے مولی کا ہمیشہ رکھے یہ دعا قاضی کو ہی حکم ہو کہ یہ بھینس قید خانہ سے نکالدی جاوے یا کسی
وقفی لقمہ سے اِسکا وظیفہ ہو جاوے اے قاضی سارے مرد و زن شہر کے تجھ سے خوش ہین ہمارے حق مین بھی انصاف
کر خاص تو ہی ہمارا مستغاث ہی ای فریاد خواستہ شدہ و اور تکرار بنظر مبالغہ الخلافت شرح مین بصلاح لکھا ہی پیر
دانست مین صلا بوجہ ذکر طعام کے بہتر ہی قولہ سوئے قاضی شد وکیل با نمک * گفت با قاضی شکایت یک بیک

خواندا ورا قاضی از زندان بہ پیش * پس تفحص کرد از اعیان خویش * گشت ثابت پیش قاضی آنہمہ * کہ نمودند از شکایت آن رمہ * گفت قاضی خیز زین زندان برو * سوے خانہ مردہ ریگ خویش شو * ہمچو ابلیسی کہ میگفت ای سلام * رب انظرنی الی یوم القیام * اندرین زندان دنیا من خوشم * تاکہ دشمن زادگان را می کشم * ہر کہ او را قوت ایمانی بود * وز براے زادرہ نانی بود * می ستانم گہ بمکر و گہ بہ ریو * تا بر آرند از پشیمانی غریو * گہ بدرویشی کنم تہدید شان * گہ بزلف و خال بندم دید شان * قوت ایمانی درین زندان کمست * وانچہ ہست از قصد این سگ در خمست * از نماز و صوم و صد بیچارگی * قوت ذوق آید برو یکبارگی * استعیذ اللہ من شیطانہ * قد ہلکنا آہ من طغیانہ * ہر کہ سرد کرد میدان کو درشت * دیو پنہان گشت اندر زیر پوست * یک سگست و در ہزاران میرود * ہر کہ در وے رفت او آن میشود * چون نیابد صورت آید در خیال * تا کشاندان خیالت در وبال * از خیالات تومی آید بلا * چون خیال فاسد آمد جا بجا * گہ خیال فرجہ و گاہے دکان * گہ خیال علم و گاہے خان ومان * المعنی مردہ ریگ ناچیز و فرومایہ و میراث مردہ غرض وہ وکیل بانمک کہ مراد اسکی نمکینی گفتار سے ہی قاضی کے پاس گیا اور ایک ایک کی شکایت قاضی سے کہی قاضی نے اسکو اپنے پاس بلایا اور اپنے سرداروں اور اہلکاروں سے اسکے حال کی جستجو کی جملہ باتین جو کہی گئی تھین اس رمہ زندانیون کے شکایت کی سب ثابت ہوئین قاضی نے اس سے کہا اٹھ یہان سے چلا جا اور تیرا گھر جو مردہ ریگ ای میراثی ہی وہان کو جا جیسے ابلیس خدا تعالی سے کہتا تھا کہ ای سلام کہ یہ بھی ایک نام خدا تعالی کے نامون سے ہی ای پروردگار میرے مجکو قیامت تک مہلت دے مین اس زندان دنیا مین خوش ہون تا اپنے دشمن زادون کو جو انسان آدم زاد ہی مارتا رہون جسکے پاس قوت ایمان کا دیکھون او زادرا آخرت کے لیے ایک روٹی وہ اس سے کبھی مکر کر کے کبھی فریب کر کے چھینتا رہون تو پشیمانی کیوقت شور و غوغا کرین کبھی محتاجی سے انکو ڈراؤن کبھی انکی آنکھین زلف و خال محبوبون سے بند کرون کما قال اللہ تعالی الشیطان یعدکم الفقر و یامرکم بالفحشاء قوت ایمان کا اس زندان مین کم ہی اور جو کچھ ہی اس کتے کے قصد سے مٹکے مین چھپا ہوا ہی یعنے کتب شرع مین بس نماز و روزہ اور سیکڑون بیچارگیون سے جہان ذرا بھی ذوق آیا یہ یکبارگی سب لیجاتا ہی مین پناہ چاہتا ہون اللہ سے اسکے شیطان سے تحقیق ہلاک ہوے ہم اسکے طغیان سے جو خیر تجکو راہ خدا سے سرد و سست کر دے خوب جانے رہ کہ اسمین شیطان دخیل ہی اور اس پوست کے نیچے ضرور دیو چھپا ہوا ہی یہ وہ کتا ہی کہ ہی تو ایک اور ہزارون مین جاتا ہی اور جو شخص کہ یہ اسمین گھسا وہ بھی وہی ہو جاتا ہی اور جب یہ نہین آتا ہی تو اسکی صورت عالم خیال مین آتی ہی وہی جو خواب مین دیکھتے ہین تا وہ خیال تجکو وبال مین ڈالے جیسا کہ احتلام سے ہوتا ہی خیالات سے بلا آتی ہی سو وہ خیال فاسد کیطرح جا بجا ہی کبھی خیال فرجہ کا اور کبھی دکان کا کبھی خیال علم کا کبھی خان ومان کا قولہ گہ خیال مکسب سوداگری * گہ خیال تاجری دادری * گہ خیال نقرہ و فرزند و زن

گہ خیال بوالفضول و بوالحزن * گہ خیال کالہ و گاہے تماش * گہ خیال مفرش و گاہے فراش * گہ خیال آسیا و باغ و راغ * گہ خیال مینغ دماغ و لینغ ولاغ * گہ خیال آشتی و جنگہا * گہ خیال نامہا و ننگہا * ہین برون کن از سر این تخیلہا * ہین بروب از دل چنین تہا یلہا * ہین بگو لاحولہا اندر زمان * از زبان تنہا نہ بل از عین جان * المعنی مکسب بالفتح جاے کسب قماش بضم رخت و اسباب و متاع خانہ مفرش بالفتح جامۂ خواب و بستر و فرش و جامہ دان فراش جامہ خواب و بساط راغ بفتح جنگل باغ مینغ بخار و کوہ لینغ بالکسر بد دل لاغ ہزل و ظرافت پھر بیان اُنھین خیالات فاسدہ کا ہی کہ کبھی خیال کسب تاجری کا ہی کبھی خیال سوداگری و حکومت کا کبھی خیال نقرہ اور فرزند و زن کا کبھی خیال بوالفضول جنکو خیال پلاد کہتے ہین بیفائدہ کبھی وہ خیال جنسے رنج پیدا ہوتے کبھی خیال کالا کا کبھی متاع گھر کا کبھی خیال بستر خواب اور کبھی فرش فروش کا کبھی خیال پنچکی کا جو ولایت مین اکثر لوگون کے ہوتی ہین اور کبھی باغ و راغ کا کبھی خیال بادل کا اور کبھی نامردی و خوش طبعی کا جیسے خوش طبع لوگ لطیفے تراشتے رہتے ہین کبھی خیال صلح کا اور کبھی لڑائیون کا کبھی خیال نام کا کبھی ننگ کا اب فرماتے ہین خبردار ان خیالون کو اپنے سر سے نکال ڈال اور خبردار دل کو ان تبدیلیون سے جھاڑ کے صاف کر اور خبردار ہنگام صدور ایسے خیالات کے لاحولین پڑھا کر اور فقط زبان ہی سے نہین بلکہ عین جان سے

تتمہ قصہ مفلس زندانی کا قاضی کے ساتھ

قولہ گفت قاضی مفلسے را وانما * گفت اینک اہل زندانت گوا * گفت ایشان متہم باشند چون * میگریزند از تو میگریند خون * وز تو میخواہند تا ہم وارہند * زین غرض باطل گواہی میدہند * جملہ اہل محکمہ گفتند ما * ہم بر ادبار و بر افلاسش گوا * ہر کرا پرسید قاضی حال او * گفت مولا دست ازین مفلس بشو * گفت قاضی کش بگردانید فاش * گرد شہر این مفلست و بس قلاش * کو بکو او را منادیہا کنید * طبل افلاسش بہر جا بر زنید * ہیچکس نسیہ بنفروشد بدو * قرض ندہد ہیچکس او را تسو * ہر کہ دعوی و آردش اینجا بفن * ہیچ زندانش نخواہم کردمن * پیش من افلاس او ثابت شدست * نقد و کالا نیستش چیزے بدست * المعنی ہا اسم فعل امر ہی بمعنی بگذار قلاش بفتح مرد مفلس و بے نام و ننگ تسو نرم و ہموار نسیہ بالکسر ہندی اُدھار قاضی نے اُس مفلس سے کہا کہ اپنی مفلسی بیان کر کہا تیرے زندان کے زندانی ہی میرے گواہ موجود ہین قاضی نے کہا وہ تو ہمارے نزدیک متہم ہین اِس سبب سے کہ تجھ سے دور دور بھاگتے ہین اور تیری شکایت سے خون روتے ہین اور چاہتے ہین کہ ہم اِس سے چھوٹ جائین اِس غرض سے جھوٹی گواہی دیتے ہین یہ سُنکے تمام اہل محکمہ نے کہا اِسکو چھوڑ دے ہم سب اِسکے ادبار و افلاس پر گواہ ہین پھر جس سے قاضی نے اُسکا حال پوچھا سب نے کہا کہ ای مولا اِسکو چھوڑ دے بس قاضی نے حکم دیا کہ اِسکو شہر مین پھراؤ کہ یہ مفلس اور نہایت بے نام و ننگ ہی

گلی گلی منادی کردوا اور ہر جگہ اسکی مفلسی کا ڈنکا بجادو کوئی اسکے ہاتھ کچھ اُدھار نہ بیچے نہ قرض دے نہ نرمی ہمواری
کرے بعد اسکے جو کوئی دعوی اسکے دائوپیچ کا ہمارے سامنے لائیگا ہم کبھی اُسکو قید نہین کرینگے ہمارے نزدیک
اُسکی مفلسی ثابت ہوچکی اسکے پاس نہ نقد ہے نہ اسباب ہے محض تہیدست ہے الخلاف شرح بحر العلوم مین صاحب
مفلسی را دائما لکھا ہے ظاہرا اسکے کچھ معنی نہین ہوسکتے ہین اسکو وانما سمجھتا ہون اور سوال قاضی کا اور ادبار کو
ادبار لکھا ہے قوله آدمی در حبس دنیا زان بود ٭ تا بود کافلاس او ثابت شود ٭ مفلسی دیو را نیز دان ما ٭ ہم منادی کرد
در قران ما ٭ کو دغا و مفلس ست و بدسخن ٭ هیچ با او شرکت و سودا مکن ٭ ور کنی او را بہانہ آوری ٭ مفلس ست او ضرر
از وے کے بری ٭ حاضر آوردند چون فتنه فروخت ٭ اشتر کردی که هیزم میفروخت ٭ کرد بیچاره بسے فریاد کرد ٭
هم موکل را بدانگے شاد کرد ٭ اشترش بردند از هنگام چاشت ٭ تا شب و افغان او سودے نداشت ٭ بر شتر
بنشست آن قحط گران ٭ صاحب اشتر پے اشتر دوان ٭ سو بسو و کو بکو میتاختند ٭ تا همه شهرش عیان بشناختند ٭
پیش هر حمام و هر بازارگه ٭ کرده مردم جمله در شکلش نگه ٭ ده منادی گر بلند آوازیان ٭ ترک و کرد و رومیان و تازیان
جلگان آوازها برداشته ٭ کاینهمه تخم جفاها کاشته ٭ بینوائی بدادائے بیوفا ٭ نان ربائے نرگدائے بیحیا ٭
مفلس ست و او ندارد هیچ چیز ٭ قرض تا ندهد کسے او را بشیز ٭ ظاهر و باطن ندارد حبه ٭ مفلسے قلبے دغاے دبه ٭
هان و هان با او حریفے کم کنید ٭ چونکه گاو آرد گره محکم زنید ٭ در بحکم آرید این پژمرده را ٭ من نخواهم کرد زندان مرده
را ٭ خوش دمست او و گلویش بس فراخ ٭ با شعار نو دثار شاخ شاخ ٭ گر بپوشد بهر مکر آنجامه را ٭ عاریه ست او تا فریبد
عامه را ٭ حرف حکمت بر زبان نا حکیم ٭ حلهاے عاریت دان ای سلیم ٭ گرچه دزدے جامه پوشیده است ٭
دست تو چون گیرد آن ببریده دست ٭ چون شبانگه از شتر آمد بزیر ٭ کرد گفتش منزلم دورست و دیر ٭ بر نشستی اشترم را
از پگاه ٭ جو رها کردم کم از اخراج کاه ٭ المعنی دیتہ ہی کیہ برنشستن سوار ہونا فرماتے ہین آدمی کو جو اس مجلس
دنیا مین حبس کیا ہے اس سبب سے ہے کہ اسکا افلاس ثابت ہوجاے کہ کچھ نقد و متاع اعمال صالحہ سے جمع کرتا
ہے یا نہین جیسے اس مفلس کو قید کیا تھا شیطان اسکی مفلسی کی خود خدا تعالی نے قرآن مین جو ہم پر
نازل کیا ہے منادی کردی ہے کہ وہ سراسر دغا اور مفلس اور بدسخن ہے یعنے بات سے پلٹ جانیوالا اُسکے ساتھ کوئی شرکت
خرید و فروخت مت کرو چنانچہ قیامت کے دن کہیگا فلا تلوموني ولوموا انفسكم ما انا بمصرخكم وما انتم بمصرخي اني كفرت بما
اشرکتموني من قبل یعنے وقت الزام دینے آدمی کے کہیگا مت ملامت کرو تم مجکو اور ملامت کرو اپنی ہی ذاتو کو مین تمہارا
دکھ روکنے والا نہین ہون نہ تم میرا دکھ مٹانیوالے ہو جیسے میرے شریک ہوے ہو مین تو اس سے بہت پہلے کافر ہوچکا
ہون یہ ایسا شخص ہے جو اسکی شرکت کرتا ہے تو حیلہ جو بہانہ آور ہے تو نہین جانتا وہ مفلس ہے اس سے
نفع کیا اٹھا یگا اب اس مفلس نادانی کی تشہیر کا حال سن کہ جب اس فتنه کی گٹھری تو یک دہقانی کا اونٹ

جو لگڑ پان بیچا تھا پکڑ لائے اُس دہقانی نے بہت واویلا کی اور سپاہی کا دل بھی ایک دانگ ویسے خوش کیا کچھ فائدہ
نہ ہوا القصہ اُسکے اونٹ کو وقت چاشت سے رات تک رکھا یہ بیچارہ شور و افغان کرتا رہا سود مند نہوا آخر اونٹ
پر وہ قحط گران جو مرادا اُسی بسیار خوار سے ہی سوار ہوا اور مالک اونٹ کا پیچھے پیچھے دوڑتا جاتا تھا اور اُس قحط گران
کو ہر طرف گلی گلی پھرایا تو تمام شہر نے اُسکو ظاہر پہچان لیا ہر حمام کے سامنے اور جہان جہان بازار تھی سب مین لیگئے
کہ سب لوگون نے اُسکی شکل صورت دیکھ لی دس منادی کرنیوالے بلند آواز بیان کر رہے تھے ہر زبان کے تاترک
و کرد اور رومی و تازی سب سنین اور سمجھین سب نے آوازین لگائین کہ یہ دم ہی جسنے تخم جفا کے بوئے ہین یہ ایک بنیوا
بد ادا بیوفا ہی نان ربا تم گدا ہیجا نہ گدا اگدا اے دلیر مفلس ہی اسکے پاس کچھ نہین ہی اسکو کوئی ہرگز ایک کوڑی قرض
نہ دینا نہ ظاہر اسکے پاس کچھ ہی نہ باطن نہ اسکے پاس کوئی حبہ یہ مفلس ہی کھوٹا ہی اور دغا اور کپٹ دغا کا خبردار خبردار کوئی
اسکو اپنا یار نہ بنانا اور جب یہ گھاس لیکے تمہارے یہان آوے تم اپنی گانٹھ مضبوط کر لینا اور اگر کسی سبب سے اس
مرغلی کو یہان لاؤ گے مین اس مردہ کو ہرگز قید نکرونگا بڑا خوش دم ہے خوشامدی و چرب زبان ہی اور خلق اسکا نہایت
پھیلا ہوا شعار نو و تازہ رکھتا ہی لیکن دثار ٹکڑے ٹکڑے ہی اسواسطے کہ شعار ظاہری سے لوگونکو ٹھگتا فریب دیتا ہی
شعار اوپر کا کپڑا دثار نیچے کا اگر مکر کی راہ سے اُس نے جامہ کو پہنتا ہی تو اسوجہ سے کہ وہ عاریت جامہ عام کے غرض
مین کام آوے حکیم ہی نہین حکمت کی باتین زبان پر ہے سب لباس اُسکے عاریتی ہین ای سلیم اسپر دھوکا مت کھا
اگرچہ جامہ ذردی کا پہنے ہی لیکن تیری دستگیری کیسے کرے کہ ہاتھ کٹا ہوا ہی الغرض جب رات ہوئی وہ اونٹ
سے اُترا اونٹ والے نے کہا کہ میرا گھر دور ہی اور مجھکو بہت دیر ہوئی تو صبح سے میرے اونٹ پر سوار ہی خیر مین سے
دانہ چھوڑا خرچ کاہ سے تو کم نہین ہونا چاہیے گھاس کے خرچ کو تو کچھ دے اختلاف شرح مین بر زبان سکے بعد
واو عطف کا نہین ہی جس سے مصرع ناموزون ہی اور گفتش کو گفتن لکھا ہی قولہ گفت تا اکنون چہ میکردیم پس *
ہوش تو کو نیست اندر خانہ کس * طبل افلاسم بچرخ سابعہ * رفت تو نشنیدۂ این واقعہ * گوش تو پر بودہ است از
طمع خام * پس طمع کر میکند کور ای غلام * تا کلوخ و سنگ بشنید این بیان * مفلس ست و مفلس ست این قلتبان *
تا بشب گفتند و در صاحب شتر * بر نزد کو از طمع پر بود پر * ہست بر سمع و بصر مہر خدا * در حجب بس صورت ست و
بس گوا * انچہ او خواہد رساند این بچشم * از جمال و از کمال و از کرشم * وانچہ او خواہد رساند او بگوش * از سماع و از
بشارت از خروش * گرچہ ہستی تو کنون غافل ازان * وقت حاجت حق کند او را عیان * گفت پیغمبر کہ یزدان مجید
از پی ہر درد درمان آفرید * لیک زان درمان نہ بینی رنگ و بو * بہر درد خویش بے فرمان او * کون پر چارہ است
و ہیچت چارہ نے * تا کہ نگشاید خدایت روزنے * چشم را ای چارہ جو در لامکان * ہین نہ چون چشم گشتہ سوے
جان * این جہان از بے جہت پیدا شدہ است * کہ ز بیجائے جہان را جا شدہ است * باز گرد از ہست سوے نیستی *

گر تو از جان طالب مولیستی * جاے دخل ست این عدم از وی مرم * جاے خرجست این وجود بیش وکم * کارگاہ صنع حق چون نیستیست * جز معطل در جہان ہست کیست * المعنی دخل بالفتح آمدنی خرج ضد اسکی جب اونٹ والے نے اُس مفلس سے گھاس مانگی تو اُسنے کہا کہ تونے دیکھا نہین کہ ابتک ہمنے کیا کیا پس تیرے ہوش کہان ہین یا اندر خانہ نیست کس کا حال ہی میری مفلسی کا شہرہ تو ساتوین آسمان تک پہونچا تونے اِس واقعہ کو ابھی سنا ہی نہین تیرے کان طمع خام سے بھرے تھے اور ایسے طمع آدمی کو بہرا اندھا کر دیتی ہی تمام ڈھیلون تھپرون تک سُنے تو سن لیا کہ یہ قلتبان مفلس ہی مفلس ہی الغرض رات تک کہا اور صاحب شتر کے دل مین یہ بات نہ گڑی کسواسطے کہ وہ طمع سے بہت ہی بھرا ہوا تھا اب مقولات حضرت مولانا کے ہین فرماتے ہین کہ انسان کی سمع بصر پر مُہر خدا کی لگی ہی اور اُنکے حجابون مین بہت صورتین اور بہت گواہ ہین جیسا کہ فرمایا ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلے ابصارہم غشاوۃ مہر کی اللہ نے اُنکے دلون پر اور کانون پر اور آنکھون پر پردہ لہذا وہ جو کچھ چاہتا ہی آنکھ مین پہونچاتا ہی چاہے جمال ہو چاہے کمال چاہے کرشمے اور جو کچھ وہ چاہتا ہی کان مین پہونچاتا ہی چاہے سماع ہو چاہے بشارت چاہے شور اگرچہ اب تو غافل ان صورتون اور گواہون سے ہی لیکن جب حاجت پڑیگی تو اللہ تعالے سب کو تجھپر عیان کر دیگا سب کی صورتین ہونگی قیامت کے دن اور سب گواہ ہونگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اللہ بزرگ برتر نے ہر درد کا درمان پیدا کیا ہی لیکن اُس درمان سے اپنے درد کیواسطے بے حکم اُسکے ہرگز رنگ و بو نہ دیکھیگا تمام جہان علاج سے پر ہو تیرے درد کا کچھ علاج نہو گا جبتک وہ کوئی روزن اپنا نہ کھولدے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انزل اللہ داء الا وقد انزل لہ دواء نہین بھیجا اللہ نے کوئی درد مگر حال یہ کہ بھیجی واسطے اُسکے دوا خبردار ای چارہ جو تو اپنی آنکھ لامکان پر لگا کہ مراد ذات خدا تعالی سے ہی جیسے چشم کہ جان کیطرف وقت مرگ کے پھرتی ہی حدیث شریف ہی اذا خرج الروح تبعہ بصرہ جب نکلتی ہی روح بینائی اُسکی پیروی روح کی کرتی ہی یعنے پیچھے روح کیجاتی ہی اور وہ لامکان بجہت ہی اسی بجہت سے یہ جہان پیدا ہوا ہی اور اُس سے کہ جسکے لیے جو کوئی جگہ نہین یعنے خدا تعالی اِسکو جگہ ملی ہی تو نیست سے ہست ہوا ہی پھر نیستی کیطرف لوٹ اگر جان و دل سے طالب مولا کا ہی کسواسطے کہ عالم نیستی مین اُس سے وصل تھا یہ عدم اور نیستی جگہ آمدنی کی ہی کہ واردات تجلیات کا رہتا ہی جنکو اصلا کمی نہین بلکہ بیشی اور وجود جگہ خرچ کی ہی کہ اسمین کمی بیشی رہتی ہی مثلاً لڑکے سے جوان ہوا بیشی ہوئی اور جوان سے بوڑھا پھر کمی ہی کمی ہی اور اُس بیشی مین بھی عوارض کی کمی اللہ تعالی کے صنع کی کارگاہ نیستی ہی اُسکا کارخانہ اُسمین جاری ہی جیسا کہ صنعت اُسکی نیست کو ہست کر رہی ہی اور ہست کیا سب جانتے ہین اب سواے معطل کے جو منکر ذات حق کا ہی اِس جہان موجود مین اور کون اُسکی صنع کا منکر ہی معطل بیکار و فرو گذاشتہ و منکر ذات خدا تعالے

مناجات

قوله ای خدای پاک بے انباز و یار + دستگیر و جرم ما را در گزار + یاد دہ ما را سخنہاے رقیق + کہ ترا رحم آورد آن اے رفیق + ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو + ایمنے از تو مہابت ہم ز تو + گر خطا گفتیم اصلاحش بکن + مصلحے تو ای تو سلطان سخن + کیمیا داری کہ تبدیلش کنی + گرچہ جوے خون بود نیلش کنی + اینچنین میناگریہا کار تست + اینچنین اکسیرہا ز اسرار تست + آب را و خاک را برہم زدی + ز آب و گل نقش تن آدم زدی + نسبتش دادی بجفت و خال و عم + با ہزار اندیشۂ شادی و غم + باز بعضے را رہائی دادۂ + زین غم و شادی جدائی دادۂ + بردۂ از خویش و پیوند و سرشت + کردۂ در چشم او ہر خوب زشت + ہرچہ محسوس ست او رد میکند + وانچہ ناپیدا ست مسند میکند + عشق او پیدا و معشوقش نہان + یار بیرون فتنہ او در جہان + این رہا کن عشقہاے صورتے + عشق بر صورت نبر روے ستی + انچہ معشوق ست صورت نیست آن + خواہ عشق اینجہان خواہ آنجہان + انچہ بر صورت تو عاشق گشتۂ + چون برون شد جان چرابش ہشتۂ + صورتش برجاست این سیری ز چیست + عاشقا واین کہ معشوق تو کیست + انچہ محسوس ست اگر معشوقہ است + عاشقستے ہر کہ او را حس ہست + چون وفا آن عشق افزون میکند + کے وفا صورت دگرگون میکند + پرتو خورشید بر دیوار تافت + تابش عاریتی دیوار یافت + بر کلوخے دل چہ بندی اے سلیم + وا طلب اصلی کہ تابد او مقیم + ای کہ تو ہم عاشقے بر اصل خویش + خویش از صورت پرستان دیدہ بیش + پرتو عقل ست آن بر حس تو + عاریت میدان ذہب بر مس تو + المعنی یعنے اے خدا پاک تیرا نہ کوئی شریک ہی نہ مددگار ہم محتاج تیرے ہین ہماری دستگیری کر اور ہمارے گناہ بخشدے ہمکو وہ باتین رقیق گریہ آور عجز بھری بتا کہ جنسے ای رفیق میرے تجکو ہم پر رحم آئے جیسے تونے آدمؑ کے دلمین ڈالدی تھین ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین بس دعا بھی تجھی سے ہی اور قبول بھی تجھی سے بیخوفی بھی تجھی سے ہی اور خوف و ہیبت بھی تجھی سے اگر ہم کوئی بات غلط و خطا کی کہین تو اُسکی اصلاح کر دے اسواسطے کہ تو سلطان سخن ہی اور تو ہی مصلح ہی تیرے پاس ایسی کیمیا ہی کہ تو اُسکو تبدیل کر سکتا ہی اور اگرچہ جوے خون ہو یعنے سراسر ناخوش و ناگوار تو اسکو رود نیل کر سکتا ہی جو منجملہ چشمہاے بہشت کے ہی جو روے زمین پر ہین یعنے جیحون سیحون نیل فرات ایسی میناگریان تیرا ہی کام ہی اور ایسی اکسیرین تیرے ہی اسرار کی ہین کیسا تونے آب و خاک کو گوندھا اور ملایا اور اُس سے نقش تن آدمؑ کا بنایا پھر آدم کے لیے جفت اور عم و خال یعنی چچا خالو ماموں بنائے جنکے ساتھ ہزاروں اندیشے شادی و غم کے لگائے جیسے کہ انسے ظہور مین آتے ہین پھر انھین مین بعض کو اس نسبت عم و خال سے چھڑا دیا ہی اور اسکو شادی و غم سے جدا کر دیا ہی کہ وہ اولیا ہین جملہ ماسوا کے تارک اُنکو ہر خویش و پیوند اور خود اپنی سرشت سے جدا کر دیا ہے اور اُنکی آنکھ مین ہر خوب کو جو دنیوی ہین زشت کر دیا کہ جو اشیا محسوس

ہین اُن سب کو وہ رد کرتے ہین اور جو ناپیدا و غیب مین ہی جیسے کہ تیری ذات اُسکو سند پکڑتے ہین اُنکا عشق
تو ظاہر ہی اور معشوق پوشیدہ یار اُنکا اِس جہان سے جدا اور وہ جہان مین اب فرماتے ہین خبردار یہ عشق جو
صورتی ہین ان کو ترک کر لیجئے وہ عشق جو صورت پر ہی نہ اصل زن خوب و نیک پر کہ وہ جدا ہی جنانچہ
فرمایا کہ وہ جو معشوق ہی جس پر تیرا عشق ہی وہ صورت نہین ہی چاہیے عشق اُسس جہان کا ہو
چاہیے اُس جہان کا ای خواہ مجازی خواہ حقیقی دیکھ تو جس صورت پر تو عاشق ہوا ہی جب اُسمین سے جان
نکلجاتی ہی پھر اُس صورت کو خراب کیون چھوڑ دیتا ہی اور کیون خاک مین ملاتا ہی صورت تو اُسکی جسپر تیرا عشق
تھا موجود پھر تیری سیری اُس سے کیسے ہو گئی بس ای عاشق غور تو کر در اصل معشوق تیرا کون ہی اگر یہی صورت جو
محسوس ہی معشوق ہوتی تو ہر صاحب حسن اسکا عاشق ہوتا کسواسطے کہ جیسے تو اُسکو دیکھتا ہی اور بھی اُسکو دیکھتے
ہین مگر بقول صائب شعر دلبرے نیست بابروے کج و قامت راست ٭ بیکماندار چہ از تیر و کمان برخیزد ٭ اور جب
وفا عاشق کی اُسکے عشق کو بڑھاتی ہی تو اِس صورت مین کہ صورت ہی رہگئی معنی جو جان تھے نہ رہے پھر اِس موقع
پر وہ وفا کیون بدلجاتی ہی بدستور کیون نہین رہتی یہ تو ایسا ہی کہ ایک دیوار پر پرتو آفتاب کا چمکا اور اُسکی چمک
عاریتی دیوار نے پالی لاجرم تو اِس کلوخ برای سلیم دل مت لگائے تو اصل کو ڈھونڈھ جو ہمیشہ چمکتی رہے ای
مخاطب اگر تو کسی آپ جیسے پر کہ تیری اُسکی ایک اصل ہی عاشق ہی اور تو نے آپکو صورت پرستون سے بڑھکے دیکھا
کہ مین جلوۂ معشوق حقیقی کا عاشق ہون نہ صورت پرست تو بس یہ اتنی سمجھ جو تیری ہی یہ پرتو تیری عقل کا ہی جو
تیری حس پر پڑا ہی اِسکو عاریت جانے رہ ایسلئے جیسے سونا تانبے پر کہ چندے رنگین رہتا ہی نہ پائدار الخلاف شرح
بحر العلوم مین ابین خوب زشت کے واو عطف لکھا ہی اور یار بیرون رفتہ کو فتنہ را و در جا غلط لکھا ہی قولہ چون
زر آمد دوست خوبی در بشر ٭ ورنہ چون شد شاہد تو پیرہ خر ٭ چون فرشتہ بود ہمچون دیو شد ٭ کان ملاحت اندرو
عاریہ بد ٭ اندک اندک بستانند زانجمال ٭ اندک اندک خشک میگردد نہال ٭ رو لنعمرہ ننکسہ نخوان ٭ دل طلب
کن دل منہ بر استخوان ٭ کان جمال دل جمال باقیست ٭ دولبش از آبحیوان ساقیست ٭ خود ہم آب و ہم خود او
ساقی و مست ٭ ہر سہ یک شد چون طلسم تو شکست ٭ آن یکے را تو ندانی از قیاس ٭ بندگی کن ژاژ کم خا ناشناس
معنے تو صور نیست و عاریت ٭ بر مناسب شادی و بر قافیت ٭ معنی آن باشد کہ بستاند ترا ٭ بے نیاز از نقش گرداند ترا
معنی آن نبود کہ کور و کر کند ٭ مر ترا بر نقش عاشق تر کند ٭ کور را قسمت خیال غم فزا است ٭ بہرہ چشم این خیالات
فنا ست ٭ حرف قرآن را ضریران معدنند ٭ خر نہ بینند و بپالان برزنند ٭ چو تو بینائی پے خر رو کہ جست ٭ چند پالان دوزی
اے پالان پرست ٭ خر چو ہست آید یقین پالان ترا ٭ کم نگردد نان چو باشد جان ترا ٭ خر چو باشد گم نیابد ای عمو ٭ خود
بہ پشتش بر نہد پالان او ٭ پشت خر دکان مال و مکسب ست ٭ جان تو سرمایۂ صد قالب ست ٭ خر برہنہ بر نشین ای بوالفضول

خر برہنہ نہ کہ راکب شد رسول ✦ المعنی تائید سابق فرماتے ہین کہ بشر مین جب تک خوبی زر کی سی ہوتی ہی یعنی
رنگ روغن خوب چمکتا دمکتا جبتک اُسکو زر کیطرح عزیز و دوست رکھتے ہین نہین تو جب وہ پیر ہو جاتا ہی معشوق
تیرا وہ پیر خر کیون نہین ہوتا اُسوقت بھی تو وہی ہی اُسوقت مین تو یہ فرشتہ ہی جب پیر خر ہوا تو دیو ہو جاتا ہی
کسواسطے کہ وہ ملاحت اُسمین عارتیی تھی اللہ تعالی تھوڑا تھوڑا کرکے وہ جمال اُس سے لے لیتا ہی جیسے درخت رفتہ رفتہ
خشک ہوتا ہی اب تو جا اِس آیت کیطرف و من نعمرہ ننکسہ فی الخلق افلا یعقلون جسکو ہم عمر دراز دیتے ہین اُسکو اُسکی
خلقت مین کبڑا کر دیتے ہین کیا اِس بات کو نہین سمجھتے کہ کیسی تبدیل ہوتی ہی بس تو دل ڈھونڈھ اور اِن ہڈیون کو
دل مت لگائے جس دل کا جمال جمال باقی کا ہی اور جسکے دونون لب آبحیوان کے ساقی ہین وہ خود ہی آب ہی اور خود ہی
ساقی اور خود ہی مست اِس تیرے طلسم تن کے سبب سے خزانہ کیطرح چھپے ہین جب یہ طلسم ٹوٹا تو تینون ایک ہین اور
طلسم تن اور اُنمین سے تو ان دو سے قیاس کے ایک کو بھی نہین جان سکتا بس اے ناشناس اِس سے شناسا ہونے
کی یہ صورت ہی کہ جلدی گی دریافت کر اور قیاس کی بیہودہ تاز خائی مت کر لاجرم وہ جسکو تو معنی سمجھا ہی کہ اُسکا
جلوہ دیکھتا ہون وہ صورت و عاریت ہی تیری شادی اور تیرے قافیہ کے مناسب یعنے جیسی تیری سمجھ ہی اُسکے
لائق معنی وہ ہی کہ صورت سے تجکو چھین لے اور نقش ظاہر سے بے نیاز کر دے معنی وہ نہین ہی کہ کور و کر کر دے
اور تجکو نقش کا زیادہ عاشق بنائے بس اندھے کی قسمت مین خیال غم فزا ہی اور اُسکا حصہ بھی خیالات فتنہ مین
جو اُسکی چشم مین بھرے ہین اندھا وہ جسکے چشم حق بین نہین آب اشعار آیندہ مثالیہ مین فرماتے ہین کہ مثلاً
اندھے کو حروف قرآن کے معدن ہین سارا قرآن اُنکے سینہ مین بھرا ہی مگر یہ ایسا ہی کہ جیسے کوئی گدھے کو دیکھے
نہین اور پالان اُسپر دکھی جاوے یعنے معنی سے واقف نہین تکرار حروف کی بہت لیکن تو تو بینا ہی تو تلاش خر
کی کیون نہین کرتا جو تیرے ہاتھ سے نکلا ہوا ہی تو پالان کب تک سیے گا اے پالان پرست یعنے اے لفظ و عبارت
کے گرفتار خوب جان لے جب تیرے پاس خر ہی تو پالان ضرور ملجائیگا جیسے جان جبتک ہی روٹی بھی ضرور ملیگی
اور جب گدھا گم ہی اور برہنہ ہی تو اے اندھے وہ پالان تیرا خود تیری پشت کا متوجہ ہو گا یعنے تجھی پر لدیگا کس واسطے
کہ وہ بے معنی و بے عمل ہی اب فرماتے ہین کہ پشت خر تیری دکان اور مال اور مکسب ہی اور جان تیری سرمایہ
سیکڑون قالب کی یہ ایک قالب کیا اور اِسی قالب کیواسطے یہ پالان دوزی و پالان پرستی ہی تو اے بو الفضول
برہنہ خر پر سوار ہو یعنے اگر یہ قالب تیرا برہنہ ہی تو ہونے دے تو اِسی پر سوار ہو اور ایسے ہی رہنے دے اور
قالب خر اسوجہ سے کہ جان اُسپر سوار ہی کس واسطے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مرکب برہنہ کے کیا راکب نہین
ہوئے ہین بس خر برہنہ پر سوار ہونا سنت نبوی ہی پھر تجکو برہنہ اور پالان کی کیون تشویش ہی الخلاف شرح
بحر العلوم مین چون تو ز آمد کو چون نبدا اند دوست اور جو ہم اد کو ہم دستانی لکھا ہی قولہ النبی قد رکب معرور یا ✦

والنبی قبل سافر ماشیاً ❊ بلکہ آن شہ بس پیادہ رفتہ است ❊ بار این و آن بسے بذرفتہ است ❊ شد خر نفس تو بر منیخش بہ بند ❊ چند بگریزد ز کار و بار چند ❊ بار صبر و شکر او را بردنیست ❊ خواہ صد سال و خواہی سی و بیست ❊ ہیچ کس از وزر غیرے برنداشت ❊ ہیچ کس نا بردنا چیزے نکاشت ❊ طمع خام ست ہان مخور خام ای پسر ❊ خام خوردن علت آرد در بشر ❊ کان فلانے یافت گنجے ناگہان ❊ من ہم آنخواہم چرا جویم دکان ❊ کار بختست آن و آن ہم نادر ست ❊ کسب باید کرد تا تن قادر ست ❊ کسب کردن گنج را مانع کیست ❊ پا مکش از کار آن خود در پیست ❊ تا نگردی تو گرفتار اگر ❊ کہ اگر این کردمی یا آن دگر ❊ کز اگر گفتن رسول با وفاق ❊ منع کرد و گفت ہست این از نفاق ❊ کان منافق در اگر گفتن بمرد ❊ وز اگر گفتن بجز حسرت نبرد ❊ ای بسا کس مرد در بوک و مگر ❊ از جمال عافیت ناخوردہ بر ❊ در نمی یابی تو نقصانے اگر ❊ این سخن بشنو کہ در یابی اگر ❊ المعنی معروری بالفتح ننگی پیٹھ گھوڑے کا سوار رکب اور سافر دونون مین سکون حرف آخر کا بضرورت شعر ہی ورنہ دونون صیغے ماضی کے ہین وزر بالکسر بار بوک بمعنی شاید و مگر مطابق سابق کے فرماتے ہین کہ حضرت نبی کبھی سوار ہوے اُس حال مین کہ معروری تھے اور بعض نے کہا ہی کہ اکثر پیادہ سفر کیا بلکہ اکثر وہ پادشاہ دین پیادہ بہت چلے ہین اور باوصف پیادہ پائی کے اورون کا بوجھ اپنے اوپر رکھ لیتے تھے تیرا نفس بھی گدھا ہی اسکو میخ سے باندھ خود مختار مت ہونے دے یہ کاروبار سے کب تک بھاگتا رہیگا اور آرام کریگا اسکو تو بوجھ صبر و شکر کے ڈھونا ہین چاہیے سو برس خواہ تیس برس خواہ بیس برس جبتک زندگی ہو ہر کوئی اپنا بوجھ اُٹھائیگا نہ دوسرے کا جیسا کہ فرمایا ولا تزر وازرۃ وزر اخری نہین اُٹھائے گا کوئی اُٹھانیوالا بوجھ دوسرے کا اور کسی نے نہین کاٹا جبتک بنویا کہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ دنیا کھیت آخرت کا ہی طمع خام چیز ہی خبردار خام چیز مت کھا دیکھ تو خام چیز کھانے سے آدمی مین علت پیدا ہوتی ہی یا نہین اگر کسی کو ناگہان گنج ملجائے تو اب تو خام طمعی سے چاہے کہ ایسے ہی مجکو بھی ملجاے مین دکان کی فکر کیون کرون بس گنج خواہ دینی خواہ دنیوی اور دکان محنت و ریاضت وہ جو اُسکو گنج ملگیا یہ کام نصیب کا ہی سو بھی شاذ و نادر تجکو کسب کرنا چاہیے جب تک تیرا تن قدرت والا ہی یہ تو تیرا کسب کرنا بھلا گنج کا مانع کب ہی تو اپنا پانون کام مین اُلجھا رکھ نکالے مت گو وہ کام خود ہی تیرے پیچھے پیچھے ہی اور خبردار گرفتار اگر کا مت ہو کہ اگر مین یہ کردن تو کیا ہووے اور وہ کرون تو کیا ہو کس واسطے کہ اگر کہنے سے حضرت رسول مقبول نے جو بڑے باوفاق تھے منع کیا ہی اور فرمایا کہ یہ قسم نفاق سے ہی کیس واسطے کہ جو منافق ہی یہی کہتا رہتا ہی کہ اگر کفر اختیار کرون تو کیا ہو اور دین قبول کرون تو کیا ہو وہ اسی اگر مگر مین مرگیا اور اس اگر سے سواے حسرت کے کوئی پھل نہ کھایا ای مخاطب بہت لوگ اسی بوک و مگر مین مرگئے اور عافیت کے جمال سے برخوردار نہوے اور اگر تو اس اگر مگر مین کچھ نقصان نہین پاتا ہی تو یہ بات ہماری سن لے

شاید۔ تو اُسکی کیفیت کو پاے اختلاف شرح بحر العلوم مین بجاے از وزر غیری کے ہیچ داز روز غیرے اور بجاے
ہان مخور رکے آن مخور بوک و مکر کو بکر لکھا ہی اور نقصانی مین پانہین لکھی

تمثیل حقیقت سخن کی اور اطلاع اُسکے کشف پر

قولہ یک غریبی خانہ میجست از شتاب * دوستی بردش سوے خانہ خراب * گفت او این را اگر سقفے بدے * پہلوے
من مرترا مسکن شدے * ہم عیال تو بیاسودے اگر * درمیانہ داشتے حجرہ دگر * در رسیدے میہمان روزی ترا *
ہم بیاسودے اگر بودیت جا * کاشکے معمور بودے این سرا * خانہ تو بودی این معمور ما * گفت آرے پہلوی یاران
خوش ست * لیک ایجان در اگر نتوان نشست * اینہمہ عالم طلبگار خوش اند * وز خوش تزویر اندر آتش اند *
طالب زر گشتہ جملہ پیر و خام * لیک قلب از زر نداند چشم عام * پرتوے بر قلب زد خالص ہبین * بیمحک زر را مکن
از ظن گزین * گر محک داری گزین کن ورنہ رو * نزد دانا خویشتن را کن گرو * این محک باید میان جان خویش *
ور نداری رہ مرو تنہا بہ پیش * بانگ غولان ہست بانگ آشنا * آشنائی کو کشد سوے فنا * بانگ میدارد
کہ ہان ای کاروان * سوے من آئید نک نام و نشان * نام ہر یک میبرد غول ای فلان * تا کند آنخواجہ را
از آفلان * چون رسد آنجا بہ بیند گرگ و شیر * عمر ضائع راہ دور و روز دیر * چہ بود آن بانگ غول آخر بگو *
مال خواہم جان خواہم آبرو * از درون خویش این آوازہا * منع کن تا کشف گردد رازہا * ذکر حق کن بانگ غولان
را بسوز * چشم چون نرگس ازین کرگس بدوز * صبح صادق راز کاذب واشناس * رنگ مے را باز دان از
رنگ کاس * تا بود کز دیدگان ہفت رنگ * دیدہ پیدا کند صبر و درنگ * المعنی کاس بسین مطلقہ نقارہ و خوک
و جام و جام پر شراب ہفت رنگ سیاہ و سفید و سرخ و سبز و زرد و کبود و عباسی ایک غریب مکان ڈھونڈھتا
تھا اور اُسکو جلدی تھی ایک دوست اُسکو ایک مکان ویران مین لیگیا غریب نے کہا اگر اس مکان کی چھت
ہوتی تو کیا اچھا ہوتا کہ تو بھی میرا ہم پہلو ہوتا اور اگر اسکے درمیان مین حجرہ ہوتا دوسرا تو تیرے بال بچے بھی اُسمین
آرام پاتے اور اگر کسی دن تیرے یہان کوئی مہمان آجاتا وہ بھی آرام پاتا اگر تو بھی یہان رہتا کاش یہ گھر تجھ سے
آباد ہوتا اور تیرے آباد گھر مین میرا بھی معمورہ ہوتا اُس دوست نے کہا یہ تو سچ ہی کہ پہلو یاردن کا خوش ہوتا ہی
لیکن ای جان من اگر مین کوئی نہین بیٹھ سکتا ہی اسواسطے کہ ایسے شخص کی ہر بات مین اگر مگر ہوتی ہی پھر یہ مشکل
اب مقولات مولانا کے ہین کہ یہ جملہ لوگ جہان کے طلبگار خوش کے ہین اور ایک قسم خوش تبزویر کی ہی جسمین
مکر و فریب نفس و شیطان کا ملا ہوا ہی کہ اُسنے اُسکو دغا و دھوکہ سے زر بنا رکھا ہی جس کی طلب مین یہ طالب
در آتش ہین ای بیچین و بیقرار اور جملہ پیر و خام طالب اس زر کے ہین لیکن اس زر مین جو قلب ہی اُسکو
چشم عام کی نہین جانتی اُسکو خاص لوگ سمجھتے ہین اگر کوئی پرتو نور حق کا اُسپر پڑ گیا تب تو اُسکو خالص سمجھ

کہ یہی اسکی محک ہی بدون اِس محک کے اپنے گمان سے اِس زر کو گزیدہ مت جان پس اگر تیرے پاس محک
ہی تو اسپر جانچ کے اختیار کرلے نہین تو کسی جاننے والے کا مطیع و مقید ہو رہ مگر یہ محک اپنی جان مین ہونا چاہیے
یعنے ذوق شوق اپنی جان مین پیدا کر اور اگر نہین ہی تو تنہا اِس راہ مین قدم آگے مت رکھ کس واسطے جنکو تو
آشنا سمجھتا ہی وہ سب غول ہین اور بانگ انکی بانگ غول اور یہ وہ آشنا ہین کہ تجکو فنا و ہلاک کی طرف بلاتے
ہین جیسے غول پکارتا ہی کہ خبردار اے کاروان میری طرف آؤ اور یہ تو تمہارا نام و نشان یہ ہی اور وہ غول ہر ایک
کا نام لیتا ہی کہ اے فلان اے فلان تاکہ خواجہ کو ڈوبنے والون سے کردے جیسے ستارے ڈوب جاتے ہین اور
جب اسکی بانگ سے موضع پر پہونچے تو وہان درندون اے گرگ و شیر سے پالا پڑا اب مشکل ہی کہ عمر ضائع ہوئی
اور راہ سے دور پڑے اور بیوقت ہوگیا آئے تھا تو یہ بانگ غول کی کیسی ہوئی آخر یہی تو کہ تیرا مال بھی لون جان
بھی لون آبرو بھی کہ قیامت مین رسوا ہووے تو اپنی باطن سے اِن آوازون کو باز رکھ تب بھید مجھپر کھلین تو
ذکر حق کا کر جس سے یہ آوازین غولی بالکل جلکے بھسم ہوجائین اور نرگس کیطرح اِس کرگس مردار خوار سے آنکھ
بند کرلے صبح صادق اور صبح کاذب کو پہچانے رہ اور شراب کے رنگ اور خوک کے رنگ مین امتیاز رکھ تو شاید
تیرے انھین دیدون ہفت رنگ سے جنمین انواع اقسام کے رنگ بھرے ہین تیرا صبر دو رنگ کوئی دیدہ
حق بین پیدا کردے قولہ رنگہا بینی بجز این رنگہا + گوہران بینی بجاے سنگہا + گوہران چہ بلکہ دریائے شوی +
آفتاب چرخ پیمائی شوی + کارکن در کارگہ باشد نہان + تو بروہ در کارگہ بینیش عیان + کار چون بر کارکن پردہ
تنید + خارج آنکار نتوانیش دید + کارگہ چون جاے باش عاقل ست + آنکہ بیرون جست از وی غافل ست +
پس درآ در کارگہ یعنے عدم + تا بہ بینی صنع و صانع را بہم + کارگہ چون جاے روشن دیدگیست + پس برون کارگہ
پوشیدگیست + رو بہشتے داشت فرعون عنود + لاجرم از کارگاہش کور بود + لاجرم میخواست تبدیل قدر + تا قضا را
باز گرداند ز در + خود قضا بر سبلت آن حیلہ مند + زیر لب میکرد ہر دم ریشخند + صد ہزاران طفل کشت او بیگناہ +
تا بگردد حکم و تقدیر اِلٰہ + تاکہ موسی نبی ناید برون + کرد بر گردن ہزاران ظلم و خون + آنہمہ خون کرد و موسی زادہ شد
وز براے قہر او آمادہ شد + گر بدیدی کارگاہ لایزال + دست و پایش خشک گشتے ز احتیال + اندرون خانہ اش
موسی معاف + وز برون میگشت طفلان از گزاف + ہمچو صاحب نفس کو تن پرورد + بر دگر کس ظن حقدے میبرد
کاین عدو و آن حسود و دشمن ست + خود حسود و دشمن او آن تن ست + او چو موسی و تنش فرعون او + او بہ بیرون
میدود کہ کو عدو + نفس اندر خانۂ تن نازنین + بر دگر کس دست میخاید بکین + المعنی احتیال بالکسر حیلہ اٹھانا
حقد بالکسر کینہ و عناد جنابِ سابق فرماتے ہین کہ یہ ہفت رنگ جو تیری آنکھون مین بھرے ہین جب دیدہ حق بین
تجکو نصیب ہوگیا تو سواے اُن رنگون کے پھر اور ہی رنگ نظر آئینگے اور تیھر ونکی جگہ گوہر دیکھیگا بلکہ گوہر کیا

بغیر خود دریا ہو جائیگا جو معدن گوہر ہی اور آفتاب چرخ پیما جس سے گوہر کی پیدایش ہی اب دوسری تمہید ہی فرماتے
ہین یہ کارگاہ جو عالم کی ہی جسمین ہر قسم کے کار جاری ہین اسکا کارکن اسی کارگاہ مین چھپا ہوا ہی تو اس
کارگاہ کے اندر جا اور اسکو عیان و برملا دیکھ لے اسی کارنے اس کارکن پر پردہ تان رکھا ہی خارج اس کار سے
اسکو نہین دیکھ سکیگا اس کار ہی مین اسکو پائیگا جو اس کارگاہ کے رہنے والے ہین وہی عاقل ہین اور جو اس
سے باہر نکلیگا وہی غافل ہی بس تو اس کارگاہ مین گھس کہ وہ عدم ہی تو صنع اور صانع دونون کو اکٹھا پائے
یہ کارگاہ ایک روشن دیدگی ہی اور کارگاہ سے جو باہر ہی وہی پوشیدگی ہی دیکھ تو فرعون کیسا اپنی ہستی کیطرف
متوجہ تھا اسی سبب سے وہ سرکش اس کارگاہ سے اندھا تھا اور اسی سبب سے چاہتا تھا کہ قضا بدلجائے اور
اپنے دروازہ تک اسکو نہ آنے دو مطلب یہ کہ کاہنون نے اسکو خبر دی تھی کہ بنی اسرائیل سے ایک شخص ہوگا
وہ تجکو ماریگا اسلیے یہ اپنی ہستی کو بچاتا تھا حالانکہ قضا خود اسکی مونچھون پر ریشخند کرتی تھی اور یہ تمسخر کہتی
تھی ای مسخرہ مجکو کہین روک سکتا ہی لیکن اسنے لاکھون بچے بیگناہ مارڈالے اسی خیال سے کہ حکم خدا کا بدلجائے
اور تقدیر الٰہی تبدیل ہو جاوے اور موسی نبی پیدا ہونے پائین کہ میرے قاتل ہون ہزارون ظلم وخون اپنی
گردن پر رکھے الحاصل اسنے تو اسقدر خون کیے اور موسی پیدا ہوے اور اسکے قہر دبانے پر آمادہ ہوے
اگر یہ کارگاہ ذوالجلال کو دیکھتا تو ہاتھ پانون اسکے حیلہ انگیزی سے خشک ہو جاتے کوئی حیلہ نہ کرتا یہ تماشا
قدرت کا اسکے گھر کے اندر تو موسی معاف بے تکلف آئین جائین اور یہ باہر بیہودگی سے بچونکو قتل کرتا تھا
یہی حال صاحب نفس کا ہی جو تن پرور ہی کہ آپ تو دشمن کو پال رہا ہی اور اودون پر گمان بغض و عناد کا کر رہا ہی
کہ فلان میرا حاسد ہی فلان دشمن ہی اور یہ نہین جانتا کہ بڑا حاسد اور دشمن خود اسکا تن ہی بس یہ تن پرور ایسا ہی
جیسے موسی اور تن اسکا فرعون کہ یہ باہر دوڑتا پھرتا ہی کہ دشمن میرا کہان ہی اور نہین جانتا کہ میرے گھر مین ہی چنانچہ
فرمایا کہ یہ تن جسکو تو نے نازنین بنایا ہی یہی خانہ نفس کا ہی پھر اس دشمن کو چھوڑ کے اوروں پر ہاتھ غصہ سے کیون
چابتا ہی المخلاف شرح بحرالعلوم مین بجائے گوہران جہ کے گوہر جہ لکھا ہی جو موزون نہین دیدہ گیست اور
پوشیدگیست کو دیدہ کیست پوشیدہ کیست بہ بہستی کو روبہشتی اور بر کردن کو برگردون اور دگرس کو
کرگس بکاف ثانی عجمی غلط لکھا ہی

ملامت کرنا لوگون کا اس شخص کو جس نے تہمت سے اپنی مان کو مارڈالا

قولہ آن یکے از خشم مادر را بکشت ✦ ہم بزخم خنجر و ہم زخم مشت ✦ آن یکی گفتش کہ از بدگوہری ✦ یاد ناوردی
تو حق مادری ✦ ہی تو مادر را چرا کشتی بگو ✦ او چہ کرد آخر بگو ای زشت خو ✦ ہیچکس کشتست مادر را بگو ✦ می نگوئی
کو چہ کرد آخر چہ بود ✦ گفت کارے کرد کان عار ویست ✦ کشتمش کان خاک ستار ویست ✦ متہم شد با یکی زان کشتمش ✦

غرق خون در خاک گورا غشتمش * گفت آنکس را بکش اے محتشم * گفت پس هر روزه خلقے را کشم * کشتم او را
رستم از خونهاے خلق * نائے او بریم هست از نائے خلق * نفس تست آن مادر بد خاصیت * که فساد اوست در
هر ناحیت * پس بکش اورا که بهر آن دنی * هر دمی قصد عزیزی میکنی * از وے این دنیاے خوش برتست تنگ *
از پئے او با حق و با خلق جنگ * نفس کشتی باز رستی ز اعتذار * کس ترا دشمن نماند در دیار * گر شکال آرد کسی بر
ما * از براے انبیا و اولیا * کانبیا را نی که نفس کشته بود * پس چرا شان دشمنان بود و حسود * گوش نہ اے
تو طلبگار صواب * بشنو این اشکال و شبهت را جواب * دشمن خود بوده اند آن منکران * زخم بر خود میزدند
ایشان چنان * المعنی شکال بکسر ریسمان دست و پا بند شتر و مکر و حیله هی کلمه تنبیه و تحسین و افسوس و زجر
ایک شخص نے غصہ سے اپنی ماں کو مار ڈالا خنجر بھی مارے اور گھونسون سے بھی مار مار کے زخمی کیا ایک شخص سے
نے اُس سے کہا کہ تو تو بدذات ہی تو نے حق مادری کو فراموش کیا افسوس تو نے ماں کو کیون مار ڈالا بتا تو ا
ای بدخو تیرے ساتھ کیا کیا کسی نے بھی ای سرکش اپنی ماں کو مارا ہی پھر کیون نہین بتاتا اُسنے کیا کیا آخر کوئی بات
تو ہی کہا اُسنے وہ کام کیا کہ اُسکے حق مین عار تھا لهذا مین نے اُسکو مار ڈالا کہ خاک اُسکی عیب پوش ہو ایک شخص
سے وہ متہم ہوئی اِس سبب سے مین نے اُسکو مار ڈالا اور خون مین ڈبو کے خاک گور مین بھر دیا کہا اُس آدمی کو بھی
ای محتشم مار ڈال کہا اب کیا مین روز ایک مخلوق کو مارا کرون اُسکو مین نے مار ڈالا مخلوق کے خون سے بچ گیا
مین نے جانا کہ اسکا گلا کاٹون مخلوق کا کیون کاٹون آینده معقولات مولانا ہی کہ یہی حال تیرا ہی کہ تیری مادر بد
خاصیت تیرا نفس ہی جسکا فساد ہر طرف پھیلا ہی بس اِس ناچیز کو مار جسکے پیچھے ہر دم قصد کسی عزیز کا کرتا ہی ذرا
خیال نہین کرتا اِسی کے سبب سے یہ دنیا کہ خوش جگہ ہی تجھپر تنگ ہی اور اِسی کیواسطے حق سے اور خلق سے تیری جنگ
ہی دونون کا تو مخالف ہی اگر اسکو تو نے مار لیا تو اعتذار یعنے عذر و معذرت سے کہ خدا تعالی کے سامنے بسبب
گناہون کے جو اِسی کی بدولت ہین کرتا ہی اور علی ہذا مخلوق کہ اُنکی بُرائیون پر نادم ہوتا ہی سب سے چھوٹ
جائیگا اور کوئی دشمن تیرا تمام ملک مین نہوئیگا اگر کوئی ہمارے قول پر یہ مشکل وارد کرے کہ نفس کش کا کوئی دشمن
نہین ہوتا تو انبیا اولیا کا کیون ہوتا ہی انبیا کا تو نفس کشتہ تھا پھر اُنکے دشمن و حاسد کیون ہوے اب فرماتے
ہین ای مخاطب اگر طلبگار صواب کا ہی تو میری طرف کان لگا اور اپنے اِس اشکال و شبہہ کا جواب سُن کہ وہ لوگ
منکر انکے دشمن نہ تھے خود اپنے دشمن تھے اور اپنے ہی زخم لگاتے تھے قوله دشمن آن باشد که قصد جان کند *
دشمن آن نبود که خود جان میکند * نیست خفاشک عدوے آفتاب * او عدوے خویش آمد در حجاب * تابش
خورشید او را میکشد * رنج او خورشید هرگز کے کشد * دشمن آن باشد کزو آید عذاب * مانع آید لعل را از آفتاب *
مانع خویشند جمله کافران * از شعاع جوهر پیغمبران * کے حجاب چشم آن فرزند خلق * چشم خود را کور و کژ کردند خلق *

چون غلام ہندوے کو کین کشد ٭ از ستیزه خواجه خود را میکشد ٭ سرنگون می افتد از بام سرا ٭ تا زیانے کرده باشد
خواجه را ٭ گر شود بیمار دشمن با طبیب ٭ ور کند کودک عداوت با ادیب ٭ در حقیقت دشمن راه خودند ٭ راه
عقل و جان خود را خود زدند ٭ گازرے گر خشم گیرد ز آفتاب ٭ ماہیے گر خشم میگیرد ز آب ٭ تو یکی بنگر کرا دارد زیان ٭
عاقبت که بود سیاه اختر از ان ٭ گر ترا حق آفریده زشت رو ٭ تو مشو ہم زشت رو ہم زشت خو ٭ ور بود کفشت مرو
در سنگلاخ ٭ ور دو شاخست مشو تو چار شاخ ٭ تو حسودے کز فلان من کمترم ٭ میفزاید کمترے در اخترم ٭ خود
حسد نقصان و عیب دیگرست ٭ بلکه از جمله کمیہا بدترست ٭ آن بلیس از ننگ و عار کمتری ٭ خویشتن افگند در صد
ابتری ٭ المعنی تطبیق صدر فرماتے ہین کہ منکر دشمن انبیاء کے کب ہین دشمن تو وہ ہوتا ہی جو قصد جان کا
کرتا ہی دشمن وہ نہین ہوتا جو اپنی جانکنی کرتا ہی اور اپنا گھونج مارتا ہی خفاش کو دیکھ وہ عدو و دشمن آفتاب کا
کیا نہین ہی مگر بتحقیقت اپنے حجاب مین آپ ہی اپنا دشمن ہی تابش خورشید کی اسکو کھینچتی ہی اور رنج اسکا
خورشید کبھی نہین اٹھاتا دشمن وہ ہوتا ہی کہ جس سے کوئی رنج و عذاب پیش آئے اور لعل کا آفتاب سے مانع
ہو کہ چمک اسکی لعل پر نہ پڑنے دے یعنے نور خدا سے مستفید نہونے دے یہ کافر تو اپنے آپ مانع ہین کہ جوہر
پیغمبرون کی شعاع کا اپنے اوپر نہین پڑنے دیتے کہ جس سے جوہر ہو جائین وہ پیغمبر فرزند خلق کے مثل آفتاب
کے انکے حجاب چشم کب تھے بلکہ موید نور بصر مگر مخلوق نے اپنی آنکھین آپ اندھی ٹیڑھی کر لین جیسے کوئی غلام
ہندو بد سر کین ہوتا ہی اور خصومت سے خواجہ کو مارنا چاہتا ہی اور تدبیرین کرتا ہی مثلاً گھر کی چھت سے اوندھا
گرتا ہی تا کچھ زیان اسکو پہونچے یا جیسے بیمار طبیب کا دشمن ہو جاوے یا لڑکا استاد سے عداوت کرے
تو بتحقیقت دونون دشمن اپنی ہی راہ کے ہین اپنی ہی عقل و جان کی راہ مارتے ہین جو دھوبی کہ آفتاب
پر غصہ ہو اور جو ماہی کہ آب سے ناراض ہو تو خوب غور کر کہ دونون امر کسکو نقصان پہونچانے ہین انجام
اسکا یہی تو ہی کہ اختر انکا سیاہ و سوختہ ہی اس سبب سے یہ بات انمین پیدا ہوئی کہ آب و آفتاب سے غصہ مین
اگر خدا تعالی نے تجکو زشت رو پیدا کیا بھلا یہ تو تیرے اختیار مین نہ تھا اب تو بدخو تو مت بن یہ تو تیرے اختیار
مین ہی از زشت رو تو تھا ہی زشت خو بھی نہو جاے اگر تیرے پاس کفش ہی تو سنگلاخ مین مت گھس اور کفش
کو پارہ پارہ مت کر کہ جو وہ کفش دو پارہ ہی تو چار پارہ ہو جایگی تجکو اس بات کا حسد ہی کہ مین فلان سے کمتر ہو
میرے اختر مین کمتری بڑھتی ہی تو تو کیسے کمتر ہی تجھ مین جو حسد کا نقص و عیب ہی یہ کیسی ایک صفت دوسری ہی
جو جملہ کمیون سے بدتر ہی دیکھ تو ابلیس نے بھی یہی ننگ و عار کمتری کے کیئے اور اپکو سیکڑون ابتریون مین ڈالا
یہ ایسی بری شی ہی انخلاف شرح بحر العلوم مین دو شاخست مشو لکھا ہی جس سے مصرعہ موزون نہین ہوتا
مین نے اسکو دو شاخست و مشو بنایا ہی قولہ از حسد میخواست تا بالا بود ٭ خود چہ بالا بلکہ خون پالا بود ٭ آن ابو جہل

از محمد ننگ داشت به وز حسد خود را ببالا می فراشت * بوالحکم نامش بد و بوجہل شد * ای بسا اہل از حسد نا اہل شد
من ندیدم در جہان جستجو * ہیچ اہلیت بہ از خوے نکو * انبیا را واسطہ زان کرد حق * تا پدید آید حسدہا در فلق *
در گذر از فضل وز جستی و فن * کار خدمت دارد و خلق حسن * زانکہ کس را از خدا عاری نبود * حاسد حق ہیچ
دیاری نبود * آن کسی کش مثل خود پنداشتے * زان سبب با او حسد بنداشتے * چون مقرر شد بزرگی رسول *
پس حسد ناید کسے را از قبول * پس بہر دوری ولیے قائم ست * آزمایش تا قیامت دائمست * ہر کرا خوے
نکو باشد برست * ہر کسے کو شیشہ دل باشد شکست * پس امام حی قائم آن ولی ست * خواہ از نسل عمر خواہ از
علیست * مہدی وہادی ویست ای راہ جو * ہم نہان و ہم نشستہ پیش رو * او چو نورست و خرد جبریل او *
آن ولے کم از و قندیل او * وانکہ زین قندیل کم مشکاۃ ماست * نور او در مرتبت ترتیبہاست * زانکہ ہفصد پردہ
دارد نور حق * پردہاے نور وان چندین طبق * از پس ہر پردہ قومی را مقام * صف صفند این پردہاشان تا امام
اہل صف آخرین از ضعف خویش * چشم شان طاقت ندارد نور بیش * وان صف پیش از ضعیفی بصر * تاب
نارد روشنائی بیشتر * روشنی کو حیات اولست * رنج جان و فتنۂ این احولست * احولیہا اندک اندک کم شود *
چون ز ہفصد بگذرد او یم شود * المعنی واسطہ درمیانی خلق بفتحین پیدی صبح دیار مردم خانہ امام حی امام
قوم احول دو بین یعنے ابلیس تو حسد سے چاہتا تھا کہ مین آدم سے بالا ہون اور یہ بالا جوئی اسکے حق مین
خون آلائی تھی جیسا کہ ہلاکت مین پڑا ایسے ہی ابو جہل محمد سے کیسی ننگ رکھتا تھا اور حسد سے آپ کو اونچا
سمجھتا تھا آخر یہ ہوا کہ بوالحکم اسکا نام تھا اور عرب مین بڑا نبیہ اور بڑا عقیل تھا اُس حسد کی شامت سے
بوجہل اسکو لوگون نے ٹھہرایا کہ اب تک وہی نام چلا جاتا ہی ایسے ہی حسد کے سبب سے بہت اہل نا اہل
ہوگئے جیسے کنعان کی نسبت جو حضرت نوح کا بیٹا تھا اور پیمبر زادہ خدا تعالی نے فرمایا لیس من اہلک تیرے
اہل سے نہین ہی مین نے جستجو کی جہان مین بہت ڈھونڈھا مگر خوے نیک کے برابر کوئی اہلیت و آدمیت
جہان مین نہین پائی جو کچھ ہی یہی ہی حق تعالی نے اپنے اور مخلوق کے درمیان مین اسی واسطے انبیا کو
درمیانی کیا تو حسد انکے جدا کرنے سے ظاہر ہو جائین کہ کون انکی پیروی کرتا ہی اور کون کہتا ہی ما انتم الا بشر
مثلنا نہین ہو تم مگر بشر مثل ہمارے اسکا بھانڈا ہو جاے تجکو چاہیے کہ اپنے فضل اور چستی ہنر سے درگذر
خدمت ای بندگی اور خلق حسن بھی دو نون کار آمد ہین انکو اختیار کر انبیا کو مثل اپنے مت جان کسو واسطے
کہ خدا تعالی سے تو کسی وقت مین کسی کو عار نہوئی کسی ملک و ولایت مین کوئی خدا کا حاسد نہین ہوا مگر
اسی شخص سے حسد ہوا جسکو تونے مثل اپنے جانا اسی سبب سے حسد نے اسکے ساتھ تیری آشتی و
صلح کو بند کیا اور مخاصمت پیدا کی مگر جب بزرگی رسول کی مقرر ہوئی اور خدا تعالی نے انکو بزرگ

کیا تو چاہیے یہ کہ اُسکے قبول مین کسی کو حسد نہ آئے بدل مان لین ناید صیغہ امر غائب کا ہی نہ مضارع اب کہ سلسلہ
نبوت کا ختم ہو گیا لہذا ہر دو مین ایک ولی نائب نبی کا قائم ہوتا ہی اور یہ آزمایش جو بواسطہ انبیا کے تھی قیامت
تک دائم قائم ہی پس جسکی عادت نیک ہی اور اُسکو مادہ ناجی ہوا اور جو شیشہ دل ہی یعنے نامردہ ٹوٹ گیا ای
خوار و خراب ہوا پس وہی ولی یعنے مقرب خدا قوم مین قائم ہی اور اُنکا پیشوا و امام آب وہ خواہ نسل عمرؓ سے ہو
خواہ نسل علیؓ سے اس جھگڑے کا کچھ کام نہین وہی مہدی و ہادی ہی ای راہ جو اور ایسا کہ چھپا ہوا بھی ہی اور منھ
کے سامنے بھی جیساکہ خاصہ اولیا کا آپ کو چھپانے کا ہی وہ خود ایک نور ہی اور عقل اُسکی مثل جبریل کے دوسرے
مصرعہ اور شعر مابعد مین بیان اس بات کا ہی کہ وہ جو نور خدا ہی وہ قطب عالم کا ہی یعنے بادشاہ اور دو اُسکے
وزیر ہین یمین و یسار پس جو ولی کہ دستوری مین ہی اُسکا قندیل اُسکے نور و ضیا سے کم ہی اور جو اس قندیل سے
کم ہی یعنے دستور یسار وہ مشکات ہی ای ایک طاق جسمین چراغ یا قندیل رکھا ہوا ہی اب نور اُس قطب کا
جو نور حق ہی اس قندیل پر پڑتا ہی اور قندیل کا نور مشکات پر یہی ترتیب انکے مرتبون کی ہی کہ بعد فوت قطب
کے دستوری مین جو امام اول ہی قائم مقام اُسکا ہوتا ہی اور امام ثانی قائم مقام امام اول کا اور ثانی کا قائم مقام
کوئی اور اس سبب سے کہ نور حق کے سیکڑون پردے ہین اور ہر ایک طبق بر طبق ای تو بتو ان پردون کے
پیچھے ایک قوم کا مقام ہی کہ وہ دیگر اولیا ہین اپنی اپنی صفین امام تک باندھے ہوے جسکو مشکات ما فرمایا ہی
انمین صف آخرین وہ ہی کہ اپنے ضعف سے انکی آنکھ زیادہ نور کی متحمل نہین اور جو انمین اگلی صف ہی وہ بھی
ضعیفی بصر سے زیادہ روشنی کی تاب نہین لا سکتی پس روشنی اُسکی حیات صف اول کی ہی اور اگر زیادہ ہو تو
اُسکی جان کے لیئے رنج و فتنہ ہو جاے کسواسطے کہ یہ صف ابھی احول ہی اور وہ ہین کہ اُن دونون امامون کو ابھی
دو جانتے ہین ایک نہین جانتے جب اُنکی احولیان رفتہ رفتہ کم ہو جاتی ہین اور ان ہفصد پردون سے اُس پار
ہو جاتے ہین یہ بھی بحر ذخار معرفت کے ہو جاتے ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین اس شعر کے دونون مصرعون
مین پندا شتی لکھا ہی میرے نزدیک دوسرے مصرعہ مین بندا شتی ہی ورنہ معنی درست نہین ہوتے قولہ آہن کشتے
کا صلاح آہن یا زرست * کے صلاح آبی و سیب ترست * سیب و آبی خامے دارد خفیف * نے چو آہن تابشے
دارد لطیف * لیک آہن را لطیف آن شعلہاست * کو جذوب تابش آن اژدہاست * ہست آن آہن فقیر
سخت کش * زیر پتک و آتشست و سرخ و خوش * حاجب آتش بود بیواسطہ * در دل آتش رود بیرابطہ *
بیحجابی آب و فرزندان آب * پختگی ز آتش نیابند و خطاب * واسطہ دیگے بود یا تابہ * ہمچو پا را در روش پاتابہ * یا
مکانے درمیان تا آن ہوا * میشود سوزان و مے آرد نما * پس فقیر آنست کو بیواسطہاست * شعلہا را با وجودش
رابطہ است * پس فقیر آنست کو خود را دہد * آنچو اسلے کہ ماند تا ابد * پس دل عالم ویست آنرا کہ تن

میرسد از واسطہ این دل بفن + دل نباشد تن چہ داند گفتگو + دل نجوید تن چہ داند جستجو + پس نظرگاہ شعاع
آن آہن ست + پس نظرگاہ خدا دل نے تنست + باز این دلہاے جزوے چون تنست + با دل صاحبدلی کو
معدنست + بس مثال وشرح خواہد این کلام + لیک ترسم تا نلغزد فہم عام + تا نگردد نیکوے ما بدی + اینکہ گفتم
ہم نہ بد خبر بیخودی + پاے کژ را کفش کژ بہتر بود + مرگدا را دستگہ بر در بود + المعنی خطاب بکسر عتاب تطبیق اسکے کہ
ہر کوئی متحمل اُسی کا ہوتا ہی جو اُسکی قوت ہی دیکھو آگ سے اصلاح آہن یا زر کی ہوتی ہی بہی یا سبب تر کی اصلاح
آگ سے کب ہوتی ہی بسبب دا آبے مین ایک خامی خفیف ہوتی ہی نہ مثل آہن کے کہ یہ ایک تابش لطیف رکھتا ہی
یعنے آہن مین استعداد تحمل تابش آگ کی زیادہ ہی ایسے ہی تحمل نور حق کا بقدر استعداد ہی لیکن آہن کے کیسے
لطیف شغل ہین کہ وہ معلوم کسواسطے کہ یہ جاذب تابش اُس اژدہے کا ہی جو آگ ہی بس یہ آہن فقیر سختی کش
ہی کہ ہتوڑے کے تلے بھی ہی اور آگ مین بھی اور سرخ رو اور خوش یہی حاجب آگ کا ہوتا ہی بواسطہ اور یہی آگ
کے دل مین بیرابطہ گھس جاتا ہی بیحجاب اِسکے آب یا فرزندان آب نہ پختگی آگ سے پاتے ہین نہ خطاب فرزندان
آب غلہ وغیرہ جو پانی سے پیدا ہوتا ہی اور خطاب آگ کا وہی سنسناہٹ جو پانی وغیرہ مین آگ سے ہوتی
ہی اور وہ واسطہ آہن کا دیکھو دیگ ہی یا کوئی تواکہ بے اِسکے نہ پانی کو پختگی ہوتی ہی نہ اور کسی چیز کو جیسے پانون
کو چلنے پھرنے مین پاتابہ کی حاجت ہوتی ہی یا کوئی مکان اُس آگ کے درمیان مین ہو اور اُسکی ہوا گرم دسوزان
ہو کہ وہ اُسمین بالیدگی اور افزایش کرے اور اُسکو پکا دے کہ پکنے مین افزایش ہی بس فقیر وہی ہی جو بواسطہ
ہی مثل آہن کے اور وجود اُسکا مشعلون نور سے ربط رکھتا ہی اور فقیر وہ ہی کہ آپکو ایسا آنجوان دے جواسطہ
تک باقی رہے بس ایسا فقیر عالم دل کا ہی ای عضو خاص کہ اُسکے دل سے اُسکے تن کو بواسطہ اِس دل کے جملہ
فن و ہنر پہونچتے ہین یہ جاہل نہین ہی ظاہر ہی اگر دل نہو تو تن گفتگو کیا کر سکتا ہی اور اگر دل نہ ڈھونڈھے تو تن کیا
ڈھونڈھ سکتا ہی بس نظرگاہ شعاع کا یہی آہن ہی اسی پر نظر شعاع نور خدا کی پڑتی ہی اور یہی دل ہی جو نظرگاہ
خدا کا ہی نہ تن اب رہے اور دل کہ اِسکے سوا ہین وہ مثل تن کے ہین اُس صاحبدل کے مقابل کہ وہ معدن
دلون کا ہی یعنے سارے دلون کی کیفیت اُسکے دل مین ہی اِس واسطے کہ صاحبدل اسی کو کہتے ہین کہ اپنے
دل پر قابض ومتصرف ہو یا اور ون کے دل سے واقف ودانا ہو اب فرماتے ہین کہ یہ کلام بڑی مثالین اور
شرحین رکھتا ہی لیکن مین اس سے ڈرتا ہون کہ فہم عام نہ ڈگجاے تو نیکی بر باد گناہ لازم آئے اور اتنک جو
کچھ کہا یہ بھی بیخودانہ تھا بس ٹیڑھے پانون والے کو ٹیڑھی جوتی بہتر اور بھک منگون کی دستگاہ در در پھرنے
مین ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین یہ سخت کش کوش اور مشعلہا را وجودش کو باوجودش غیر موزون
آنرا کو ایرا لکھا ہی

امتحان کرنا بادشاہ کا دو غلام نو خرید کو

قولہ پادشاہے دو غلام ارزان خرید ٭ باپکے زان دو سخن گفت و شنید ٭ یافتش زیرک دل و شیرین جواب ٭ از لب شکر چہ زاید شکر آب ٭ آدمی مخفیست در زیر زبان ٭ این زبان پردست بر درگاہ جان ٭ چونکہ بادے پردہ را درہم کشید ٭ سر صحن خانہ شد برما پدید ٭ کاندران خانہ گہر یا گندم ست ٭ گنج زر یا جملہ مار و گژدم ست ٭ یا دران گنجست مارے برکران ٭ زانکہ نبود گنج زر بے پاسبان ٭ بے تامل او سخن گفتی چنان ٭ کز پس پانصد تامل دیگران ٭ گفتے اندر باطنش دریاستی ٭ جملہ دریا گوہر گویاستی ٭ نور ہر گوہر کزو تابان شدی ٭ حق و باطل را ازو فرقان شدی ٭ نور فرقان فرق کردی بہر ما ٭ ذرہ ذرہ حق و باطل را جدا ٭ نور گوہر نور چشم ما شدی ٭ ہم سوال وہم جواب از ما بدی ٭ فکرتت را کژ مبین نیکو نگر ٭ ہست ہم نور و شعاع آن گہر ٭ ہر جوابے کان ز گوش آید بدل ٭ چشم گفت از من شنو آنرا ابہل ٭ گوش دلال ست و چشم اہل وصال ٭ چشم صاحب حال و گوش اصحاب قال ٭ در شنود گوش تبدیل صفات ٭ در عیان دیدہا تبدیل ذات ٭ ذاتت از علمت یقین شد. از سخن پختگی جو در یقین منزل مکن ٭ تا نسوزی نیست آن عین الیقین ٭ این یقین خواہی در آتش در نشین ٭ گوش چون نافذ بود دیدہ شود ٭ ورنہ قل در گوش پیچیدہ شود ٭ این سخن پایان ندارد باز گرد ٭ تا کہ شہ با آن غلامانش چہ کرد ٭ المعنی ایک پادشاہ نے دو غلام سستے خریدے اور اُن دونوں سے ایک کے ساتھ گفت و شنید سخن کی کری اُسکو زیرک دل اور شیرین جواب پایا اور حقیقت مین جو لب شکر ہین اُنسے سوائے شکر آب یعنی شربت کے اور کیا پیدا ہوگا آیندہ مقولات مولانا رح آدمی اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوتا ہی اور یہ زبان درگاہ جان کا پردہ ہی جب ہوا تکلم نے اِس پردے کو کھینچ لیا سارا بھید صحن خانہ کا ہم پر ظاہر ہوجاتا ہی کہ اِس گھر مین گوہر ہین یا گندم ہین گنج زر ہی یا جملہ مار و گژدم ہین یا اِس گنج کے کسی کنارہ پر مار بیٹھا ہی اِس سبب سے کہ گنج زر بے پاسبان کے نہین ہوتا پھر ذکر اُس غلام کا ہی کہ بے تامل ایسی بات کہتا تھا کہ جیسے کوئی پانسو تامل کے بعد کہے گویا تم اسکے باطن مین ایک دریا تھا اور سارا دریا گوہر گویا سے بھرا ہوا ہر گوہر سے جو نور چمکتا تھا وہ حق و باطل کے لیے فرقان ہوتا تھا یعنے فارق میان حق و باطل پھر مقولات مولانا کے فرماتے ہین جیسے وہ حق و باطل مین فارق تھا کیا اچھا ہوتا کہ نور فرقان کا ہمارے لیے ایسے ہی فرق کر دیتا اور ذرہ ذرہ حق و باطل کو ہم سے جدا کر دیتا اور نور اِس گوہر کا نور ہماری چشم کا ہوجاتا تو سوال بھی ہمین سے ہوتا اور جواب بھی ہمین سے کس واسطے کہ جب اِس نور سے ہماری آنکھ پر سب کچھ عیان و ظاہر ہوجاتا تو پھر سوال و جواب کی کیا حاجت تھی تو اپنی فکر کو کج مت دیکھ کج نہین ہی نیک ہی اُسی گوہر کے ہمنور و شعاع ہی جو جواب کہ گوش کی راہ سے دل مین آتا ہی چشم کہتی ہی مجھ سے سُن اُسکو چھوڑ جانا چاہیے کہ یقین کے تین درجے ہین علم الیقین جو بات علم سے یقین

کیجاے جیسے آگ کو جانتے ہین کہ جلاتی ہی اور عین الیقین جو آنکھ سے دیکھ کے یقین ہو جیسے کسی کو جلتا دیکھے
اور حق الیقین جو اپنے اوپر گذر جائے اور خود جلجائے بس وہ جواب جو گوش سے دل مین آتا ہی وہ درجہ
علم الیقین کا ہی اور جو چشم کہتی ہی کہ اُسکو چھوڑ مجھ سے سُن یہ عین الیقین کا اسی واسطے فرمایا کہ گوش دلال ہین
اور چشم اہل وصال اور چشم صاحب حال اور گوش صاحب قال یہ جو شنوائی گوش کی ہی اِس سے تبدیل صفات
کی ہوتی ہی اور جب معائنہ آنکھون کا ہوتا ہی تو تبدیل ذات کی ہی یعنے علم الیقین مین تو اخلاق ذمیمہ اوصاف حمیدہ
سے بدلجاتے ہین اور عین الیقین مین تبدیل ذات کا ہے کے اور ہی کچھ ہو جاتا ہی جب ذات تیری علم یقین با تون
سے ہو جاے تو پختگی ڈھونڈھو اسی یقین کی منزل پر کرامت پر جبتک آتش عشق سے نہ جلیگا وہ عین الیقین نہین
ہی اور اگر عین الیقین کا خواہان ہی تو اِس آگ مین بیٹھ اِس سے وہ حاصل ہوگا اور گوش بھی جب نافذ ہو جاتے
ہین یعنی بخوبی اثر پذیر تو یہ بھی دیدے ہو جاتے ہین یعنی دلال نہین رہتے وصال حال ہو جاتے ہین جیسا اوپر
مذکور ہوا نہین تو قل یعنے گفت ہی کان مین لپٹی رہتی ہی اے مرف باتین شعر آئندہ گریز ہی کہ اس بات کی تو کچھ حد
نہین توٹ اور بیان کر کہ بادشاہ نے اپنے اُن غلامون کے ساتھ کیا گیا

ٹھیک کرنا پادشاہ کا ایک کو اُن دو غلامون سے ایک سے حال دوسرے کا اور ظاہر کرنا اُسکا جو کچھ اُسمین ہی

قولہ این غلامک راچو دید اہل ذکا ٭ آن دگر را کرد اشارت کہ بیا ٭ کاف رحمت گفتمش تصغیر نیست ٭ جد چو گوید طفلکم تحقیر
نیست ٭ چون بیامد آن دوم در پیش شاہ ٭ بود او گندہ دہان دندان سیاہ ٭ گرچہ شہ شد ناخوش از گفتار او ٭ جستجوے
کرد ہم از کار او ٭ گفت با این شکل و این گندہ دہان ٭ دور بنشین لیک از انسو تر مران ٭ تا علاج این دہان تو کنیم ٭
تو مریض و ما طبیب پر فنیم ٭ تو ز اہل نامہ در قعہ بدے ٭ نے جلیس دیار ہم بقعہ بدے ٭ بہر کیک تو گلیمے سوختن ٭
نیست لائق از تو دیدہ دوختن ٭ باہمہ بنشین دو سہ دستان بگو ٭ تا ببینم صورت عقلت نکو ٭ آن ذکی را پس
فرستاد او بکار ٭ سوے حمامے کہ رو خود را بخار ٭ وین دگر را گفت تو چہ زیرکی ٭ صد غلامی در حقیقت نی یکی ٭
یار قابل تر بدے زان یار خود ٭ نز دبا آگہ تو بہ از یار بد ٭ آن نہ کہ خواجہ تاش تو نمود ٭ از تو مارا سرد میکرد آن حسود ٭
گفت او دزد و کژست و کژ نشین ٭ حیز و نامرد و چنانست و چنین ٭ گفت پیوستہ بدست او راستگو ٭ راست گوے من
ندیدستم ازو ٭ راستی در نیکخواہی و حیا ٭ علم و دینداری و احسان و ذکا ٭ راستگوئی در نہادش خلقتے ست ٭ ہر چہ گوید من
نگویم تہمتے ست ٭ کژ نگویم آن نکو اندیش را ٭ متہم دارم وجود خویش را ٭ باشد او در من ببیند عیبہا ٭ من نہ بینم در وجود
خود شہا ٭ ہر کسے گر عیب خود دیدے زپیش ٭ نے بدی فارغ دے از اصلاح خویش ٭ المعنی یعنے جب بادشاہ نے
اِس غلام کو ذکا و اون سے پایا تو دوسرے کو اشارہ کیا تو آپ مولانا فرماتے ہین کہ مین نے جو اُسکو غلامک تصغیر

کے ساتھ کہا یہ کاف ترحم کا ہی نہ تحقیر کا کیسے ہو سکتا ہی کہ ایک شخص کی توصیف کرون پھر تحقیر کرون بلکہ یہ کاف
ایسا ہی جیسے کسی کا دادا کسی کو طفلکم کہے پس تحقیر نہین منظور ہوگی مگر ترحم جب وہ دوسرا بادشاہ کے سامنے آیا تو بادشاہ نے
اسکو گندہ دہان اور دندان سیاہ دیکھا اگرچہ بادشاہ اسکی باتون سے ناخوش ہوا مگر اسکے حال کی جستجو کی اور کہا تیری یہ
صورت اور ایسا گندہ دہن ہی ہمسے دور بیٹھ اور وہان سے تجاوز مت کیجیو تا علاج تیرے دہن کا کرون کہ تو مریض ہی اور
مین طبیب پر فن تو تو اہل نامہ اور رقعہ سے ہی کہ بذریعہ نامہ اور رقعہ کے تجھ سے گفتگو کیجاے نہ اس لائق کہ مصاحب و یار
اور ہم بقعہ ہوے لیکن جون کے پیچھے کمل جلا دینا اور تجھ سے اغماض کرنا یہ بھی لائق نہین ہی تو سب کے ساتھ بیٹھ اور دو تین
باتین ہم سے کر تو دیکھون تیری عقل کی اچھی صورت ہی یا نہین پھر اس ترکی کو کام کیو اسطے بھیجدیا کہ جا کسی حمام مین
خوب بدن ملکے نہا اور اس دوسرے سے کہا کہ تو تو بڑا زیرک ہی تو درحقیقت اگرچہ ایک ہی مگر سو غلام کے برابر ہی تو اپنے
اس یار سے قابل تر ہی تو ہمارے نزدیک آ کہ تو اس یار بد سے بہتر ہی تجکو جیسا تیرے خواجہ تاش نے بتایا تو تو ویسا
نہین ہی اس حاسد نے تو ہمارا دل تیری طرف سے سرد کر دیا اسنے تو تجکو کہا چور ہی اور کج ہی او کج نشین ہی حیز ہی اور
نامرد ہی اور اور ایسی ویسی باتین اسنے کہا کہ وہ ہمیشہ سے راستگو ہی مین نے اس سے بڑھ کے کوئی راستگو نہین دیکھا
ہی راستی اور نیکخواہی اور حیا اور علم و دینداری و احسان وفا سب اسمین جمع ہین راستگوئی اسکی ذاتی و خلقی ہی وہ
مجھ کو جو کچھ کہتا ہی مین نہین کہ سکتا کہ مجکو تہمت کرتا ہی وہ بڑا نیک اندیش آدمی ہی مین اسکو کج ہرگز نہین کہونگا اگر کہون
تو اپنی ذات پر تہمت لگاؤن یعنے سب کے نزدیک بدگمان ٹھہرون ای بادشاہ وہ جو عیب مجھ مین دیکھتا ہی ضرور
مجھ مین ہونگے کہ وہ مجکو نظر نہین آتے ظاہر ہی جو شخص اپنے عیب پہلے سے دیکھتا ہی وہ اپنی اصلاح سے کیا فارغ
نہین ہو جاتا انخلاف شرح بحر العلوم پہلے شعر مین تصغیر چیست لکھا ہی میری دانست مین یہ بھی نیست ہی اور زیرکی
کو زیرکی اور صد غلامی کی جگہ صد غلام یار قابل کو باز اور نے بدیکے کو کے بدے لکھا ہی قولہ غافلند این خلق از خود بیخبر
لاجرم گویند عیب ہمدگر * من نہ بینم روے خود را ای شمن * من بہ بینم روے تو تو روے من * آن کسے کہ او بہ بیند روے
خویش * نور او از نور خلقان ست بیش * نور حسے نبود آن نورے کہ او * نور خود محسوس بیند پیش رو * گر بمیرد نور او باقی
بود * زانکہ دیدش دید خلاقی بود * گفت تو ہم عیب او گو مو بمو * آنچنان کہ گفت او از عیب تو * تا بدانم من کہ غمخوار منی * کدخداے
ملکت و کار منی * گفت ای شہ من بگویم عیبہاش * گرچہ ہست او مرا خوش خواجہ تاش * عیب او مہر و وفا و مردمی * عیب او
صدق و صفا و ہمدمی * کمترین عیبش جوانمردی و داد * آن جوانمردے کہ جان را ہم بداد * صد ہزاران جان فدا کردہ
بدید * چہ جوانمردی بود کان را ندید * ور ندیدی کے بجان بخلش بدے * بہر یکجان کے چنین غمگین شدی * بر لب جو
بخل آب آن را بود * کو ز جوے آب نابینا بود * گفت پیغمبر کہ ہر کس از یقین * داند او پاداش خود در یوم دین * کہ یکی را
دہ عوض می آیدش * ہر زمان جودے دگرگون زایدش * جود جملہ از عوضہا دیدنست * پس عوض دیدن ضد ترسیدنست *

بخل نادیدن بود اعواض را ٭ شاد دارد دید در عواض را ٭ پس بعالم ہیچکس نبود بخیل ٭ زانکہ کس چیزے نبارد بے بدیل
پس سخا از چشم آید نے ز دست ٭ دید دارد کار جز بینا نرست ٭ عیب دیگر آنکہ خود بین نیست او ٭ ہست او در ہستی خود عیب جو ٭ عیب گوئی عیب جوئی خود بدست ٭ با ہمہ نیکو و با خود بد بدست ٭ گفت شہ جلدی مکن در مدح یار ٭ مدح خود در ضمن مدح او میار ٭ زانکہ من در امتحان آرم ورا ٭ شرمساری آیدت در ماجرا ٭ المعنی شمن لفتحتین بت پرست بدیل بمعنی بدل نیست کہتا ہی یہ مخلوق جو عیب ایک دوسرے کا کہتے ہین آپ سے غافل و بیخبر ہین اپنا عیب نہین جانتے لاجرم دوسرے کا عیب بیان کرتے ہین اپنا اپنی صورت کو ای بت پرست نہین دیکھتا مین تیری صورت کو دیکھتا ہون تو میری صورت کو کہ یہ حال مخلوق کا ہی جو اور کی صورت دیکھتے ہین چنانچہ مین تیری تو میری اپنی نہین دیکھتے کہ یہی بت پرستی ہی اور جو اپنی صورت دیکھتا ہی اُسکا نور نور مخلوق سے بڑھکے ہی اسلئے کہ یہ نور نور حسی نہین ہی کہ جسکو وہ اپنی صورت کے سامنے محسوس پاتا ہی یہ وہ نور ہی کہ اگر مر جائے تو نور اُسکا بدستور باقی رہے اسواسطے کہ دید اُسکی دید خلاقی ہی نہ مخلوقی پھر بادشاہ نے کہا کہ تو بھی اُسکے عیب ذرا ذرا کیون نہین بیان کرتا جیسے اُسنے تیرے بابت مین جانون کہ تو میرا غمخوار ہی اور میرے ملک و معاملہ کا کتخدا کہا ای بادشاہ اب مین اُسکے عیب بیان کرتا ہون اگرچہ وہ میرا اچھا ساتھی اور خواجہ تاش ہی اُسکے عیب یہ ہین مہر و وفا اور مردمی اور صدق و صفا اور ہمدمی ادنی عیب اُسکا جوانمردی و داد ہی اور جوانمردی بھی وہ کہ جان دیدے خواہ سخاوت مین خواہ شجاعت مین لاکھون جانین اُسنے اپنی دید پر فدا کین یعنے انکا سر بہا دیا یا ایسے موقعے جو جان فدا کرنے کے ہوے وہان دریغ نہ کیا وہ کونسی جوانمردی ہی جو اُس سے بچ رہی اور اُسنے اُسکو نہین دیکھا اگر نہ دیکھتا تو اُسکو جان کا بخل ہوتا اب جو دیکھا ہی تو کب بخل ہو اور ایک جان کیواسطے کیون غمگین ہو وہ ایسا جو نمرد نہین جو جان کا غم کرے نہر کے کنارہ پانی کا بخل وہ کرتا ہی جو پانی کی نہر کو نہین دیکھتا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ہر کوئی یقین کے ساتھ اپنے عمل کے بدلہ کو قیامت مین جان لے کہ ایک کے عوض مین دس گونہ ملیگا اور ہر وقت اُس ایک سے دس قسم کے جو پیدا ہونگے سارے جو انھین عوضون کے دیکھنے سے ہین پس عوض دیکھنا ضد ڈرنے کی ہی یعنے جب دیکھیگا کہ دس گونہ عوض ملیگا تو پھر کیون ڈریگا اور جو عوضون کو نہین دیکھتے وہ بخل کرتے ہین دیکھو غواص کی جو در کیطرف دید ہوتی ہی اُس دید ہی سے کیسا خوش ہوتا ہی کہ موتی ملیگا پس لازم ہی کہ جہان مین کوئی بخیل نہو اس سبب سے کہ ہر شی کا بدلہ ہی بے بدلے کے کوئی شخص کوئی چیز نہین پاتا اب اِس سے ثابت ہوا کہ سخا آنکھ سے ہی جس سے دید متعلق ہی نہ ہاتھ سے دید ہی کام رکھتی ہی کہ سب سے بینا تم ہی آپکے سوا کوئی بینا نہین دوسرا عیب اُسمین یہ ہی کہ وہ خود بین نہین ہی وہ اپنی دا دہستی مین اپنے ہی عیب ڈھونڈھتا ہی عیب جوئی اور عیب گوئی دونون بری چیز ہین وہ سب کے ساتھ نیک ہی اور اپنے ساتھ نہایت بد ہی پادشاہ نے سُنکے کہا اپنے یار کی مدح مین جلدی مت کر اور اپنی مدح کو ضمنا اُسکی مدح

مین مت ملا مین اسکا امتحان کرونگا اگر خلاف نکلا تو مجکو اس معاملہ مین شرمندگی ہوگی انخلاف شرح بحر العلوم مین بدید کو بدید اور ندیدے کو بدیدے عواص کو خواص عیب گوے عیب جو مین واو عطف کا لکھا ہی

قسم کھانا غلام کا اپنے صدق دعوی و طہارت گمان پر

قولہ گفت نے واللہ باللہ العظیم ٭ مالک الملک رحمن الرحیم ٭ آنخدائے کہ فرستاد انبیا ٭ نے بحاجت بل بفضل کبریا آنخداوندیکہ از خاک ذلیل ٭ آفرید او شہسواران جلیل ٭ پاک شان کرد از مزاج خاکیان ٭ بگذرانید از تک افلاکیان برگرفت از نور و نار صاف ساخت ٭ وانکہ او بر جملۂ انوار تاخت ٭ آن سنا برقے کہ بر ارواح تافت ٭ تاکہ آدم معرفت زان نور یافت ٭ آن کز آدم رست دست شیث چید ٭ پس خلیفش کرد آدم چون بدید ٭ نوح از ان گوہر چو برخوردار شد ٭ در ہوائے بحر جان دربار شد ٭ جان ابراہیم از ان انوار زفت ٭ بیخطر در شعلہائے نار رفت ٭ چونکہ اسمعیل در جویش فتاد ٭ پیش دشنہ آبدارش سر نہاد ٭ جان داؤد از شعاعش گرم شد ٭ آہن اندر دستبافش نرم شد ٭ چون سلیمان شد وصالش را رضیع ٭ دیو گشتش بندۂ فرمان مطیع ٭ در قضا یعقوب چون بنہاد سر ٭ چشم روشن کرد از بوے پسر ٭ یوسف مہرو چو دید آن آفتاب ٭ شد چنان بیدار در تعبیر خواب ٭ چون عصا از دست موسی آب خورد ٭ ملکت فرعون را یک لقمہ کرد ٭ جان جرجیس از فرش چون راہ یافت ٭ ہفت نوبت جان فشاند و باز یافت ٭ چونکہ زکریا ز عشقش دم زدی ٭ کرد در جوف درختش جان فدی ٭ چونکہ یونس جرعۂ زانجام یافت ٭ در درون ماہی او آرام یافت ٭ چونکہ یحیی مست گشت از شوق او ٭ سر بطشت زر نہاد از ذوق او ٭ چون شعیب آگاہ شد زین ارتقا ٭ چشم را در باخت از شوق لقا ٭ شکر کرد ایوب صابر ہفت سال ٭ در بلا چون دید آثار وصال ٭ خضر و الیاس از مئش چون دم زدند ٭ آبحیوان یافتند و کم زدند ٭ نردبانش عیسی مریم چو یافت ٭ بر فراز گنبد چارم شتافت ٭ چون محمد یافت آن ملک نعیم ٭ قرص مہ را کرد او در دم دو نیم ٭ المعنی جب بادشاہ نے غلام سے کہا کہ مین امتحان کرونگا در صورت خلاف ماجرا کے شرمندہ ہوگا تو غلام نے کہا کہ نہین قسم ہی اللہ کی اور قسم ہی اللہ بزرگ کی جو مالک ملک اور رحمن و رحیم ہی اور وہ خدا جس نے انبیا بھیجے محض اپنے فضل کبریا سے ورنہ اسکو حاجت کیا تھی جب ہدایت و ضلالت اسکے قبضہ مین ہی اور وہ خداوند جسنے ایسی خاک ذلیل سے کیسے کیسے شہسوار جلیل پیدا کیے اور انکو مزاج خاکیون سے پاک کیا اور انکا قدم افلاکیون سے بڑھا دیا کچھ نور و نار صاف سے لے لیا اور اسکو بنایا جو جملہ انوار جمالی و جلالی پر حاوی ہوا وہ روشنی و برق اسکی ارواح پر چمکی تا آدم نے معرفت اس نور سے پائی اور جب وہ آدم سے چھوٹی تو انکی اولاد سے شیث کا ہاتھ چھانٹ لیا پس انکو آدم نے خلیفہ کیا جب دیکھا کہ انکا ہاتھ برگزیدہ ہی بعد نوح اس گوہر سے برخوردار ہوے تو شوق مین اس بحر کے جو جان دربار ہی مبتلا ہوے یعنی وہ دریا جو جانون کے گٹھے باندھے ہوے ہی بہ بلاکت پھر جان ابراہیم نے اس سے نور سطبر و زفت پائے اور بیدھڑک آگ کے شعلون مین چلے گئے جیسا کہ

آگ مین انکو ڈالا تھا جب اسمعیل اسکی جوے محبت مین پڑے اُسکی چھری آبدار کے سامنے سر رکھدیا بعد انکے
جان داؤد کی اسکی شعاع سے گرم ہوئی کہ لوہا انکے ہاتھ مین آسان و نرم ہوگیا دست باف کنایہ آسان سے جب
سلیمان اسکے وصال سے شیر خوار ہوے دیو انکے بندۂ فرمان اور مطیع ہوے اور یعقوبؑ نے جب حکم الٰہی مین سر
رکھدیا تو انکی آنکھین بو بسر سے روشن کردین یوسفؑ ماہرو نے جو وہ آفتاب دیکھا انکی تعبیر خواب سے جہان بیدار
ہوگیا اور یہ اُس تعبیر خواب سے مراد ہی جو بادشاہ نے قحط سالیون کے دیکھے تھے اور سب کو حکم کھیتی کا دیا تھا
جب عصائے موسیٰ کے ہاتھ سے پانی پیا ملک فرعون کو ایک ہی لقمہ کرلیا جرجیس کی جان نے جو اُسکے فر سے
بھید حاصل کیا سات دفعہ جان دی اور پھر پائی چنانچہ انکو سات دفعہ انکی قوم نے مار ڈالا اور یہ زندہ ہوے
اور جو کہ ذکریا اُسکے عشق مین دم مارتے تھے انھون نے جوف درخت مین جان فدا کردی جب کافرون سے یہ
بھاگے درخت سے پناہ مانگی وہ شق ہوگیا اور انکو اپنے بیچ مین کرکے ملگیا کافرون نے آرہ اُس درخت پر رکھا
گھبرائے حکم ہوا خبردار دم مت مارنا آخر یہ دوپارہ ہوگئے اور جو کہ یونسؑ نے ایک جرعہ اُس جام سے پایا اسواسطے
درون ماہی مین انھون نے آرام پایا اور جب یحییٰ اسکے شوق سے مست ہوے بڑے ذوق سے سر طشت زر پر
رکھدیا مختصر یہ کہ ایک بادشاہ فاسق چاہتا تھا کہ اپنی بہت عم سے زنا کرے یہ مانع ہوے انکا سر کاٹ کے ایک
طشت زرین رکھ کے اُسکے سامنے زنا کرنے لگا سر سے آواز نکلتی تھی لایحل لک نہین حلال ہی تجھپر جب شعیبؑ
اُسکی ترقی و بلندی سے آگاہ ہوے اپنی آنکھون کو اُسکی شوق دید مین کھودیا ایوبؑ صابر نے اسکا شکر سات برس
تک کیا جب دیکھا کہ بلا مین آثار وصال کے ہین خضر و الیاسؑ نے جو اُسکی مے محبت سے ایک گھونٹ پیا ہر چند
آب حیوان پایا لیکن اُسکے مزہ مین پھر اسکو نہ پیا زندہ بان اسی کی عیسیٰ بن مریم کو لگنی چوگنبد چارم پر پہونچگئے جب محمدؐ
کو وہ ملک و نعیم حاصل ہوا انھون نے قرص ماہ کو دو نیم کیا قولہ چون ابوبکر آیت توفیق شد + باچنان شہ صاحب و
صدیق شد + چون عمر شیدائے آن معشوق شد + حق و باطل را چو دل فاروق شد + چونکہ عثمان آن عیان را
عین گشت + نور فائض بود ذوالنورین گشت + چون ز رویش مرتضیٰ شد درفشان + گشت او شیر خدا در مرج جان
روشن از نورش چو سبطین آمدند + عرش را در زمین و قرطین آمدند + آن یکے از زہر جان کردہ نثار + وان سر افگندہ
بر اہش مست وار + چون جنید از جند او دید آن مدد + خود مقاماتش فزون شد از عدد + بایزید اندر مزیدش راہ
دید + نام قطب العارفین از حق شنید + چونکہ کرخی کرخ او را شد حرس + شد خلیفہ عشق و ربانی نفس + پور
ادہم مرکب آن سو راند شاد + گشت او سلطان سلطانان داد + وان شقیق از شق آن راہ شگرف + گشت او
خورشید رائے تیز طرف + شد فضیل از رہزنی رہ پیر راہ + چون بلحظہ لطف شد محفوظ شاہ + بشر حافی را بشر شد
ادب + سرنہاد اندر بیابان طلب + چونکہ ذوالنون از غمش دیوانہ شد + مصر جانرا ہمچو شکر خانہ شد + شد چو سری سلیم

اندر راہ او + بر سر بر سروران شد جاہ او + صد ہزاران پادشاہان مہان + سرفرازند زانسوے جہان + نام شان از رشک حق پنہان بماند + ہر گدائے نام شان را بر نخواند + رحمت و رضوان حق در ہر زمان + باد بر جان روان پاک شان + حق آن نور و حق نورانیان + کاندران بحرند ہمچون ماہیان + بحر جان و جان بحرار گویمش + نیست لائق نام او میجونمش + حق آن آنے کہ این و آن از وست + مغزہا نسبت بدو باشند پوست + کہ صفات خواجۂ تاش و یار من + ہست صد چندان کہ این گفتار من + انچہ میدانم ز وصف آن ندیم + باورت نا چہ گویم ای کریم + المعنی مرج بالفتح چراگاہ و زمین سبطین امام حسن و امام حسین درین دو در قرط گوشوارہ قرطین دو گوشوارہ کرخ محلہ بغداد و معرب کرخت شق بکسر مشقت حافی پابرہنہ و بشر حافی نام اولیا سری نام اولیا بعد ذکر انبیاء کرام اب صحابہ عظام اور اولیاء والامقام کا بیان کرتا ہی کہ جب ابوبکر آیت توفیق کے ہوے ایسے لوگ توفیق پانے لگے اور وہ ایسے شاہ کے یار و دوست خالص ہوے جنکی صفت ہی ثانی اثنین اذہما فی الغار دوسرا دو کا جبکہ وہ دونون غار مین تھے اور جو عمر شیدا اُس معشوق کے ہوے اور انکا دل جو فارق حق و باطل کا ہوا جیسا کہ حدیث مین آیا ہی ان الحق ینطق علی لسان عمر حق ناطق ہی زبان عمر پر اور جبکہ عثمان اس عیان کی چشم بنے تو وہ نور فائض فیض دہندہ تھا لہذا یہ ذوالنورین ہوے اور ذوالنورین انکا لقب ہی اس سبب سے کہ دو دختریں آنحضرت کی انکے نکاح مین ہوئی تھیں پھر جب اُسکی صورت سے مرتضی درفشان ہو ای مداح و ثناخوان تو یہ شیر خدا سبزہ زار جان کے ہوے بعد انکے جب سبطین یعنے حسنین اُس نور سے روشن ہوے تو یہ دونون عرش کے دو ستارے اور دو گوشوارے بنے منجملہ انکے ایک نے تو زہر سے جان نثاری کہ وہ امام حسن ہین اور دوسرے مست کیطرح سرفگندہ اُسکی راہ مین داخل ہوے کہ انکا سر کاٹا گیا اور یہ سرفگندہ ہو کہ یہ امام حسین ہین پھر جنید نے کہ یہ اولیاء اولین سے ہین اُسکی جند سے ایسی مدد دیکھی کہ انکے مقامات گنتی شمار سے بڑھ گئے اور وہ جو بایزید تھے کہ یہ بھی ایک اولیاء مشہور ہین انھون نے اسکی فضل و زیادتی مین اپنی ایسی راہ دیکھی کہ لقب قطب العارفین کا حق تعالی سے سنا اور جب معروف کرخی اُسکے کرخ کے حرس بنے تو خلیفۂ عشق اور ربانی نفس کہلائے پورا و تیم یعنے ابراہیم کہ انکے باپ ادہم تھے اور بادشاہ بلخ کے انھون نے بدلخوشی اپنا مرکب اُسکی طرف ہانکا اور سلطنت ترک کی تو اُن لوگون کے سلطان ہوے جو سلطان وادے ہین اور شقیق کہ یہ بھی اولیا مین راہ کی شق و مشقت عجیب سے خورشید راے اور تیز چشم و نگاہ ہوے دیکھو تفصیل کہ یہ بھی ولی کامل ہین ہنرنی کرتے تھے جب لطف شاہ کا ملحوظ ہوا ایک لحظہ مین ہنرنی راہ سے بیزار ہوگئے بشر حافی کو اُسکا ادب بشر ہوا کہا انھون نے بھی بیابان طلب مین سر رکھا حافی برہنہ پا کو کہتے ہین یہ برہنہ پا رہتے تھے جبتک زندہ رہے کسی نے کسی جگہ کبھی نہین دیکھی جبکہ ذوالنون مصری اُسکے غمسے دیوانہ ہوے تو مصر جان کیواسطے یہ شکرخانہ بنے نون مچھلی کو کہتے ہین انکا

لقب ذوالنون ای صاحب نون اس سبب سے ہوا کہ ایک روز کشتی مین بیٹھے تھے کسی کشتی والے نے انکو چوری
ایک درم کی لگائی اور سخت تنگ کیا مچھلیون کو اُنھون نے حکم کیا اسقدر درم مچھلیون نے کشتی مین ڈالے کہ قریب
غرق کے ہوگئی جب معذرت کی تو کشتی والے بچے اور یہ کشتی سے نکل کے پیادہ برروے آب چلے گئے سری
سقطی یہ جب اُسکی راہ مین بے سر ہوے کہ اس سے شہید ہونا انکا معلوم ہوتا ہی تو سر بر سر درون پر انکو مرتبہ ملا
ان سبکے سوا لاکھون بادشاہ بڑے بڑے گذرے ہین کہ وہ اس جہان کے اُس پار بھی سرفراز ہین یعنی جیسے
یہان بادشاہ تھے ویسے ہی وہان بھی بادشاہ ہین کہ نام اُنکے رشک حق سے چھپے رہے یعنے خدا تعالی کو رشک
ہوا کہ سواے میرے بھی انکو اور کوئی جان لے اسی سبب سے ہرگز اسنے نام اُنکا نجانا جیسے کہ حدیث قدسی ہی
اولیاے تحت قبائی لا یعرفہم سوائی یعنے میرے اولیا قبا پوش بھی ہین کہ تو انکو نہین پہچانتا مگر مین پہچانتا ہون
پس رحمت و رضوان حق کی ہر وقت اُنکی جان و روان پاک پر ہوئے آب وہ غلام کہتا ہی کہ قسم ہی اس نور کی اور قسم
نور والون کی کہ اس دریا مین یہ ایسے ہین جیسے دریا کی مچھلیان اگر اُسکو بحر جان یا جان بحر کہون تو اُسکے نام کے
لائق نہین اسیلئے ڈھونڈھتا ہون کہ کیا کہون اور قسم ہی اُس وقت کی کہ جملہ این و آن یعنی موجودات اُس سے ہوے
کہ وہ وقت کن کا تھا کہ جسکے سامنے جملہ منزویست ہین شعر مابعد جواب قسمون کا ہی کہ میرے خواجہ تاش و میر یار کے
صفات میری باتون سے سوگئے ہین مین جو کچھ اُس ندیم کے وصف سے جانتا ہون اگر بیان کرون تجکو یقین آئے
تو پھر مین کیا کہون اختلاف شرح بحر العلوم مین چون سرے لکھا ہی اور نام اُنکا سری بتشدید را ہی بس ایسا معلوم
ہوتا ہی کہ غلطی کاتب کی ہو اصل مین یون ہو شد چو سری کہ صحیح نام بھی مذکور ہوتا ہی اور ضرورت شاعری کی بھی مفقود
نہین صد ہزاران اس شعر کے پہلے مصرع مین بھی بجاے جہان کے جان لکھا ہی اور بجاے نام او نام تو کسو اسطے کہ
ضمیرین متضاد جمع ہوتی ہین اور آن آنے کے بجاے این آنے کے موقع بعید کا ہی واضح ہو کہ مولانا رح نے ان اشعار
مین الفاظ مناسب نام و لقب اور صفات ہر بزرگوار کے ایراد فرمائے ہین کما لا یخفی علی المتفطن اور سوا اسکے
جملہ کتاب محسنات شاعری سے بھری ہی قائل ہین اگر سب کو لکھتا تو کتاب طول طویل ہوجاتی قولہ شاہ گفت
اکنون از آن خود بگو ٭ چند گوئی این و آن و آن واو ٭ تو چہ داری و چہ حاصل کردہ ٭ از تگ دریا چہ در آوردہ ٭ روز
مرگ این حس تو باطل شود ٭ نور جان داری کہ یار دل شود ٭ در لحد کین چشم را خاک آگند ٭ ہست آن چہ گور را
روشن کند ٭ آن زمان کین دست و پایت بر درد ٭ پر و بالت ہست تا جان بر پرد ٭ نور دل از جاے بد ای یار غار ٭
مستعار از مدان اے ست کار ٭ آن زمان کین جان حیوانی نماند ٭ جان باقی بایدت بر جان نشاند ٭ شرط من جا
بالحسن نے کردنست ٭ بل حسن با سوے حضرت بردنست ٭ جوہرے داری ز انسان یا خرے ٭ این عرضہا کہ فنا
شد چون بری ٭ این عرضہاے نماز و روزہ را ٭ چونکہ لایبقی زمانین انتفی ٭ نقل نتوان کرد مر اعراض را ٭

لیک از جوہر برند امراض را ✤ تا مبدل گشت جوہر زین عرض ✤ چون ز پرہیز کہ زائل شد مرض ✤ گشت پرہیز عرض
جوہر بجد ✤ شد دہان تلخ از پرہیز شہد ✤ از زراعت خاکہا شد سنبلہ ✤ داروے مو کرد مو را سلسلہ ✤ آن نکاح زن
عرض بد شد فنا ✤ جوہر فرزند حاصل شد زما ✤ جفت کردن اسپ و اشتر را عرض ✤ جوہر کرہ بزائیدن غرض ✤ ہست
آن بستان نشاندن ہم عرض ✤ گشت جوہر میوہ اش اینک غرض ✤ ہم عرض دان کیمیا بردن بکار ✤ جوہرے زان
کیمیا گر شد بیار ✤ صیقلے کردن عرض باشد شہا ✤ زین عرض جوہر ہمی یابد صفا ✤ پس مگو کہ من عملہا کردہ ام ✤ دخل
آن اعراض را بنما مرم ✤ این صفت کردن عرض باشد خمش ✤ سایۂ بز را پے قربان مکش ✤ المعنی بادشاہ نے کہا
اب تو این و آن اور آن واو کی باتین چھوڑ اور اپنی ملکیت سے بتا کہ تیرے بیچ مین خاص کار آمد باتین کیا ہین
ادھر ادھر کی باتونسے کیا مطلب تیرے پاس کیا ہی اور تو نے کیا حاصل کیا ہی اور قعر دریاے عمر سے کیسا موتی نکالا ہی
مرنے کے وقت یہ حس تیری بیکار ہو جائیگی ایسی زبان نہین چلیگی کچھ نور جان کا بھی ہی جو اسوقت دل کی مدد کرے
گور مین یہ آنکھین تیری خاک سے بھر جائینگی اب وہ کیا ہی جو تیری گور کو روشن کرے ہاتھ پانون تیرے جسوقت مین
کہ پھٹ جائینگے جو مراد از ہم ریختہ ہونے سے ہی تو ایسے پر و بال تیرے ہین جنسے جان تیری اوپر کو اڑے تو وہ
کا اور ہی جگہ سے ہی یار غار یعنے تو یار غار کا ہی جو گور ہی اسکو مثل دیگر اعضا و قوی کے مستعار مت سمجھے جیسا کہ
اب تو اس مستعار مین مست عار ہو رہا ہی اور ننگ مستعار کو گوارا کیئے ہوے ہی جسوقت مین کہ یہ روح حیوانی جو
بالفعل مادۂ زندگی ہی نہ رہی اور فنا ہوئی تو وہ جان جو باقی ہی یعنے اصل روح اسکو تجھے اسکی جگہ بٹھانا چاہیے اور
شرط من جاء بالحسنۃ بجا لانا بلکہ حسن کو اس بارگاہ مین لیجانا ہی بتا تو تو انسان سے جوہر رکھتا ہی یا گدھا ہی للہ دو جھ
لدا ہوا جب یہ اعراض جو اعضا وغیرہ ہین فنا ہوے تو کیسے لیجائیگا آخر جیسے من جاء بالحسنۃ ہی ایسے ہی شرط
من جاء بالسیئۃ بھی ہی اہل کلام کا قول ہی العرض لا یبقی فی زمانین عرض باقی نہین رہتا ہی دو زمانون مین بلکہ ہر وقت
نیا ہوتا ہی کہ جو زمانہ سابق مین موجود تھا وہ زمانۂ حال مین معدوم ہو جائے پس یہ اعراض جو نماز روزہ کے سابق مین
تھے اعراض حال سے جو زمان حال موت ہی اس سے بدلجائین پھر انکو کیسے نقل کر سکتا ہی لیکن یہ ضرور ہی کہ اعراض
یعنے نماز روزہ وغیرہ امراض کو جوہر سے دفع کرتے ہین تو جوہر اس عرض سے بدل ہو جاتا ہی جیسے پرہیز سے
مرض زائل ہو جاتا ہی پس عرض پرہیز جوہر کا ہی جو جد و جہد ہی کہ دہان تلخ جوہر کا جو مرض سے ہوتا ہی اس
پرہیز سے شیرین شہد ہو جاتا ہی دیکھو کھیتی سے خاک سنبلہ ہو جاتی ہی جو ایک برج خوبصورت ہی اور دوا سے بال
جو سپید ہوتے ہین کیسے مسلسل پیچدار دلاویز ہو جاتے ہین نکاح جو عورت سے کیا جاتا ہی یہ عرض ہی جس سے
مقصود فرزند ہی جو جوہر ہی ایسے ہی اسپ و اشتر کو جفت کرنا عرض ہی اور غرض اس سے کرہ پیدا ہونا اور
اور علی ہذا باغ کا لگانا بھی عرض ہی جوہر اسکا میوہ کہ اسی سے غرض ہی کیمیا کو عمل مین لانا بھی عرض ہی

اگر تونے اس سے کوئی جوہر بنا لیا ہی تو لا دکھا اور صیقلی کرتا ای شاہ میں یہ بھی عرض ہی کہ جس عرض سے جوہر صفا
پاتا ہی اب یہ شعر نتیجہ سب مثالوں کا ہی کہ جب یہ کیفیت ہی تو یہ مت کہے کہ مین نے عمل کیے ہین جو اعراض
ہین تو حاصل ان اعراض کا دکھا اور اس بات سے مت بھاگ جا اور جان بچا بغیر اس حاصل کے چھٹکارا
محال ہی پس بادشاہ کہتا ہی کہ یہ جو تو صفت کر رہا ہی سب عرض ہی اس سے خاموش ہو یہ تو ایسا ہی جیسے کوئی شتا
بز کو قربانی کیواسطے مارے قولہ گفت شاہا بے قنوط عقل نیست * گر تو فرمائے عرض را نقل نیست * پادشاہا جز کہ
یاس بندہ نیست * ہر عرض کان رفت باز آئندہ نیست * گر نبودی مر عرض را نقل و حشر * فعل بودی باطل و
اقوال قشر * این عرضہا نقل شد لون دگر * حشر ہر فانی بود کون دگر * نقل ہر چیزے بود ہم لائقش * لائق گلہ بود
ہم شائقش * وقت محشر ہر عرض را صورتیست * صورت ہر یک عرض را نوبتیست * بنگر اندر خود نہ تو بودی عرض *
جنبش جفتی و جفتی با غرض * بنگر اندر خانہ و کاشانہا * در مہندس بود چون افسانہا * کان فلان خانہ کہ ما دیدیم خوش
بود موزون صفہ و سقف و درش * از مہندس آن عرض اندیشہا * آلت آوردہ ستون از بیشہا * چیست اصل و مایہ
ہر پیشہ * جز خیال و جز عرض اندیشہ * جملہ اجزاے جہان را بیغرض * درنگر حاصل نشد جز از عرض * اول فکر آخر
آمد در عمل * نسبت عالم چنان دان در ازل * میوہا در فکر دل اول بود * در عمل ظاہر بآخر میشود * چون عمل کردی
شجر بنشاندی * اندر آخر حرف اول خواندی * گرچہ شاخ و برگ و بیخش اول ست * آن ہمہ از بہر میوہ مرسل ست
پس سرے کہ مغز این افلاک بود * اندر آخر صاحب لولاک بود * نقل اعراض ست این بحث و مقال * نقل
اعراض است این شیر و شغال * جملہ عالم خود عرض بودند تا * اندرین معنی بیامد ہل اتی * این عرضہا از چہ زاید
از صور * وین صور ہم از چہ زاید از فکر * اینجہان یک فکرتست از عقل کل * عقل چون شاہ ست و فکرتہا رسل
عالم اول جہان امتحان * عالم ثانی جزاے این و آن * چاکرت شاہا خیانت میکند * الغرض زنجیر و زندان میشود
بندہ ات چون خدمت شائستہ کرد * الغرض نے خلعتی شد در نبرد * این عرض با جوہران بیضہ است و طیر
این ازان و آن ازین زاید بسیر * المعنی قنوط بالضمتین ناامیدی ونا امید ہونا قشر بالکسر دانہ و پوست درخت
نبرد بفتح جنگ غلام نے کہا ای شاہ یہ جو تو فرماتا ہی کہ عرض کو نقل نہین ہی یہ بات ایسی ہی کہ عقل سے ناامید
ہوے تو کہے ای بادشاہ یہ بڑے یاس کی بات بندہ کے واسطے ہی کہ جو عرض جاتا رہا وہ لوٹنے والا نہین ہی
اگر عرض کو نقل و حشر نہوتا یعنے حشر مین جمع نہوتے اور لوٹتے نہین تو سارے فعل باطل اور جملہ قول پوست
اور بھوسی ہو جاتے یہ عرض سب نقل ہونگے گر دوسرے رنگ پر اور ہر فانی کا حشر ہوگا لیکن دوسری
طرح پر ہر چیز لائق اسکے منقول ہوگی اور ہر شائق اپنے گلہ کے لائق ہوگا محشر کے وقت ہر عرض کی ایک
صورت ہی اور ہر صورت عرض کی ایک باری و وقت اور تو آپ کو تو غور کر کیا تو عرض نہین ہی اور نہ جنبش جفت

اور نہ ایک جفت باغرض کے ساتھ جفت ذرا خانون اور مکانون کو غور کر اور اپنی باتون کو جو مہندس سے تجکو تعیین مہندس اندازہ اور مقدار اشکال کا کر یو الا تو اُس سے نہین کہتا تھا کہ فلان خانہ کہ ہمنے دیکھا ہی بہت اچھا ہی اُسکا صفہ اور سقف اور دروازہ سب موزون ہی اور یہ اندیشے تیرے جو عرض ہین اپنی صورتون اور نشانون کے واسطے ہر پیشون سے آلے لائے اور یہ صورت خیالیہ جو مہندس کی ذہن مین تھی جوہر ہوگئی آب بتا تو ہر پیشہ کا مایہ اور اصل کیا ہی سوائے خیال اور عرض اندیشہ کے یہی سب کی جڑ ہی تو جملہ اجزاے جہان کو خیال کر کچھ بھی بہر عرض کے حاصل ہوا ہی مگر بنظر انصاف نہ بنظر اپنی غرض کے تو جانے کہ ہر عرض کا نتیجہ ہی دیکھ تو روز ازل مین اول فکر پیدایش جہان کی پیدا ہوئی آخر اُسکے عمل سے یہ جہان پیدا ہوا اول میوے کی فکر دل مین ہوتی ہی پھر عمل سے آخر مین ظاہر ہوتا ہی یعنے اُسی فکر پر عمل کرنے سے اور عمل یہ کہ اُسی میوے کی فکر سے تو درخت لگاتا ہی پھر آخر مین جا کے وہی حرف اول جو فکر میوے کی ہی پڑھتا ہی یعنے میوہ پاتا ہی اگرچہ شاخ و برگ و جڑ اُس درخت کی جو فکر میوے سے لگایا گیا میوے سے اول ہی لیکن یہ سب سامان در اصل میوے ہی کیو اسطے ہی جیسے آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم کہ اصل و مغز ان افلاک کے ہین آخر مین ظہور اُنکا ہوا اور تھے صاحب لولاک لما خلقت الافلاک بس یہ جو کچھ انکے سوا اعراض تھے ظاہر ہوتے رہے آخر جو مقصود تھے وہ ظاہر ہوے جیسے درخت کی شاخ و برگ اور بیخ خود یہ بحث و گفتگو جملہ نقل و اعراض ہی اور یہ شعر و شغال بھی نقل اعراض شعر و شغال اس سبب سے کہ بادشاہ کہتا ہی یہ رد کرتا ہی یہ کہتا ہی بادشاہ رد کرتا ہی بس گفتگو باہمی مین شعر و شغال کا حال ہی تمام

اہل جہان خود عرض تھے جب تو اس معنی مین حق تعالی نے فرمایا ہل اتی علی الانسان حین من الدہر لم یکن شیئا مذکورا البتہ آیا انسان پر ایک وقت زمانہ سے کہ نہ تھا انسان شی مذکور یعنے وجود انسان کا نہ تھا خدا تعالی کی صور علمیہ مین تھا بس اُسوقت عرض تھا پھر یہ عرض کس سے پیدا ہوا اُسی صور علمیہ سے اور صور علمیہ فکر پیدایش انسان سے یہ جہان ایک فکر ہی عقل کل سے اور عقل کل خواہ جبریل خواہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ عقل ایسی ہی جیسے بادشاہ اور جملہ فکرین اُسکی قاصد و پیک بس عالم اول جہان امتحان کا ہی کہ دیکھین کیا کرتا ہی اور عالم ثانی محل جزاے ہر کس و ناکس اب مثال دیتا ہی کہ ای پادشاہ اگر تیرا کوئی چاکر خیانت کرتا ہی تو وہی عرض خیانت زنجیر و زندان ہو جاتا ہی اور جو کوئی بندہ خدمت شایستہ بجا لاتا ہی تو وہ خلعت ہو جاتا ہی آخر خدمت شایستہ جو جنگ گاہ مین بجا لایا ہی عرض ہی تو ہی جو خلعت سے بدل گئی عرض یہ عرض اپنے جوہرون کے ساتھ ایسے ہین جیسے انڈا اور مرغ کہ کسی وقت مین انڈا مرغ سے پیدا ہوتا ہی اور کسی وقت مین مرغ انڈے سے انخلاف شرح بحر العلوم مین وزن مہندس کو در مہندس اور سقف و در بلا عطف کہ بلا عطف بھی ہو سکتا ہی شیون کو ستون اور نے خلعتی کو بے خلعتی لکھا ہی قولہ گفت شاہنشہ چنین گیر المراد ۞ این عرضہای تو یک جوہر نزاد

گفت مخفی داشت ست آنرا خرد ٭ تا بود غیب اینجهان نیک وبد ٭ زانکه گر پیدا شدی اشکار فکر ٭ کافر و مومن نگفتی جز که ذکر ٭ پس عیان بودی نه غیب ای شاه دین ٭ نقش دین و کفر بودی بر جبین ٭ کے درین عالم بت و بتگر بدے چون کسے را زہرۂ تسخر بدی ٭ پس قیامت بودی این دنیاے ما ٭ در قیامت کہ کند جرم و خطا ٭ گفت شہ پوشیدہ حق پاداش بد ٭ لیک از عامہ نہ از خاصان خود ٭ گر بدامے افگنم من یک امیر ٭ از امیران خفیہ دارم نزد وزیر ٭ حق بمن بنمود پس پاداش کار ٭ در صورہاے عملہا صد ہزار ٭ تو نشانے دہ کہ من دانم تمام ٭ ماہ را بر من نمی پوشد غمام ٭ گفت پس از گفت من مقصود چیست ٭ چون تو میدانی کہ انچہ بود چیست ٭ گفت شہ حکمت در اظہار جہان ٭ آنکہ دانستہ برون آید عیان ٭ انچہ میدانست تا پید انکرد ٭ بر جہان ننہاد رنج طلق و درد ٭ یکزمان بیکار نتوانی نشست ٭ تا بدی یا نیکی از تو بر نجست ٭ این تقاضاہاے کار از بہر آن ٭ شد موکل تا شود سرت عیان ٭ پس گلابہ تن کجا ساکن شود ٭ چون سر رشتۂ ضمیرش میکشد ٭ تاسۂ تو شد نشان آن کشش ٭ بر تو بیکاری بود چون جان کنش ٭ اینجہان آنجہان زاید ابد ٭ ہر سبب مادر اثر از وی ولد ٭ چون اثر زائید آنہم شد سبب ٭ تا بزاید او اثرہای عجب ٭ این سببہا نسل بر نسلست لیک ٭ دیدۂ باید منور نیک نیک ٭ شاہ با او در سخن اینجا رسید ٭ تا بدید از وی نشانی یا ندید ٭ گر بدید آنشاہ جویا دور نیست ٭ لیک ما را ذکر آن دستور نیست ٭

المعنی گیر ای فرض کن اشکار شکار طلق بالفتح درد زہ گلابہ کہگل تاسہ اندوہ و ملال و اضطراب شاہنشاہ نے کہا تو ایسے ہی فرض کرلے تجکو اختیار ہی مگر تیری عرضون نے ایک جوہر نہ جنا جو معلوم ہوتا اسنے کہا کہ اُسکو خرد نے چھپایا ہی تو اس جہان کا نیک و بد غیب و پوشیدہ رہے اس سبب سے کہ وہ شکار جنکو فکر شکار کرتی ہی اور سمجھ لیتی ہی اگر نہ چھپاتی تو کافر و مومن سواے ذکر و یاد خدا کے کچھ نکرتے بس یہ عالم غیب غیب نہوتا عیان ہوتا اور ہر ایک کی پیشانی پر لکھ جاتا کہ یہ کافر ہی یہ مومن پھر اس جہان مین نہ بت ہوتا نہ بت گر ہوتا نہ کسی کو کسی پر مجال تسخر کی ہوتی بس یہ دنیا جو دار جزا نہیں ہمارے لیئے قیامت ہوجاتی اور قیامت دار جزا ہی نہ محل جرم و خطا پھر بادشاہ نے کہا کہ اللہ تعالی نے بدلا بد کا عوام سے چھپایا ہی لیکن خاصون سے نہیں چھپایا ہی مثلا مین اپنے امیرون سے اگر کسی امیر کو جال مین پھانسون تو اُسکو اور امیرون سے چھپاؤنگا نہ وزیر سے مجھی کو اللہ تعالی نے بہت اور لاکھون پاداش کام کے ہر گونہ عملون مین دکھلائے تو بھی کوئی پتہ مجکو بتا کہ مین اُسکو پورا پورا سمجھ لون اور جانون کہ ہان ابر ماہ کو نہین چھپاتا ہی اور اب تو چھپائے ہوے ہی غلام نے کہا اب میرے کہنے سے مقصود کیا ہی جب تو کیفیت اُسکی جو کچھ ہی خود جانتا ہی اور کہتا ہی کہ مین پاداش کو دیکھتا ہون بادشاہ نے کہا کہ اس جہان کے ظاہر کرنے مین یہ حکمت ہی کہ جو کچھ اُسکے علم مین تھا ظاہر ہوجائے بس جو کچھ اُسکے علم مین تھا جبتک پیدا نہ کرلیا جہان پر رنج علق و درد کا نہ رکھا اب تو دم بھر بیکار نہیں بیٹھ سکتا جبتک کوئی بدی یا نیکی تجھ سے نہ ہوے اور یہ تقاضا فعل کا اسواسطے تجھپر موکل ہوا تو تیرا بھید ظاہر ہو کہ تیرے کام کیسے ہین

بس یہ گلا یہ تن کا کیسے چین لے جو سر رشتہ ضمیر کا اُسکو کھینچتا ہی لہٰذا یہ چلنی تیری جو اُس فعل مین ہوتی ہی نشان
اُسی کشش دل کا ہی کہ بیکار نہین رہنے دیتا اور بیکاری تجھپر جانکنی اُسکی ہوتی ہی یہ جہان اور وہ جہان دونون ہمیشہ
جنتے رہتے ہین ہر سبب ایسا ہی جیسے مادر اور اسکا اثر ایسا جیسے ولد اور جب اُس سبب نے اثر جنا وہ بھی سبب ہو گیا
اُس سے اور اثر عجب عجب پیدا ہونے لگے پس یہ سبب ایسے ہی نسل بر نسل ہین لیکن دیدہ نہایت اچھا روشن
منور اِسکی دید کو درکار ہی بادشاہ اُس غلام کے ساتھ گفتگو مین اِس حد کو پہونچا اب نہین معلوم کہ اُس سے کوئی نشان
دیکھا یا نہ دیکھا البتہ تھا وہ شاہ جو یا اگر دیکھا ہو تو کیا بعید لیکن ہمارا دستور نہین جو ہم اُسکو ذکر کرین

پھر پوچھنا حال شاہ کا دوسرے غلام سے

قولہ چون ز گرمابہ بیامد آن غلام ٭ سوے خویشش خواند آن شاہ ہمام ٭ گفت صحاک نعیم دائمو ٭ بس لطیفے و ظریف و
خوبرو ٭ پس سوے کار فرستادند کرد ٭ تا ازین دیگر شود او باخبر ٭ پیش بنشاندش بصد لطف و کرم ٭ بعد ازان گفت
ای چو ماہ اندر ظلم ٭ ماہ روئے جعد موئے مشکبو ٭ نیکخوئے نیکخو کے نیکخو ٭ ای دریغا گر نبودی در تو آن ٭ کہ ہمیگوید برای
تو فلان ٭ شاد گشتی ہر کہ رویت دیدی ٭ دیدنت ملک جہان ارزیدی ٭ گفت رمزے را بگو ای پادشاہ ٭ کز برای
من بگفت آن دین تباہ ٭ گفت اول وصفت دوروئیت کرد ٭ کاشکارا تو دوائے خفیہ درد ٭ خبث یارش را چو
از شہ گوش کرد ٭ در زمان دریائے خشمش جوش کرد ٭ کف برآورد آن غلام و سرخ گشت ٭ تا کہ موج ہجو او از حد گذشت ٭
کو ز اول دم کہ با من یار بود ٭ ہمچو سگ در قحط سرگین خوار بود ٭ چون دمادم کرد ہجوش چون جرس ٭ دست بر لب
زد شہنشاہش کہ بس ٭ گفت دانستم ترا زوی بدان ٭ از تو جان گندہ است و زیارت دہان ٭ پس نشین ای گندہ
جان از دور تو ٭ تا امیر او باشد و مامور تو ٭ بہر این گفتند اکابر در جہان ٭ راحۃ الانسان فی حفظ اللسان ٭ در حدیث
آمد کہ تسبیح ریا ٭ ہمچو سبزہ گولخن دان اے کیا ٭ پس بدانکہ صورت خوب و نکو ٭ با خیال بد نیرزد یک تسو ٭ ور بود صورت
حقیر و ناپذیر ٭ چون بود خلقش نکو در پاش میر ٭ چند بازی عشق با نقش سبو ٭ بگذر از نقش سبو و آب جو ٭ چند باشی
عاشق صورت بگو ٭ طالب معنی شو و معنی بجو ٭ صورت ظاہر فنا گردد بدان ٭ عالم معنی بماند جاودان ٭ صورتش
دیدی ز معنی غافلی ٭ از صدف در را گزین گر عاقلی ٭ این صدفہاے قوالب در جہان ٭ گرچہ جملہ زندہ اند از بحر جان ٭
لیک اندر ہر صدف نبود گہر ٭ چشم بکشا در دل ہر یک نگر ٭ کان چہ دارد وین چہ دارد میگزین ٭ زانکہ کمیاب ست آن
در ثمین ٭ گر بصورت بنگری کوہے بشکل ٭ در بزرگی ہست صد چندان ز لعل ٭ ہم بصورت دست و پا و جسم تو ٭
ہست صد چندان کہ نقش چشم تو ٭ لیک پوشیدہ نباشد بر تو این ٭ کز ہمہ اعضا دو چشم آمد گزین ٭ از یک اندیشہ
کہ آید در درون ٭ صد جہان گردد بیکدم سرنگون ٭ جسم سلطان گر بصورت یک بود ٭ صد ہزاران لشکرش در تگ بود ٭
باز شکل و صورت شاہ صفی ٭ ہست محکوم یکی فکر خفی ٭ خلق بے پایان زیک اندیشہ بین ٭ گشتہ چون سیلے روانہ بر زمین ٭

ہست آن اندیشہ پیش خلق خرد * لیک چون سیلے جہانرا خورد و برد * المعنی تسو کنارہ دناجیت وربع دانگ معرب
اسکا طسوح بہ تشدید سین تمین نیمتی جب حمام سے وہ غلام لوٹ کے آیا پادشاہ نے پاس بلایا اور دعا کرکے کہا کہ
صحیح ہون ہمیشہ تیرے واسطے نعمتین تو نہایت لطیف وخوش طبع اور خوبرو ہی پھر دوسرے غلام کو کسی کام کیواسطے
بھیجدیا تھا اس دوسرے کے حال سے خبردار ہو اور اسکو بڑے لطف وکرم سے اپنے سامنے بٹھایا اور پھر کہا کہ اے
اندھیرے کے چاند تو ماہرو اور جعدمو اور مشکبو اور نیکخو ہی چنانچہ اِس صفت کو بنظر مبالغہ تین بار کہکے کہا کہ ہاے
افسوس کیا اچھا ہوتا اگر تجھ مین وہ بات نہوتی جو فلان شخص یعنے وہی دوسرا غلام بتاتا ہی شاد ہوتا جو کوئی تجکو
دیکھتا اور تیرے ایکدیدار کی قیمت ملک جہان کو جانتا کہا وہ رمز تو کہہ ای بادشاہ کہ میرے حق مین اُس تباہ دین نے کہی ہی
کہا اول وصف تو اُسنے تیری دورُوئی کا کیا کہ منافق ہی ظاہر تو دوا ہی باطن مین درد جب اسنے بادشاہ سے اپنے یار کے
خبث کو سُنا فورًا دریا اُسکے غصہ کا جوش مین آیا جھاگ منھ مین بھر لایا اور سرخ ہوگیا یہانتک کہ موج اُسکے ہجو کی حد
سے گذری کہ وہ پہلے ہی سے جب سے مجھ سے یار ہوا ہی قحط کے کتے کیطرح سرگین خوار تھا جب اسنے ہجو اُسکی دمبدم
جرس کیطرح کی بادشاہ نے اِسکے لب پر ہاتھ مار کے کہا کہ بس اور کہا مین نے تجکو ایسا جانا کہ تیری جان گندی ہی
اور اُسکا دہان گندہ بس ای گندہ جان تو ہم سے دور بیٹھ کہ وہ امیر ہوگا تو مامور اُسکا اب مقولات مولانا رح کے
ہین کہ بزرگون نے اسیواسطے کہا ہی کہ راحت انسان کی حفظ زبان مین ہی حدیث شریف مین ہی کہ تسبیح مکر کی ایسی ہی
جیسے گلخن کا سبزہ بس ای دانا اس سبزہ کا کیا اعتبار گو گلخن مین وا و اشباع کا ہی خوب جان لے کیسی ہی صورت
خوب و اچھی ہو اور خیالات اُسکے بدہین تو ان خیالات بد کے ساتھ ذرا قیمت نہین رکھتی اور اگر صورت حقیر و
نامقبول ہو اور خلق اچھا تو اُسکے قدمون کے تلے جان دیدے تو گھڑے کے نقش ونگار کا کب تک عاشق ہیگا
اِس نقش ونگار کو چھوڑ اور اُسکے پانی کی جستجو کر کہ پانی کیسا ہی تو کب تک عاشق صورت کا رہیگا بنا طالب معنے کا
ہو اور معنی کو ڈھونڈھ صورت ظاہری فنا ہوجاتی ہی اچھی طرح جان لے مگر عالم معنی ہمیشہ رہتا ہی صورت تو تو نے
دیکھ لی اور معنی سے غافل ہی لیکن اگر عاقل ہی تو صدف سے موتی نکال اور چھانٹ یہ اصداف قالب کے جہان مین
سب جان کیواسطے زندہ ہین لیکن ہر صدف مین گہر جان کا نہین ہوتا گو جان ہی آنکھین دل کی کھول اور
ہر ایک گوہر مین نظر کر کہ اُسمین کیا ہی اسمین کیا ہی اِسکو چھانٹے رہ اسواسطے کہ وہ موتی قیمتی نہایت کمیاب
ہی پہاڑ کو دیکھ کہ بظاہر شکل مین کیسا بزرگ ہی مگر لعل کے دسوین حصہ کے برابر نہین گو وہ ذرا سا ہوتا ہی تیرے خود
ہاتھ پانون اور جسم کہ تیری آنکھ اُنکا سوان حصہ نہین پھر آنکھ کی بزرگی کو دیکھ کہ تمام اعضا پر بزرگی اُسکی پوشیدہ
نہین ہی سب مین چیدہ گزیدہ ہی ایک اندیشہ سے کہ وہ کتنا ہوتا ہی جب دل سے ظاہر ہوتا ہی جو مراد دنیا سے
ہی سیکڑون جہان کو دم بھر مین سرنگون کرتا ہی پادشاہ کا جسم اگرچہ بظاہر ایک ہوتا ہی لیکن لاکھون

اہل فشکر اُسکے قدم پر قدم رکھتے ہین اور پس رو ہوتے ہین یعنے مطیع و منقاد پھر شکل و صورت اِسی شاہ برگزیدہ کی
محکوم ایک فکر خفی کی ہی کہ عالم غیب سے القا ہوتی ہی کہ اِسی ایک اندیشہ سے بیحد مخلوق اسطے کیطرح زمین پر چلتی
پھرتی ہی وہ اندیشہ مخلوق کے نزدیک خرد ہی لیکن ہی ایسا کہ اسطے کیطرح چاہے تو جہان کو کھالے اور بہا لیجائے جیسا
کہ حضرت نوح کے وقت مین ہوا اور حضرت لوط کے اور علی ہذا اور انبیا و غیرہم کہ سب شاہ صفی تھے الخلاف شرح بحرالعلوم
بیلے شعر مین دائمو بواو اشباع جو اخیر شعر عربی مین پیدا کرتے ہین اور قافیہ مین معتبر ہی نہین لکھا صدخیدان زلعل
مین حرف زا نہین ہی کہ جس سے مصرعہ ناموزون ہی قولہ خلق عالم چون رمہ است دحق شبان ٭ میدواند جملہ را روز
شبان ٭ پس چومی بینی کہ از اندیشۂ ٭ قائم ست اندر جہان ہر پیشۂ ٭ خانہا و قصرہا و شہرہا ٭ کوہہا و دشتہا و نہرہا ٭
ہم زمین و بحر و ہم مہر و فلک ٭ زندہ از وے ہمچو از دریا سمک ٭ پس چرا از ابلہی پیش تو کور ٭ تن سلیمان ست و
اندیشہ چو مور ٭ مینماید پیش چشمت کہ بزرگ ٭ ہست اندیشہ چو موش و تن سترگ ٭ عالم اندر چشم تو ہول و عظیم ٭
ز ابر و برق و رعد داری لرز و بیم ٭ در جہان فکرتے ای کم ز خر ٭ ایمن و غافل چو سنگ بیخبر ٭ ز انکہ نقشے و ز خرد
بے بہرۂ ٭ آدمی خو نیستی خرکرۂ ٭ جہل محضے و ز خرد بیگانۂ ٭ بو نداری از خدا دیوانۂ ٭ سایہ را تو شخص می بینی ز جہل ٭
شخص ازان شد نزد تو بازی سہل ٭ تک ز غیبت یک نمود از اشست ٭ کز لطافت چون ہوا دلکش ست ٭
تا بہ جسمی درنمی گنجد کثیف ٭ آگہی نبود بصر را زان لطیف ٭ باز افزون ست ہنگام اثر ٭ از ہزاران تیشہ و تیغ و تبر ٭
باش تا روزیکہ آن فکر و خیال ٭ بر کشاید بیحجابی پر و بال ٭ کوہہا بینی شدہ چون پشم نرم ٭ نیست گشتہ این زمین
سرد و گرم ٭ نے سما بینی ز اختر نے وجود ٭ جز خدای واحد حی و دود ٭ یک فسانہ راست آید یا دروغ ٭ تا دہد
مر راستیہا را فروغ ٭ المعنی یعنے یہ ساری مخلوق اور تمام عالم ایک گلہ ہی اور حق جو ہی اندیشہ خفی ہی یہ شبان ہی
کہ سب کو رات دن دوڑاتا ہی اپنے اپنے کام و حال مین پھر جب تو دیکھتا ہی کہ ایک اندیشہ سے جہان مین ہر پیشہ
قائم ہی مکان اور محل اور شہر اور پہاڑ اور جنگل اور نہرین اور زمین بھی اور دریا اور مہر و فلک بھی سب اُسی سے
زندہ ہین جیسے مچھلی دریا سے پھر کیسی بیوقوفی سے ای اندھے تیرے سامنے تن سلیمان ٹھہرا ہی اور اندیشہ مور تیری
آنکھ کے سامنے جو چھوٹا ہی وہ بڑا ہی تیرے نزدیک اندیشہ موش ناچیز ہی اور تن بہت بڑی چیز تو تن کو بڑھاتا ہی اندیشہ
کی قدر نہین کرتا عالم تیری آنکھ مین بڑا ہولناک و عظمت والا ہی جسکے ابر و برق و رعد سے کیسا لرزتا کانپتا ہی
تو اپنی ہی فکر کے جہان مین پڑا ہی بیخوف و غافل جیسے پتھر بیخبر بس تو خر سے کمتر ہی اِس سبب سے کہ تو انسان
کب ہی نقش انسان ہی خرد سے بے بہرہ نہ تو آدمی خو بلکہ خرکرۂ جہل محض خرد سے بیگانہ خدا کی بو تجھ مین نہین
خدا اسے دیوانہ تو سایہ کو خاص شخص جانتا ہی اِس سبب سے شخص کا پہچاننا جو اصل و مشکل ہی تجھپر ایک
کھیل اور سہل ہی یہ لے ایک مثال مثلاً آگ کہ وہ آگ جو پوشیدہ ہی یعنے کرۂ نار کہ ہوا کی طرح بسبب لطافت

کے نظر نہین آتی ایک نمود اُسی آگ کی یہ آگ ہی جو مرکب ہو جانے سے نظر آتی ہی جیسے کہ جب کسی جسم کثیف مین سمائی ہی تو اُسکی آمیزش سے کثیف ہو کے نظر آتی ہی ورنہ بینائی کو بسبب اُسکی لطافت کے کچھ اُس سے بہرہ نہین ہو اور پھر جب اثر کرتی ہی تو جسم کے لیے ہزارون نیشون اور تیغ و تبر سے بڑھ کے ہوتی ہی یہی حال اُس اندیشہ کا ہی کہ مرئی نہین ہوتا اور جب کسی مین داخل ہوتا ہی تو پھر جو ہوتا ہی وہ ہوتا ہی آپ اُنھین کی نسبت جو سایہ کو شخص سمجھ رہے ہین فرماتے ہین تمھارہ اُسدن تک کہ جس دن وہ فکر و خیال بیحجابی کے ساتھ پر و بال کھولین اور تو پہاڑ و نکو ایسا دیکھے جیسے پشم نرم چنانچہ احوال قیامت مین فرمایا ہی وتکون الجبال کالعھن المنفوش اور ہونگے پہاڑ مثل اُون رنگین دھنی ہوئی کے اور یہ زمین جو کبھی سرد ہوتی ہی اور کبھی گرم نیست ہو جائیگی نہ آسمان کو دیکھے گا نہ ستارونکو سب موجود ہونگے سوا اُسکی ذات کے جو واحد اور زندہ اور ودود ہی آپ ایک فسانہ ہی چاہیے راست ہو یا دروغ مگر راستیون کو فروغ دیتا ہی الخلاف شرح بحرالعلوم مین نمودار آتشت کو نمودار آتشت لکھا ہی اور چار شعر اسی داستان کے صدر سرخی داستان بعد مین لکھے ہین

حسد کرنا حشم اُس بندہ خاص پر

قولہ پادشاہی بندۂ را از کرم ✤ برگزیدہ بود از جملہ حشم ✤ جامگی او وظیفہ چل امیر ✤ دہ یک قدرش ندیدی صد وزیر ✤ از کمال طالع و اقبال بخت ✤ او ایازی بود و شہ محمود وقت ✤ روح او با روح شہ در اصل خویش ✤ پیش ازین تن بود ہم پیوند و خویش ✤ کار آن دارد کہ پیش از تن بدست ✤ بگذر اینہا را کہ تو حادث شدست ✤ چشم عارف راستگوئے احول ست ✤ چشم او بر کشتہائے اول ست ✤ انچہ گندم کاشتندش انچہ جو ✤ چشم او آنجاست روز و شب گرو ✤ انچہ آبستن شب ست جز آن نزاد ✤ حیلہا و مکرہا باد ست باد ✤ کے شود دلخوش بحیلتہائے کش ✤ آنکہ بیند حیلۂ حق بر سرش ✤ او درون دام دامی می نہد ✤ جان تو نے زان جہد نے زین جہد ✤ گر بروید گر بریزد صد گیاہ ✤ عاقبت بر روید آن کشتہ الٰہ ✤ کشت تو کارید بر کشت نخست ✤ این دوم فانی ست و آن اول درست ✤ تخم اول کامل و بگزیدہ است ✤ تخم ثانی فاسد و پوسیدہ است ✤ افگن این تدبیر خود را پیش دوست ✤ گرچہ تدبیرت ہمہ تدبیر اوست ✤ کار آن دارد کہ حق افراشت ست ✤ آخر آن روید کہ اول کاشت ست ✤ ہرچہ کارے از برائے او بکار ✤ چون اسیر دوستی اے دوستدار ✤ گرد نفس و دزد و کار او مپیچ ✤ ہرچہ آن نے کار حق ہیچ ست ہیچ ✤ المعنی جامگی روزینہ و راتبہ و خوراک آدرار جاری کرنا و عرفاً وظیفہ وروزینہ یعنے پادشاہ نے ایک بندہ کو اپنے کرم سے سارے حشم مین چھانٹا تھا ایک خوراک اُسکی ایسی ہوتی تھی جو وظیفہ چالیس امیر کا ہوتا اور کیا خوب کہ اُسکی ایک قدر سو وزیرون کو دیکھنا نصیب نہ ہوتی ایسا طالع اُسکا کمال پر تھا اور ایسا اقبال بخت کا کہ گویا یہ ایاز تھا اور بادشاہ محمود اپنے وقت کا روح اُس کی پادشاہ کی روح سے در اصل

قبل اس تن سے ہم پیوند و خویش تھی اِسواسطے کہ کام وہی بات کرتی ہی جو اِس تن سے پہلے ہو چکی ہی اور جو
حادث دنو ہی ان سب کو چھوڑ چشم عارف راستگو کی احول ہی کہ وہ استعداد اور تقدیر دونون کو دیکھتا ہی اُس سے
پوشیدہ نہین اُسکی آنکھ کا شتہاے اول پر ہی یہ شعر اور اشعار مابعد مقولات مولانا کے ہین کہ اِسکے لیے تو قضا و قدر
نے گیہون بوئے ہین اور اُسکے لیے جو اُسکی آنکھین دن رات اِسی پر لگی ہوئی ہین کہ جس بات سے شب حاملہ
ہوئی سوا اُسکے کچھ نہ جنیگی اور مخلوق کے حیلے اور مکر کبھی ہشی یا تغیر و تبدیل مین سب بیہودہ ہی بیہودہ ہین شب
مراد اُسی ہنگام تعین تقدیر سے بھلا وہ شخص جو حقتعالی کے حیلون کو اپنے سر پر دیکھتا ہی وہ اور اچھے اچھے
حیلون سے کب دل خوش ہوگا وہ جب تجکو پھانسنا چاہتا ہی تو جال کے اندر جال لگاتا ہی تا جان تیری کسی
طرح نہ چھوٹے نہ اِس سے نہ اُس سے اگرچہ سیکڑون نباتات جمین اور جاتی رہین آخر جمتا وہی ہی جسکو اللہ نے
بویا ہی تیرا بویا ہوا جو پہلے بوئے ہوے پر بویا گیا بس یہ دوسرا فانی ہی اور وہی پہلا وظیفہ اور تیرا راتبہ ہی پہلا تخم جو ہی
وہی کامل و گزیدہ ہی اور تخم ثانی تیرا بویا فاسد اور بوسیدہ ہان تدبیر سے غافل مت ہو مگر اِس تدبیر کو اُسکے سامنے
ڈالدے اگرچہ تدبیر بھی تیری اُسی کی تدبیر ہی مطلب یہ کہ سبب توکل کر کام وہی کرتی ہی جسکو حق نے سر بلند
کیا ہی کہ آخر وہی جمتا ہی جو پہلے بویا ہی اب اے دوستدار تو جو کچھ بوئے اُسی کے واسطے بو اگر گرفتار دوست کا ہی یعنی
جو عمل ہو خالصاً للہ ہو اور یہ نفس بہ چور کہ تیرے اعمال چوراتا ہی اِسکے اور اِسکے کام کے پاس مت پھٹک اسواسطے
کہ جو کام خدا کا نہین ہی سب ہیچ ہی ہیچ ہی اختلاف شرح بحر العلوم مین وہ کے بعد کاف نہین ہی نہ پیوند و خویش
مین واو عطف کا اور نہ اینہا کے بعد را کشتہاے اول کو گشتہا بکاف عجمی دزد و کار کے درمیان مین نہ واو عطف
کا لکھا قولہ پیش از انکہ روز دین پیدا شود ✤ نزد مالک دزد دین رسوا شود ✤ رخت دزدیدہ بتدبیر و فنش ✤ ماندہ روز
داوری بر گردنش ✤ صد ہزاران عقل باہم برجہند ✤ تا بغیر دام تو دامے نہند ✤ دام خود را سخت تر یابند و بس ✤
کے نماید قوتے با باد خس ✤ در نداری باور از من رو ببین ✤ در نبی واللہ خیر الماکرین ✤ ور تو گوئی فائدہ ہستی چہ بود
در سوالت فائدہ ہست اے عنود ✤ گر ندارد این سوالت فائدہ ✤ چہ شنوم این را عبث بیعائدہ ✤ در سوالت
فائدہ دارد یقین ✤ پس جہان بیفائدہ نبود ببین ✤ گر سوالت را بسے فائد وہاست ✤ پس جہان بیفائدہ
آخر چراست ✤ در جہان از یک جہت بیفائدست ✤ از جہتہاے دگر پر عائدست ✤ فائدہ تو گر مرا فائدہ نیست
مر ترا چون عائدست از وی بایست ✤ فائدہ تو گر مرا نبود مفید ✤ چون ترا شد فائدہ گیر ای مرید ✤ در منم زنان
فائدہ چرا ابن حرہ ✤ مر ترا چون فائدست ازین ہبر ✤ حسن یوسف عالمی را فائدہ ✤ گرچہ بر اخوان عبث بُد زائدہ
لحن داؤدی چنان محبوب بود ✤ لیک بر محروم بانگ چوب بود ✤ آب نیل از آبحیوان بُد فزون ✤ لیک بر قبطی
منکر بود خون ✤ ہست بر مومن شہید زندگی ✤ بر منافق مردنست و ژندگی ✤ چیست در عالم بگو یک نعمتی ✤

که نه محرومند از وی امتی + المعنی یہ شعر اوپر کے شعر سے متعلق ہی یعنے قبل اِس سے کہ روز قیامت پیدا ہو اور
دزد دین کا خدا کے سامنے رسوا ہو وہ جو اسباب دزدیدہ ہی جسکو اسنے تدبیر وفن سے چرایا ہی وہ اسکی گردن پر
رہیگا لاکھون عقلین کو دین تو میں اور تیرے دام کے سوا کوئی دام لگائین اپنے جال کو سخت تر ہی پائینگی جو جلدی
نہین ٹوٹتا اور مرغ اسمین نہین پھنستا اسواسطے کہ تنکے کی قوت ہوا کے سامنے کیا چلتی ہی اور جو میری بات کا یقین
نہین ہی تو جا قرآن مین دیکھ لے جیساکہ فرمایا ہی ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین مکر کیا یہود نے عیسی کے قتل مین اور
مکر کیا اللہ نے یہود سے اور اللہ سب ماکرین سے بہتر ہی اور اگر تو کہے کہ جب تقدیر غالب ہی تو فائدہ ہستی کا کیا ہی
تو خیال تو کر ای سرکش کہ تیرے سوال مین کچھ فائدہ ہی یا نہین اگر یہ سوال تیرا فائدہ دہ نہو تو مین اسکو عبث
بیفائدہ کیون سنون اور جو سوال تیرا بیفائدہ نہین تو جہان کیسے بیفائدہ ہوگا ذرا غور کرکے تو دیکھ جب تیرے سوال
مین بہت فائدے اور جودت فکر کی ہی پھر جہان آخر بیفائدہ کیون ہی وہا بفتح زیرکی وجودت فکر اور اگر جہان ایکطرف
سے بیفائدہ ہی جیساکہ تیرا سوال ہی تو اور طرفون سے تو پر عائدہ ہی تیرا فائدہ جو تو سمجھے ہوئے ہی اگرچہ میرے لیے
وہ شکر نہین ہی خیر تجکو تو فائدہ اُس سے ہی اِسی پر قائم ہو جا تیرا فائدہ اگر مجکو فائدہ بخش نہین ہی نہو تجکو اگر ای سرکش
فائدہ ہی تو اسی کو اختیار کرلے اگرچہ مین تیرے فائدہ سے آزاد در آزاد ہون مگر تجکو جو فائدہ خاص ہی اس سے
تو مت الگ ہو جا حسن یوسف کا ایک عالم کو فائدہ تھا اگرچہ اخوان پر عبث اور زائدہ تھا لحن داؤدی کیسا
محبوب و مرغوب تھا لیکن جو اُسکی خوبی سے محروم تھا اُسکے نزدیک ایک بانگ چوب تھا آب نیل آبحیوان سے بڑھکے
تھا کسواسطے کہ بہشتی چشمہ ہی لیکن ہر قبطی منکر پر خون تھا شہید ہونا مومن کے نزدیک زندگی تو تھی مگر منافق پر موت
اور کہنگی زندگی کہنگی تھا تو جہان مین ایک نعمتی کیا ہی جس سے امتی محروم نہین ہین انخلاف شرح بحر العلوم مین فائدہا
کو فائدہا سا لکھا ہی اور فائید کو فائیدہ قولہ گاوخر را فائدہ چہ در شکر + ہست ہر جان را یکے قوتے دگر + لیک گر آن
قوت بروی عارضی ست + پس نصیحت کردن آنرا انفیست + گر کسے کو از مرض گل داشت دست + گرچہ پندارد
کہ آن خود قوت اوست + قوت اصلی را فراموش کردہ است + روے در قوت مرض آوردہ است + نوش را بگذاشتہ
سم خوردہ است + قوت علت همچو چوبش کردہ است + قوت اصلی بشر نور خدا است + قوت حیوانی مرا ورا ناسزا ست
لیک از علت درین افتاد دل + کہ خورد او روز و شب از آب و گل + روے زرد و پاے سست و دل سبک + جو
غذائے والسماذات الحبک + آن غذائے خاصگان دولت ست + خوردن آن بے گلو وآلت ست + شد غذائے آفتاب از
نور عرش + مر حسود و دیو را از دود فرش + در شہیدان یرزقون فرمود حق + آن غذا را نے دہان بُد نے طبق + دل ز ہر یارے
غذائے میخورد + دل ز ہر علمی صفائی میبرد + صورت ہر آدمی چون کاسہ ایست + چشم از معنی او حساسہ ایست + از لقائے
ہر کسی چیزے خوری + وز قران ہر قرین چیزے بری + چون ستارہ با ستارہ شد قرین + لائق ہر دو اثر زاید یقین + از قران

مرد و زن زائد پسر ٭ وز قران سنگ و آہن ہم شرر ٭ وز قران خاک با بارانہا ٭ میوہا و سبزہا ریحانہا ٭ وز قران سبزہا با آدمی ٭ دلخوشی و بیغمی و خرمی ٭ وز قران خرمی با جان ما ٭ می براید خوبی و احسانہا ٭ قابل خوردن شود اجسام ما ٭ چون برآید از تفرج کام ما ٭ سرخروئی از قران خون بود ٭ خون ز خورشید خوشی گلگون بود ٭ بہترین رنگہا سرخی بود ٭ وان ز خورشید ست و از وے میرسد ٭ ہر زمینی کو قرین شد با زحل ٭ شورہ گشت و کشت را نبود محل ٭ قوت اندر فعل آید ز اتفاق ٭ چون قران دیو با اہل نفاق ٭ این معانی ہست از چرخ نہم ٭ نے ہمہ طاق و طرم طاق و طرم ٭ خلق را طاق و طرم عاریتیست ٭ امر را طاق و طرم ماہیتیست ٭ از پی طاق و طرم خواری کشند ٭ بر امید عز در خواری خوشند ٭ بر امید عز دو روزہ خدوک ٭ گردن خود کردہ اند از غم چو دوک ٭ المعنی ران انفس چابک سوار خدوک بضمتین بواو معروف و بواو معدولہ نیز خشم و رشک و خجلت و اندوہ و پریشانی و دغدغہ تطبیق سابق کہ مومن و منافق دونون اپنی سمجھ کے موافق سمجھتے ہین موافق اسی کے فرماتے ہین کہ گاو خر کو شکر مین جو نصیحت ہی کیا فائدہ اسلیئے کہ ہر جان کیواسطے قوت جدا گانہ ہی لیکن یہ ضرور ہی کہ اگر وہ قوت اسپر عارضی کسی سبب سے ہی تو نصیحت کرنا اسکے حق مین رائضی ہی آئی چابک سواری جس سے گھوڑا ٹھیک ہو جاتا ہی مثلا کوئی مرض کے سبب سے مٹی کھاتا ہی تو اسکو کیسے اسکا قوت گمان کیا جائے بلکہ وہ اپنی قوت کو بھول گیا ہی اور وہ جو مرض کا قوت ہی اسکی طرف رجوع ہو گیا ہی گو ارا چیزین چھوڑ کے زہر کھاتا ہی اور اس مرض کے قوت نے اسکو سکھا کے لکڑی کر دیا ہی آب فرماتے ہین کہ انسان کا اصلی قوت نور خدا کا ہی اور جو قوت حیوانی ہین لائق انسان کے نہین ہین لیکن کیا کیجیے کہ وہ علت جو نفس پروری کی ہی اسکے سبب سے دل اسکا اسی مین پڑا ہوا ہی کہ رات دن آب و گل سے قوت کرتا ہی جسکے سبب سے منھ زرد ہی پانون سست ہین دل بیوقار دسبک جیسا کہ مٹی کھانے والون کا حال ہوتا ہی تو تو ایسی غذا ڈھونڈ ہ جس سے آسمان کی راہون مین مثل انجم کے چلے پھرے اور آسمان کی راہین موافق اس آیت کے ثابت ہین والسماء ذات الحبک قسم ہی آسمان کی جو راہون والا ہی لیکن یہ غذا خاصون در دولت کی ہی اور اسکا کھانا بیگلو اور دہن و دندان کے ہی نہ جیسے کھانا غذائے حیوانی کا دیکھ تو آفتاب کی غذا نور عرش سے ہی کہ ہر روز وہان سے پاتا ہی اور بے گلو دہان کے کھاتا ہی اور جو حاسد شیطان کے تجھے کہ مراد ہاروت ماروت سے ہی انکی غذا دھوئین زمین سے کہتے ہین کہ تمام دنیا کا دھوان انکے منھ کی راہ سے دماغ مین گھستا ہی اور ناک کی راہ سے نکلتا ہی اور حسود شیطان بدینوجہ کہ انپر حسد کرکے انکو اس بلا مین ڈالا فعول کا وزن مفعول کے لیے بھی آتا ہی اور شہیدون کے حق مین حق تعالی نے یرزقون فرحین بما اتٰہم اللہ من فضلہ فرمایا ہی رزق دیے جاتے ہین درانحالیکہ خوش ہین اس چیز پر جو خدا نے انکو اپنے فضل سے دی ہی اس غذا کے لیے بھی نہ دہان ہی نہ طباق ایسے ہی دل کا حال ہی کہ ہر یار سے جو موافق دل کے ہی غذا پاتا ہی اور ہر علم سے صفا حاصل کرتا ہی کہ اسکے لیے بھی کام و دہان درکار نہین صورت ہر آدمی کی مثل ایک کاسہ کے ہی کہ آنکھ اسکے معنی سے حساس ہی بس تو ہر ایک کی دید سے کوئی نہ کوئی چیز کھاتا ہی یعنے حاصل کرتا ہی اور صحبت ہر صاحب سے کچھ پالیتا ہی مثلا جب ایک ستارہ

دوسرے ستارہ کا قرین ہوگا تو فوراً ہی دونون کے لائق اثر پیدا ہوگا جیسے مرد و زن کے قران سے پسر پیدا ہوتا ہی اور سنگ و آہن کے قران سے شرر کیسے ہی خاک جو باران سے قران ہوتی ہی میوے اور سبزے اور ریحان حاصل ہوتے ہین اور جب سبزون کا آدمی سے قران ہوتا ہی دلخوشی و بیغمی و خرمی پاتا ہی اور اُس خرمی و دلخوشی سے جب ہماری جان قران ہوتی ہی تو خوبیان اور احسان پیدا ہوتے ہین پس ہرگاہ کہ ہمارا مطلب سیر و تفرج سے نکلجائے کہ اُس سبزے وغیرہ نے وہ کام دیا جو غذا سے ہوتا ہی دلخوشی و خرمی پھر بھی ہمارے جسم قابل خوردن کے ہون ظاہر ہی کہ سرخروئی قرآن خون سے ہوتی ہی خورشید خوشی سے بھی خون گلگون ہوجاتا ہی پھر کیا حاجت سب رنگون سے بہتر رنگ سرخ ہی اگر اسکا خواہان ہی تو یہ رنگ خورشید کے اثر سے خود بخود پہونچتا ہی رہتا ہی اور جو زمین کہ زحل سے قرین ہی کہ رنگ سیاہ ہی وہ کھاری ہی کھیتی کا اُسمین محل نہین ای قابل نصیحت نہین معمول ہی ہر قوت کہ پوشیدہ شئی ہی دو چیزون کے متفق و موافق ہونے سے ظہور مین آتی ہی جیسے شیطان جب اہل نفاق کا قرین ہوتا ہی فساد ہی فساد پھیلجاتے ہین یہ معانی جملہ چرخ نہم سے ہین جو عرش اعظم ہی نہ بالکل طاق و طرم ای کروفر و طمطراق ظاہری تکرار واسطے مزید مبالغہ کے ہی مخلوق کا طمطراق تو عاریتی ہی مرتے وقت سب چھن جائیگا اور یہ حکم الٰہی کا طمطراق ہی جو ماہیتی ہی جو باقی و پائدار ہی جس طاق و طرم کیواسطے مخلوق کیسی ذلت اُٹھاتے ہین اور عزت کی امید پر اسی ذلت مین خوش ہین سو خاک نہین اور بالفرض ہو بھی تو دو روزہ جیسپر ایسا رشک و پریشانی کہ اُسکے غم مین ایسے گھلے کہ تکلہ سی گردن رہگئی انخلاف شرح بحر العلوم مین کرچہ پندارد کو گرچہ اور دہان بد کی جگہ جہان اور معانی ہست کو معانی رست لکھا ہی قولہ چون نمی آیند اینجا کہ منم * کاندر عز آفتاب روشنم * مشرق خورشید برج قیر گون * آفتاب ما زمشرقہا برون * مشرق او نسبت ذرات او * نہ بر آمد نے فرو شد ذات او * ما کہ واپس ماندہ ذرات ویم * در دو عالم آفتاب پر ضیئیم * باز گرد شمس میگردم عجب * ہم ز فر شمس باشد این سبب * شمس باشد بر سببہا مطلع * ہم ازو حبل سببہا منقطع * صد ہزاران بار ببریدم امید * از کہ از شمس این زمن باور کنید * تو مرا باور مکن کز آفتاب * صبر دارم من ویا ماہے زآب * ور شوم نومید نومیدی من * عین صنع آفتاب ست ای حسن * عین صنع از نقش صانع چون برد * عین ہست از غیر ہستی چون چرد * جملہ ہستیہا ازین روضہ چرند * گر براق و تازیان یا خود خرند * لیک اسپ کور کورانہ چرد * می نہ بیند روضہ را زانست رد * وانکہ گردشہا ازین دریا ندید * ہردم آرد رو بمحراب جدید * او ز بحر عذب آب شور خورد * تا کہ آب شور او را کور کرد * بحر میگوید بدست رست خور * نا ب من ای کور تا یابی بصر * ہست دست رست اینجا ظن پرست * کو بداند نیک و بد را کز کجاست * نیزہ گردیست این نیزہ کہ تو راست میکردی گہ و گاہے دو تو * ما ز عشق شمس دین بے ناخنیم * ورنہ ما آن کور را بینا کنیم * ہان ضیاء الحق حسام الدین تو زود * دارو ش کن کوری چشم حسود * توتیای کبریائے تیز فعل * دارو ئے ظلمت کش استیز فعل * آنکہ گر بر چشم اعمی برزنند * ظلمت صد سالہ را زو برکنند * جملہ کوران را دوا کن ای قمر * ای نہال میوہ دار افشان ثمر * جملہ کوران را

دو اکن جز حسود؛ کز حسود بر تو می آید جحود؛ ہر حسود را اگرچہ آن منم؛ جان مدہ تا ہمچنین جان میکنم؛ آنکہ او باشد حسود آفتاب؛ کور میگردد ز بود آفتاب؛ اینت درد بید وا کور ست آہ؛ اینت افتادہ عجب در قعر چاہ؛ نفی خورشید ازل بایست او؛ کے برآید این مراد او بگو؛ باز آن باشد کہ آید نزد شاہ؛ باز کور ست آنکہ او گم کردہ راہ؛ المعنی اوپر جو فرمایا ہی کہ بامنکن غرت خواری مین خوش ہین لہذا فرماتے ہین کہ یہان کیون نہین آنے جہان مین ہون کہ مین آفتاب روشن کی غرت مین ہون ایسی غرت مجکو حاصل ہی مشرق خورشید کا تو یہ برج سیاہ رنگ ہی ای آسمان ہمارا آفتاب ان سب مشرقون کے علاوہ ہی اور سب سے جدا اس آفتاب کا مشرق بھی نسبت اسکے ذرات کے ہی کہ جب ذرات روزنون سے معلوم ہوتے ہین تو جانا جاتا ہی کہ آفتاب طلوع ہوا اور نہ وہ نہ نکلتا ہی نہ ڈوبتا ہی رات دن یکسان روشن رہتا ہی اور ذات اسکی ہر وقت ایک حال پر آور ہم جس آفتاب کے ذرات سے ہین اور وہ بھی واپس ماندہ سوا ایسے ہین کہ دونون جہان کے آفتاب پر ضیا ہین اور دونون جہان ہم سے روشن اور تعجب یہ کہ باوصف اس نور و ضیا کے پھر بھی گرد شمس کے پھرتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ سبب بھی فر شمس ای شان و شوکت اور نور پرتو شمس ہی کا ہی اسواسطے کہ وہ سبب سے مطلع ہی جبتک ضروری جانتا ہی سببون کو رکھتا ہی اور پھر خود ہی سببون کے رشتے قطع کر دیتا ہی جیسے آفتاب ظاہری کہ فیض اسکا تمام عالم پر ہی جبتک اپنی شعاع و پرتو کی حاجت سمجھتا ہی اسکو ڈال کے پختہ اور کامل کر دیتا ہی لاکھون دفعہ مین نے امید قطع کی اور کس سے شمس سے اور مجھ سے اس بات کا یقین کر و پھر کہتے ہین بھلا مین اور صبر آفتاب سے اسکا ہرگز یقین مت کر ماہی بھی صبر آب سے کہین کر سکتی اور اگر نومید بھی ہون تو نومیدی میری عین صنع آفتاب کی ہی ای صنع صانع کی کہ اسمین بھی امید اسکے وصل کی ہی کہ مظاہر مین اسی کا نور ڈھونڈھتا ہون ظاہر ہی کہ ذات صنع سے نقش صانع کا کب جدا ہوتا ہی ذات ہست کی غیر ہستی سے کب چریگی یعنے وہ ہست ہی اور موجود بھی ہست کہ اسی کا مظاہر ہی بس وہ اس سے باہر کب ہوگا ساری ہستیان اسی روضہ کی چرنے والی ہین چاہے براق ہین چاہے گھوڑے چاہے گدھے لیکن یہ ضرور ہی کہ جو گھوڑا اندھا ہی اندھون کیطرح چریگا وہ روضہ کو نہین دیکھتا اسی سبب سے رد ہی یعنے مظاہر ہی مین الجھا ہوا ہی جسنے گردشین اس دریا کی نہ دیکھین وہ ہر دم متوجہ مہر آب جدید کا ہوتا ہی ای وسواس و خطرات مین پڑتا ہی گردشین دریا کی تغیر آب دریا کا کہ بعض دریا قرب سمندر کے کسی وقت شیرین ہو جاتے ہین کسی وقت کھاری لس اس وسواسی نے بحر شیرین سے آب شور پیا اس آب شور نے اسکو اندھا کر دیا دریا کہتا ہی کہ سیدھے ہاتھ سے میرا پانی پی یعنے راستی اختیار کر تو تیری آنکھین روشن ہون بس دست راست مقصود ظن راست سے ہی کہ وہ نیک و بد کو جانتا ہی کہ یہ کہان سے ہین اور اصل انکی کس جگہ سے ہی آس تیر سے نیزہ کا جو ذات مراد ہی ایک نیزہ پھرانے والا ہی جس سے کبھی تو سیدھا ہو جاتا ہی کبھی دوہرا اب دوسری بات ہی کہ ہم تو عشق شمس الدین تبریزی سے بے ناخن ہین سر نہین کھجلا سکتے نہین تو ہم اس اندھے کو بینا کر دیتے خبردار ای ضیاء الحق حسام الدین تو جلدی دارو اسکی کر جو کوری چشم حسود مین ہی اور سرمہ کبریائی تیز فعل لگا کر

وہ دوا ظلمت کش اور استیز فعل ہی اور وہ دوا دہ ہی جو اندھے صد سالہ کی آنکھ مین لگادے تو اُسکی تیرگی کو اُکھیڑ کے پھینکدے سب اندھونکی ای قمر دوا کرا اور قمر موئید نور البصر ہی بھی بخلاف شمس کہ اسکی طرف بہت دیکھنے سے اندھا ہوجاتا ہی جیساکہ حضرت نظامی نے فرمایا ہی ع سفیدی بر چشم شماسیان ＊ اور ای نہال میوہ دار میوہ اپنا ٹو جملہ اندھونکی دوا کر سوائے حسود کے کہ اُسکے حاسدین سے تجھپر انکار آتا ہی کہ یہ کیسا انجان ہی جو حسد کی علاج کرتا ہی یہ مرض تو لادوا ہی خاص اُنے حسود کو اگرچہ مین ہی کیون نہون جان مت دے تو ایسی ہی جانکنی مین پڑا رہے معمول ہی جو شخص کہ حاسد آفتاب کا ہوتا ہی وہ بود و ذات آفتاب سے اندھا پٹ ہوجاتا ہی یہ اندھا عجب دردبیدار رکھتا ہی اور عجیب قعر چاہ مین پڑا ہی جس سے نکلنا دشوار نفی خورشید ازل کا اسکے پانون مین دونا لگا ہی پھر تبا تو اسکی مراد کیسے حاصل ہوگی باز وہ ہی جو بادشاہ کے پاس آئے اور جو اِس راہ کو بھول گیا وہ اندھا باز ہی پھر کس کام کا انخلاف شرح بحرالعلوم مین صدہزاران کے بعد لفظ بار نہین ہی اور گاہے دو تو کو گاہے کہ دو تو اور پابست کو پالیست لکھا ہی

گرفتار ہونا ایک باز کا اُلوون کے ویرانہ مین

قولہ باز در ویرانہ بر جغدان فتاد ＊ راہ را گم کرد در ویران فتاد ＊ او ہمہ نور ست از نور رضا ＊ لیک کورش کرد سرہنگ قضا ＊ خاک در چشمش زد و از راہ برد ＊ در میان جغد و ویرانش سپرد ＊ بر سر جغدانش بر سر میزنند ＊ پر و بال نازنینش میکنند ＊ ولولہ افتاد در جغدان کہ ہا ＊ باز آمد تا بگیرد جای ما ＊ چون سگان کوے پر خشم مہیب ＊ اندر افتادند در دلق غریب ＊ باز گوید من چہ در خوردم بجغد ＊ صد چنین ویران رہا کردم بجغد ＊ من نخواہم بود اینجا میروم ＊ سوے شاہنشاہ راجع میشوم ＊ خویشتن مکشید ای جغدان کہ من ＊ نے مقیمم میروم سوے وطن ＊ این خراب آباد در چشم شماست ＊ ورنہ ما را ساعد شہ باز جاست ＊ جغد گفتا باز حیلت میکند ＊ تا ز خان و مان شما را بر کند ＊ جا نہاے ما بگیرد او بمکر ＊ برکند ما را بسالوسی ز وکر ＊ می نماید سیری این حیلت پرست ＊ واللہ از جملہ حریصان بدترست ＊ او خورد از حرص طین را ہمچو دبس ＊ دنبہ مسپار ید ای یاران بخرس ＊ لاف از شہ میزند و ز دست شاہ ＊ تا برد او ما سلیمان را ز راہ ＊ خود چہ جنس شاہ باشد مرغکے ＊ مشنوش گر عقل دارید اندکے ＊ جنس شاہست او و یا جنس وزیر ＊ ہیچ باشد لائق لوزینہ سیر ＊ انچہ میگوید ز مکر و فعل و فن ＊ ہست سلطان با حشم جویاے من ＊ اینت مالیخولیاے ناپذیر ＊ اینت لاف خام و دام گول گیر ＊ ہر کہ این باور کند ز ابلہ ست ＊ مرغک لاغر چہ در خورد شہ ست ＊ کمترین جغد ار زند بر مغز او ＊ مر ورا یاری گری از شاہ کو ＊ المعنی وکر بالفتح آشیانہ دبس بالکسر شیرۂ انگور دنبہ بالضم سرین ودم دچکتی و نام طعام دمکر و فریب گول بالضم وکاف فارسی احمق شارح بحرالعلوم نے ابتدا سے باطنی معنی اِس حکایت کے جو مراد باز سے بینا اور روح وغیرہ سے لی ہی لکھے ہین مگر مین اپنے ظاہری معنی لکھتا ہون کہ ایک باز راہ بھول کے اُلوون کے ویرانہ مین جاپڑا وہ تو ہمہ تن نور نور رضا سے ہی کہ پر اگے دبیے ہوے طعمہ سے جب ملتا ہی کھا لیتا ہی لیکن اسوقت مین سرہنگ قضا نے

اسکو اندھا کر دیا خاک اسکی آنکھون مین ڈال کے راہ بہکادی اور الّوؤن کے ویرانے کو حوالہ کر دیا اب سر بسر الّو اسکے
سر پر مارتے ہین اور اسکے پر نازنین جنکو بادشاہ سنبھالتے رہتے ہین نوچتے ہین اور سارے الّوؤن مین شور پڑ گیا
کہ خبردار ہو جاؤ باز ہماری جاگہ چھیننے کو آیا ہی بس سب الّو گلی کے کتون کیطرح بڑے خشم مہیب کے ساتھ جیسے کتے غریب
کی گدڑی نوچتے ہین نوچنے لگے باز کہتا ہی کہ مین ان الّوؤن کے لائق کیا ہون مین نے تو ایسے سیکڑون ویرانے الّوؤن
پر چھوڑ دیے ہین مین یہان ہرگز نہین رہونگا جاتا ہون اور اپنے شاہنشاہ کیطرف رجوع کرتا ہون ای الّوؤ تم آپ
کو مار دین یہان رہنے والا نہین ہون اپنے وطن کو جاتا ہون یہ خراب آباد تمھاری آنکھون مین سمایا ہوا ہی میری تو
پھر وہی بادشاہ کے پہونچے پر جگہ ہی ایک الّو نے کہا یہ باز حیلے کرتا ہی تو تمکو خان ومان سے اکھیڑ دے ہمارے آشیانے
مکر سے لے لے اور فریب کر کے ہمکو اپنے گھونسلون سے آوارہ کر دے اور ہم سے چھین لے یہ بظاہر تمکو اپنی سیری جتاتا
ہی مگر قسم خدا کی تمام حریصون مین یہ بدتر ہی یہ حرص سے مٹی کو ایسا کھاتا ہی جیسے کوئی انگور کا شیرہ تم ای یارو اپنی
جلتی ریچھ کے حوالہ مت کرو ہوشیار ہو جاؤ یہ جو شیخی بادشاہ کی اور بادشاہ کے ہاتھ کی مارتا ہی محض اسواسطے ہی کہ ہم سے
سلیمان کو بہکادے جیسے سلیمانؑ کو دیو نے بہکایا تھا بھلا یہ ایک ذرا سا مرغ خسیس بادشاہ کی کب ہو سکتا ہی تمکو اگر ذرا بھی
عقل ہی تو اسکی بات ہرگز مت سنو وہ چاہے خسیس بادشاہ سے ہو چاہے ذریرہ سے گرنیدہ رکے لائق تو بس نہین یعنی
ہمارے موافق تو نہین اور جو فن فریب اور مکر سے کہتا ہی کہ بادشاہ لشکر سمیت میری تلاش مین پھرتا ہی یہ عجب مالیخولیا ہی
جسکو کوئی نہ مانے اور عجب شیخی خام اور جال ہی جسمین احمق پھنس رہے اس بات کو جو اس سے یقین کرے احمق ہی بھلا
لاغر حقیر مرغ بادشاہ کے لائق کب ہی اگر کوئی ادنی سے ادنی جغد اسکے سر پر مارے تو کیا کر سکتا ہی پھر حمایت بادشاہ
کی کہان سے لائیگا انخلاف شرح بحر العلوم مین من چہ کی جگہ چو اور بگیر دین دال نہین لکھا ہی **قولہ** گفت باز ار یک
پر من بشکنند * بیخ جغدستان شہنشہ برکند * جغد چہ بود خود اگر بازی مرا * دل برنجاند کند بر من جفا * شہ کند تودہ بہر شیب و
فراز * صد ہزاران خرمن از سرہاے باز * پاسبان من عنایات ویست * ہر کجا کہ من روم شہ در پیست * در دل سلطان
خیال من مقیم * بے خیال من دل سلطان سقیم * چون بپراند مرا شہ در روش * میپرم بر اوج دل چون پرتوش * ہمچو ماہ و
آفتابے میپرم * پردہاے آسمانہا میدرم * روشنی عقلہا از فکرتم * انفطار آسمان از فطرتم * بازم وحیران شود در من ہما
جغد کہ بود تا بداند سر ما * شہ براے من ز زندان یاد کرد * صد ہزاران بستہ را آزاد کرد * یکدمم با جغدہا دمساز کرد *
از دم من جغدہا را باز کرد * ای خنک جغدے کہ در پرواز من * فہم کرد از نیکبختی راز من * در من آویزید تا بازان شوید
گرچہ جغدانید شہبازان شوید * آنکہ باشد با چنان شاہے حبیب * ہر کجا افتد چرا باشد غریب * ہر کہ باشد شاہ
دردش را دوا * گر چو نے نالد نباشد بینوا * مالک ملکم نیم من طبل خوار * طبل بازم میزند شہ از کنار * طبل باز من
خطاب ارجعی * حق گواہ من برغم مدعی * من نیم جنس شہنشہ دور از و * لیک دارم در تجلی نور از و * المعنی

باز نے کہا اگر ایک پر میرا ٹوٹ جائیگا شہنشاہ جغد ستان کو کھود کے پھینک دیگا اور جغد کیا چیز ہین اگر کوئی باز مجکو ناراض کرے یا مجپر ظلم کرے تو بادشاہ لاکھون تودے اور خرمن بازون کے سر کے ہر نشیب و فراز مین لگادے میری پاسبان اُسکی عنایت ہی مین جہان جاتا ہون وہ میرے ساتھ ہوتا ہی اُسکے دل مین خیال میرا رہتا ہی میرے خیال بغیر دل بادشاہ کا رنجور ہوتا ہی جب وہ مجکو اُڑاتا ہی تو مین اپنی روش مین اوج دل پر اُڑتا ہون جیسے اُسکا پر تو میرے دل پر پڑتا ہی مین مثل ماہتاب و آفتاب کے اُڑتا ہون اور پردے آسمان کے پھاڑتا ہون عقلون کو روشنی میری فکر سے ہی اور شگاف آسمان کا میری فطرت و پیدایش مین یعنے وقت اُڑان کے آسمان کے پار جاتا ہون باز ہون اور ہما مجکو دیکھ کے حیران ہوتا ہی بھلا جغد کیا چیز ہی کہ ہمارا بھید جانیگا شاہ نے میری خاطر زندان سے بلا کے لاکھون زندانیون کو آزاد کیا کہ میرے ہوتے کسی پرند کی ضرورت نہ سمجھی کہ مین سب کا بادشاہ ہون ور ذرا دیر کو مجھے اُلّو دن کا دمساز کیا اور میرے دم سے اُلّو دن کو باز بنادیا اب میرے ہونے سے تم سب کو لوگ باز گمان کرینگے بس کیا اچھا وہ جغد ہی کہ میرے زمانہ اُڑان مین اپنی خوش نصیبی سے میرے بھید دلکو سمجھ گیا مجھسے آویزش و آمیزش کرو تو تم سب باز ہوجاؤگے اگرچہ اُلو ہو سب شہباز ہوجاؤگے جو شخص ایسے بادشاہ کا محبوب ہوتا ہی وہ جہان جائے غریب کب ہوتا ہی جس کے درد کی دوا بادشاہ ہو اگر نے کیطرح نالہ بھی کرے تو بینوا نہین ہوتا بینوا کا لفظ کیسا بابرگ نوا ہی مین مالک ملک کا ہون طبل خوار نہین ہون ڈھول سا پیٹ نہین رکھتا طبل باز کا میرے لیے بادشاہ بجاتا ہی طبلک باز چھوٹا نقارہ کہ جب میر شکار کسی شکار کو زمین یا پانی پر بیٹھا دیکھتے ہین تو اُسکو بجا کے شکار کو اُڑاتے ہین بجرد اُڑنے کے باز اُسپر چھوڑتے ہین اور میرا طبل باز خطاب ارجعی ہی جو اقتباس ہی آیہ کریمہ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ اے نفس مطمئنہ رجوع کر اپنے پروردگار کیطرف درانحالیکہ راضی ہی اور راضی کیا ہوا اور مدعی جو گمان باطل مجپر کرے اُسپر میرا حق گواہ ہی مین شہنشاہ کی جنس سے تو نہین ہون اُس سے بہت دور ہون لیکن اپنی تجلی مین نور اُسی سے رکھتا ہون ان اشعار اور لاحق سے صاف ظاہر ہی کہ مراد باز سے انبیا ہین کہ سب اشعار مناسب حال اُنکے ہین قولہ نیست جنسیت زروے شکل و ذات ٭ آب جنس خاک آمد در نبات ٭ باد جنس آتش آمد در قوام ٭ طبع را جنس آمدست آخر مدام ٭ جنس ما چون نیست جنس شاہ ما ٭ مائے ما شد بہر مائے او فنا ٭ چون فنا شد مائے ما او ماند فرد ٭ پیش پائے اسپ او گردم چو گرد ٭ خاک شد جان و نشانیہاے او ٭ ہست بر خاکش نشان پاے او ٭ خاک پایش شو ز بہر این نشان ٭ تا شوی تاج سر گردنکشان ٭ تا نفرید شما را شکل من ٭ نقل دم نوشید پیش از نقل من ٭ اے بسا کس را کہ صورت راہ زد ٭ قصد صورت کرد و بر اللہ زد ٭ آخر این جان بابدن پیوستہ است ٭ ہیچ این جان بابدن ماننده است ٭ تاب نور چشم با پیہ ست جفت ٭ نور دل در قطرہ خونے نہفت ٭ شادی اندر گردہ و غم در جگر ٭ عقل چون شمعے درون مغز سر ٭ رائحہ در انف و منطق در لسان ٭ لہو در نفس و شجاعت در جنان

این تعلقہا نہ بے کیف ست وچون ٭ عقلہا در دانش چونی زبون ٭ جان کل با جان جزو آسیب کرد ٭ جان ازو در سشد در جیب کرد ٭ ہمچو مریم جان ازان آسیب جیب ٭ حاملہ شد از مسیح دلفریب ٭ آن مسیحے نے کہ بر خشک و ترست ٭ آن مسیحے کز مساحت برترست ٭ پس ز جان جان چو حامل گشت جان ٭ از چنین جانے شود حامل جہان ٭ پس جہان زاید جہان دیگرے ٭ این حشر را وا نماید محشرے ٭ تا قیامت گر بگویم بشمرم ٭ من ز شرح این قیامت قاصرم ٭ این سخنہا خود بمعنی یا ربیست ٭ حرفہا دام دم شیرین لبیست ٭ چون کند تقصیر پس چون تن زند ٭ چونکہ لبیکش نہ یا رب میرسند ٭ ہست لبیکے کہ نتوانی شنید ٭ لیک سرتاپاے توانی چشید ٭ یک مثل آور دمت تا پے بری ٭ ور چنین لبیک پنہان برخوری ٭

المعنی حشر بفتحتین گروہ وانبوہ مالستہ مشابہ رائحہ خوشبو انف بینی جنان بفتح جان یعنے ہمارے اسکے جنسیت ایسی نہین ہی جیسی صورت وذات کی ہوتی ہی مثلاً آدمی آدمی سب صورت وذات مین ایک ہین بلکہ ایسے جیسے نبات مین جنسیت آب وخاک کی کہ پانی خاک مین ملکے جنس خاک سے ہوجاتا ہی ورنہ پانی اور ہی خاک اور ہی ایسے ہی ہوا بھی وقت دوام کسی شی کے جنس آتش سے ہوجاتی ہی پھر ایک طبیعت کیواسطے دوسری طبیعت کا جنس ہوجانا کیا دام نہین تب جب جنس ہماری جنس ہمارے شاہ سے نہین ہی لیکن جو ہمنے اپنی ما کہ کہ مراد تعین اپنی ذات سے ہی اسکی ما وعین مین فنا کردیا اور یہ ما ہماری نہ رہی تو وہی فرد یکتا رہگیا اور ہم اسکے گھوڑے کے قدم کے سامنے ایسے رہگئے جیسے گرد جان تو خاک ہوگئی اور نشانیان اسکی خاک پر اسکے نشان قدم کے موجود تو اس نشان کیواسطے اسکا خاک پا ہوتا تو تاج سر گردنکشون کا ہوئے اور اسواسطے کہ تمکو شکل میری فریفتہ نکرے کہ مجکو اسکی جنس سے سمجھو جیساکہ حضرت عیسی کو نصارے نے اور حضرت عزیر کو یہود نے سمجھا مین نے تمکو جتا دیا کہ جیسا ندکو رہوا کہ اصل بات وہی ہی اب تم میرے ساتھ شراب ونقل نوش کرو جو مین نوش کرتا ہون قبل اس سے کہ یہان سے مین نقل کرجاؤن تو میرے سرور سے محروم نہ رہو آہ لوگو بہت لوگ ایسے ہوے ہین کہ انکی صورت نے راہ ماری ہی کہ وہ انبیا کو ایذا دیتے ہین وہ تو صورت کے دھوکہ مین ہین اور بحقیقت وہ ایذا دیتا اللہ کو ہی جیساکہ فرمایا ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ بیشک وہ لوگ کہ ایذا دیتے ہین اللہ اور اسکے رسول کو پس رسول کی ایذا کو اپنی ایذا کے برابر رکھا ہی آخر یہ کیا جان بدن سے پیوستہ نہین ہی اور ہیچ جان کی بدن سے پابستہ نہین پس بدن کی ایذا سے جان کی ایذا ظاہر اور جان ہی اسکا جلوہ ہی ایسے ہی ہر چیز کا ہر چیز سے تعلق ہی جیسے نور چشم کی روشنی کا چربی سے ہی اور نور دل کا ایک قطرہ جو مین پوشیدہ قطرۂ جو بھی مراد دل سے ہی شادی گردہ مین اور غم جگر مین اور عقل شمع کیطرح اندر مغز سر کے خوشبو ناک مین گویائی زبان مین لہو نفس مین شجاعت جان مین یہ تعلق کیا بے کیف وچون نہین ہین جنکے چونی کے علم مین عقلین عاجز ہین پھر اسکی ذات مین کیف وچون کیسا جان کل نے جو اسکی ذات ہی جان جزو پر جو انسان ہی صدمہ کیا یعنے پرتو ڈالا جان نے اس سے ایک موتی لیکر اپنی جیب مین رکھ لیا کہ وہ معرفت اسکی ہی صدمہ اس سبب سے کہا کہ کوہ طور ایک ادنی تجلی سے اسکی پھٹ گیا تھا اور موسی بیہوش ہوکے گر گئے تھے

اور چالیس دن بیہوش پڑے رہے پھر اُسی آسیب جیب سے جو جان نے رکھ لیا تھا جان مریم کیطرح مسیح دلفریب سے
حاملہ ہوئی توضیح اِسکی یہ کہ حضرت آدم کے قالب پر جب خدا تعالیٰ نے اپنا جلوہ ڈالا قالب اِنکا کانپ گیا اور اُسی حال
مین اِنکو چھینک آئی اُس چھینک سے جو فضلہ نکلا وہ حضرت جبریل کی امانت مین رہا اور وقت معہود پر مریم کے جیب مین
جبریل نے رکھدیا جس سے وہ حاملہ ہوئین اور حضرت مسیح پیدا ہوے لیکن جان جس مسیح سے حاملہ ہوتی یہ وہ مسیح نہین جو
اِس خشک وتر پر تھے اور مساحت مین رہتے تھے بلکہ وہ مسیح جو مساحت سے برتر اور جدا ہی یہ جان تو حامل جان جان
سے ہی پس ایسی جان سے تو جہان حامل ہوجاتا ہی اور وہ جہان حامل دوسرے جہان کو جنتا ہی میری دانست مین تو مطلب
اِن اشعار سے یہ ہی کہ حضرت آدم کی جان جان جان تھی یعنے خاص روح خدا سے بموجب نفخت فیہ من روحی کے کہ اُسی جان
جان سے یہ جہان ظہور مین آیا اور اب یہ جہان حامل ہی کہ دوسرے جہان کو جنیگا کہ وہ جہان آخرت ہی ساری مخلوق اِس جہان
کی اُسمین محشور ہوگی پس وہی گروہ کے گروہ اور انبوہ کے انبوہ محشر ہی جو ہر ایک کو معلوم ہوگا آب مین اگر شرح قیامت کی
قیامت تک کرون اور گنتی گنون تب بھی قاصر ہوون اِس قیامت کی شرح بیان سے باہر ہی اور یہ باتین جو کر رہا ہون
بحقیقت ایک یارب ہی اور یہ حرف ایک دام جسمین دم ایک شیرین لب کو پھانستا ہون اور کیسے کوئی کوتاہی کرے اور خاموش
ہوے جبکہ اُسکے یارب پر لبیک کی صدا آئے کہ دم شیرین لب اِسی سے مراد ہی منقول ہی جسوقت بندہ کہتا ہی یارب ندا
ہوتی ہی رب العزت سے لبیک عبدی اور وہ لبیک وہ نہین ہی جسکو تو سنے مگر مزہ اُسکا سر سے پانون تک چکھ سکتا ہی
آب ایک مثل مین تیرے لیے لاتا ہون تو تجکو اِس بات کا سراغ ملجاے اور ایسی لبیک نہان سے متمتع اور برخوردار ہوے

کلوخ ڈالنا ایک تشنہ کا سر دیوار سے جوے آب مین

قولہ بر لب جو بود دیوار بلند * بر سر دیوار تشنہ دردمند * تشنہ مستسقے زار و نزار * عاشقی مستی غریب بیقرار * مانعش از
آب آن دیوار بود * از پے آب آن چو ماہی زار بود * شد حجاب آب آن دیوار او * بر فلک میشد فغان زار او * ناگہان
انداخت او خشتے در آب * بانگ آب آمد بگوشش چون خطاب * چون خطاب یار شیرین ولذیذ * مست گردان بانگ آب
اورا چون نبیذ * از سماع بانگ آب آن ممتحن * گشت خشت انداز وزانجا خشت کن * آب میزد بانگ یعنی
ہے ترا * فائدہ چہ زین زدن خشتے مرا * تشنہ گفت آیا مرا دو فائدہ ست * من ازین صنعت ندارم ہیچ دست * فائدہ
اول سماع بانگ آب * کو بود مر تشنگان را چون جواب * بانگ او چون بانگ اسرافیل شد * مردہ را زین زندگی
تحویل شد * یا چو بانگ رعد ایام بہار * باغ می یابد ازو چندین نگار * یا چو بر درویش ہنگام زکات * یا چو
بر محبوس پیغام نجات * چون دم رحمن بود کان از یمن * میرسد سوے محمد بے دہن * یا چو بوے احمد مرسل بود
کان بعاصی در شفاعت میرسد * یا چو بوے یوسف خوب لطیف * میزند بر جان یعقوب نحیف * یا نسیم روضۂ
دار السلام * سوے عاصی میرسد بے انتقام * یا سوے مس سیہ از کیمیا * میرسد پیغام کاے ابلہ بیا *

یا ز لیلی بشنود مجنون کلام * یا فرستد ویس را رامین پیام * المعنی نبید شراب خرما آیا کلمہ تمنا و افسوس بمعنی شاید و کلمہ استفہام و برای استعجاب بمعنی واللہ اعلم ویس نام معشوقہ کہ رامین اسیر عاشق تھا بیان اسی مثال کا ہی جسکا اوپر ایما کیا ہی کہ ایک نہر کنارے ایک دیوار بلند تھی اور سر دیوار ایک پیاسا دردمند تھا کیسا پیاسا کہ مستسقی زار نزار عاشق مست و بیقرار و دیوار مانع آب کی تھی اور یہ ماہی کیطرح اسکے لیے زار اس دیوار کے حجاب سے جس سے وہ پانی نہین پا سکتا تھا آسمان تک اسکا فغان جاتا تھا اتفاقاً اسنے ایک اینٹ پانی مین ڈالی اس سے اسکے کان مین پانی کی آواز مثل خطاب کے پہونچی جیسے کوئی کسی سے بات کرتا ہی اور خطاب بھی وہ جیسے کسی یار شیرین لذیذ کا ہوتا ہی کہ جس آواز نے اسکو مثل شراب خرما کے مست کر دیا جب اسکی آواز اس ممتحن نے سنی تو دیوار سے اینٹین اکھیڑنے اور پانی پر مارنے لگا پانی چلاتا تھا کہ تعجب ہی تجکو میرے اینٹین مارنے سے کیا فائدہ ہی پیاسے نے کہا کہ مجکو دو فائدون کی امید ہی مین اس کام سے ہرگز ہاتھ نہ روکونگا اول فائدہ تو پانی کی آواز سننا کہ وہ پیاسون کے لیے مثل جواب کے ہی جس سے تسکین ہو جاتی ہی اس پانی کی آواز فرماتے ہین کہ اسکے حق مین بانگ اسرافیل ہوگئی کہ یہ مردہ تھا زندگی اسکے تحویل مین آگئی یا جیسے بہار مین رعد کی آواز جس سے باغ کیسے گل و غنچے پاتا ہی یا جیسے فقیرونکو آواز زکات کی یا قیدی کو آواز رہائی کی یا جیسے دم رحمن کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن سے پہونچتا تھا چنانچہ فرمایا انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن بیشک مین پاتا ہون دم رحمن کا جانب یمن سے کہ وہ آواز بیدہی مین تھا یا جیسے بو احمد مرسل کی عاصیونکو شفاعت مین پہونچتی ہی یا جیسے بو خوب لطیف یوسف کی جان یعقوب کو پہونچی آیسے ہی یہ آواز پانی کی اسکو پہونچتی ہی یا جیسے نسیم دار السلام کی عاصی کیطرف بے انتقام پہونچتی ہی یا کیمیاے مس سیاہ کو پیغام پہونچے کہ ای احمق آیا جیسے لیلی سے مجنون باتین سنے یا ویس رامین کو پیغام بھیجے الخلاف شرح بحر العلوم مین آیا کو آیا اور رامین کو رامی لکھا ہی قولہ فائدہ دیگر کہ ہر خشتے کزین * بر کنم آیم سوے ماء معین * کز کمی خشت دیوار بلند * پست تر گردد بہر دفعہ کہ کند * پستے دیوار قربے میشود * فصل او درمان وصلی میشود * سجدہ آمد کندن خشت لزب * موجب قربی کہ واسجد واقترب * تاکہ این دیوار عالی گردنست * مانع این سر فرود آوردنست * سجدہ نتوان کرد بر آب حیات * تا نیابی زین تن خاکی نجات * بر سر دیوار ہر کو تشنہ تر * زودتر بر میکند خشت و مدر * ہر کہ عاشق تر بود بر بانگ آب * او کلوخ زفت بر کند از حجاب * او ز بانگ آب پر می تا عنق * نشنود بیگانہ جز بانگ بلق * ای خنک آنرا کہ او ایام پیش * مغتنم دارد گزارد وام خویش * اندران ایام کش قدرت بود * صحت و زور دل و قوت بود * وان جوانی ہمچو باغ سبز و تر * میرساند بیدریغے بار و بر * چشمہاے قوت و شہوت روان * سبز میگردد زمین تن بدان * خانۂ معمور و سقفش بس بلند * معتدل ارکان و بے تخلیط و بند * نور چشم و قوت ابدان بجا * قصر محکم خانہ روشن پر صفا * ہین غنیمت دان جوانی ای پسر * سر فرو آور بکن خشت و مدر * آبرو و آب شہوت منقطع * او ز خویش و دیگران نامنتفع * ابروان چون پاردم زیر آمدہ * چشم را نم آمدہ تار کے شدہ * از تشنج رو چو پشت سوسمار * رفتہ نطق و طعم و دندانہا ز کار * پشت دوتا گشتہ دل سست طپان * تن ضعیف و دست

پاچون ریسمان * بر سر ره زادکم مرکوب سست * عمر قوی و دل خنک تن نادرست * خانہ ویران کارے سامان شدہ *
دل برافغان ہمچو نے انبان شدہ * عمر ضائع سعی باطل راہ دور * نفس کاہل دل سیہ جان ناصبور * موے بر سر ہمچو برف
از بیم مرگ * جملہ اعضا لرز لرزان ہمچو برگ * روز بیگہ لاشہ لنگ و رہ دراز * کارگہ ویران عمل رفتہ ز ساز * بیخہاے خوے
بد محکم شدہ * قوت بر کندن آن گم شدہ * المعنی آماہ معین نام چشمۂ بہشت آب چسپندہ مدر بفتح کلوخ تشنج کھنچنا اعضا
کا کہ حرکت انبساطی سے رہجائین سوسمار جانور ہندی گوہ نے انبان نام سازکہ چمڑے اور نے سے بناتے ہین لاشہ
زبون و لاغر و خر اور اکثر یہ لفظ صفت اسپ و خر مین واقع ہوتا ہی و مردہ آدمی و حیوانات وہی پیاسا کہتا ہی دوسرا
فائدہ یہ ہی کہ جو اینٹ اِسکی اُکھیڑتا جاتا ہون ماء معین سے نزدیک ہوتا جاتا ہون کسواسطے کہ یہ دیوار بلند جتنی اِسکی
اینٹین کم ہونگی ہر دفعہ جو اُکھیڑونگا پست ہی ہوتی جائیگی آب مقولات مولانا رح کے ہین کہ جب پستی دیوار کی قرب ہی
تو وہ جو فصل اُسکی بلندی کا ہی وہی علاج وصل کی ہی کہ اُس بلندی کو پست کرے تب سجدہ جمی ہوئی اینٹ کا اکھیڑنا
ہی اور موجب قرب کا جیسا کہ فرمایا واسجد واقترب سجدہ کر تو قرب حاصل ہوتا یہ دیوار بلند گردن کی جھکے اور جبتک
یہ بلند ہی تب تک مانع اِس سر جھکانے کی ہی تو آبحیات پر جو ذات باقی و مستدام ہی ہرگز سجدہ نہین کر سکیگا جبتک
اِس تن خاکی سے نجات نہ پائیگا جو کوئی اُس تشنہ کیطرح تشنہ تر ہی وہ خشت و مدر کو بہت جلدی دور کرتا ہی اور جو عاشق
بانگ آب کا ہی وہ موٹے موٹے کلوخ جو حجاب ہو رہے ہین اُکھیڑتا ہی اور وہ تو بانگ آب سے ایسا مست ہی کہ گویا
حلق تک شراب بھری ہی اور جو اِس بانگ سے بیگانہ ہی اُسکے نزدیک وہ آواز آواز بلق ہی جیسے پانی مین کلوخ وغیرہ
ڈالنے سے شل بلق کے آواز نکلتی ہی اے مخاطب اُس شخص کے واسطے بڑی خوشی و خنکی ہی کہ وہ اگلے ایام جو جوانی ہی
اُنکو غنیمت جانے اور اپنا فرض جو فرض خدا کا ہی ادا کردے اور وہ دن ایسے ہوتے ہین کہ قدرت ہر کام کی ہوتی ہی اور
صحت اور زور دل اور قوت کسواسطے کہ جوانی ایک باغ سبز و تر ہی کہ بدریغی کو پہونچاتی ہی جو بار ور شی ہی جسمین چشمے
قوتون اور خواہشون کے جاری جیسے زمین تن کی سبز و تازہ ہوتی ہی گھر جو تن ہی بخوبی آباد اور سقف کہ سر و دماغ ہی
اچھی طرح بلند ارکان یعنے اخلاط سب معتدل کہ وہ سودا صفرا بلغم خون ہین خلط و ملط اور بند و قید سے دور آنکھون
کا نور قوت بدن کے قائم قصر مضبوط گھر روشن پر صفا پس خبردار اے پسر جوانی کو غنیمت جان سر جھکا اور خشت و مدر کو
دور کردے یہ کیفیت تو جوانی کی مذکور فرمائی اب پیری کی مذکور فرماتے ہین کہ آب رو و یعنی رونق اور چمک دمک چہرہ
کی نمارد آب شہوت منقطع اب نہ آپ سے کچھ نفع اُٹھاتا ہی نہ اورون سے اسلیے کہ بڈھے سے سب نفرت کرتے ہین
بھوین دیچی کی طرح تنک کے نیچے اُتر ین آنکھون مین پانی آنے لگا جس سے اندھے ہو جاتے ہین مُنہ کھنچ گئے اور
جھریان پڑ کے ایسا ہو گیا جیسے گوہ کی پیٹھ گویائی گئی اور مزہ دہن کا بد مزہ دانت نکمے پیٹھ دوہری ہی دل سست کہ
ہر وقت ضعف سے دھک دھک ہوتا ہی اور ضعف کے علاوہ ہاتھ پانون ایسے جیسے رسّی اور سر راہ بیٹھے توشہ راہ کا ندارد

مرکوب شکست غم قوی دل خفیف تن نادرست خانہ ویران کارہی کا سامان ہوا یعنے سامان سب ویران دلمین افغان بھرا ہوا جیسے نے انبان مین افغان ہی افغان ہوتا ہی اور اندر خالی عمر ساری ضائع اب کوشش بیہودہ اور راہ دور نفس کاہل دل سیاہ جان ناصبور سر پر جو بال تھے مثل برف کے بیم مرگ سے سفید جیسے ڈر کے مارے اکثر آدمی سفید ہو جاتا ہی اور تپہ کی طرح تمام اعضا کانپ رہے ہین وقت بیوقت گدھا لنگڑا راہ لنبی کار کہ ویران عمل درستی سے ندارد جڑین بدخوئی کی خوب جمی ہوئی اور توت انکی اکھیڑنے کی گمی ہوئی الخلاف شرح بحر العلوم مین آب رو کوزہ در چشم بانم کوزانم لکھا ہی

حکایت

قولہ ہمچو آن شخص درشت خوش سخن * درمیان رہ فشاند او خاربن * رہگذریانش ملامتگر شدند * پس بگفتندش بکن او را نکند * ہردمی آن خاربن افزون شدی * پاے خلق از زخم او پرخون شدی * جامہاے خلق بدریدی ز خار * پاے درویشان بخستی زار زار * چونکہ حاکم زین خبر شد زین حدیث * یافت آگاہی ز فعل آن خبیث * چون بجد حاکم بگفت این را بکن * گفت آرے برکنم روزیش من * مدتے فردا و فردا وعدہ داد * شد درخت خار او محکم نہاد * گفت روزے حاکمش اے وعدہ کژ * پیش آ در کار ما واپس مغژ * گفت الایام یا عم بیننا * گفت عجل لا تماطل دیننا * تو کہ میگوئی کہ فردا این بدان * کہ بہر روزیکہ مے آید زمان * آن درخت بد جوان تر میشود * وین کنندہ پیر و مضطر میشود * خاربن در قوت و برخاستن * خارکن در پیری و در کاستن * خاربن ہر روز و ہر دم سبز تر * خارکن ہر روز زار و خشک تر * او جوان تر میشود تو پیر تر * زود باش و روزگار خود مبر * خاربن دان ہر یکے خوے بدت * بارہا در پاے خار آخر زدت * بارہا از فعل بد نادم شدی * بر سر راہ ندامت آمدی * گر ز خستہ گشتن دیگر کسان * کہ ز خلق زشت تو ہست آن نشان * غافلے باری ز زخم خود نہٕ * تو عذاب خویش و ہم بیگانہ * یا تبر بردار و مردانہ بزن * تو علی وار این در خیبر بکن * ورنہ چون صدیق و فاروق مہین * ہین طریق دیگران را برگزین * یا بہ گلبن وصل کن این خار را * وصل کن با نار نور یار را * تاکہ نور او کشد نار ترا * وصل او گلبن کند خار ترا * تو مثال دوزخی او مومن ست * کشتن آتش بمومن ممکن ست * مصطفے فرمود از گفت جحیم * کو بمومن لابہ گر گردد ز بیم * گویدش بگذر ز من اے شاہ زود * ہین کہ نورت سوز نارم را ربود * پس ہلاک نار نور مومنست * زانکہ بے ضد دفع ضد لا یمکنست * نار ضد نور باشد روز عدل * کان ز قہر انگیختہ شد وین ز فضل * گر ہمیخواہی تو دفع شر نار * آب رحمت بر دل آتش گمار * چشمۂ آن آب رحمت مومنست * آب حیوان روح پاک محسنست * پس گریزانست نفس تو ازو * زانکہ تو از آتشے او ز آب جو * ز آب آتش زان گریزان میشود * کآتشش از آب ویران میشود * حس و فکر تو ہمہ از آتشست * حس شیخ و فکر او نور خوشست * المعنی مغز بدن سے میٹھے چشمہ پون کیطرح تماہل درنگ کرنا ہین بالفتح فرق وفصل بیان دو چیز وجدائی یہ حکایت ایک مثال ہی

کلام سابق پر کر مثل اُس شخص کے کہ تھا تو نہایت درشت خو مگر ظاہر گفتگو کا اچھا تھا کہ اُسنے راہ مین مخلوق کے کانٹے
بوئے نکلنے بیٹھنے والون نے اُسکو ملامت کی اور کہا انکو اُکھیڑ ڈال مگر اُسنے نہ اُکھیڑے ہر دم وہ کانٹون کے درخت بڑھتے
تھے اور مخلوق کے پانؤن کو لہولہان کرتے تھے کپڑے لوگون کے اُن کانٹون سے پھٹتے تھے اور محتاجون کے پانون
اُنکے زخمون سے زار زار ہوتے تھے جب اِس بات سے حاکم کو خبر ہوئی اور اُسنے اِس خبیث کے فعل سے خبر پائی
بکوشش تمام اُس سے کہا کہ اِنکو اُکھیڑ ڈال کہا اچھا کسی دن اُکھیڑ ڈالونگا ایک مدت فردا فردا کرکے وعدے کرتا رہا کہ
وہ درخت کانٹون کے خوب محکم و پائدار ہوگئے ایک دن حاکم نے کہا کہ ای وعدے کج کرنیوالے جو ہم کہتے ہین جلدی اس
کام کو کر اور بچون کیطرح گھٹنیون مت سرک یعنے دیر مت کر کہا ای چچا اب تھوڑے دن درمیان مین ہین کہ مین
اُکھیڑ ڈالون گا کہا جلدی اور ہمارے فرض یعنے حکم مین توقف نکر تو جو کہتا ہی کہ کل کو اُکھیڑ ڈالونگا یہ بھی تو جان کہ جون جون
زمانہ گذرتا ہی وہ درخت بدجوان ہوتا ہی اور یہ اُکھیڑنے والا پیر و مضطر ہوتا ہی خاربن تو اپنی قوت و اُٹھان مین ہی
اور خارکن کو ہردم سُستی و کمی ہو رہی ہی خاربن تو روز بروز اور دمبدم سبز و تر ہوتا ہی خارکن ہر روز سوکھ سوکھ کے
کانٹا سا ہوا جاتا ہی وہ زیادہ جوان ہوتا ہی تو زیادہ بوڑھا بس جلدی کر اور وقت اپنا مت کھوے آب مقولات مولانا رح
کے ہین کہ تو اپنی ہر خوے بد کو کانٹے سمجھ اور بارہا یہ کانٹے تیرے پانؤن مین لگ چکے ہین اور بارہا تو فعل بد سے
نادم ہوا اور سر راہ ندامت آیا ہی پس اگر اورون کے زخمی ہونے سے کہ بحقیقت وہ تیرا ہی نشان ہی غافل ہی تو اپنے ہر دم
زخم سے تو واقف ہی پس تو اپنے لیے بھی عذاب ہی اور اورون کے لیے بھی یا تبر اُٹھا لے اور مردانہ بنکے اُسپر مار اور جیسے علی
نے دروازہ خیبر کا تنہا اُکھیڑ ا تھا تو بھی اسکو اُکھیڑ نہین تو مثل صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما اِن دونون بزرگوار دنکے خبردار ہو اور طریق
اورونکا اختیار کر واضح ہو کہ حضرت علی شیر خدا نے اجتہاد و جہاد نفس مین نبی ہمارے کا اتباع کیا تھا اور مردانہ اسکا خیبر کیطرح
قلع قمع کیا اور حضرت صدیق و فاروق اتباع حضرت عثمان و غیرہم کا کرتے تھے یا کسی گلبن سے اِس خار کو وصل کر اور کسی نور سے اِس
نار کو ملا یعنے یا مردانہ اپنا کام آپ بنا یا کسی مرشد کو ڈھونڈھ تاکہ نور اُسکا تیری نار کو بجھا دے اور اُسکا وصل تیرے خار کو گلبن
کر دے تو تو ایسا ہی جیسے دوزخ اور وہ مومن ہی اور مومن آگ کو بجھا سکتا ہی حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے قول جہنم سے
فرمایا ہی کہ نار جہیم ڈر کے مارے مومن کی بڑی خوشامد و چاپلوسی کرکے کہتی ہی کہ اہ شاہ تو جلدی مجھ سے گذر جا کہ نور تیرا
میری نار کی سوز کو کھوئے دیتا ہی پس ظاہر ہوا کہ نور مومن سے ہلاک نار کا ہی اِس سبب سے کہ ضد ضد سے دفع ہوتی ہی
وہ روز جو عدل کا ہی اُسدن نار ضد نور کی ہو جائیگی کسواسطے کہ نار قہر سے برانگیختہ ہوئی ہی اور نور فضل سے آب اگر چاہتا ہی
کہ شر نار کو دفع کرون تو آب رحمت کو اِس نار پر تعین کر اور وہ چشمہ آب رحمت کا مومن ہی اور روح اُسی محسن کی آبجیوان
ہی اور تیرا نفس جو اُس محسن سے گریزان ہی اُسکی وجہ یہ ہی کہ تو آگ سے ہی اور وہ آب جو سے اور پانی سے آگ بھاگتی ہی
اسواسطے کہ اُسکی آگ پانی سے اُجڑ جاتی ہی تیری حس اور تیری فکر آگ سے ہی چہ خوبی ہی اور شیخ کی حس و فکر نور خوش سے الخ

شرح بحر العلوم مین ہین گذر ما لش لکھا ہی میری دانست مین گزار انش ہی اور لا تماہل کو لا تماطل در مبر کو سر قولہ آب نور
او چو بر آتش جهد ✤ چکچک از آتش بر آمد خوش جهد ✤ چون کند چکچک تو کویش مرگ درد ✤ تا شود این دوزخ نفس تو سرد ✤
تا نسوزد او گلستان ترا ✤ پست نکند عدل و احسان ترا ✤ یک شرہ زو می ہزاران گلستان ✤ از یکے نے نام ماند نی نشان ✤
بعد ازان چیزے کہ کارے بر دہد ✤ لالہ و نسرین و سیسنبر دہد ✤ باز پنہان میرویم از راہ رست ✤ باز گرد ای خواجہ راہ من کجا ست ✤
اندران تقریر بودیم ای حسور ✤ کہ خرت لنگست منزل دور دور ✤ یار تو باشہ گران در راہ چاہ ✤ کج مرو زو دست اندر شاہراہ ✤
چونکہ بیگہ گشت و آن فرصت گذشت ✤ مردہ گرد دوسوے دریا زدشت ✤ ورنہ در تابہ شوی بریان بسے ✤ ایچنین ہرگز کند بر خود کسے ✤
حال آن سہ ماہی و آن جوئبار ✤ گفتہ شد اینجا برائے اعتبار ✤ فانتبہ ثم اعتبر ثم انتصب ✤ واستعن بالصمد ثم اجہد تقب ✤
سال بیگہ گشت و وقت کشت نہ ✤ جز سیہ روئی و فعل زشت نہ ✤ کرم در بیخ درخت تن فتاد ✤ بایدش بر کند و بر آتش نہاد ✤
ہین وہین ای راہ رو بیگاہ شد ✤ آفتاب عمر سوے چاہ شد ✤ این دو روزک را کہ زورت ہست زود ✤
پیر افشانی بکن از راہ جود ✤ اینقدر تخمیکہ ماندستت بکار ✤ تادر آخر بینی ادرا برگ وبار ✤ تانمردست این چراغ باگہر ✤
ہین فتیلہ ساز و روغن زود تر ✤ ہین مگو فردا کہ فرداہا گذشت ✤ تا نکلی نگذرد ایام گشت ✤ پند من بشنو کہ تن بند قوی ست ✤
کہنہ بیرون کن گرت میل نویست ✤ المعنی سیسنبر نوعی از نعناع یعنی پودینہ حسور زیانکار تابہ ہندی تو ہ پیر افشانی
جوانون کے کام بڑھاپے مین کرنا تائید صدر فرماتے ہین کہ آب نور اُس شیخ کا جب آگ پر پڑیگا تو چکچک اس سے
نکلیگی جیسے کہ پانی پڑنے سے آگ مین نکلتی ہی اور خوب تڑتی ہی اور جب وہ چکچک نکلے تو تو اُس چکچک کو درد مرگ بتا
کہ ابھی بجھی نہین ہی درد مرگ سے چکچک کرتی ہی تو قرار واقعی آتش تیرے نفس کی سرد ہو جائے تا یہ آگ تیرے گلستان
کو جو اعمال صالحہ ہین یا زندگی دنیا کی نہ جلادے اور تیرے عدل و احسان کو نہ پست کردے کہ بدخوئی سے یہ سب پست
ہو جاتے ہین جیسا کہ فرمایا لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی مت بیہودہ کرو اپنے صدقات کو احسان و ایذا سے اس
آگ کے ایک شرر بجھنے کے ساتھ ہزارون گلستان سبز ہونگے پھر ایک کا ہزارون کے مقابل کیا نام و نشان رہیگا اب
جو کچھ بوئیگا اُسکا پھل پائیگا لالہ اور نسرین اور سیسنبر حاصل ہوگا فرماتے ہین کہ راہ راست چھوڑ کے چھپے چھپے دوسری
راہ ہم چلتے تھے اور تبغایر فرضی کہتے ہین کہ ای خواجہ اس راہ سے لوٹ اور مجکو میری راہ بتا وہ کہان ہی ای زیانکار ہین
تو اس تقریر مین تھا کہ تیرا گدھا لنگڑا ہی اور راہ دور دراز اب کیا کہہ رہا ہون چنانچہ پھر اُسی راہ کو رجوع کر کے فرماتے
ہین اگر وہ شیخ کسی ایسی راہ جسمین کنوان ہی تیرا یار ہوگا فوراً بتادیگا کہ یہ راہ کج ہی مت چل اس شاہراہ مین ہو کا
اور قریب ہی تبس خبردار ہو جا اور عبرت پکڑ اور قائم ہو جا اور اللہ سے مدد چاہ پھر کوشش کر طرف مقصود کے اور
یہ شعر چونکہ بیگہ گشت الخ اور اسکے بعد کے دو شعر حضرت بحر العلوم نے بقدغن تمام ملحقات سے لکھے ہین اسواسطے
مین نے بھی چھوڑ دیئے کہ یہ دفتر چہارم مین آئینگے اب فرماتے ہین کہ سال تمام ہونے پر اُسکے وقت بیوقت ہو گیا

بونے کا نہ رہا اور تیرے پاس سوائے سیہ ردئی اور فعل بد کے کچھ نہیں تیرے درخت تن کا جوہر اُسکی جڑ مین کیڑا لگ گیا
گھنئے لگا بس اب ضرور اسکو اکھیڑ کے آگ پر رکھ یعنے آتش ریاضات مین جلا خبردار خبردار اے مسافر جو وقت ہوگیا اور
آفتاب تیری عمر کا قریب چاہ یعنے ڈوبنے کے ہوگیا یہ جو ذرا سے دو دن رہگئے ہین اگر تجکو روزی ہون تو بلا سے نہین
مین کچھ جو دسے پیر افشانی کرلے یعنے پیری مین جوانی کے کام کرلے اتنے ہی تخم کو جو رہگیا ہی بونے تو آخر مین اُسی سے
کچھ برگ و بار دیکھے جبتک کہ یہ چراغ یا گوہر بے نور ہو اور تجھے جلدی تیل بتی کی فکر کرلے اور درست کر اور خبردار فردا
پر موقوف مت رکھ خیال تو کر کہ فردا ہی فردا مین کتنے فردا گذر گئے اب جو کچھ ہین بالکل نہ گذر جائین اور تو بونے سے
رہجائے میری نصیحت سُن کہ یہ تن تیرا بڑی سخت قید ہی اب اگر تجکو خیال خلعت نو کی کا ہی تو اس کہنہ فرسودہ کو نکال ڈال

در معنی فی التاخیر آفات

قولہ لب بہ بند و کف پر زر بر کشا ٭ بخل تن بگذار و پیش آور سخا ٭ ترک لذتہا و شہوتہا سخاست ٭ ہر کہ در شہوت فرد شد
بر نخاست ٭ این سخا شاخیست از سرو بہشت ٭ وائے او کز کف چنین شاخے بہشت ٭ عروۃ الوثقی ست این ترک
ہوا ٭ برکشد این شاخ جانرا بر سما ٭ تا برد شاخ سخای خوب کیش ٭ مر ترا بالا کشان تا اصل خویش ٭ یوسف حسنی و این
عالم چو چاہ ٭ وین رسن صبر ست از امر آلہ ٭ یوسفا آمد رسن درزن تو دست ٭ از رسن غافل مشو بیگہ شدست ٭ حمد للہ
کین رسن آویختند ٭ فضل و رحمت را بہم آمیختند ٭ در رسن زن دست و بیرون رو ز چاہ ٭ تا ببینی بارگاہ بادشاہ
تا ببینی عالم جان جدید ٭ عالمے بس آشکار و ناپدید ٭ این جہان نیست چون ہستان شدہ ٭ وان جہان ہست
بس پنہان شدہ ٭ خاک بر بادست و بازی میکند ٭ کژ نمائی پردہ سازی میکند ٭ خاک ہمچون آلتی در دست باد
باد را دان عالی و عالی نژاد ٭ چشم خاکی را بخاک افتد نظر ٭ باد بین چشمے بود نوعے دگر ٭ انکہ بر کارست و بیکارست و
پوست ٭ وانکہ پنہانست مغز و اصل اوست ٭ اسپ داند اسپ را کو ہست یار ٭ ہم سواری داند احوال سوار ٭
چشم حس اسپ ست و نور حق سوار ٭ بے سوار این اسپ خود ناید بکار ٭ پس ادب کن اسپ را از خوے بد ٭ ورنہ پیش
شاہ باشد اسپ رد ٭ چشم اسپ از چشم شہ رہبر بود ٭ چشم او بے چشم شہ مضطر بود ٭ چشم اسپان جز گیاہ و جز چرا ٭ ہر کجا
خوانی نیاید بے چرا ٭ نور حق بر نور حس راکب شود ٭ وانگہے جان سوے حق راغب شود ٭ اسپ بے راکب چہ داند
رسم و راہ ٭ شاہ باید تا بداند شاہراہ ٭ سوے حسے رو کہ نورش راکبست ٭ حس را آن نور نیکو صاحب ست ٭ نور
حس را نور حق تزئین بود ٭ معنے نور علی نور این بود ٭ نور حسے میکشد سوے ثری ٭ نور حقش میبرد سوے علا ٭ زانکہ
محسوسات دون تر عالمیست ٭ نور حق دریا و حس چون شبنمی ست ٭ لیک پیدا نیست این راکب برو ٭ جز با آثار و
گفتار نکو ٭ نور حسی کو غلیظ ست و گران ٭ ہست پنہان در سواد دیدگان ٭ المعنی عروۃ الوثقی دستاویز محکم فرماتے ہین
لب تو بند کرلے اور کف پر زر کھولدے تا لب سے کلمہ سخت نہ نکلے بخل چھوڑ دے اور سخا کو پیش کر سخا کیا ہی خواہشون

اور لذتون کا ترک کرنا کس لیے کہ جب اپنی لذتین ترک کریگا تو اور کو دیگا اور جو کوئی خواہشون مین اندھا گیا پھر سیدھا
نہین ہوا سخاوت ایک شاخ سرو بہشت کی ہی بس واے اُس کف پر جسنے اس شاخ کو چھوڑ دیا یہ ترک ہوا کا بڑی ایک
رسی مضبوط ہی کہ یہ شاخ جان کو آسمان پر کھینچ لیتی ہی پس اس شاخ سخا کو مضبوط پکڑ اے خوب کیش تا تجکو بالا اپنے
اصل کیطرف کھینچ لیجائے تو یوسف حسن کا ہی اور یہ عالم مثل چاہ کے اور رسی اسکی صبر ہی حکم خدا سے اے یوسف اس
رسی کو ہاتھ سے خوب مضبوط پکڑ اور اس رسی سے غافل مت ہو کہ بیوقت ہو گیا ہی اور اللہ کا شکر بجا لا کہ قضا و قدر نے
یہ رسی لٹکا رکھی ہے اور رسی کیا ہی فضل و رحمت کو رسی کیطرح دو بلا ہو دو بل والا کر رکھا ہی تو اس رسی کو یوسف کے مثل
پکڑ اور کنوین سے نکلجا تو بارگاہ بادشاہ کو دیکھے اور عالم جدید کو جو عالم جان ہی دیکھے اور وہ عالم کہ ہی تو آشکار اگرنا پدید ہی
یہ جہان نیست جب سے ہست ہوا وہ جہان ہست پنہان ہو گیا ورنہ عالم ارواح مین ظاہر تھا اب یہ خاک پر باد
جو تن ہے کلا بازیان کر رہا ہی اور آسکی ثمر نمائیان پردے درست کر رہی ہی یہ خاک مثل آلہ کے ہوا کے قبضہ مین ہی
جو دم آدمی کا ہی اور ہوا جو اسمین ہی کہ روح ہی عالی اور عالی نژاد ہی تیری چشم خاکی کی اسی خاک پر نظر پڑتی ہی کہ جو کچھ
ہی یہی ہی اور جو چشم با دبین ہی ای روح بین وہ دوسری قسم کی ہی یہ جو بر کار ہی یعنے دنیا کے کاروبار کرنے والا محض بیکار
و پوست ہی اور جو پوشیدہ ہی وہی مغز و اصل ہی گھوڑا گھوڑے کو ہانکتا ہی جیسے ایک گھوڑے کو دیکھ کے دوسرا گھوڑا
بھی تیز ہو جاتا ہی اور سوار سوار کا احوال جانتا ہی یعنے روح کامل کی ناقص کی روح کو روان کر سکتی ہی اب جان لے
کہ چشم حس کی اسپ ہی اور نور حق کا سوار ہے سوار کے ظاہر کہ یہ گھوڑا کسی کام کا نہین بس تو اس گھوڑے کو
بدخوئی سے ادب کر نہین تو بادشاہ کے سامنے یہ گھوڑا تیرا رد ٹھہریگا آنکھین گھوڑے کی بادشاہ کی چشم سے راہ پر
لیجاتی ہین اور جب چشم شاہ کی نہوگی تو اسپ کی آنکھ مضطر ہوگی کہ کدھر کو جاؤن چشم گھوڑون کی سواے گیاہ اور
چراگاہ کے نہین پڑتی ہی جہان اُسکو بلائیگا چاہی پرائیگا بس اسپ تن ہی جو عاشق خورد و نوش کا ہی اور جب نور حق کا
نور حس پر سوار ہوتا ہی تو اُسوقت جان طرف حق کے راغب ہوتی ہی بھلا گھوڑا بے سوار کے رسم و راہ کو کیا جانے
شاہ چاہیے تب وہ شاہراہ کو پہچانے لہذا تو ایسی حس کیطرف چل جسکا راکب نور اللہ نور سے مراد اللہ تعالی جیسا کہ
فرمایا اللہ نور السموات والارض اللہ نور آسمانون اور زمین کا ہی اور اُس حس کا نور اچھا صاحب ہی اب جو نور حس کی
نور حق سے تزئین ہوگی تو یہی معنی نور علی نور کے ہونگے ای نور بر نور نور حسی تو آدمی کو تحت الثری کیطرف کھینچتا ہی کہ
ہر ایک کی دیکھ دیکھ کے حرص و ہوا بڑھتی ہی اور نور حق کا بلندی کیطرف لیجاتا ہی اسواسطے کہ محسوسات پست تر چیزین
عالم کی ہین اور نور حق کا دریا اور نور حس مثل شبنم کے لیکن یہ سوار اس گھوڑے پر ظاہر نہین ہی البتہ اسکی نشانیان اور
اچھی اچھی باتین ظاہر ہین نور حسی کہ وہ غلیظ و گران ہی اور سوادِ دیدون مین نہان باوصف اسکے نظر نہین آتا پھر وہ نور
لطیف و سبک کیسے نظر آئے اور مصداق اسکا شعر بعد کا الخلاف شرح بحر العلوم بر کار و بیکار مین و عطف ٹھیک نہین ہی

قوله چونکه نور حس نمی بینی ز چشم * چون بہ بینی نور آن دینی ز چشم * نور حس با این غلیظے مختفی ست * چون خفی نبود ضیاے آن صفی ست * این جہان چون خس بدست باد غیب * عاجزی پیشہ گرفت از داد غیب * گہ بجرش میبرد گاہے بہ بر * گاہ خشکش میکند گاہیش تر * دست پنہان و قلم بین خط گزار * اسپ در جولان و ناپیدا سوار * گہ بلندش میکند گاہیش پست * گہ درستش میکند گاہے شکست * گہ یمینش میبرد گاہے یسار * گہ گلستانش کند گاہیش خار * تیر پران بین و ناپیدا کمان * جانہا پیدا و پنہان جان جان * تیر را مشکن کہ این تیر شہیست * نیست پرتابی ز شست آگہیست * ما رمیت اذ رمیت گفت حق * کار حق بر کارہا دارد سبق * خشم را بشکن تو مشکن تیر را * چشم خشمت خون نماید شیر را * بوسہ دہ بر تیر و پیش شاہ بر * تیر خون آلودہ از خون تو تر * انچہ پیدا عاجز و بستہ و زبون * وانچہ ناپیدا چنان تند و حرون * ما شکاریم اینچنین دامے کراست * گوے چوگانیم چوگانے کجاست * میدرد میدوزد این خیاط کو * میدمد میسوزد این نفاط کو * ساعتے کافر کند صدیق را * ساعتے زاہد کند زندیق را * زانکہ مخلص در خطر باشد مدام * تاز خود خالص نگردد او تمام * زانکہ در راہست و رہزن بیحد ست * آن رہد کو در امان ایزد ست *

المعنی صفی برگزیدہ نفاط نفط سے اور وہ ایک روغن ہی سیاہ و سفید ساختہ حکما کہ جہان ڈالدو آگ لگ اُٹھے مجازاً بارود زندیق قائل اہرمن و یزدان یعنے دو خدا کا شعر اول مربوط ہی شعر آخر صدر سے کہ جب نور حسی باوجود غلظت وگرانی کے محسوس نہین اور کوئی آنکھ سے نہین دیکھ سکتا تو نور اُس ہی کا جسکا وہ خود بخشنے والا ہی اُسکو کیسے آنکھ سے دیکھ سکیگا نور حس کا باوصف اِس غلیظی کے تو پوشیدہ ہی پھر وہ کیسے پوشیدہ نہو کہ روشنی اُسکی برگزیدہ ہی یہ جہان حس کیطرح دست غیب کے قبضۂ قدرت مین ہی اور عاجزی اختیار کیے ہوے داد غیب سے کہ محض بے بس ہی کبھی وہ دست غیب اسکو دریا مین لیجاتا ہی کبھی جنگل و خشکی مین کبھی اسکو سکھا دیتا ہی کبھی سبز و تر ہاتھ تو چھپا ہوا ہی اور قلم لکھ رہا ہی گھوڑا دوڑ رہا ہی اور سوار معلوم نہین ہوتا کبھی اِس گھوڑے کو اونچا کرتا ہی کبھی نیچا کہ مراد عزت و ذلت سے ہی اور گھوڑا نفس انسان کبھی اسکو بناتا ہی کبھی توڑ ڈالتا ہی کبھی داہنی طرف لیجاتا ہی کبھی بائین کبھی گلستان بنا دیتا ہی کبھی خار کر دیتا ہی تیر تو اُڑ رہا ہی اور کمان ظاہر نہین کہ کہان سے نکلا ہی کہ وہ تقدیر الٰہی ہی جانین ظاہر ہین لیکن جو جانونکی جان ہی وہ پوشیدہ تو اِس تیر کو مت توڑ اور راضی برضا ہو کہ یہ تیر ایک شاہ کا ہی اور پرتابی یعنے پٹہ کہ پھینکنیوالا اور ایک گاہ کی شست سے ہی جو دانا و بینا ہی دیکھ تو ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی حق تعالی نے فرمایا ہی یا نہین پس اُسکا کام سب کامون پر سبقت ہی تو اپنی آنکھ کو پھوڑ لے اور ہر مصیبت کو اُٹھا لیکن تیر مت توڑ ہی شاکی مت ہو تو اُسکی حکمت سے واقف نہین ہی خشمگین ہوتا ہی اس سبب سے اُس غصہ کی آنکھ مین تیرے شیر خون معلوم ہوتا ہی تو اِس تیر کو بعزت و حرمت چوم کے بادشاہ کے سامنے اُسی خون آلودہ کو جو تیرے خون سے تر ہوا ہی لیجا خوب جان لے جو کچھ پیدا و ظاہر ہی سب عاجز و زبون و پست ہی اور جو ناپیدا ہی سب اس پیدا پر تند و غالب ہی جملہ اُسکے پنجۂ قدرت مین ہی ہم سب شکار کیطرح جال

مین پھنسے ہین مگر جال کو نہین جانتے کسکا ہی اور گیند کیطرح ایک چوگان کے سامنے جدھر جاہتا ہی پھینکتا ہی مگر یہ معلوم
نہین کہ چوگان کہان ہی ہمکو پھاڑتا بھی ہی سیتا بھی ہی نہ معلوم یہ خیاط کہان ہی اور نفط کو پھونک پھونک کے ہمکو
جلاتا ہی ہم نہین جانتے کہ یہ نفاط کہان ہی دم بھر مین کافر کو دوست خالص وصدیق کر دیتا ہی اور دم بھر مین زاہد
کو کافر و زندیق بنا دیتا ہی اسی سبب سے جو اخلاص والے ہین ہمیشہ خوف و خطر مین رہتے ہین جبتک کہ اپنے آپ
سے بالکل خالص ہو جائین خواہ فناے ظاہری سے خواہ فناے باطنی سے جو موتوا قبل ان تموتوا ہی اسی سبب
سے کہ وہ راہ مین ہین اور راہ مین رہزن بیحد بس وہی ان رہزنون سے بچے جسکو ایزد امن دے الخلاف شرح
بحر العلوم مین وہمی کو وہنی اور خس کو حس اور بجاے درستش کے بھی بلندیش بیکند شعر کے دوسرے مصرع مین لکھا ہی
قولہ آئینہ خالص نگشت و مخلص ست * مرغ را نگرفتہ است و منقص ست * چونکہ مخلص گشت مخلص باز رست * در مقام امن
رفت و برد دست * ہیچ آئینہ دگر آہن نشد * ہیچ نانے گندم خرمن نشد * ہیچ انگورے دگر غورہ نشد * ہیچ میوہ
پختہ باکورہ نشد * پختہ گرد و از تغیر دور شو * رو چو برہان محقق نور شو * چون ز خود رستی ہمہ برہان شدی * چونکہ
گفتی بندہ ام سلطان شدی * در عیان خواہی صلاح الدین نمود * دیدہا را کرد بینا و کشود * فقر را از چشم و از سیماے
او * دید ہر چشمے کہ دارد نور ہو * شیخ فعالست بے آلت چو حق * با مریدان دادہ بے گفتی سبق * دل بدست او چو
موم نرم رام * مہر او گہ ننگ سازد گاہ نام * مہر موش حاکی انگشتری ست * باز آن نقش نگین حاکی کیست * حاکی
اندیشۂ آن زرگرست * سلسلہ ہر حلقہ اندر دیگرست * این صدا در کوہ دلہا بانگ کیست * گہ پرست از بانگ این
کہ گہ تہیست * ہر کجا ہست آن حکیم اوستاد * بانگ او زین کوہ دل خالی مباد * ہست کہ کاو از مثنی میکند * ہست
کہ کاو از صد تا میکند * میزہاند کوہ ازان آواز و قال * صد ہزاران چشمۂ آب زلال * چون ز کہ آن لطف بیرون میشود *
آبہاے چشمہا خون میشود * زان شہنشاہ ہمایون نعل بود * کہ سراسر طور سینا لعل بود * جان پذیرفت و خرد اجزاے کو
ما کم از سنگیم آخر اے گروہ * نے ز جان یکچشمہ جوشان میشود * نے بدن از سبز پوشان میشود * نے صداے بانگ مشتاقے
درو * نے صفاے جرعہ ساقی درو * المعنی غورہ بواو مجہول انگور خام باکورہ میوہ نو رسیدہ حاکی حکایت کنندہ
زہیدن جوشیدن و بیرون آمدن نہ یہ کہ آئینہ تو خالص نہوا اور مخلص ہین مرغ تو پکڑا نہین ہی اور آئینہ ناقص ہی
اور جبکہ مخلص ہو گیا بس مخلص سب باتون سے چھوٹ گیا اور مقام امن مین پہونچا اور غالب دست ہوا پھر آئینہ
نہکے لوہا نہین ہو سکتا جیسے روٹی خرمن گیہون نہین ہو سکتی ایسے ہی پکا انگور غورہ نکوئی میوہ باکورہ نورسیدہ
ہوتا ہی تو پختہ ہو پھر تغیر سے دور ہو اور جیسے محقق کی برہان نور ہی نور ہوتی ہی تو بھی بالکل نور ہو جا جب تو نے آپ سے
نجات پائی تو خود ہمہ تن برہان ہو گیا اور جب تو نے کہا کہ مین بندہ ہون پادشاہ ہو گیا اور جو تو اس بات کو عیان
اور ظاہر چاہتا ہی تو دیکھ صلاح الدین نہ تجھے جنھون نے آنکھین روشن کر دین اور کھولدین اور یہ شیخ صلاح الدین

مرید سید برہان الدین محقق کے تھے ایک دن مولانا محلہ مین زرکوبون کے گذرے انکے ضرب کی آواز فوراً انہین
ظاہر ہوئی شیخ صلاح الدین بالہام غیب دکان سے نکلکے ان کے پانؤن پر گر پڑے انھون نے انکو بغل مین
لے لیا اور نماز ظہر تک سماع مین رہے اور یہ شعر پڑھتے تھے شعر یکے گنجے پدید آمد ازین دکان زرکوبے زہے
صورت زہے معنی زہے خوبی زہے چوبی * شیخ صلاح الدین اپنی دکان لٹا کے آزاد ہوگئے اور مولانا نے جو عشقبازی
کہ شیخ شمس الدین سے رکھتے تھے انسے اختیار کی اور کہتے تھے کہ مین نے حال اپنا صلاح الدین کو بخشا اور
قال مولوی جلال الدین کو کہ یہی مولوی معنوی ہین بس حال عبارت ہی واردات سے کہ وہ بیان مین نہین
آتین اور قال مراد مکشوفات سے جو بیان مین آتی ہین بس مرتبہ قال کا مرتبہ حال سے افضل ہی اسی سبب سے
فرمایا کہ میرا کام ہدایت بقول ہی اور صلاح الدین کا کام ہدایت بتصرف باطن اور نیز واضح ہو باشارہ نفحات کے کہ
نہ شیخ صدر الدین انکے مرشد تھے نہ شیخ شمس الدین اس سبب سے کہ انکو حاجت ارشاد کی نہ تھی اور صحبت انکی
ان دونون شیخین سے ایسی تھی جیسے کامل کی کامل کے ساتھ ہکذا فی بحر العلوم اور فرماتے ہین کہ فقر کو چشم اور
سیما صلاح الدین سے ہی آنکھ نے جسمین نور ہو یعنے اللہ کا تماشا دیکھا اور وہ شیخ فعال ہی بے آلت مثل حق کے کہ
مریدون کو بے گفت وکلام کے سبق پڑھاتا ہی اسی لیئے اسکو شیخ فعال کہا ہی کہ اللہ تعالی بھی فاعل بے آلہ ہی دل
اسکے ہاتھ مین ایسے ہین جیسے موم نرم مطیع چاہے جیسا جھکائے بچائے اور جسکے موم پر وہ مہر لگاتا ہی اگر مہر کے
اندازہ سے موم جو دل ہی تنگ ہی اسکو کشادہ کردیتا ہی اور جو کشادہ ہی اسکو تنگ اپنی مہر کی حفنی جسمین سمائی
دیکھتا ہی ویسا ہی اسکے قلب کو حک کرکے ٹھیک کرلیتا ہی مہر اسکے موم کی حک کرنے والی انگشتری کی ہی پھر
وہ نقش نگین حاکی کس کا ہی او ذکر وحکایت کرنے والا کس کا انگشتری مراد دل سے ہی حاکی کس کا
یعنے فنافی الشیخ ہوجاتا ہی حک کردینے والا اندیشہ کا تو وہ زرگر ہی اور سلسلہ مہر کا اس کے حلقہ
دوسرے مین ہی یہ صدا جو کوہ دلون سے نکلتی ہی کس کی ہی حق کی ہی کبھی تو کوہ اس بانگ وآواز
سے پُر ہی کبھی خالی ہی ایک ساحال نہین رہتا اب دعا کرتے ہین کہ وہ حکیم استاد جہان کہین ہے
اس کی بانگ سے کوہ دل خدا کرے خالی نہ رہین اور فیض اس کا جاری رہے بعض کوہ دل کے
ایسے ہین کہ آواز مثنی کرتے ہین جیسی آواز غیب سے ان کو آتی ہی ویسی ہی وہ آواز کرتے ہین اور
بعض کوہ ایسے ہین کہ وہ ایک آواز کی جگہ سیکڑون آواز کرتے ہین اور یہ ہر عارف کی استعداد
پر موقوف ہی اور اس آواز وقال سے کوہ دل کا لاکھون چشمے آب زلال کے جوشش مین لاتا ہی کہ
وہ راز واسرار معرفت کے ہین اور جب کوہ سے وہ لطف نکلجاتا ہی تو آب آنکھون کا خون ہوجاتا
ہی یعنے اس لطف کو یاد کرکے خون روتا ہی یہ اسی شہنشاہ ہمایون لعل کا طفیل تھا جو مراد حضرت دوسی ہے کہ

طور سینا سنگ سے سراسر لعل ہوگیا کہ وہی طالب تجلی کے ہوے تھے یہانتک کہ اُس کوہ نے جان حاصل کی
اور اُسکے اجزا نے خرد پائے اور کہتے ہین ای گروہ دیکھو ایک ہم ہین کہ اُس کوہ وسنگ سے کمتر ہین کہ نہ ہماری
جان سے کوئی چشمہ جوش زن ہوتا ہی نہ ہمارا بدن سبز پوشون سے ہوتا ہی اور کوہ سے تو چشمے بھی جاری ہوتے ہین
اور سبز پوس بھی مثل سبز پوشون کے بہشت کے ہوتا ہی اور سبز پوشی گیاہ وغیرہ سے اسکی کما قال اللہ تعالی فہی
کالحجارۃ او اشد قسوۃ و ان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانہار و ان منہا لما یشقق فیخرج منہ الماء یس وہ دل مثل پتھر
کے سخت ہین بلکہ پتھر سے بھی سخت تر کسواسطے کہ بعض پتھر ایسے ہین کہ اُنسے نہرین جاری ہین اور بعض ایسے ہین
کہ پھٹ جاتے ہین پس اُنسے پانی نکلتا ہی پس ہم ہین تو پتھر کے صفات بھی نہین نہ کوئی صدا بانگ مشتاقی کی آہین
نہ کوئی صفا جرعہ ساقی کی آہین الخلاف شرح بحر العلوم مین ہود کو ہمود اور تنگ کو ننگ اور تام کو نام لکھا ہی
قولہ کو حمیت نا زتیشہ خورد کلند * ہمچنین کہ را بگلی برکنند * بو کہ بر اجزاے تو تابد مہی * بو کہ در وے تاب خور یابد
رہی * چون قیامت کوہہا را برکند * بس قیامت این کرم کے میکند * این قیامت زان قیامت کے کمست * آن
قیامت زخم و این چون مرہمست * ہر کہ دید آن مرہم از زخم ایمنست * ہر بدے کاین حسن دید او محسنست * ای
خنک زشتی کہ خوبش شد حریف * واے گل روے کہ جفتش شد خریف * نان مردہ چون حریف جان شود * زندہ
گردد نان و عین آن شود * ہیزم تیرہ حریف نار شد * تیرگی رفت و ہمہ انوار شد * در نمکسار ار خرے مردہ فتاد *
آن خرے و مردگی یکسو نہاد * صبغۃ اللہ ہست رنگ خم ہو * پیسہا یکرنگ گردد اندرو * چون دران خم افتد و گویش
قم * از طرب گوید منم خم لا تلم * آن منم خم خود انا الحق گفتنی ست * رنگ آتش دارد الا آہنی ست * رنگ آہن محو
رنگ آتشست * ز آتشے میلافد و خامش وشست * چون بسرخی گشت ہمچون زر کان * پس انا نارست لافش
بیزبان * شد ز رنگ و طبع آتش محتشم * گوید او من آتشم من آتشم * آتشم من گر ترا شکست و ظن * آزمون کن
دست را برمن بزن * آتشم من بر تو گر شد مشتبہ * روی خود بر روے من یکدم بنہ * المعنی کلند ہندی اسکی
کسی پیسہ پیاسے مجہول ہر چیز ابلق سیاہ وسفید آمیختہ او پر جو مذمت آپ نے کوہ کی کی ہو لہذا فرماتے ہین
کہان ہو غیرت کہ ایسے پہاڑ کو کہ جس مین نہ کوئی چشمہ جوشان ہو نہ خود سبز پوش ہو کسی بسولہ سے بالکل
کھود کے پھینک دین کہ مراد ریاضات شاقہ سے ہی کہ شاید اُسوقت مین کہ جب اجزاے اسکے بکھیر دیے
جائین کوئی ماہ اسپر چمک جاے یا آفتاب کی تاب اسمین گھسے تا اجزاے اسکے لعل بے بہا ہو جائین گو
قیامت پہاڑون کو اکھیرتی ہی لیکن قیامت ایسا کرم کب کرتی ہی جیسے اُس ماہ کی چمک یا اُس آفتاب کی
تاب جو مراد کسی کامل سے ہی یہ قیامت ای ریاضات نفس اُس قیامت سے کب کم ہین بلکہ وہ قیامت تو زخم
ہی کہ بڑی آفت و دار و گیر مین پڑینگے اور یہ قیامت تو اُس زخم کے واسطے مرہم ہی کہ اسکے سبب سے

اُس آفت سے امن مین رہینگے بس جسنے یہ مرہم دیکھا وہ زخم سے نجنت ہی جیسا کہ فرمایا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم
ولاہم یحزنون بیشک اولیاء اللہ کے نہ اُنکو خوف ہی نہ غم ہی اور جس بد صورت نے یہ حسن دیکھا وہی حسن والا ہی ای
مخاطب کیسا اچھا اور خوب وہ زشت رو ہی جسکی خو حریف ہی یعنے اور ونکی سازگار اور افسوس اُس گلرو پر جسکی خفت
خزان ہی دیکھو نان کہ مردہ شی ہی جب حریف وہم بیشہ جانکی ہوتی ہی زندہ ہوکے ذات جانکی ہوجاتی ہی ایسے ہی
لکڑی کہ تیرہ ہوتی ہی جب حریف آگ کی ہوتی ہی بالکل نور ہی نور ہوجاتی ہی تیرگی نہین رہتی نمکسار مین جو خر مردہ
پڑتا ہی وہ خری و مردگی اُس سے سب دور ہوکے نمک ہوجاتا ہی بس خم ہو کا رنگ صبغۃ اللہ ہی یعنے رنگ اللہ کا
جسمین کبرے چتلے سب ایک رنگ ہوجاتے ہین اور اللہ کے رنگ سے بہتر کسکا رنگ ہی چنانچہ فرمایا صبغۃ اللہ ومن
احسن من اللہ صبغۃ اسی سبب سے جو کوئی اس خم مین پڑتا ہی اور اُس سے تو کہے کہ اُٹھ تو بڑی مستی و طرب سے
کہتا ہی کہ مین خم ہون کیسے اُٹھون تو مجکو ملامت مت کر اور یہ کہنا اُسکا کہ منم خم یہی انا الحق کہنا ہی کسواسطے کہ گو وہ
آہن ہی لیکن اب آگ مین پڑکے آگ ہوگیا اور رنگ آہن کا رنگ آتش مین محو ہوگیا اب وہ آگ سے شیخی مارتا ہی
اور خاموش وش ہی جیسے آگ کے زبانے شیخی ہین اور خاموش ہی اب جو زرکان کے مثل سرخ ہوگیا اس سبب سے
انا نار کی شیخی اُسکی بیزبانی پر ہی آور جو رنگ و طبیعت آتش سے محتشم ہوگیا ہی لہذا کہتا ہی مین آتش ہون مین آتش
ہون اور کہتا ہی مین تو آتش ہون اگر تجکو شک و گمان ہی تو امتحان کرلے اور میرے اوپر ہاتھ رکھ دیکھ اور میرے
آگ ہونے مین اگر تو مشتبہ ہی تو ذرا میرے منھ پر منھ رکھ پھر کہہ مین کیا ہون انخلاف شرح بحر العلوم مین بھی کو بھی
لکھا ہی قولہ آدمی چون نور گیرد از خدا ، ہست مسجود ملائک ز اجتبا ، نیز مسجود کسی کو چون ملک ، رستہ باشد جانش از
طغیان و شک ، چیست آتش چیست آہن لب ببند ، ریش تشبیہ و مشبہ را مخند ، پاے در دریا منہ کم گو از ان ، بر لب
دریا خمش کن لب گزان ، گرچہ صد چون من ندارد تاب بحر ، لیک می نشکیبم از غرقاب بحر ، جان و عقل من فداے
بحر باد ، خونبہاے عقل و جان این بحر داد ، تاکہ پایم میرود رانم درو ، چون نماند پا چو بطانم درو ، بے ادب حاضر ز غائب
خوشترست ، حلقہ گرچہ کژ بود نے بر درست ، ای تن آلودہ بگرد حوض گرد ، پاک گردید و برون حوض مرد ، پاک کو از
حوض مہجور اوفتاد ، از طہر خویش ہم دور اوفتاد ، پاکے این حوض بے پایان بود ، پاکی اجسام کم میزان بود ، زانکہ
دل حوضیست لیکن در کمین ، سوے دریا راہ پنہان دارد این ، پاکی محدود تو خواہد مدد ، ورنہ اندر خرج کم گردد
عدد ، المعنی اجتبا برگزیدگی بطان جمع بط فرماتے ہین کہ آدمی جب نور خدا اسے حاصل کرے تو وہی آدمی مسجود ملائک
کا ہی برگزیدگی سے اور وہی آدمی ہی اور وہی مسجود اُس شخص کا جسکی جان فرشتہ کی طرح طغیان و شک سے چھوٹی
ہوئی ہی آگ کیا ہی آہن کیا جسکا اوپر سے ذکر کرتا چلا آتا ہی ان سے ہونٹھ بند کر یہ سب تشبیہ و مشبہ ہین جو قابل
تمسخر و ریشخند ہین آس تشبیہ و مشبہ کے دریا مین قدم مت رکھ اور اُسکا ذکر کم کر اور اس دریا کے کنارہ خاموش بیٹھ

اور لب کاٹ کہ کوئی بات منھ سے نہ نکلجاے اگرچہ سیکڑون مجھ سے تاب اس بحر کی نہین لاتے مگر مجکو صبر ہرگز اسمین غرقاب ہونے سے نہین میری جان و عقل اس بحر پر فدا ہوئی اور میری عقل و جان گویہ بحر مارے اور اسکا خونبہا ہے جبتلک میرے پانون اسمین دھسینگے مین اندر ہی کو جاؤنگا اور جب پانون نہین رہینگے بطون کیطرح چھاتی ٹیک دونگا اور اسی مین رہونگا بے ادب حاضر غائب سے اچھا ہوتا ہی جیسے حلقہ دروازہ کا گو کج ہوتا ہی تاہم ہوتا تو دروازہ ہی پر ہی بے ادب حاضر سے یہ مراد کہ اگرچہ مین نے تشبیہین اُسکی ذات کی آتش وبحر سے کین کہ نوعے بے ادبی ہی لیکن ہون تو حاضر نہ غائب جو اُس سے محض غافل وبیخبر ہی ای تن آلودہ جو تن گرد حوض کے پھرا کہ وہ دل ہی اور پاک ہو باہر حوض کے مرا کیا کہنا ہی اُس تن کا اور جو اس حوض دل سے دور پڑا گو بظاہر کیسی ہی طہارت کرے مگر وہ پاک نہین ہی وہ طہارت سے جدا و مہجور ہی پاکی اس حوض کی بے پایان ہی اور بیحد اور پاکی اجسام کی کم وزن اور کم قدر اِس سبب سے کہ دل ہی تو ایک حوض لیکن تاک گھات دریا سے لگائے ہوئے ہی اور پوشیدہ راہ اپنی دریا سے ملائے ہی تیری پاکی تو محدود و بحدود شرع ہی مثلاً حوض وہ دردہ ہوا گر کم ہو تو مدد ملنا چاہیے نہین تو خرچ مین شمار سے کم ہو جائیگا اور پاک نہین رہیگا الخلاف شرح بحر العلوم مین تیسرے شعر کا پہلا مصرعہ یون لکھا ہی * آتش چہ آہن چہ لب بہ بند * مین نے اسکو ناموزون سمجھ کے لکھا * چیست آتش چیست آہن لب بہ بند * اور پاک گردید کو پاک گردد کہ یہ بھی ناموزون ہی اور خرج کو خرخ

تمثیل بیان بلانے پانی کی آلودون کو واسطے پاکی کے

قولہ آب گفت آلودہ را در من شتاب * گفت آلودہ کہ دارم شرم زآب * گفت آب این شرم بے من کے رود * بی من این آلودہ زائل کے شود * ز آب ہر آلودہ کو پنہان شود * الحیاء یمنع الایمان شود * دل ز پایہ حوض تن گلناک شد * تن ز آب حوض دلہا پاک شد * گرد پایہ حوض دل گرد ای پسر * ہان ز پایہ حوض تن مے کن حذر * بحر تن بر بحر دل برہم زنان * در میان شان برزخ لا یبغیان * گر تو باشی راست یا باشی جو کژ * پیشتر می غژ بدو واپس مغژ * پیش شاہان گر خطر باشد بجان * لیک نشکیبند عالی ہمتان * شاہ چون شیرین تر از شکر بود * جان بشیرین گر رود خوشتر بود * ای سلامت جو توئی واہی العرا * ای سلامت جو رہا کن تو مرا * جان من کورہ است با آتش خوش ست * کورہ را این بس کہ خانۂ آتش ست * ہمچو کورہ عشق را شوریدنی ست * ہر کہ او زین کور باشد کور نیست * برگ بے برگے ترا چون برگ شد * جان باقی یافتی و مرگ شد * چون ترا غم شادی افزودن گرفت * روضۂ جانت گل و سوسن گرفت * انچہ خوف دیگران آن امن تست * بط قوی از بحر و مرغ خانہ سست * باز دیوانہ شدم من ای طبیب * باز سودائی شدم من ای حبیب * حلقہای سلسلہ تو ذو فنون * ہر یکے حلقہ دہد دیگر جنون * داد ہر حلقہ فنونے دیگرست * پس مرا ہر دم جنونے دیگرست * پس جنون باشد فنون این شد مثل * خاصہ در زنجیر این میر اجل * آنچنان

دیوانگی بکسست بند ❊ کہ ہمہ دیوانگان پندم دہند ❊ المعنی پانی نے ایک آلودہ سے کہا کہ آ میری طرف جلدی آ آلودہ
نے کہا کہ مین آلودہ ہون اور پانی صاف مجھے پانی سے شرم آتی ہی کیسے آؤن پانی نے کہا کہ یہ شرم بے میرے کب
جائیگی اور جو کچھ تجھ مین تھوڑا ہی کب دور ہوگا پانی سے جو آلودہ پنہان ہوگا تو یہ ایسا ہوگا جیسے الحیاء یمنع الایمان
اور ہی یہ الحیاء شعبۃ من الایمان لاجرم باطل ہی پہلے کے معنی یہ حیا باز رکھتی ہی ایمان سے دوسرے کے معنی
جو واقعی حدیث ہی یہ کہ حیا ایک شاخ ایمان کی ہی دل تیرا گادوحوض تن سے تھر تھر ہوگیا اور تن آب حوض
دلون سے پاک ہوجاتا ہی تو گردگاد دل کے اے لڑکے بھر ہان گادوحوض تن سے بچپارہ تیرا بحر تن بحر دل پر برہم
زن تو ہی یعنے لوٹ پوٹ بریکدیگر ہی لیکن دونون مین ایک پردہ ہی کہ اپنی اپنی حد سے تجاوز نہین کر سکتے اگر تو
راست ہی یا کثر ہی اور نہ ہو تو جو دم ہی گھٹنون کے بل آگے ہی ٹرھو پیچھے کو مت سرک یہ تو ہی کہ بادشاہون کے
سامنے جانے مین خطر جان کا ہی لیکن عالی ہمت جاتے ہی ہین صبر نہین کرتے اور جب ایسا بادشاہ ہی کہ شکر
سے شیرین تر تو اگر جان شیرین جاتی بھی رہے تب بھی بہت اچھا ہی کس واسطے کہ وہ تو بلا جو شیرین تر شکر سے
تھا اب فرماتے ہین اے سلامت تو ایک واہی الغرا ہی اے دست آویز شکست کسی کام کی نہین اور اے سلامت
کے طالب تو مجکو چھوڑ مجھ سے غرض مت کر میری جان ایک بھٹی آگ کی ہی یہ آگ ہی سے خوش ہی اور بھٹی کو بھی کافی
کہ وہ آگ کا گھر رہے عشق کو تو بھٹی کا سا جوش و خروش ہی بس جو کوئی اس سے اندھا ہی وہ کودن ہی تو خوب
سمجھ لے جب برگ و سامان دنیا سے تو بے برگ ہوگا تو یہی بے برگی تیرے واسطے بڑے برگ و سامان ہوجائیگی
وہ جان جو باقی و مستدام ہی تجکو ملجائیگی اور مرگ تجھ سے کنارہ کر جائیگی جسوقت غم شادی دنیا کا تجھکو گھیرے اور
بہت ستادبائے بس جان لے کہ میرے روفتہ جان مین گل سوسن پیدا ہوئے اور گل سوسن سیاہ ہوتا ہی
لابد جان کی سیاہی پیدا ہوئی اور جو موقعے خوف و خطر اور ون کے ہین وہی تیرے امن کی جگہین ہین دیکھ لے
دریا مین بط قوی ہوتی ہی اور مرغ خانگی شکست ہوتا ہی یہانتک ذکر عشق کا فرمایا اب مناسب اسی کے فرماتے
ہین کہ اے طبیب مین پھر دیوانہ ہوا اور اے محبوب مین پھر سودائی ہوگیا تیرے زلف کی جو زنجیر ہی اسکے حلقے ایسے
فن و ہنر سے بھرے ہین کہ ہر ایک حلقہ اسکا اپنے اپنے رنگ کا جنون پیدا کرتا ہی ہر حلقہ کا داد ایک فن
جدا گانہ ہی اس سبب سے مجکو بھی ہر وقت ایک قسم کا جنون تازہ ہی بس جنون کیا ہی وہی فنون زلف کے
ہین اور یہ تو مین نے ایک مثل کہی کہ مثل سے اصل سے بڑا فرق ہوتا ہی اب کوئی زنجیر اس میر اجل کی دیکھے
کہ کیسے کیسے فنون اسکے حلقون مین ہین میر اجل مراد ذوالنون مصری سے ہی جنکا آگے ذکر لکھا ہی فرماتے
ہین کہ ایسا دیوانگی نے میری قید خودی کی توڑ کے مجکو بیخود کیا ہی کہ اب دیوانے مجکو نصیحت کرتے ہین یعنے
میرے مقابلہ مین سب دیوانے ہوشیار ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین بد دو کو بداد اور بجاے شیرین گر

رود خوشتر کے شیرینی رود خوشتر

آنا دوستون کا واسطے پرسش ذوالنون مصری کے

قوله اینچنین ذوالنون مصری را فتاد* کاندرو شور و جنون نو بزاد* شور چندان شد که تا فوق فلک* میرسید از وی جگرها را نمک* هین منه تو شور خود ای شوره خاک* پهلو شور خداوندان پاک* خلق را تاب جنون او نبود* آتش او ریشهاشان میر بود* چونکه در ریش عوام آتش فتاد* بند کردندش بزندان المراد* نیست امکان واکشیدن این لجام* گرچه زین ره تنگ می آیند عام* دید این شاهان زعامه خوف جان* کاین گره کورند و شاهان بی نشان* حکم چون بر دست زندان او فتاد* لاجرم ذوالنون بزندان او فتاد* یکسواره میرود شاه عظیم* در کف طفلان چنین در یتیم* در چه دریا بنهان در قطرهٔ* آفتابی مخفی اندر ذرهٔ* آفتابی خویش را ذره نمود* واندک اندک روی خود را بر کشود* جمله ذرات در وی محو شد* عالم از وی مست گشت و صحو شد* چون قلم در دست غداری بود* لاجرم منصور بر داری بود* چون سفیهان راست این کار و کیا* لازم آید یقتلون الانبیا* انبیا را گفته قوم راه گم* از سفه انا تطیرنا بکم* جهل ترسا بین امان انگیخته* زان خداوندی که گشت آویخته* چون بقول او مصلوب جهود* پس مرا او را امن کی تاند نمود* چون دل آن شاه زایشان خون بود* عصمت وانت فیهم چون بود* زر خالص را و زرگر را خطر* باشد از قلاب خائن بیشتر* یوسفان از رشک زشتان مخفیند* کز عدو خوبان در آتش میزیند* المعنی صحو ہوشیار ہونا وہوشیاری از مستی فرماتے ہین جیساکہ مین دیوانہ ہورہا ہون ایسا ہی اتفاق ذوالنون کو پڑا کہ انمین بھی شور وجنون نئے قسم کا پیدا ہوا ایسا شور انسے برپا ہوا کہ فوق آسمان تک جگرون کے لیئے نمک ہوگیا ای ہیجین کرنے والا اشعار ما بعد پھر مقولات مولانا کے ہین کہ ای شورہ خاک خبردار اپنا شور خداوندان پاک کے جو اولیا ہین پہلو مین مت رکھ یعنے برابر مت جان شورہ خاک عوام سے مراد ہی پھر ذکر حضرت ذوالنون کا ہی کہ مخلوق کو تاب انکے جنون کی نہ تھی انکی آگ انکی ڈاڑھیون کو جلائے دیتی تھی ڈاڑھی مین آگ لگنا بری آفت مین پڑنا ہی جب انکی ڈاڑھی مین آگ لگی تو انکو قید کیا حاصل مراد یہ ہی لیکن یہ وہ لجام نہین جسکا روک لینا ممکن ہو اگرچہ اس سے عام لوگ تنگ ہون پھر مقولات مولانا رح کے ہین کہ ان شاہان معنی نے ہمیشہ عوام سے خوف جان کا دیکھا ہی کس واسطے کہ یہ عام ایک اندھے لوگ ہین اور یہ شاہ نشان ظاہری سے بے نشان گروہ نظمین مخفف گروہ لہذا جب حکم رندون بیطریق کے اختیار مین آیا ذوالنون بھی زندان مین پڑے دیکھو بادشاہ عظیم جو مراد انبیا سے ہی تنہا ہوئے ہین اور ایسے جیسے بچون کے ہاتھ مین در یتیم ایسے ہی انبیا ان عام کے ہاتھ وقبضہ مین تھے پھر کہتے ہین در کیسے بلکہ ایک دریا قطرہ مین چھپے ہوئے اور ایک آفتاب ذرون مین مخفی تھے تو یہ آفتاب مگر آپ کو انھون نے ذرہ بنا کے ظاہر کیا اور رفتہ رفتہ اپنا منھ ایسا کھولنے لگے جا

اِس آفتاب مین مٹ گئے اور تمام جہان سُست و عاجز ہو کے مستی سے ہوش مین آگیا جب قلم کسی دغاباز کے
ہاتھ مین ہو تو ضرور ہی کہ منصور جیسا شخص دار پر رکھدیا جاے اور جب بیوقوفون کو کار و کیا حاصل ہوای خداوند کا
ہون تو یقتلون الانبیاء بغیر حق قتل کرتے ہین انبیا کو ناحق یہ لازم آتا ہی انبیا کو گمراہ قوم نے کہا انا تطیرنا بکم ولئن
لم تنتھوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم کہ ہم نے تم سے شگون لیا تمھارے سبب سے ہم بلا مین پڑے اگر تم باز نہ رہو گے
بیشک تمکو سنگسار کرینگے اور پہونچیگا تم کو ہم سے عذاب دکھ والا اب جہالت ترسا لوگون کی دیکھو کہ حضرت عیسیٰؑ کو خدا
کا بیٹا بنایا اور آپ ابناء اللہ و احباءہ بنے یعنے اللہ کی اولاد اور دوست اور اپنی امن اور بخشش کو لٹکانا یعنے اُس
خداوند کا جو حضرت عیسی ہین کفارہ ٹھہرایا کہ اُنکی سولی کے بدلے مین ہم مواخذہ سے چھوٹ گئے یہ امن اپنی پیدا
کی فرماتے ہین کہ اِس ترسا سے کوئی پوچھے کہ جب بقول تیرے وہ مصلوب یہود کے ہین یعنے یہود نے اُنکو سولی دی تو
پھر تمھاری امن وہ کیسے ہو سکتے ہین جب اپنی امن نہوئی جب اُس بادشاہ یعنے عیسی کا دل انسے خون ہوا ی عام
مخلوق سے تو انکو عصمت و حفاظت اِس آیت کی وما کان اللہ لیعذبہم و انت فیہم اور نہین ہی اللہ کہ عذاب کرے کافرونکو
اُس حال مین کہ تو اُنمین ہی کیسے ہوگی زر خالص اور زر گرودون کو اندیشہ قلاب خائن کا بہت رہتا ہی کہ ایسا نہو
خالص مین کھوٹا ملادے اسی سبب سے جو یوسف صفات ہین بدصورتون سے چھپے ہوے ہین کس واسطے کہ
دشمنون سے خوبرو آگ مین زندگی کرتے ہین یعنے ایذائین اُٹھاتے ہین اختلاف شرح بحر العلوم مین عصمت اوانت
کو عصمت وانت لکھا ہی قولہ یوسفان از مکر اخوان در چند * کز حسد یوسف بگرگان میدہند * از حسد بر
یوسف مصری چہ رفت * این حسد اندر کمین گرگیست زفت * لاجرم زین گرگ یعقوب حلیم * داشت بر یوسف
ہمیشہ خوف و بیم * گرگ ظاہر گرد یوسف خود نگشت * این حسد در فعل از گرگان گذشت * زخم کرد این گرگ و
از عذر لبق * آمدہ کانا ذہبنا نستبق * صد ہزاران گرگ را این مکر نیست * عاقبت رسوا شود این مکر بایست *
زانکہ حشر حاسدان روز گزند * بیگمان بر صورت گرگان کنند * حشر پر حرص خس مردار خوار * صورتے خوکے بود روز
شمار * زانیان را گندہ اندام نہان * خمر خواران را بود گندہ دہان * گند مخفی کان بدلہا میرسید * گشت اندر حشر
محسوس و پدید * بیشہ آمد وجود آدمی * بر حذر شو زین وجود از آدمی * ظاہر و باطن اگرباشد یکے * نیست کس را در نجات
شکے * در وجود ما ہزاران گرگ و خوگ * صالح و ناصالح و خوب و خشوک * حکم خود آن رہست کو غالب ترست *
چونکہ زر بیش از مس آید آن زرست * سیرتے کان در وجودت غالب ست * ہم بران تصویر حشرت واجب ست *
ساعتے گرگے در آید در بشر * ساعتے یوسف رخے ہمچون قمر * میرود در سینہا از سینہا * از رہ پنہان صلاح و کینہا *
بلکہ خود از آدمی در گاو خر * میرود دانائی و علم و ہنر * اسپ سکسک می شود رہوار و رام * خرس بازی میکند بزہم
سلام * رفت در سگ ز آدمی حرص و ہوس * یا شبان شد یا شکارے یا حرس * در سگ اصحاب خوی زان رقود *

رفته تا جوہاے رحمن گشته بود * ہر زمان در سینه نوعی سر کند * گاه دیو و گه ملک گه دام و دد * زان عجب بیشه که ہر شیر آگہست * تا بدام سینها پنہان رہست * دزدی کن از درون مرجان جان * ای کم از سگ از درون عارفان * چونکه دزدی بارے آن در لطیف * چونکه حامل میشود بارے شریف * المعنی لیق زیرکی و ہوشیاری و تملق خسوک بفتح ہندی گوکھرو که ایک دانه خاردار ہوتا ہی سرکردن ظہور کرنا یعنے ای یوسفو مکر اخوان سے گھبرا ؤ مت اِنسے اور اِنکے مکر سے دیر ہی کتنی ہی جو حسد کے مارے یوسف کو حواله گرگون کے کرے دیتے ہین تم نے نہین دیکھا که حسد سے یوسف مصری پر کیا گذرا یه حسد ایک موٹا بھیڑیا ہی جو گھات مین لگا ہوا ہی لاجرم اسی حسد کے بھیڑیے سے یعقوب حلیم بھی حال یوسف پر ہمیشه خوف و ہراس مین رہتے تھے گرگ ظاہر کا تو ہرگز پاس یوسف کے نه پھٹکا جیسا بھائیون نے کہدیا تھا فاکله الذئب کھالیا اِسکو بھیڑیے نے مگر یه حسد اپنے فعل مین بھیڑیون سے بھی بڑھگیا تھا زخم تو اس بھیڑیے نے کیا یعنے حسد نے اور مکر و غدر سے کہدیا انا ذہبنا نستبق و ترکنا یوسف عند متاعنا فاکله الذئب یعنے ہم تو آگے کو چلے گئے اور یوسف کو اسباب کے پاس چھوڑا سو اُسکو بھیڑیے نے کھالیا لاکھون بھیڑیون مین ایسا مکر نہین ہی جیسا اس حسد مین ہی مگر انجام اِسکا رسوائی ہی لہٰذا فرماتے ہین ای مکر کیون رسوا ہوتا ہی ذرا تو رُکا ره اِس سبب سے که حشر حاسدون کا جب روز جزا کے ہوگا تو موافق فعل کے نقصان کو ہر کوئی پہونچیگا بیشک انکا حشر بھیڑیون کی صورت پر کرینگے اور حشر اُس ناچیز کا جو پر حرص و مردار خوار ہی بصورت خوک کے ہوگا روز شمار مین لیکن حشر امت محمدی کا نسخ صورت پر نہین ہی جیسا که کما بدا کم تعودون یعنے جیسے ابتدا تمھاری دنیا مین کی ہی ویسے ہم کو لوٹائینگے زانیون کا اندام نہانی دور کرکے حشر کرینگے اور شرابیون کا گندہ دہانی پردہ پد بو مخفی که دنون مین شراب سے بو نکلتی ہی وہ حشر مین ظاہر و محسوس ہو جائیگی غرض جو فعل آدمی کا دنیا مین ہی وہی وجود اسکا حشر مین ہی پس اگر تو آدم ہی تو اس وجود سے پرخدر رہ اور جسکا ظاہر و باطن ایک ہی اُسکی نجات مین کچھ شک نہین ہمارے وجود مین ہزارون گرگ و خوک اور صالح ناصالح اور خوب و زشت ہین مگر حکم اُسپر ہی جو غالب تر ہی مثلاً زر بھی ہی اور مس بھی پس اگر زر غالب ہی تو اُسی پر حکم ہوگا اور وہ مس بھی زر ہی جو سیرت که تیرے وجود مین غالب ہی اُسی کی تصویر پر تیرا حشر واجب ہی کسی وقت تو بھیڑیا آئیگا وجود بشر مین یعنے کسی وقت تو بھیڑیا ہو جائیگا اور کسی وقت یوسف رخ ہمچو قمر جاتے ہین ایک سینہ سے دوسرے سینون مین ایک پوشیدہ راہ سے صلاح اور کینے جو باعث تبدیل صورتون کے ہین بلکه خود آدمی سے گاؤخر مین دانائی و ہنر و علم جاتا ہی اور یہ وہی لوگ ہیمل ہین جو گدھے کی طرح کتابین لادے ہین گھوڑا گتا اور گتا گھوڑا راہوار و رام ہو جاتا ہی اور ریچھ ایک دوسرے کے سامنے بازی کرتا ہی اور سلام جیسے یہان ریچھ والے ریچھ نچاتے ہین اور ریچھ سے سلام کرواتے ہین ایسے ہی یہ خود ہونگے اپنے پیشہ کے موافق اور جب آدمی حرص سے ہوا و ہوس نکلے گئے جا

مین گئی تو وہ چرواہا ہوا یا شکاری یا گفتہ اصحاب کہف کے کتے مین خوے اُنکے خواب کی کہ مثل اُنکے خواب
مین ہم پیشہ اُنکا ہی ہو نچی تو جیسے وہ طالب رحمن کے تھے یہ بھی طالب رحمن کا ہوا ہر وقت سینہ مین ایک نوع
ظہور کرتی ہی کبھی دیو کبھی فرشتہ کبھی دام و دو اُس عجب جنگل سے کہ وہی سینے ہین ہر شیر آگاہ ہی اور اُسکے دام سینون
تک جسمین یہ انواع مذکور بخفیتی ہی پوشیدہ راہ ہی اُس سے کیا چھپا آتا ہی اور کیون اس دیو و دام دو کے خیال
چور کے سینہ مین بھرے ہین اگر چوری کرتا ہی تو زر در جان جان کی کر یعنی پاکیزہ خیالات جان کے جو درون عارفو
سے مناسبت پیدا کرے اور اتبو تو انکے درون کے مقابلہ مین کتے سے بھی کمتر ہی پھر فرماتے ہین جب چوری
کرتا ہی تو در لطیف کی چوری کر اور حامل بنتا ہی تو بار شریف کا حامل ہو الخلاف شرح بحر العلوم مین مردار خوار کو
خار غالب تر کو وہ لکھا ہی

سمجھنا مریدون کا کہ ذوالنون دیوانے نہین ہین قصداً ایسا کیا ہی

قولہ چونکہ ذوالنون سوے زندان رفت شاد ❊ بند برپا دست بر سر نا فتاد ❊ دوستان از ہر طرف بنہاد روی ❊ بہر
پرسش سوے زندان نزد او ❊ دوستان در قصہ ذوالنون شدند ❊ سوے زندان و در ان رائے زدند ❊ کین مگر
قصداً کند یا حکمتیست ❊ کو درین دین قبلہ او آیتی ست ❊ دور دور از عقل چون دریاے او ❊ تا جنون باشد
سفہ فرماے او ❊ حاش للہ از کمال جاہ او ❊ کابر بیماری بپوشد ماہ او ❊ او ز شر عامہ اندر خانہ شد ❊ او ز ننگ عاقلان
دیوانہ شد ❊ او ز عار عقل کند تن پرست ❊ قاصداً رفتست و دیوانہ شد است ❊ کہ بہ بندم اشتقی و ساز گاو ❊ بر سرو
پشتم بزن زین را مکاو ❊ تا ز زخم لخت یابم من حیات ❊ چون قتیل از گاو موسی اے ثقات ❊ تا ز زخم لخت گاو سے
خوش شوم ❊ ہمچو کشتہ گاو موسی گش شوم ❊ زندہ شد کشتہ ز زخم دم گاو ❊ ہمچو مس از کیمیا شد زرساو ❊ کشتہ بر جست و
بگفت اسرار را ❊ وانمود آن زمرۂ خونخوار را ❊ گفت روشن کین جماعت کشتہ اند ❊ کاین آشوب ایشان کشتہ اند ❊
چونکہ کشتہ گردد این جسم گران ❊ زندہ گردد ہستی اسرار دان ❊ جان او بیند بہشت و نار را ❊ باز داند جملہ اسرار را ❊ وانماید
خونیان دیو را ❊ وانماید دام خدع و ریو را ❊ گاو کشتن ہست از شرط طریق ❊ تا شود از زخم دمش جان مفیق ❊ گاو
نفس خویش را زود تر بکش ❊ تا شود روح خفی زندہ بہش ❊ این سخن را منقطع دپایان مجو ❊ حال ذوالنون با مریدان
باز گو ❊ المعنی انتقاو بالکسر گم شدہ کو ڈھونڈھنا اور گم کرنا یعنے ناموجود کرنا ساز گاو پکاف عجمی تسمہ چمڑے کا جس سے
گاو کو ہانکتے ہین مکاو صیغہ نہی کاویدن سے لخت بالفتح پارۂ چیز دم گاو دنبالہ و چوبرنگ جس سے بیل و گدھے
کو ہانکین ساو زر خالص ریزہ ریزہ مفیق بضم توفیق یابندہ چونکہ ذوالنون خوش بہ خوشی زنجیر بر پا اور دست بسر
زندان کو گئے دست بر سر اس سبب سے کہ اپنے گم شدہ کی فکر و جستجو دل مین بھری تھی جس سے یہ حالت عارض
ہوتی تھی دوست ہر طرف سے انکی طرف متوجہ ہوے اور انکے پوچھنے کو زندان مین انکے پاس گئے اور آپس مین

انکا ذکر کرنے لگے کہ یہ زندان کو کیون گئے اسمین اپنی اپنی تجویز کرنے لگے کہ یہ جو کچھ انھون نے کیا ہی قصدًا ہی
یا کوئی حکمت ہی کسواسطے کہ اِس دین مین وہ ہمارے قبلہ اور ایک آیت رحمت ہین اُنکی عقل ایک دریا ہی اُس سے
یہ بات دور دورای نہایت دور ہی کہ جنون اُسکو سفر کا ہو یعنے جنون اُنکی عقل سے کہدے کہ تو یہان سے سفر کر جا
حاش ﷲ ایسے جاہ کمال سے اُنکے کس قدر بعید ہی کہ ابر بیماری کا اُنکے ماہ کو جو عقل ہی چھپالے اور جنون لاحق ہو
وہ عوام کے شر و وقت سے خانہ زندان مین گئے اور دنیا کے عاقلون سے تنگ کھا کے دیوانہ ہوئے کہ مبادا
مین اِن عاقلون مین کہ بحقیقت دیوانے ہین نہ شمار کیا جاؤن وہ عار عقل کند تن پرستون سے قصدًا زندان
گئے ہین اور دیوانے بنے ہین اُس خیال سے کہ ای جوان کند عقل مجکو گاو کیطرح باندھ اور تسمہ بیل ہانکنے کا میرے
سر و پشت پر مار اور اِس بھید کو مت کو رید کہ مشکل ہی پھر کلام صدر کی علت ہی کہ تا تیرے اِس زخم لخت سے مین
قتیل زمان موسی کے مثل گاو موسی سے حیات پاؤن بیان اِسکا یہ کہ ایک شخص نے بنی اسرائیل سے اپنے
چچازادے کو بطمع میراث مار ڈالا تھا لوگون کو قاتل معلوم نہین ہوتا تھا ﷲ تعالی نے حکم دیا کہ ایک گاے ذبح کرو بنی
اسرائیل اِس حکم کو ٹال ٹول کرتے تھے اور بار بار صفت گاے کی حضرت موسیٰ سے پوچھتے تھے حضرت موسیٰ بموجب
حکم رب العزت کے بتاتے تھے غرض بڑی دقت سے ذبح کی حکم ہوا کہ اِس گاے کا جز اُس مقتول پر مارو وہ قاتل
کو بتا دیگا جب ایسا کیا مقتول زندہ ہوا اور اپنے قاتل کو بتایا چنانچہ یہ قصہ سورۂ بقر مین پہلے سیپارہ کے نصف
کے پاس قرآن مجید مین مذکور ہی بس قتیل اور گاو موسی ای ثقات اِس مراد سے ہی ایسے ہی ذوالنون نے سمجھا
ہو کہ اِس حیلے سے مین بھی اُس قتیل کے مانند حیات پاؤن پھر اُسی کی تائید ہی کہ اُس زخم لخت گاو سے خوش
ہون اور مثل اُس کشتہ کے گاو موسیٰ کا کشندہ زندہ ہوا کشتہ زخم دم گاو ای تازیانہ دراز سے جیسے مس کیمیا سے
زر خالص ہو جاتا ہی اور وہ کشتہ اُٹھ بیٹھا اور اُسنے سب بھید اپنے بتائے اور اُس گروہ خونخوار کو جنھون نے
اُسکو مارا تھا ظاہر کر دیا اور برملا کہدیا کہ اِس گروہ نے مجکو مارا ہی اور یہ تخم آشوب کا اُنھون نے بویا ہی اب معقولات
مولانا رح کہتے ہین کہ جب یہ جسم ثقیل و گران کشتہ ہو جاتا ہی تو اِس سے ہستی اسرار دان زندہ ہوتی ہی پھر جان اُسکی
دوزخ بہشت سب کو دیکھتی ہی اور جملہ اسرار کو جانتی ہی اور جو دیو خونی ہین اُنکو ظاہر کر دیتا ہی اور اُن کے مکر و
فریب کو بھی مگر گاو کا مارنا شرط طریق کی ہی تا اُسکے تازیانہ سے جان توفیق پائے بس تو اپنے گاو نفس کو بہت
جلد مار تو تیری روح خفی زندہ ہوش کے ساتھ ہو جاوے اب فرماتے ہین کہ اُس بات کا تو مقطع اور
پایا نہین تو حال ذوالنون کا جو مریدون کے ساتھ ہوا بیان کر الخلاف شرح بحر العلوم مین بعد قبلہ کے لفظ
ما نہین ہی جس سے مصرعہ ناموزون ہی کش شوم کو بکاف خوش شوم کے معنی مین لکھا ہی میرے دانست مین
موسی کش کشتن سے ہی ورنہ معنی نہین جمتے اور نسبت کشتن کی کشتہ کی طرف اسوجہ سے ہی کہ اُسی کے

سبب سے گاد ماری گئی تھی

رجوع بحکایت ذوالنون بامریدان

قولہ چون رسیدند آن نفر نزدیک او + بانگ برزد ہی کیانید اتقوا + با ادب گفتند ما از دوستان + بہر پرسش آمدیم اینجا بجان + چونے ای دریاے عقل ذوفنون + این چہ بہتانست بر عقلت جنون + دود گلخن کے رسد در آفتاب + چون شود عنقا شکستہ از غراب + وا مگیر از ما بیان کن این سخن + ما محبانیم با ما این مکن + مر محبانرا نشاید دور کرد + یا بروپوش و دغل مہجور کرد + راز را اندر میان نہ با محب + ایکہ بحر علم و عقلی منتجب + راز را اندر میان آور شہا + رو مکن در ابر پنہانی مہا + ما محب صادق و دلخستہ ایم + در دو عالم دل تو بربستہ ایم + راز راز دوستان پنہان مکن + درمیان نہ راز و قصد جان مکن + چونکہ ذوالنون این سخن زایشان شنید + جز طریق امتحان مخلص ندید + فحش آغازید و دشنام از گزاف + گفت او دیوانگانہ ذی وقاف + برجہید و سنگ پران کرد و چوب + جملگان بگریختند از بیم کوب + قہقہہ خندید و جنبانید سر + گفت باد ریش این یاران نگر + دوستان بین کو بسان دوستان + دوستان را رنج باشد ہمچو جان + کے گران گیرد ز رنج دوست دوست + رنج مغز و دوستی ادراچو پوست + نے نشان دوستی شد سرخوشی + در بلا و محنت و آفت کشی + دوست ہمچون زر بلا چون آتش ست + زر خالص در دل آتش خوش ست + یعنی جب یہ لوگ ذوالنون کے نزدیک پہونچے للکارا کہ خبردار کون ہو دور رہو ان سب نے ادب سے کہا ہم تمہارے دوست ہین تمہارے پوچھنے کو دل وجان سے یہان آئے ہین تمہارا ای دریا عقل ذوفنون کے کیا حال ہی اور یہ کیسا بہتان تمہاری عقل پر جنون کا ہی بھلا بھاڑ کا دہوان کہین آفتاب کو پہونچتا ہی اور عنقا کو غراب شکست دے سکتا ہی روکو مت ہم سے اس بات کو بیان کرو ہم تمہارے محب ہین ہمسے ایسا معاملہ مت کرو دوستون کو دور نہین کرنا چاہیے یا انسے منہ چھپا لینا اور دغل سے دور کرنا نہین لائق ہی بھید کو ضرور دوست سے کہیے تم تو بحر علم وعقل کے ہو اسکو قبول کرو ای شاہ اپنا راز ہمسے کہو اور ای ماہ ابر پوشید گی کیطرف اسکا رخ مت کرو ہم تمہارے دوست صادق اور دلخستہ ہین اور دونون جہان سے دل اٹھا کے تم سے لگایا ہی تم بھید کو دوستون سے مت چھپاؤ ہمسے اپنا بھید کہو اور ہماری جان کا خون مت کرو جب ذوالنون نے یہ بات انسے سنی سوائے طریق امتحان کے اور موقع رہائی کا نجانا بس فحش شروع کیا اور گالیان بیہودہ دینے لگے اور دیوانون کیطرح زے وقاف کہ مراد بیہودہ باتون سے ہی کہا اور کود کے پتھر اور ڈنڈے وغیرہ انکی طرف پھینکنے لگے پھر تو چوٹ کے خوف سے یہ سب بھاگے ذوالنون نے ٹھٹھا مارا اور سر ہلا کے کہا باد ریش ای لاف دگزاف ان یارون کا دیکھو دوست انکو سمجھ جنکو دوستون کی طرح دوستون کا رنج مثل جان کے ہو دوست رنج دوست سے کب گران وناخوش ہوتا ہی کتنا ہی وہ رنج غصہ آمیز کرے رنج مغز ہی اور دوستی اسکے نزدیک پوست بس پوست بے مغز کس کام کا نہ نشان

دوستی کا سرخوشی ہی یعنے سرور وخوشی اُس حال مین کہ دست بلا ومحنت اور آفت کشی مین ہو دوست ایسا ہی جیسے
زر اور بلا ایسی جیسے آگ کہ زر خالص آگ ہی مین خوش ہوتا ہی چنانچہ آگ مین زر زیادہ چمکتا و بڑھتا ہی الخ الخلاف
شرح بحر العلوم مین از دوستان کو باو زدو عالم کو وراو ربستان کو نشان لکھا ہی

امتحان کرنا خواجہ کا لقمان کو زیرکی مین

قولہ نے کو لقمان را کہ بندہ پاک بود + روز وشب در بندگی چالاک بود + خواجہ اش میداشتی در کار پیش + بہتر ش
دیدی ز فرزندان خویش + زانکہ لقمان گرچہ بندہ زادہ بود + بندہ بود و از ہوا آزادہ بود + گفت شاہی شیخ را اندر
سخن + چیزے از بخشش زمن درخواست کن + گفت ای شہ شرم نآید مر ترا + کہ چنین گوئی مرا زین برتر آ + من دو
بندہ دارم و ایشان حقیر + وان دو بر تو حاکمانند و امیر + گفت شہ آند و چہ اند این زلتست + گفت آن یک خشم
دیگر شہوت ست + شاہ آن دان کو ز شاہی فارغ ست + بر مہ و خورشید نورش بازغ ست + مخزن اندازد کہ مخزن
عار ادست + ہستی اندازد کہ ہستی را عدوست + خواجہ لقمان بظاہر خواجہ وش + در حقیقت بندہ لقمان خواجہ اش
در جہان باژگونہ زین بسیست + در نظر شان گوہرے کم از خسیست + مر بیابان را مفازہ نام شد + نام ذنگ
عقل شان را وام شد + یک گرہ را خود معرف جامہ است + در قبا گویند کو از عامہ است + یک گرہ را ظاہر اسالوس
زہد + نور باید تا بود جاسوس زہد + نور باید پاک از تقلید و غول + تا شناسد مرد را بے فعل و قول + در رود در قلب
او از راہ عقل + نقل او بنید نباشد بند نقل + بندگان خاص علام الغیوب + در جہان جان جواسیس القلوب +
در درون دل در آید چون خیال + پیش شان مکشوف باشد سر حال + در تن گنجشک چیست از برگ و ساز +
کہ شود پوشیدہ آن بر عقل باز + آنکہ واقف گشتہ بر اسرار ہو + سر مخلوقات چہ بود پیش او + آنکہ بر افلاک رفتارش
بود + بر زمین رفتن چہ دشوارش بود + در کف داؤد کاہن گشت موم + موم چہ بود در کف او ای ظلوم + المعنی بازغ
تابندہ مفازہ بیابان وجاے رہائی یافتن وجاے فیروزی کہ مخفف گردہ معرف شناختہ شدہ وتعریف کردہ
اور شناخت کنانندہ وہر کسی کو مجلس سلاطین وامرامین اپنے موقع پر بٹھانے والا عول بالفتح کسی کو اپنا عیال
بنانا اور بسیار عیال ہونا اور زیادہ حصہ کرنا یعنے لقمان کو نہین دیکھتے کہ وہ پاک بندے تھے کیسے دن رات بندگی
مین چالاک تھے خواجہ اُنکے اُنکو ہر کام مین پیش رکھتے تھے اور اپنے فرزندون سے اُنکو بہتر جانتے تھے اِس سبب
سے کہ اگرچہ لقمان بندہ زادہ تھے اور بندہ لیکن ہوا وہوس سے آزاد تھے اُن کے بندے نہ تھے ایک دن
بادشاہ نے شیخ سے کہ وہی لقمان ہین باتون باتون مین کہا کہ کسی بخشش کی مجھ سے درخواست کرو کہا ای
بادشاہ تو مجھ سے یہ بات کہتے ہوے شرماتا نہین جو مجھ سے سوال کرنے کو کہتا ہی میرے رتبہ کے لائق بات
کہ مین تجھ سے کیا سوال کرون میرے دو غلام حقیر وہ تو تجھ پر حاکم وامیر ہین بادشاہ نے کہا کہ یہ تو تو بڑے ڈگنے کی

بات کہتا ہی بنا تو وہ کون ہین کہا ایک خشم اور ایک شہوت ای بادشاہ بادشاہ اُسکو جان جو بادشاہی سے فارغ ہی
اور ماہ و خورشید پر جسکا نور چمکتا ہی وہ مخزن کو پھینک دیتا ہی اِس سے اُسکو عار آتی ہی جیسے کسی بُری چیز سے شرماتے
ہین اور اپنی ہستی کو کھو دیتا ہی اسواسطے کہ اُسکو دشمن سمجھتا ہی کہ مانع وصول الی اللہ کی ہی اب منقولات مولانا رح کے ہین
دیکھو خواجہ لقمان کا بظاہر اُسکا خواجہ ہی اور بتحقیقت خواجہ بندہ ہی اور لقمان اُسکا خواجہ اِس جہان کا اُلٹا معاملہ ہی
اور اِسمین ایسے بہت لوگ ہین جنکی نظر مین گو ہر ایک گھاس کے تنکے سے بھی کم ہی بیابان کو مفازہ بھی کہتے ہین اور
مفازہ کے معنی جاے رہائی یا فتن سو یہ بیابان جہان کا بخلاف رہائی کے اُلٹا قید کی جگہ ہی جسنے اپنے نام ونگ
کے دام مین لوگون کی عقل کو پھانسا ہی نہین جانتے کہ ہم کیا کرتے ہین ایک گروہ کا تو جامہ معرف کا سا ہی یعنے لباس ہی
لباس نہ ایسے کہ دربار شاہی مین اُنکا گذر ہو اور ہر کسی کی ماہیت و حقیقت باطنی سے واقف ہون جیسے معرف
ہوتے ہین ایسے لوگون کو تو دنیا والے معرف جانتے ہین اور جسکا جامہ قبا دیکھتے ہین اُسکو عوام سے بتاتے ہین
غرض ظاہر لباس دیکھتے ہین ایک گروہ کو کہتے ہین کہ یہ زہد ظاہر مکر و فریب کے ہین مگر ہی یہ کہ آپ مین نور ہو تو وہ نور
جاسوس زہد و سالوس کا بنے اور ہر کسی کو ٹھیک ٹھیک پہچاننے اور وہ نور تقلید و عول سے پاک ہو یعنی نہ کسی کا مقلد ہو
نہ کسی کا عیال ہو منجانب اللہ ہو وہ تو ہر مرد کو بے فعل و قول کے پہچانیگا کسواسطے کہ وہ اُسکے قلب مین اپنی عقل کی
راہ سے گھس جائیگا اور جو نقل وہ کر رہا ہی خواہ معرف کی خواہ قبا خواہ زہد اسکو خوب دیکھیگا اور یہ کوئی نقل مانع
اور بند اُسکی دید کی نہ ہوگی جو خاص بندے علام الغیوب کے ہین وہ جان کے جہان مین جاسوس دلون کے
ہین جو خیال دل کے اندر آتا ہی اُسکے حال کا بھید اُنپر کھلا ہوا اور برہنہ ہی کوئی پوشش اور چھپاؤ اُسپر نہین بھلا
چڑیا کے جسم مین ایسا کہان کا بڑا برگ و ساز ہی جو باز کی عقل سے چھپا رہے جو شخص کہ اسرار ہو پر واقف ہوا
جسکی حد نہین اُسکے سامنے مخلوقات کا بھید کیا چیز ہی جو کہ آسمانون کا چلنے پھرنے والا ہی اُسکو زمین پر چلنا
پھرنا کیا دشوار ہی حضرت داؤد کے ہاتھ مین لوہا موم ہوا پھر ای ظلوم موم اُنکے ہاتھ مین کیا چیز ہی قولہ بود لقمان
بندہ شکل خواجۂ * بندگی بر ظاہرش دیباجۂ * چون رود خواجہ بجاے ناشناس * بر غلام خویش پوشاند
لباس * او بپوشد جامہاے آن غلام * مر غلام خویش را سازد امام * در پیش چون بندگان در رہ شود
تا نباید زد کسے آگہ شود * گوید ای بندہ تو رو در صدر شین * من بگیرم کفش چون بندہ کمین * تو درشتی
کن مرا دشنام دہ * مر مرا تو ہیچ توقیرے منہ * ترک خدمت خدمت تو داشتم * تا بہ غربت تخم حیلت
کاشتم * خواجگان این بندگیہا کردہ اند * تا گمان آید کہ ایشان بردہ اند * چشم پر بودند سیر از خواجگی *
کارہا کردہ اند آمادگی * وین غلامان ہوا بر عکس آن * خویشتن بنمود خواجہ عقل و جان * آید از خواجہ رہ
افگندگی * ناید از بندہ بغیر از بندگی * پس ازان عالم درین عالم چنان * تعبیتہا ہست بر عکس این بدان

خواجهٔ لقمان بر احوال نہان * بود واقف دیدہ بود از وے نشان * راز میدانست خوش میراند خر * از برائے
مصلحت آنراہبر * مردرا آزاد کردی از نخست * لیک خوشنودی لقمان راجبست * زانکہ لقمان رامراداین بود تا
کس نداند سرآن شیر فتی * چہ عجب گر سر زبد پنہان کنی * این عجب کہ سر زخود پنہان کنی * کار پنہان کن تو از چشمان
خود * تا بود کارت سلیم از چشم بد * المعنی فرماتے ہین کہ لقمان تھے بندہ مگر وہ شکل ایک خواجہ کی تھی کہ تحقیقت خواجہ
تھے بندگی انکی ظاہر پر انکی صورت بن رہی تھی اور یہ ایسا ہے جیسے کوئی خواجہ کسی جگہ غیر جان پہچان مین جائے اور غلام
کو اپنا لباس پہنائے اور آپ غلام کا لباس پہن لے اور غلام کو پیشوا کرے اور آپ راہ مین بندونکی طرح اسکے پیچھے
چلے تا ایسا نہو کوئی اس سے آگاہ ہو جائے اور کہے کہ تو جا صدر مین بیٹھ مین تیری جوتیان بندونکی طرح لیے رہونگا
تو مجھ پر سختی کر گالی دے اور میری ذرا تو قیر مت کر مین نے ترک خدمت ہی کو تیری خدمت ٹھہرایا ہے اس سبب سے کہ
اس مسافرت مین تجھ حیلہ کا بویا ہے یعنے حیلہ کیا ہے اور اس قسم کے غلام پنے بڑے بڑے خواجہ لوگون نے کیے ہین تا
لوگ گمان کرین کہ یہ بردے ہین اور حقیر جانین انکی آنکھین گرسنہ خواجگی نہ تھین بلکہ سیر تھے خواجگی سے اور اپنے کام
بندگی مین درست کرتے تھے اور یہ جو اہل دنیا غلام ہوا و حرص کے ہین آپکو خواجہ عقل و جان کا ظاہر کرتے ہین اور
ہے یہی کہ جو خواجہ ہین وہ سر افگندگی کرتے ہین کہ آپکو بندہ جانتے ہین اور بندہ کا کام بندگی ہے بس اس جہان سے
اس جہان مین ایسے تعجبے بہت ہین تو انکے برعکس سمجھ تعبیہ کی ہندی بہروپ ہے پھر فرماتے ہین کہ لقمان کا خواجہ
انکے احوال پوشیدہ سے واقف تھا کچھ کچھ نشان اسنے انسے دیکھے تھے بھید انکا جانتا تھا لیکن اپنے گدھے کو
خوب چلائے جاتا تھا یعنے کام خوب لیے جاتا تھا کہ اسمین وہ راہبر مصلحت جانتا تھا وہ تو انکو پہلے سے آزاد کر دیتا مگر وہ
رضا جوئی لقمان کی کرتا تھا کہ انکی مرضی آزاد ہونیکی نہ تھی اسواسطے کہ لقمان کی یہ مراد تھی کہ اس شیر جوان کے بھید سے
کوئی واقف نہو فرماتے ہین اگر تو بھید کو بد سے چھپائے تو کیا تعجب ایسا تو ہوتا ہی ہے مگر عجب اور بڑھکے یہ ہے کہ اپنے
بھید کو آپ سے چھپائے جیسے کہا ہے شعر میان عاشق و معشوق رمز یست * کراما کاتبین راہم خبر نیست * تو اپنے
کام کو اپنی آنکھون سے بھی چھپا ایسا نہو اسکو تیری نظر لگجائے اور کام تیرا سقیم ہو جائے سلیم نہ رہے الخلاف شرح
بحر العلوم مین نباید زد کو رو اور مردرا کو ہر درا لکھا ہے قولہ خویش را تسلیم کن بردار مرد * وانکہ از خوبی ز خود چیزے بدزد
مید ہند افیون بمرد زخم مند * تا کہ پیکان از تنش بیرون کنند * وقت مرگ از رنج او را میدرند * او بدان مشغول
شد جان میبرند * چون بہر فکریکہ دل خواہی سپرد * از تو چیزے در نہان خواہند برد * ہرچہ اندیشی و تحصیلی کنی * می درآید
دزد از انسو کایمنی * پس بدان مشغول شو کان بہتر ست * تا ز تو چیزے برد کان کہتر ست * بار بازرگان چو در
آب او فتد * کشتی عمرش بغرقاب او فتد * ہرچہ نازل تر بدریا افگنند * دست اندر کالہ بہتر زنند * چونکہ چیزے فوت
خواہد شد در آب * ترک کمتر گیر و بہتر را بیاب * نقد ایمان را بطاعت گو شد ار * تا ز روے حق نگردی خر مسار

چونکہ نقدت را نگہداری کنی * حرص وغفلت را برد دیو دنی * المعنی تب تائید صدر کہتے ہین تو اپکو تسلیم کے حوالہ کر اور
مزدوری اسکی اُس سے لے اور جان لے کہ خوبی سے اپنے بیچ مین کوئی چیز جو پالے معمول ہی کہ مرد زخمی کو افیون جو دا
بیہوشی سے مراد ہی کھلاتے ہین تو پیکان اُسکے تن سے نکال لیتے ہین پس اگر کوئی مصیبت آئے تو تسلیم کر کہ تیر اکا نٹا نکالنے
والی ہی مرنے کے وقت جو رنج سے بیمار کو پھاڑتے ہین اور ایذا دیتے ہین یہ غرض حاصل ہوتی ہی کہ وہ اُدھر رنج مین
مشغول ہوا اور اِدھر قابض ارواح نے جان نکال لی جب تو کسی فکر مین دل کو ڈالیگا کچھ نہ کچھ تجھ سے پوشیدہ چور ہی
بیجائینگے جو کچھ تو سوچتا اور حاصل کرتا ہی اُسمین جو راہ کہ بیخوفی وبخیتی کی جانتا ہی اُسی راہ سے چور آتا ہی پس لازم ہی ایسی
چیز سے مشغول ہو جو سب سے بہتر ہو تو تجھ سے جائے بھی تو وہ چیز جائے جو گھٹ کی ہی جیسے مال سوداگرونکا جب معرض
غرق مین پڑتا ہی اور کشتی عمر کی غرقاب مین آجاتی ہی تو جو مال ہیٹا ہوتا ہی دریا مین ڈال دیتے ہین اور اچھا مال رکھ لیتے
ہین اسواسطے جبکہ آب دریا مین ہر چیز خراب ہو جائیگی تو بہتر یہ ہی کہ کمتر کو جانے دے اور بہتر کو لے تو اپنے نقد ایمان
کو بندگی وطاعت سے تکے رہ تا حق تعالے کے سامنے شرمندہ نہوئے اور جب تو اپنے نقد کی نگہداشت کریگا تو شیطان
بھی اپنی حرص وغفلت کو تہ کریگا کہ یہان میرا کام نہین چلیگا

ظاہر ہونا فضل وہنر لقمان کا سامنے امتحان کرنیوالون کے

قولہ خواجۂ لقمان چو لقمان را شناخت * بندہ بود او را وبا او عشق باخت * ہر طعامے کا وریدندے بوے * کس
سوے لقمان فرستادے زپے * تا کہ لقمان دست سوے آن برد * قاصدا تا خواجہ پس خوردش خورد * سور او خوردی
وشور انگیختی * ہر طعامی کو نخوردی ریختی * ور بخوردی بیدل وبے اشتہا * این بود پیوستگی بے منتہا * خربزہ آوردہ بودند
ارمغان * لیک غائب بود لقمان زان میان * گفت خواجہ با غلامے کای فلان * زود رو فرزند لقمان را بخوان
چونکہ لقمان آمد و پیشش نشست * خواجہ پس بگرفت سکینے بدست * چون برید و داد او را یک برین * ہمچو شکر
خوردش وچون انگبین * از خوشی یک خورد وداد او را دوم * تا رسید آن شمسہا تا ہفدہم * ماند شمسے گفت این
را من خورم * تا چہ شیرین خربزہ ست این بنگرم * او چنان خوش میخورد کز ذوق او * طبعہا شد مشتہی ولقمہ جو * چون
بخورد از تلخیش آتش فروخت * ہم زبان کرد آبلہ ہم حلق سوخت * ساعتی بیخود شد از تلخی آن * بعد از ان گفتش
کہ ای جان جہان * نوش چون کردی تو چندین زہر را * لطف چون انگاشتی این قہر را * اینچہ صبرست این صبوری
از چہ روست * یا مگر پیش تو اینجانت عدوست * چون نیاوردی بہانہ حجتے * کہ مرا عذریست بس کن ساعتے *
گفت من از دست نعمت بخش تو * خوردہ ام چندانکہ از شرم دو تو * شرم آید کہ یکے تلخ از کف * می نوشم ای تو
صاحب معرفت * چون ہمہ اجزایم از انعام تو * رستہ اند وغرق دانہ ودام تو * گر زیک تلخی کنم فریاد وداد *
خاک صد رہ بر سر اجزام باد * لذت دست شکر بخش تو داشت * اندرین بطیخ تلخی کے گذاشت * از محبت تلخہا

شیرین شود* از محبت مسہا زرین شود* از محبت دردہا صافی شود* وز محبت دردہا شافی شود* از محبت خارہا گل میشود* وز محبت سرکہا مُل میشود* از محبت دار تختی میشود* وز محبت بار بختی میشود* از محبت سجن گلشن میشود* بے محبت روضۂ گلخن میشود* از محبت نار نورے میشود* وز محبت دیو حورے میشود* از محبت سنگ روغن میشود* بے محبت موم آہن میشود* از محبت حزن شادی میشود* وز محبت غول ہادی میشود* از محبت نیش نوشے میشود* وز محبت شیر موشی میشود* از محبت سقم صحت میشود* وز محبت قہر رحمت میشود* از محبت مردہ زندہ میشود* وز محبت شاہ بندہ میشود* این محبت ہم نتیجہ دانشست* کے گزافہ برچنین تختے نشست* المعنی سور پس خوردہ خربزہ بزہ بضم ہاے موحدہ میوۂ خوشبو و خر بفتح کلان چونکہ کوئی میوہ کلان سواے اسکے خوشبودار نہین لہذا خربزہ کہتے ہین یعنی میوہ کلان خوشبو سکین بکسر و تشدید کاف چھری بطیخ بکسر میں خربزہ یعنے جب لقمان کے خواجہ نے لقمان کو پہچانا تو انکا غلام وعاشق ہوگیا جو کھانا کوئی اسکے لیے لاتا تھا اُسکے پیچھے ہی آدمی لقمان کے پاس بھیج کے بلاتا تھا تا لقمان اُس کھانے کیطرف ہاتھ بڑھائے اور خواجہ کا قصد یہ ہوتا تھا جو اس سے بچ رہے وہ مین کھاؤن جھوٹا انکا کھاتا تھا اور خوشی سے ٹرا شور مچاتا تھا اور جس کھانے کو یہ نہین کھاتے پھینک دیتا اور جو کھاتا بھی تو بیدل اور بیخواہش مولانا فرماتے ہین جب پیوستگی بیجہ ہوجاتی ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے ایکدن خواجہ کیواسطے خربزے تحفہ مین لائے تھے لیکن لقمان اُسوقت موجود نہ تھے ایک غلام سے کہا اے فلان جلد جا اور میرے لقمان فرزند کو بلا لا جب لقمان آئے اور اُسکے سامنے بیٹھے خواجہ نے چھری ہاتھ مین لی جب کاٹا اور اُنکو ایک برین دیا اُنھون نے اُسکو مثل شہد شکر کے کھایا جب اُنھون نے خوشی سے اسکو کھایا تو دوسری بھی اُنھین کو دی ایسے ہی سترہ تک نوبت پہونچی جب ایک رہگئی خواجہ نے کہا یہ مین کھاؤنگا تو دیکھون کہ یہ خربزہ کیسا شیرین ہے جو وہ ایسا خوش ہوکے کھاتا ہے کہ جسکے مزے سے طبیعتون کو خواہش پیدا ہوتی ہے اور لقمہ جو ہوتی ہین جب خواجہ نے کھایا اُسکی تلخی سے ایک ایسی آگ بھڑکی کہ حلق بھی جلگیا اور زبان مین بھی آبلے ہوگئے ایک ساعت اُسکی تلخی سے بیخود رہا پھر لقمان سے کہا کہ اے جان جہان تو نے اتنے زہر کیسے نوش کر لیے اور اس قہر کو لطف کیسے جان لیا یہ کیسا صبر ہے اور ایسی صبوری کس سبب سے یا شاید تیری جان تیرے نزدیک دشمن ہے تو نے کھانے کے وقت کیون نہین بہانہ کیا اور حجت کی کہ مجکو اب کھانے مین عذر ہے ایک ساعت توقف کرو لقمان نے کہا کہ مین نے تیرے ہاتھ نعمت بخش سے اتنا کھایا ہے جسکی شرم سے مین دوہرا ہورہا ہون اب مجکو شرم آئی کہ ایک تلخ تیرے اُس ہاتھ سے جس سے نعمتین مین کھائی ہین نہ کھاؤن اور اے تو صاحب معرفت ہے جو تمام اجزا میرے تیرے انعام سے جمے ہین اور تیرے دانہ دوام ڈوبے ہوئے اگر ایک تلخ سے داد فریاد کرون تو سو مرتبہ خاک ان میرے اجزا پر خدا کرے پڑے تیرے ہاتھ شکر بخش کی لذت اسمین تھی اس سبب سے اُس بطیخ مین اُسنے تلخی کب چھوڑی تھی یعنے محبت کے ہاتھ سے دیا تھا

اور محبت سے جو تلخ ہین شیرین ہو جاتے ہین اور محبت سے مس زر ہو جاتے ہین یعنے ناقص نہین ہتے محبت
سے دُردو گاو صاف ہو جاتے ہین اور محبت سے درد شافی بنجاتے ہین محبت سے خار گل ہو جاتے ہین اور محبت سے
سرکے شراب ہو جاتے ہین محبت سے سولی تخت ہو جاتی ہر اور محبت سے بوجھ بخت ہو جاتا ہر یعنے بوجھ خود بوجھ اٹھانے والا
محبت سے زندان گلشن بنجاتا ہر اور بے محبت کے باغ ایسا جیسے بھاڑ محبت سے نار نور ہو جاتی ہر اور محبت سے دیو
حور ہو جاتا ہر محبت ہی سے پتھر روغن ہو جاتا ہر جیسا کہ پتھر کا پسیجنا مشہور ہر اور بے محبت کے موم آہن کی کیفیت دیتا
ہر محبت سے رنج شادی اور محبت سے غول ہادی بنجاتا ہر جسکا کام بہکانے کا ہر محبت سے نیش نوش ہو جاتا ہر اور محبت
سے شیر موش ہو جاتا ہر محبت سے بیماری صحت ہو جاتی ہر اور محبت سے قہر رحمت ہو جاتا ہر محبت سے مردہ زندہ ہوتا ہر
اور محبت سے شاہ بندہ بنتا ہر آب فرماتے ہین محبت سے تو یہ ناگوار ناخوش چیزین گوارا و خوش ہو جاتی ہین مگر محبت
کیا ہر سو فرماتے ہین کہ وہ نتیجہ کامل دانش کا ہر کہ دانش سے پیدا ہوتی ہر گزاف اور بیہودہ آدمی اس تخت پر کب بیٹھ
سکتا ہر قولہ دانش ناقص کجا این عشق زاد * عشق زاید ناقص اما بر جماد * بر جمادے رنگ مطلوبی چو دید * از صفیرے بانگ
محبوبی شنید * دانش ناقص نداند فرق را * لاجرم خورشید داند برق را * چونکہ ملعون خواند ناقص را رسول * ہست
در تاویل نقصان عقول * زانکہ ناقص تن بود مرحوم رحم * نیست بر مرحوم لائق لعن و زخم * نقص عقلست آنکہ بد رنجہ
موجب لعنت سزاے دوریست * زانکہ تکمیل بد نہاد در نیست * لیک تکمیل خرد مقدور نیست * کفر فرعونے ہر
گبر عنید * جملہ از نقصان عقل آمد پدید * بہر نقصان بدن آمد فرج * در نبے کہ ما علی الاعمی حرج * برق آفل باشد و
بس بیوفا * آفل از باقی ندانند بیصفا * برق خندد برکہ میخندد بگو * بر کسے کہ دل نہد بر نور او * نور ہاے برق بے
پیست * آن چو لاشرقی و لاغربی کیست * برق خود را یخطف الابصار دان * نور باقی را ہمہ ابصار دان * بر کف
دریا فرس را راندن * نامہ را در نور برقے خواندن * از حریصے عاقبت نا دیدنست * بر دل و بر عقل خود خندیدنست
عاقبت بین ست عقل از خاصیت * نفس باشد کو نہ بیند عاقبت * عقل کو مغلوب نفس او نفس شد *
مشتری مات زحل شد نحس شد * المعنی رجم سنگسار کرنا آفل فرو روندہ فرماتے ہین کہ جو دانش ناقص ہر اس سے
عشق کہان پیدا ہوتا ہر اگر ہوتا بھی ہر تو عشق ناقص جو عشق جماد کا ہر یعنے مخلوق کا اور جماد اسواسطے کہ بحقیقت
یہ مردہ ہر زندہ نہین اس ناقص نے جو کسی جماد پر رنگ مطلوب خاص کا دیکھا اسنے صفیر بانگ محبوب کی سن لی
اسی کو محبوب سمجھ لیا لیکن اسمین بڑا فرق ہر کہ دانش ناقص اس فرق کو نہین جانتی اس سبب سے برق کو جسکی
چمک آنا فانا ہر خورشید جانتی ہر جو ہمیشہ اور ہر وقت روشن ہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہر الناقص
ملعون اسی سبب سے کہ ناقص تاویلین لاطائل کرتا ہر اور تاویلین عقلون ہی کے نقصان سے ہوتی ہین کہ اکثر
منکر رسول کے ہو گئے اس سبب سے کہ جو ناقص تن ہر وہ مرحوم رحم کا ہر یعنے نکالا ہوا اور سنگسار کیا ہوا

پھر ہر مرحوم کیا لائق لعن و زخم کے نہین ہی اور یہ استفہام اقراری ہی اور ثبوت لعن و زخم کا خوب جانئے کہ نقص
عقل کا بہت بُری رنجوری ہی اور موجب لعنت اور لائق دوری کے ہی اس سبب سے کہ تکمیل و اصلاح بدنون مریض
کی کچھ بعید نہین اور ممکن ہی لیکن تکمیل خرد کی مقدور سے باہر ہی دیکھو کفر فرعونی اور کفر ہر کافر سرکش کا بالکل نقصان
عقل سے ظاہر ہوا اسکے سوا جسکے بدن مین نقصان ہوتا ہی اُسکے لیے فرج و آسانی خدا کیطرف سے بھی ہی کہ قرآن مجید
مین نازل ہی لیس علی الاعمی حرج ولا علی الاعرج حرج ولا علی المریض حرج نہین ہی اندھے پر تنگی اور نہ لنگڑے پر اور
نہ مریض پر پھر اُسی برق کیطرف رجوع ہو کر جسکو اوپر مذکور فرمایا ہی فرماتے ہین کہ برق آفل شی ہی اور نہایت بیوفا
اگر آفل اور باقی کو بیصفا کے نہین جان سکتا یہ برق جو ہنستی ہی بتا تو کس پر ہنستی ہی اُسی پر ہنستی ہی جو اسکے نور
دل لگاتا ہی دیکھو نور برق کے جملہ بریدہ پی ہین یعنے کچھ انجام انکا نہین اور یہ نور برق کا وہ کہان جسکی صفت
ہی لا شرقیہ ولا غربیہ کہ نہ شرقی ہی نہ غربی ہی اور نور برق کا تو شرقی غربی جنوبی شمالی سب کچھ ہی تو اپنی برق کو جسکا
مبتلا ہی یخطف الابصار جان یعنے بینائی کی چھین لینے والی اور نور باقی کو بالکل ابصار سمجھ بھلا دریا کے جھاگون پر
گھوڑا چلانا یا برق کی روشنی مین کتاب پڑھنا جو خود جلا دینے والی ہی کیسی بے بنیاد بات ہی تو یہ کہ حریص پن
سے انجام کام کا نہ دیکھنا ہی اور اپنی ہی عقل و دل پر ہنسنا ہی عاقبت بینی خاص عقل کی خاصیت ہی اور جو عاقبت بین
نہین ہی عقل نہین ہی نفس ہی جو عقل کہ مغلوب نفس کی ہی عقل نہین ہی وہ نفس ہی ہی جیسے مشتری کو کہ سعد اکبر ہی
اگر زحل سے جو نحس اکبر ہی بات ہوا بس یہ بھی نحس ہو گیا الخلاف شرح بحر العلوم مین مرجوم رجم کو مرحوم رحم اور
دوسرے مصرعہ مین رزخم کو زحم اور اسکے ساتھ یہ کہ اب قافیہ درست عقلست کو عقلت لکھا ہی اسکے سوا اس
شعر انکہ تکمیل الخ پہلے مصرعہ مین تکمیل خرد ہا دوسرے مین تکمیل بدن لکھا ہی مین نے اسکو خرد کی جگہ بدن اور
بدن کی جا خرد لکھا ہی اس سبب سے کہ اشعار سابق لاحق مین صریح تناقض ہوتا تھا اب اگر کوئی سمجھ بوجھ کے
تحریر شہرح کو صحیح اور ٹھیک جانین تو درست کر دینے کا اختیار ہی بشرط غور قولہ ہم درین نحسے بگردان این نظر
در کسے کہ نحس کردت در نگر + آن نظر کہ بنگرد این جزر و مد + او ز نحسی سوے سعدی نقب زد + زان ہمیگرداند
حالہا بحال + ضد بضد پیدا کنان در انتقال + تا کہ از عسری بہ بینی خوفہا + کے زیسرے بازیابی لطفہا + تاکہ خوفت
زائد از ذات الشمال + لذت ذات الیمین یرجی الرجال + تا دو پر باشی کہ مرغ یک پرہ + عاجز آمد از پریدن ایسرہ
یا رہا کن تا نیایم در کلام + یا بدہ دستور تا گویم تمام + ورنہ این خواہی نہ آن فرمان تراست + کس چہ داند مر ترا مقصد کجاست
جان ابراہیم باید تا بنور + بیند اندر نار فردوس و قصور + پایہ پایہ بر رود بر ماہ و خور + تا نماند ہمچو حلقہ بند در + چون
خلیل از آسمان ہفتمین + بگذرد کہ لا احب الآفلین + این جہان تن غلط انداز شد + جز مر آنرا کو ز شہوت باز شد + قصہ
شاہ و امیران و حسد + بر غلام خاص سلطان ابد + دور ماند از جر جرار کلام + باز باید گشت و کرد آنرا تمام + المعنی

جر بفتح و تشدید را کشیدن جرار بفتح را کشنده صیغہ مبالغہ کا ہی تائید سابق فرماتے ہین کہ جب تو سعد سے نحس ہو گیا تو تو اسی نحسی مین اپنی نظر کو اپنے حال پر پھیرا اور یہ دیکھ کہ جس نے تجکو نحس کر دیا وہ کون ہی کسواسطے کہ جو نظر اس آثار چڑھاؤ کو دیکھتی ہی وہ نحس سے بچ کے سعد کیطرف نقب لگاتی ہی اُس سبب سے وہ تیرا یعنے خدا تعالی ایک حال سے دوسرا حال بدل دیتا ہی کہ اِس انتقال مین ضد سے ضد ظاہر کرتا ہی ظاہر ہی کہ جبتک تو کسی عسرت و تنگی کا خوف نہ دیکھیگا یسر و آسانی سے کب لطف پائیگا اور اِس سبب سے کہ ذات الشمال سے جنکے بائین ہاتھ مین نامۂ اعمال دیا جائیگا کہ یہ لوگ مقہور و مغضوب ہونگے تجکو خوف پیدا ہوا اور ذات الیمین سے جنکے داہنے ہاتھ مین نامۂ عمل ہوگا کہ یہ لوگ مغفور و معفو ہونگے لذت رجا کی حاصل ہوتا ایمان کامل تجکو حاصل ہو جیساکہ حدیث مین آیا ہی الایمان منعقد بین الخوف والرجاء ایمان بستہ ہی درمیان خوف و رجا کے اور یہ اسواسطے کہ تو دو پرہ ہو جائے ورنہ مرغ یک پرہ بالکل اُڑنے سے عاجز ہوتا ہی اب حق تعالی کیطرف رجوع ہو کے فرماتے ہین کہ مین جو راز و اسرار بیان کرتا ہون اور بیان کیا چاہتا ہون یا تو مجکو ایسا کر دے کہ مین کوئی کلام ہی نہ کرون یا اجازت دے کہ پورا پورا بیان کرون تیری مرضی کا تابع ہون اور اگر یہ بھی نہین چاہتا اور وہ بھی نہین چاہتا تو تیرا حکم مین نہین جانتا نہ اور کوئی کہ تیرا مقصد کیا ہی ابراہیم کی سی جان ہو تو وہ اپنے نور سے نار مین فردوس اور اُسکے قصور دیکھے اور پایہ پایہ ماہ و خورشید تک پہونچے حلقہ در کیطرح بندہ در نہو جائے اور باہر دروازہ کے نہ رہجاے اور لا احب الآفلین کہتا ہوا خلیل کے مثل آسمان ہفتمی سے نکلجائے یہ جہان تن ٹرا غلط انداز ہی ہر کسی کو غلطی مین ڈالتا ہی خاص سوا اُسکے کہ وہ شہوات نفسانی سے جدا ہوا اب فرماتے ہین کہ قصہ بادشاہ اور امیرون اور اُنکے حسد کا جو خاص غلام سلطان اید پر کہا تھا بسبب کشش کشندہ کلام کے دور رہگیا اور کشش کلام کی مجکو ہر طرف کھینچتی پھری اب لوٹنا اور اُسکو تمام کرنا چاہیے

الخلاف شرح بحر العلوم مین الرجال کو الرجال لکھا ہی اور بکسرہ کا مرکز نہین لگایا

تتمۂ قصۂ حاسدان کا غلام شاہ پر اور حقیقت اُس کی

قولہ باغبان ملک با اقبال و بخت ✤ چون درختے را نداند از درخت ✤ آن درختی را کہ تلخ و رد بود ✤ واندرختے کہ یکے مقصد بود ✤ کے برابر دارد اندر مرتبت ✤ چون بہ بیند شان بچشم عاقبت ✤ کان درختان را نہایت چیست بر ✤ گرچہ یکسانند ایندم در نظر ✤ شیخ کو ینظر بنور اللہ شدہ ✤ از نہایت وز نخست آگہ شدہ ✤ چشم آخُر بین بہ بست از بہر حق ✤ چشم آخر بین کشاد از بہر حق ✤ آن حسودان بد درختان بودہ اند ✤ تلخ گوہر شور بختان بودہ اند ✤ از حسد جوشان و کف میریختند ✤ در نہانی مکر می انگیختند ✤ تا غلام خاص را گردن زنند ✤ بیخ اورا از زمانہ بر کنند ✤ چون شود فانی چو جانش شاہ بود ✤ بیخ او در عصمت اللہ بود ✤ شاہ از اسرار شان واقف شدہ ✤ ہمچو بو بکر ربابی تن زدہ ✤ در تماشائے دل بد گوہران ✤ میزدی خنبک بران کوزہ گران ✤ مکر یسازند قوم حیلہ مند ✤ تا کہ شہ را

درفقاعے انگنند ÷ پادشاہے بس عظیم وبیکران ÷ در فقاعے کی بگنجد ای خران ÷ از برائے شاہ دامے دوختند ÷
آخر این تدبیر ازو آموختند ÷ نحس شاگردی کہ با استاد خویش ÷ ہمسری آغاز دو آید بہ پیش ÷ باکدام استاد استاد
جہان ÷ پیش او یکسان ہویدا و نہان ÷ چشم او منظور بنور اللہ شدہ ÷ پردہای جہل را خارق بودہ ÷ از دل سوراخ
چون کہنہ گلیم ÷ پردہ بندد بہ پیش آن حکیم ÷ المعنی خنبک بالضم وباے موحدہ مفتوح تالیان بجانا آفقاع ہندی
بوزہ و شراب بے نشہ و شیشہ وحباب وکوزہ فرماتے ہین جو باغبان ملک کا کہ با اقبال و بخت ہی یعنے پادشاہ وہ
کیسے باغ درختون سے کسی درخت کو نجانے کہ یہ درخت تلخ وردہی اور وہ درخت ایک مقصد ہی پھر اس صورت مین کہ
وہ انجام دونون کا جانتا ہی اور چشم عاقبت بین سے دیکھتا ہی کیسے دونون کو مرتبہ مین برابر رکھیگا کسواسطے کہ
نہایت ان درختون کی پھل ہی اگرچہ اسوقت نظر مین یکسان ہین ایسے ہی جو شیخ کہ اسکی نظر نور خدا سے ہی اور احد
اور انتہا شے پر آگاہ ہوا اسنے آنکھ آخر بین یعنے خورد و نوش کی تو اللہ کے واسطے بند کرلی اور چشم آخر بین و عاقبت اندیش
خدا کیواسطے کھولی یہانتک تمہید تھی اب کہتے ہین کہ وہ حسود بھی اس غلام کے درخت بد تھے اور تلخ اصل اور
شور بخت مارے حسد کے جوش مین تھے جھاگ منہ سے بہاتے تھے اور چھپے چھپے مکر پیدا کرتے تھے تا غلام خاص
گردن مارین اور اسکی بیخ بنیاد زمانہ سے نکالکے پھینکدین آگے مقولا مولانا رح کا ہی وہ شخص کیسے فانی ہو کہ جسکی
جان بادشاہ ہو اور جڑ اسکی اللہ کی عصمت وحفاظت مین ہو بادشاہ ان حاسدون کے مکر سے واقف ہوا اور
مثل بوبکر ربابی کے خاموش ہوگیا بوبکر نام ایک اولیا کا ہی کہ سات برس خاموش رہے تھے بادشاہ ان بدگوہرون کے
دل کا تماشا کرتا تھا اور ان کوزہ گردن پر تالیان بجاتا تھا کوزہ گر مکار وحیال یہان سے مقولات مولانا رح کے
ہین اور بادشاہ اور استاد مراد آنحضرت سے اور اشعار مین رد ہی فرقہ ضالہ منافقین پر قاعدہ ہی مکار حیلہ گر مکر بناتے
ہین تا بادشاہ کو شیشے یا حباب مین ڈالین لیکن ای گدھو پادشاہ بس عظیم وبیکران ہی تمہارے شیشہ اور حباب
مین اسکی سمائی کب ہی بادشاہ کیواسطے جال سیا حال آنکہ یہ تدبیر اسی سے سیکھی ہی پھر کیسی حماقت ہی کیسا
نحس وہ شاگرد ہی کہ استاد سے ایک بات سیکھے اور اسی کی ہمسری کرے اور مقابل ہوئے اور استاد کیسا جو استاد
جہان کا ہی جسکے سامنے ظاہر پوشیدہ یکسان ہی آنکھ اسکی اللہ کے نور سے دیکھتی ہی اور جہل کے پردونکو پھاڑتی
ہی دل تو ایسا سوراخ جیسے پورانا گلیم اور اس پرانے گلیم کا پردہ ایسے حکیم کے سامنے جو مراد آن حضرت سے
ہی تاکہ سب کچھ دیکھ رہا ہی النخلاف شرح بحر العلوم مین آگہ کو آگاہ لکھا ہی کہ نہ موزون ہی نہ قافیہ قولہ پردہ منخند
بر وبا صد دہان ÷ ہر دہانے گشتہ اشکافے بران ÷ گوید آن استاد مر شاگرد را ÷ ای کم از سگ نیستت با من
وفا ÷ خود مرا استا گیر آہن گسل ÷ ہمچو خود شاگرد گیر دکور دل ÷ نہ از منت یاریست در جان وردان ÷ بے منت
آبے نمی گردد روان ÷ پس دل من کارگاہ بخت تست ÷ چہ اشکنی این کارگہ ای نادرست ÷ گوئیش پنہان

زخم آتش زنہ + نے بقلب از قلب باشد روزنہ + آخر از روزن ببیند فکر تو + دل گواہی میدہد زین ذکر تو + لیک در روبت نمالد از کرم + ہرچہ گوئی خندد و گوید نعم + او نمی خندد ز ذوق مالشت + او ہمی خندد برین اسگالشت + پس خداعے را خداعے شد جزا + کاسہ زن کوزہ بخور اینک سزا + در بدے با تو ورا خندہ رضا + صد ہزاران گل شگفتی مر ترا + چون دل او در رضا آرد عمل + آفتابے دان کہ آید در حمل + زو بخندد ہم بہار و ہم نہار + در ہم آمیزد شگوفہ سبزہ زار + چون ندانی تو خزان را از بہار + چون بدانی رمز خندہ در شمار + صد ہزاران بلبل و قمری نوا + افگند اندر جہان بینوا + چونکہ برگ روے خود زرد و سیاہ + مے ببینی چون ندانی خشم شاہ + آفتاب شاہ در برج عتاب + میکند روہا سیہ ہمچون کباب + آن عطارد را ورقہا جانما ست + آن سپیدی وان سیہ میزان ماست + باز منشوری نویسد سرخ و سبز + تا رہند ارواح از سودا و عجز + سرخ و سبز افتاد نسخہ نوبہار + چون خط قوس قزح در اعتبار + اندرین معنی شنو تو قصہ + تا بیابی از معانی حصہ + رحمت صد تو بران بلقیس باد + کہ خدایش عقل صد مردہ بداد + المعنی تیرے ہی دل کا یہ جھبجھرا پردہ سیکڑون دہن سے تجھ پر ہنستا ہی اور جو ہمیں شگاف در رخنے ہین وہی شگافت دہن خندہ ہین کہ تجھی پر ہنستے ہین اور وہ اُستاد شاگرد سے کہتا ہی کہ اے کم از سگ تجکو میرے ساتھ وفا نہین ہی تو مجکو استاد مت پکڑ مجھ پر تیرا حال روشن ہی کسواسطے کہ جو کور دل ہوتے ہین وہی کور دل کو شاگرد کرتے ہین گیا مجھ سے تیری جان ور دان گو یاری نہین ہی کہ بے میرے تیر آب روان نہین ہوتا جیساکہ نسبت آنحضرت کے حضرت نظامی نے فرمایا ہی ع - ولی نعمت فرخ خواران خاک + اور حدیث قدسی لولاک لما خلقت الافلاک پس اے منافق تو آہن توڑ یعنے بیہودگی مین پڑا رہ آہن توڑنا بیہودگی کرنا میرا دل تو تیرے بخت کا کارگاہ ہی یعنے جتنے کارخانے تیرے بخت کے ہین سب اُسمین جاری ہین پھر اے بادرست اس کارگاہ کو کیا توڑتا ہی تیرے توڑنے کی کب ہی تو اُس استاد سے کہتا ہی کہ مین پوشیدہ آتش زنہ سے جو چقمق ہی آگ جھاڑتا ہون یعنے محبت و عقیدت رکھتا ہون یہ تیری حماقت ہی گیا ایک دل سے دوسرے دل کیطرف روزن نہین جس سے وہ تیرے قلب کو دیکھتا ہی چنانچہ اس روزن سے وہ تیری فکر دیکھتا ہی اور اس تیرے ذکر سے تیرے حال پر اُسکا دل گواہی دیتا ہی لیکن وہ از روے کرم کے تیرے سامنے کچھ مالش و سختی نہین کرتا جو کچھ کہتا ہی ہنس کے کہتا ہی اور نعم و ایجاب کے ساتھ اور وہ تیری مالش ظاہری کے لطف سے نہین ہنستا اور خوش ہوتا ہی بلکہ تیری سگالش در اندیشۂ باطنی پر ہنستا ہی پس تو جیسا خداع و مکر اُسکے ساتھ کر رہا ہی وہ تیرے ساتھ کرتا ہی آخر خداعی کا بدلا خداعی ہی ان المنافقین یخادعون اللہ وہو خادعہم بیشک منافق دھوکا دیتے ہین اللہ کو اور حال آنکہ وہ اُنکو دھوکا دینے والا ہی دوسرا مصرعہ ایک مثل ہی کہ اگر تو کسی کے کاسہ ماریگا کوزہ کھائیگا یہی سزا ہی اور اگر وہ تیرے ساتھ دلخوشی سے ہنستا تو لاکھون گل تجھ پر کھلتے اور تو متمتع ہوتا کسواسطے کہ جب دل اُسکا اپنا عمل رضا و خوشنودی مین کرے تو ایسا ہی جیسے آفتاب برج حمل مین گیا جس سے بہار و نہار دونون شگفتہ ہو جاتے ہین

اور شگوفہ اور سبزہ زار سب لوٹ پوٹ ہوتے ہین پھر جب تو خزان اور بہار کو نہین جانتا کہ خزان کیا ہی بہار کیا ہی تو تو اِس خندہ کے رمز کو جو ثمرات مین اثر رکھتا ہی کیا جانے لاکھون بلبلین اور قمریان اس جہان بے سامان مین نوا ڈالے ہوے ہین اور اس بینوا کو با نوا کر رکھا ہی تو جو برگ یعنے سامان اپنی صورت کا زرد و سیاہ دیکھتا ہی کہ زرد اور سیاہ رہ مون پھر کیسے خشم شاہ سے انجان بنا ہی جسوقت آفتاب شاہ کا برج عتاب مین آتا ہی تو صورتون کو سوختہ برشتہ کر کے کباب کر دیتا ہی پھر بیخوف کیون ہی اور اُس آفتاب کا جو عطارد ہی یعنے منشی جیسے عطارد منشی فلک ہی اُسکے ورق ہماری جانین ہین کہ کسی کو سپید لکھتا ہی کسی کو سیاہ یعنے کسی کو شقی کسی کو سعید کہ یہی ہماری ترازو ہی اسی کے موافق ہموزن کیے جاینگے پھر فرمان سرخ و سبز لکھتا ہی تو روحین سودا و عجز سے خلاص پائین تب جسکو یہ منشور سرخ و سبز ملا اُسکے لیے نو بہار کا نسخہ ہی جیسے سرخ و سبز خط قوس قزح کا اعتبار مین جسکو سب اچھا جانتے ہین اور علامت بارش کی سمجھتے ہین اب تو اسی معاملہ مین ایک نیا قصہ سُن تو معانی سے حصہ پائے یہ شعر تمہید اُس قصہ کی ہی رحمت تہ بہ تہ سیکڑون تہون کی خدا تعالی بلقیس پر نازل کرے جسکو خدا نے عقل سیکڑون مردون کی دی تھی ہرچند وہ زن تھین الخلاف شرح بحر العلوم مین بخت کو تخت اور شگوفہ سبزہ زار کے درمیان مین واو عطف برگ رد کو روح

قصہ تعظیم سلیمان کا جو دل مین بلقیس کے صورت حقیر ہدہد سے پیدا ہوئی

قولہ ہدہدے نامہ بیاورد و نشان ✤ از سلیمان چند حرفے با بیان ✤ خواند او آن نکتہاے باشمول ✤ وز حقارت ننگرید اندر رسول ✤ جسم ہدہد دید و جان عنقاش دید ✤ حس چو کفے دید و دل دریاش دید ✤ عقل با حس این طلسمات دو رنگ ✤ چون محمد با ابو جہلان بجنگ ✤ کافران دیدند احمد را بشر ✤ چون ندیدند از وی انشق القمر ✤ خاک زن بر دیدہ حس بین خویش ✤ دیدہ حس دشمن عقلست و کیش ✤ دیدہ حس را خدا اعماش خواند ✤ بت پرستش خواند ضد ماش خواند ✤ زانکہ او کف دید دریا را ندید ✤ زانکہ حالے دید و فردا را ندید ✤ خواجہ فردا و حالے پیش او ✤ او نمی بیند ز گنجے جز تسو ✤ ذرہ زان آفتاب آرد پیام ✤ آفتاب آن ذرہ را گردد غلام ✤ قطرۂ کز بحر وحدت شد سفیر ✤ ہفت بحر آن قطرہ را باشد اسیر ✤ گر کفے خاکے شود چالاک او ✤ پیش خاکش سر نہد افلاک او ✤ خاک آدم چونکہ شد چالاک حق ✤ پیش خاکش سر نہد املاک حق ✤ السماء انشقت آخر از چہ بود ✤ از یکے چشمے کہ ناگہ برگشود ✤ خاک اندر وی لشیند زیر آب ✤ خاک بین کز عرش بگذشت از شتاب ✤ آن لطافت پس بدان کز آب نیست ✤ جز عطاے مبدع وہاب نیست ✤ گر کند سفلے ہوا و نار را ✤ در ز گل او بگذراند خار را ✤ حاکمست او یفعل اللہ مایشا ✤ او ز عین درد انگیزد دوا ✤ گر ہوا و نار را سفلی کند ✤ تیرگی و دردے ثقلی کند ✤ در زمین و آب علوی کند ✤ راہ گردون را بپا مطوی کند ✤ نیست کس را از سہرہ تا گوید کہ چون ✤ بس جگرہا کاندرین رہ گشت خون ✤ پس یقین شد کہ تعز من تشا ✤

خاک کی را گفت پرہا بر کشا ٭ آتشی را گفت رو ابلیس شو ٭ زیر ہفتم خاک با ابلیس شو ٭ آدم خاکی برو تو بر سہا ٭
ای بلیس آتشی رو تا تری ٭ المغنی سہا بضم ایک ستارہ ہی باریک قریب بنات النعش کے منجملہ سہ ستارہ بنات کے
ایک ہدہد نامہ اور فرمان حضرت سلیمان سے لایا اگرچہ وہ چند حرف تھے لیکن تھے بڑے با بیان بلقیس نے وہ
باشمول جو بہت بہت باتون پر محیط دفرا گیرندہ تھے پڑھے اور قاصد کو گو ایک پرند مشت پر تھا حقارت سے نہ دیکھا
اُسکی آنکھ نے تو اُسکو ہدہد دیکھا مگر جان نے عنقا سمجھا حس نے جھاگ اور دل نے دریا جانا آیندہ مقولات
مولانا رح عقل ساتھ حس اس طلسمات دو رنگ یعنے دنیا کے ایسی لڑتی رہتی ہی جیسے حضرت محمد صلعم ابو جہلون سے
لڑتے رہے کافرون نے احمد کو بشر دیکھا اور انشقاق قمر کو نہ دیکھا کہ یہ مقدور بشر کا کب ہی تو اپنے دیدہ حس مین پر
خاک ڈال یہ دیدے حس مین تیرے عقل و دین کے دشمن ہین دیدہ حس کو خدا تعالی نے اعمی کہا ہی ای اندھا
جیساکہ فرمایا لہم اعین لا یبصرون بہا ترجمہ یہ کہ آنکھین تو انکی ہین مگر دیکھتے نہین ہین اور بت پرست انکو کہا جو کافر
ہوے ہماری ضد اس سبب سے کہ اُنھون نے جھاگ دیکھی دریا نہ دیکھا اور اس سبب سے کہ حال کو دیکھا فردا کو
نہ دیکھا جو خواجہ اور صاحب فردا کا ہی اور حال اُسکے سامنے ہی وہ اس حال کے گنج کو تسو بھر نہین دیکھتا نہ متوجہ
ہوتا ہی وہ ایسا ذرہ اس آفتاب حقیقی سے اپنے بام پر لایا ہی کہ یہ آفتاب اُس ذرہ کا ادنی غلام ہی کہ وہ نور معرفت
ہی ایک قطرہ اگر بحر وحدت کا کسی کا سفیر ہوا تو ساتون سمندر اُسکے اسیر و تابع ہوجاتے ہین اگر کوئی خاک اُسکی
راہ مین چالاک ہو تو اُس خاک کے سامنے افلاک سر ٹیکتے ہین خاک آدم کی جب راہ حق مین چالاک ہوتی ہی
ساری املاک حق یعنے ملکیت کی چیزین اُس خاک کے سامنے سجدہ کرتی ہین اذا السماء انشقت کو تو خیال کر کس
سبب سے تھا ایک آنکھ سے جو ناگاہ کھلی اور یہ انشقاق مراد شب معراج سے ہی اور ناگہ بہ کشود سے یہ مطلب کہ وہ آنکھ جو
کھلتے ہی آسمانونکو پھاڑتی چلی گئی خاک اس سبب سے کہ گادہی ہمیشہ پانی کے نیچے ہوتی ہی اور اُس خاک کو عبارت تن
مطہر آنحضرت سے ہی دیکھ کہ ادنی شتاب مین عرش کے پار ہوگئی تو یہ خیال مت کر کہ یہ لطافت ایسی ہی جسکی لطافت
متفق علیہ ہی نہین یہ عطا حضرت مبدع وہاب کی ہی اور وہ مبدع ایسا ہی کہ اگر ہوا و نار کو جو علوی ہین سفلی کردے
اور خار کا رتبہ گل سے بڑھادے تو حاکم ہی اپنے فعل کا مالک مختار جیساکہ تنزیل جلیل مین ہی یفعل اللہ ما یشاء اللہ
جو چاہتا ہی کرتا ہی اور وہ عین در دسے دوا پیدا کرتا ہی وہ اگر ہوا و نار کو سفلی کرے اور تیرگی و دردی اور ثقل والا انکو
مثل آب و خاک کے کردے اور خاک و آب کو علوی کردے اور آسمان کی راہ کو خاک کیطرح پاؤن سے طے کرائے تو کسی
کا زہرہ نہین جو چون کر سکے کہ ایسا کیون کیا اور بہت ایسا ہوچکا ہی کہ جگر اس راہ مین خون ہوے ہین اور
سوچ فکر مین پڑے ہین بس یقین ہوا کہ اُسکی شان تعز من تشاء و تذل من تشاء ہی جسکو چاہے عزت دے جسکو
چاہے ذلت دے خاکی سے کہدیا کہ تو پر کھول آتشی سے کہدیا جا تو ابلیس ہو اور اپنے مکر کے ساتھ ساتون طبق

جوزمین کا ہی اُسکے نیچے جا کہ مراد اسفل السافلین سے ہی آدم خاکی سے کہا تو سہا پر جا جو اشارت اعلی علیین سے ہی اور اہی ابلیس آتشی تو تحت الثریٰ کو جا بس یہی نار و ہوا کو سفلی کرنا اور آب و خاک کو علوی بنانا ہی قولہ چار طبع و علت اولی نیم * در تصرف دائما من باقیم * کار من بعلتست و مستقیم * نیست تقدیرم بعلت ای سقیم * عادت خود را بگردانم بوقت * این غبار از پیش بنشانم بوقت * بحر را گویم کہ ہین پرنار شو * گویم از آتش کہ رو گلزار شو * کوہ را گویم سبک شو ہمچو پشم * چرخ را گویم فرو رو پیش چشم * گویم ای خورشید مقرون شو بماہ * ہر دو را سازم چو دو ابر سیاہ * چشمۂ خورشید را سازیم خشک * چشمۂ خون را بفن سازیم مشک * آفتاب و مہ چو دو گاو سیاہ * یوغ بر گردن بہ بندد شان اله * المعنی یوغ بواو مجہول ہندی جوا جو بیلون کی گردن پر رکھتے ہین چار طبع آب آتش باد خاک کہ مادہ خلقت ہر شی کے ہین اور علت بھی چار ہین علت مادی علت فاعلی علت صوری علت غائی اور ان علتون مین علت غائی علت اولی ہی وجود مین اور آخر ہی ظہور مین مثلاً تخت کے بیٹھنے کا خیال جو علت غائی ہی اول پیدا ہوتا ہی اُسکے لیے مادہ اُسکا لکڑی وغیرہ پیدا کیا جاتا اور فاعل اُسکا جو بنانے والا ہی اور وہ علت کہ اُس مادہ اور اُس فاعل سے بصورت تخت کے صورت پکڑتی ہی یہی علت صوری ہی بس بیٹھنا اُسپر علت غائی جسکا خیال اِس سامان سے پہلے پیدا ہوا تھا الحاصل خدا تعالی اِس اربعہ عناصر اور علل اربع سے پاک ہی اور جو حکما علت اول اُسمین لگاتے ہین وہ اُس سے بھی پاک ہی اور کہتا ہی کہ مین باقی ہون جس سے سب علتین ختم ہو جاتی ہین اور میرا ہمیشہ تصرف ہر شی پر ہی میرا ہر کام بے علت کے ہی اور رہت درست ہین مین نے جو مقدر کر دیا ہی ای سقیم وہ بھی بے علت ہی کسی سبب سے بلا میری مرضی کے تغیر نہین ہو سکتا مین نے ہر شی کا ایک وقت مقرر کر دیا ہی اُسوقت مین اپنی عادت کو بدلونگا اور یہ غبار جو ما سوئے سے مراد ہی اپنے سامنے سے دبا دونگا دریا سے کہدونگا کہ خبردار ہو پرنار ہو جا اور آگ سے کہونگا جا تو گلزار ہو جا پہاڑ سے کہدونگا کہ مثل پشم کے سبک ہو جا اور چرخ سے کہونگا میری آنکھ کے سامنے سے فرو ہو جا خورشید سے کہونگا کہ تو اور ماہ دونون اکٹھے ہو جاؤ اور دونون کو مثل دو ابر سیاہ کے کر دونگا چشمۂ خورشید کو خشک کر دونگا اور خون کے چشمون کو اپنی صنعت سے مشک کر دونگا آفتاب و ماہتاب دونون ایسے ہو گئے جیسے دو بیل سیاہ اور اللہ تعالیٰ اُنکی گردن پر جوا رکھیگا

انکار کرنا فلسفی کا آیہ ان اصبح ماؤکم غورا فمن یاتیکم بماء معین

قولہ مقری میخواند از روے کتاب * ماؤکم غورا ز چشمہ بندم آب * آب را در غورہا پنہان کنم * چشمہا را خشک و خشکستان کنم * آب را در چشمہ کہ آرد دگر * جز من بمثیل با فضل و خطر * فلسفی منطقے مستہان * میگذشت از سوے مکتب آنزمان * چون شنید آیہ باواز بلند * گفت آریم آب را ما با کلند * ما بزخم بیل و تیزی تبر * آب را آریم از پستی زبر * شب بخفت و دید او یک شیر مرد * زد طپانچہ ہر دو چشمش کور کرد * گفت زین دو چشمہ چشم ای شقی *

باشہر نورے بیار ار صادقی * رو برجست دو چشمش کور دید * نور فائض از دو چشمش ناپدید * گر بنالیدی و مستغفر شدی * نور رفتہ از کرم ظاہر شدی * لیک استغفار ہم در دست نیست * ذوق توبہ نقل ہر سرمست نیست * زشتی اعمال و شومی جحود * راہ توبہ بر دل او بستہ بود * از نیاز و اعتقاد آن خلیل * گشت ممکن امر صعب مستحیل * ہمچنین بر عکس آن انکار مرد * مس کند زر را و صلحے را نبرد * دل بہ سختی ہمچو روے سنگ گشت * چون شگافد توبہ آنرا بہر کشت * چون شعیبی کو کہ تا او از دعا * بہر کشتن خاک سازد کوہ را * یا بدریوزہ مقوقس از رسول * سنگلاخے مزرعے شد باوصول * کہربائے مسخ آمد این دعا * خاک قابل را کند سنگ و حصا * ہر دلی را سجدہ ہم دستور نیست * مزد رحمت قسم ہر مزدور نیست * المعنی مقری بالضم و کسر را قرآن پڑھانے والا اور نابینا مادرزاد جولڑکون کو قرآن پڑھائے مستہان بالضم ذلیل و خوار مستحیل محال و ناممکن اور ایک حال سے دوسرے حال پر ہو جانیوالا مقوقس بضم میم و فتح ہر دو قاف لقب حاکم مصر کہ ترسا تھا اور پھر آنحضرت پر ایمان لایا ایک بینا یا نابینا قرآن پڑھانے والا قرآن کی یہ آیت ان اصبح ماءکم غوراً فمن یاتیکم بماء معین یعنے اگر پانی تمہارا پستی زمین میں چلا جائے تو کون تمہارے واسطے ماء معین لاسکتا ہی پڑھاتا تھا اور ماء معین آب ظاہر و صاف یعنے ہم اگر چشمون سے پانی بند کردین اور عمق زمین مین چھپا دین اور چشمون کو خشک و خشکستان کردین تو پھر کون ہی جو پانی کو چشمون مین لاسکے سوا مجھ ہمثل اور بافضل و خطر کے آیک فلسفی منطقی خوار ذلیل کہ گویا یہ اسکی نسبت دعاے بد ہی اسوقت اس مکتب کیطرف ہو کے کہین جاتا تھا جب اسنے یہ آیت سنی باآواز بلند کہا کہ ہم پانی کو کسی پھاوڑہ کے زور اور بیل کے زخم اور تبر کی تیزی سے پستی سے اوپر لے آئینگے رات کو وہ فلسفی سویا اور خواب مین ایک شیر مرد کو دیکھا کہ اسنے ایک طمانچہ مار کے دونون آنکھین اسکی اندھی کردین اور کہا کہ اے شقی اگر سچا ہی تو لے اِن دونون چشمہ چشم کا نور تو تبر سے لے آ دن ہوا اور یہ اُٹھا تو اپنی دونون آنکھین اندھی دیکھین اور وہ نور جو فیض پہونچانیوالا تھا ناپید ہو گیا آپ فرماتے ہین کہ اگر وہ شقی خدا تعالی کے سامنے روتا اور توبہ کرتا تو اُسکے کرم سے وہ نور رفتہ اسکا پھر ظاہر ہوتا لیکن توبہ کیسے کرے کہ توبہ بھی تو اپنے اختیار مین نہین اور جو لذت توبہ کی ہی وہ گزک ہر سرمست کی نہین اُسکے اعمال کی زشتی اور شامت جحود نے توبہ کی راہ اُسکے دل پر بند کردی تھی دیکھو حضرت خلیل کے نیاز و اعتقاد سے کیسا امر صعب و محال ناممکن اُنپر ممکن ہو گیا کہ آگ گلزار ہو گئی ایسے ہی اسکے بر عکس جو کوئی عجز نیاز سے انکار کرے اُسکے زر کو مس اور صلح کو لڑائی کر دیتا ہی دل تو سختی کے سبب سے مثل روے سنگ کے ہو گیا پھر توبہ اُسکو اپنی کشت ڈبونے کے لیے کیسے پھاڑے اور کیسے تخم ریزی کرے آپ شعیب جیسا شخص کہان ہی کہ وہ اپنی دعا سے پہاڑ کو کھیتی کیواسطے خاک بنادے جیسا کہ اُنکی دعا سے پہاڑ قابل زراعت ہو گیا تھا یا آنحضرت جیسا کون جو حسب دریوزہ والتماس مقوقس کے ایک سنگلاخ کو مزرعہ باوصول کردے دعا کیا چیز ہی ایک کہربا مسخ کی ہی کہ جو صورت پہلے اُسکی

ہوتی ہی اُس صورت سے اُسکو کھینچ کے دوسری صورت کر دیتی ہی مثلاً خاک قابل زراعت کو پتھر اور سنگریزے
بنادے اور ہر دلکو سجدہ بھی دستور اور معمولی بات نہین ہی کہ سجدہ طاعت و انقیاد کا بجالائے اِس سبب سے
رحمت کی مزد قسم ہر مزدور کی نہین ہی انخلاف شرح بحرالعلوم مین چونکہ بشنید آیہ آواز بلند لکھا ہی مین نے اسکو یون
بنایا ہی چون شنید آیہ بآواز بلند اور از بہر کشت کو آنرا بہر نست قولہ مین بہ پشتی آن مکن جرم وگناہ + کہ گفتم
توبہ در آیم در پناہ + می بباید تاب وآبے توبہ را + شرط شد برق وسحابی توبہ را + آتش وآبے بباید میوہ را + واجب
آمد ابر و برق این شیوہ را + تا نباشد برق دل زاب دو چشم + کے نشیند آتش تہدید و خشم + تا نباشد گریۂ ابر لطف
تا نباشد خندۂ برق ای پسر + کے بروید سبزۂ ذوق وصال + کے بجوشد چشمہا ز آب زلال + کے گلستان راز گوید
با چمن + کے بنفشہ عہد بندد با سمن + کے چنارے کف کشاید در دعا + کے درختے بر فشاند میوہ را + کے شگوفہ
آستین برفشار + برفشاندن گیرد ایام بہار + کے فروزد لالہ را رخ ہمچو خون + کے گل از کیسہ برآرد زر برون +
کے بیاید بلبل وگل بو کند + کے چو طالب فاختہ کو کو کند + کے بگوید لک لک آن لک لک بجان + لک چہ باشد
ملک لک یا مستعان + کے نماید خاک اسرار ضمیر + کے شود چون آسمان بستان منیر + از کجا آوردہ اند این حلہا
من کریم من رحیم کلہا + آن لطافتہا نشان شاہدیست + کہ ہر ساعت دو صد جانش فدیست + آن شود شاد از
نشان کو دید شاہ + چون ندید او را نباشد انتباہ + روح آنکس کو بہنگام الست + دید رب خویش و شد بیخویش و
مست + او شناسد بوے مے کو می خورد + چون نخورد او می چہ داند بوے کرد + زانکہ حکمت ہمچو ناقہ ضالہ است +
ہمچو دلالان شہان را دالہ است + تو بہ بینی خواب در یک خوش لقا + کو دہد وعدہ و نشانے مرترا + کہ مراد تو شود
اینک نشان + کہ بہ پیش آید ترا فردا فلان + یک نشانے آنکہ او باشد سوار + یک نشانی کہ ترا گیرد کنار + یک
نشانے کہ بخندد پیش تو + یک نشان کہ دست بندد پیش تو + یک نشانے آنکہ اینخواب از ہوس + چون شود فردا
نگوئی پیش کس + زان نشان با والد یحیی بگفت + کہ نیائی تا سہ روز اصلا بگفت + تا سہ شب خامش کن از نیک و
بدت + این نشان باید کہ یحیی آیدت + دم مزن سہ روز اندر گفتگو + کہ سکوت ست آیت مقصود تو + ہین میاور
این نشانرا تو بہ گفت + این سخن را دار اندر دل نہفت + المعنی مطر نفیتین ابر بارندہ بو کردن سونگھنا فرماتے
ہین خبر دار اس پشتی وقوت پر گناہ مت کر کہ جب توبہ کرونگا خدا کے امن و پناہ مین داخل ہو جاؤنگا توبہ کے
لیے آب و تاب ضرور ہو اہی گریہ چشم و سوز دل کہ یہی برق و سحاب توبہ کے ہین میوہ کو نہین دیکھا آتش و آب
دونون درکار ہوتے ہین اس شیوہ کے واسطے ابر و برق دونون واجب ہین یعنے توبہ کو جبتک کہ برق دلکی
نہو یعنے سوز و درد صرف آب دو چشم سے آتش تہدید و خشم کی نہین دب سکتی دیکھو تو جب تک گریہ ابر بارندہ کا نہ ہو
اور جبتک خندہ برق کا نہو تو اہی کب سبزہ لذت وصال کا جمے اور کب چشمے آب زلال سے جوش زن ہون

ذوق وصال سے یہ مراد کہ ہر کسی کو ذوق ولذت اُسکے وصال ودید کا ہو کب گلستان اپنا راز کہ مراد سبزہ وگل سے ہی چمن سے کہے اور کب بنفشہ سمن کے ساتھ عہد کرے اور یہ دونون چمن مین ایک ہی جگہ ہوتے ہین کب چنار ہاتھ دعا کے پھیلائے اور کب درخت میوہ افشانی کرے کب شگوفہ کہ میوہ کے پھول کو کہتے ہین آستین پر نثار جو میوہ ہی ایام بہار پر بُورنے لگے کب لالہ اپنے رخ کو مثل خون کے سرخ کرے اور کب گل اپنے کیسہ سے زر نکالے اور زر گل زیرہ اُسکا جو کھل جانے سے ظاہر ہو جاتا ہی کب بلبل باغ مین آئے اور کب گل مین بو پیدا ہوئے اور کب طالب کیطرح فاختہ کو کو کرے آور کب لکلک لک لک اپنے تہ جان سے کہے کہ اِس لک سے یہ مراد ہی ملک لک یا مستعان ای ملک خاص تیرے ہی واسطے ہی ای مستعان کب خاک اپنا ضمیر دل کا ظاہر کرے کہ ہر شئی زمین کی ٹہری چھپی بارش سے جم اُٹھتی ہی اور کب باغ آسمان منیر کے مانند ہووے ای سبز یہ سب نباتات جو لباس جنتی پہنے ہین کہان سے لائے ہین کل کریم رحیم سے پایا ہی پس یہ لطافتین کہ انمین ہین یہی نشان ایک گواہ صادق ہین جن لطافتون پر ہر ساعت مین سیکڑون جانین فدا ہوتی ہین وہ شخص شاہ کا نشان دیکھکر شاد ہوتا ہی جس نے شاہ کو دیکھا ہی اور جسنے شاہ کو نہین دیکھا اُسکو آگاہی نہین ہوتی وہ کیا جانے اور وہ دیکھنے والی اُس شخص کی روح ہی جسنے الست کے وقت اپنے رب کو دیکھا ہی اور بیخود ومست ہو گئی ہی ظاہر ہی کہ شراب کی بو وہی جانتا ہی جسنے شراب پی ہی اور جس نے نہین پی ہی وہ اُسکی بو کو کیا سونگھ سکے اِس سبب سے ہی کہ حکمت ناقہ ضالہ مومن کا ہی اور دلالون کی طرح ای مثل راہبرون کے بادشاہون کا راہبر توضیح اسکی یہ کہ حدیث شریف مین ہی الحکمۃ ناقۃ ضالۃ المومن حکمت ناقہ بھکا ہوا مومن کا ہی پس حکمت جو معرفت اور شناخت حضرت رب العزت کی ہی ہنگام الست مومنون کو عطا ہوئی اور عالم وجود مین آئی تو وہ ناقہ بہک گیا کہ پھر مومنون کو ملگیا اور ایسا ہو گیا جیسا دلال لوگ راہون مین بادشاہون کے راہبر ہوتے ہین اب ابیات مابعد تمثیل ہین اُس شخص پر جسنے ہنگام الست اپنے رب کو دیکھا اور علامت ونشان اُسکے جانے مثلاً تو خواب مین کسی خوش لقا کو دیکھے اور وہ خوش لقا تجکو وعدے اور پتے دے کہ تیرے حصول مراد کے یہ نشان ہین کہ کل کو تیرے سامنے فلان شخص آئیگا ایک نشان اُسکا یہ ہی کہ وہ سوار ہوگا اور ایک نشان یہ کہ تجکو آغوش مین لیگا ایک یہ نشان یہ کہ تیرے سامنے ہنسیگا ایک نشان یہ کہ تیرے سامنے ہاتھ باندھیگا جو مراد بندگی واطاعت سے ہی ایک نشان یہ کہ جب فردا ہوگا تو تو اس خواب کو از روے ہوس کے کسی سے نہ کہ سکیگا اور یہ نشان اُس قسم کا ہی جو والد یحییٰ سے کہا کہ تو تین روز ہرگز بات نہ کر سکیگا آب ضمناً ذکر حضرت زکریا کا ہی کہ تین شب اپنے نیک بد سے خاموش کر یہی نشان تیرے واسطے ہی کہ یحییٰ تیرے لیے آئے جیسا کہ فرمایا ان آیتک ان لا تکلم الناس ثلثۃ ایام الا رمزا بیشک نشان تیرا یہ ہی کہ تو تین روز تک لوگون سے بات نہ کر سکیگا مگر باشارت اور قوت تکلم نہ رہیگی تفصیل اِسکی یہ حضرت زکریا نے

دعا کی کہ ای پروردگار میرے مجکو ذریتہ طیبہ عطا کر فرشتہ نے ندا کی کہ مین بشارت دیتا ہون تمکو یحیی کی کہ وہ سید ہی اور نبی انھون نے کہا کہ میرے لڑکا کہان سے ہوگا کہ مین نہایت بوڑھا ہون اور بی بی میری بانجھ فرشتے نے کہا اللہ مختار ہی جو چاہتا ہی وہ کرتا ہی کہا اسکی کوئی نشانی کہا تین دن تم سے بات نہو سکیگی مگر باشارت یہی نشان ہی چنانچہ سابق فرماتے ہین کہ تین دن گفتگو نہ کرنا کہ یہی سکوت آیت منصور تیرے واسطے ہی خبردار اس نشان کو کسی سے مت کہنا اپنے ہی دل مین پوشیدہ رکھنا قولہ این نشانہا گو بدش ہمچون شکر ✤ این چہ باشد صد نشانہاے دگر ✤ این نشان آن بود کان ملک وجاہ ✤ گر ہمیجوئی بیابی از الٰہ ✤ آنکہ میگرئی بشبہاے دراز ✤ وانکہ میسوزے سحرگہ در نیاز ✤ آنکہ بے آن روز تو تاریک شد ✤ ہمچو دوکے گردنت باریک شد ✤ آنکہ دادی انچہ داری در زکوٰۃ ✤ چون زکات پاک باران بر جہات ✤ رختہا دادی وخواب ورنگ رو ✤ سرفدی کردی وگشتی ہمچو مو ✤ چند در آتش نشستی ہمچو عود ✤ چند پیش تیغ رفتی ہمچو خود ✤ زین چنین بیچارگیہا صد ہزار ✤ خوے عشاق ست ناید در شمار ✤ چونکہ اندر خواب دیدی حالہا ✤ آنکہ بودی آرزو ویش سالہا ✤ چونکہ شب آن خواب دیدی روز شد ✤ از امید آن دولت پیروز شد ✤ چشم گردان کردہ بر چپ و راست ✤ کان نشان وآن علامتہا کجاست ✤ بر مثال برگ میلرزی کہ واے ✤ گر رود روز ونشان ناید بجاے ✤ میدوی در کو و بازار وسرا ✤ چون کسے کو گم کند گوسالہ را ✤ خواجہ خیرست این دوا دو چیستت ✤ گم شدہ اینجا کہ داری کیستت ✤ گوئیش خیرست لیک این خیر من ✤ کس نشاید کہ بداند غیر من ✤ گر بگویم زین نشانم فوت شد ✤ چون نشان شد فوت وقت موت شد ✤ بنگری در روے ہر مردم سوار ✤ گویدت منگر مرا دیوانہ وار ✤ گوئیش من صاحبی گم کردہ ام ✤ رو بجست وجوے او آوردہ ام ✤ دولتت پایندہ بادا ای سوار ✤ رحم کن بر عاشقان معذور دار ✤ چون طلب کردی بجد آید نظر ✤ جد خطا نکند چنین آمد خبر ✤ ناگہان آمد سوارے نیکبخت ✤ پس گرفت اندر کنارت سخت سخت ✤ تو شدی بیہوش وافتادی ز طاق ✤ بیخبر گفت اینت سالوس ونفاق ✤ او چہ می بیند درو این شور چیست ✤ او نداند کان نشان وصل کیست ✤ این نشان در حق او باشد کہ دید ✤ آن دگر را کے نشان آید پدید ✤ ہر زمان کزوے نشانے میرسد ✤ شخص را جانے بجانے میرسد ✤ ماہی بیچارہ را پیش آمد آب ✤ این نشانہا تلک آیات الکتاب ✤ پس نشانہا کہ اندر انبیاست ✤ خاص آن جانرا بود کو آشناست ✤ المعنی جد بالکسر کوشش فرماتے ہین ایسے نشان جیسا ہمنے ضمنا ذکر حضرت زکریا کا کیا ہی تا تا ہی کہ مثل شکر کے شیرین ہوتے ہین اور یہی ایک نشان کیا سیکڑون نشان اور یہ نشان اسکے ہوتے ہین کہ اگر ملک وجاہ خداتعالے سے ڈھونڈھتا ہی تو پائیگا اور وہ کہ شبہاے دراز مین تو روتا ہی اور وہ کہ سوز وگداز سے تو اُسکے سامنے عجز و نیاز کرتا ہی اور وہ کہ بے اُسکے تیرا دن تاریک ہوجاے یعنے بڑی مصیبت مین پڑے اور اُسکے غم مین گھل گھل کے گردن تیری تکلا کیطرح باریک ہوگئی اور وہ کہ جو کچھ رکھتا ہی تونے زکوۃ مین دیدیا یعنے اُسکی راہ مین

جیسے زکوۃ پاک باران کی ہر سمت وجہات پر ہوتی ہی اور جو کچھ اسباب خواب کا رکھتا ہی وہ بھی دیدیا بلکہ خواب رنگ بھی اور سر فدا کیا اور بال سا باریک ہو گیا اور کتنا ہی آگ مین عود کے مثل بیٹھا یعنے جلتا بھفتا رہا اور کتنا ہی خود کے مانند تیغ کے سامنے گیا کہ مرادمرنے پر آمادہ ہونے سے ہی اس قسم کی بیچارگیان لاکھون ہین کہ خوے پسندیدہ عشاق کی ہی جو شمار مین نہین آتین آپ پھر اسی مثال کیطرف جو شعر تو بہ بینی خواب در ابتدا مین شروع کی تھی متوجہ ہوے یعنے جب تونے خواب مین وہ حال دیکھے جنکی تجکو برسون سے آرزو تھی بس جب تونے رات مین تو یہ خواب دیکھے اور اب دن ہوا اور اس امید سے دل تیرا فتحمند وخوش ہوا لہذا اسی خیال سے داہین باہین آنکھین پھیر پھیر کے دیکھ رہا ہی کہ وہ نشان وعلامت جو خواب مین دیکھے تھے کہان ہین آمد برگ درخت کے مثل لرز رہا ہی کہ افسوس ایسا نہو دن گذر جاے اور نشان ظاہر نہوئے اب تو گھبرا کے گلی کوچہ مین اور سامنے دوڑتا ہی ایسا جیسے کسی کا بچھڑا گم ہو جاے اور وہ اسکو ڈھونڈھتا پھرے لوگ پوچھتے ہین ای خواجہ خیر ہی یہ دوادو تجکو کیون ہی تیرا ایمان کیا گم گیا ہی بتا تو وہ کون ہی تو اس سے کہتا ہی خیر تو ہی لیکن میری اس خبر کو کوئی اس لائق نہین کہ سوا میرے جانے اگر مین کہتا ہون تو یہ جان لو کہ نشان میرا فوت ہوا اور جب نشان فوت ہوا تو وقت موت کا ہوا مطلب یہ اگر کہو نگا مر جاؤنگا اور جسکو سوار دیکھتا ہی تو اسکا منھ تکتا ہی اور وہ تجھ سے کہتا ہی کہ دیوانون کے مثل مجکو کیون تکتا ہی تو اس سے کہتا ہی مین نے اپنے صاحب کو کھویا ہی اسکی جستجو کیطرف متوجہ ہوا ہون ای سوار خدا تیرا دولت واقبال ہمیشہ رکھے مین عاشق ہون اور عاشق قابل رحم ہوتے ہین تو بھی مجکو معاف ومعذور رکھو آپ فرماتے ہین حدیث شریف ہی من جد فوجد جس نے کوشش کی پایا تو نے بھی بہت دوادوش کی تھی تیری دوادوش بھی خطا نہ گئی ناگہان ایک سوار نیکبخت آیا اور تجکو اپنے کنار مین اسنے خوب دبایا تو تو بیہوش ہو گیا اور اپنے جامہ سے نکلگیا کسواسطے کہ طاق ایک قسم جامہ نیمہ دار کو بھی کہتے ہین جو بصورت جبہ کے ہوتا ہی بیخبر نے جو دیکھا تو کہا کیا کہتا ہی یہ تو عجب ہی مکر ونفاق ہی اس بیخبر کو اسمین کیا سوجھے کہ اسمین یہ شور کیسا ہی اور وہ کیا جانے کہ یہ نشان کسکے وصل کا ہی یہ نشان تو اسکے حق مین ہوتا ہی جسنے ہنگام الست مین اسکو دیکھا ہی اور یہ چاشنی چکھی ہی دوسرے پر یہ نشان کب ظاہر ہوتا ہی اور حال یہ ہی کہ جسوقت اس سے کوئی نشان پوچھتا ہی یہ وجود ایک حال سے دوسرے حال پر ہو جاتا ہی بیچارہ کہ آب سے جدا پھڑکتی تڑپتی ہی اور اسکے سامنے پانی آگیا وہ اسکو دریا سے سمجھتی ہی ایسے ہی اس عاشق کے سامنے جو یہ نشانیان آتی ہین یہ انکو تلک آیات الکتاب جانتا ہی کہ اسی کتاب کی تو آیتین ہین بس جو نشانیان اسکی کہ انبیا مین ہین خاص وہ اسی جان کے واسطے ہین جو آشنا ہی ہر کسی کے واسطے نہین الخلاف شرح بحرالعلوم مین این نیک وبد لکھا ہی میری سمجھ مین یہ راز ہی اور کہ ہمچو سے گہ ہمچو سے روز تاریک کے درمیان مین تو اور بطاق زطاق اور بیخبر گفت سکے آسکے اینت بلا واو اور میر سید میر سد قولہ این سخن ناقص بماند وبیقرار شد دل ندارم بیدلم معذور دار

ذرہ ہا را کے تواند کس شمرد * خاصہ آنکو عشق از وے عقل برد * میشمارم برگہاے باغ را * میشمارم بانگ کبک و
زاغ را * در شمار اندر نیاید لیک من * میشمارم بہر رشد ای ممتحن * نحس کیوان یا که سعد مشتری * ناید اندر حصر گرچہ
بشمری * لیک ہم بعضے ازین ہر دو اثر * شرح باید کرد بہر نفع و ضر * تا شود معلوم آثار قضا * شمہ مر اہل سعد و نحس
را * طالع آنکس که باشد مشتری * شاد گردد از نشاط و سروری * وانکه را طالع زحل از ہر شرور * احتیاطش
لازم آمد در امور * گر نگویم آن زحل استارہ را * ز آتشے سوزد مر آن بیچارہ را * بس کن ای بیہودہ تا زان آفتاب
آتشے ناید بیکبارہ تباب * انچه بر دارد بدان مشغول شو * وز دگر گفتارہا معزول شو * جنبش اختر نیاید جز عقیم * بر
ندارد جز که آن لطف رحیم * اذکروا اللہ شاہ ما دستور داد * اندر آتش دید ما را نور داد * گفت اگرچہ پاکم از ذکر شما *
نیست لائق مر مرا تصویرہا * لیک ہرگز مست تصویر و خیال * در نیابد ذات ما را بیمثال * ذکر جسمانہ خیال ناقص ست
وصف شاہانہ ازانہا خالص ست * شاہ را گوید کسے جولاہ نیست * این چہ مدح ست این مگر آگاہ نیست *
المعنی یعنے یہ جو ہم نے کہا کہ انبیا میں بہت نشانیاں ہوتی ہیں اور آنکو وہ جان جانتی ہے جو آشنا ہے یہ ذکر ویسے ہی
ناقص اور بیقرار رہگیا کہ چاہتا تھا میں بیان کیا جاؤن لیکن کیا کرون میرا دل ہی مجھ میں نہیں میں بیدل ہون
مجکو معاف و معذور رکھ بھلا ذرون کو کوئی گن سکتا ہے جو بیشمار ہین خصوص وہ شخص جسکی عقل عشق نے
چھین لی ہو وہ کیسے گن سکے مین تو پتے باغ کے شمار کرتا ہون اور آواز کبک و زاغ کی اگرچہ یہ بھی شمار مین
آنے کی چیز نہین ہے لیکن مین انکو گنتا ہون تا که راہ راست پر آجاؤن اور راہ مجکو ملجاے جیسے دیوانے کو سیر
باغ سے افاقہ ہوتا ہے اور اے ممتحن تونے اسکا امتحان کیا ہے تجھی سے یہ بات کہتا ہون کہ تو جانتا ہے ایسے ہی نحوست
کیوان اور سعادت مشتری کی ہے کہ اگر دونون کو کوئی گنے تو یہ بھی کسی کے حصر مین آنے کی نہین ہین لیکن ان
دونون کے بعض اثر کی شرح کرنا چاہیے تا که نفع و ضرر انکا معلوم ہو اور ایک شمہ آثار قضا سے اُن لوگون کو جو
اہل سعد و نحس ہین یعنے اِنکی سعادت نحوست کو مانتے ہین ظاہر ہو چنانچہ طالع جسکا مشتری ہوتا ہے وہ نشاط
و سرور سے خوش رہتا ہے اور جسکا طالع زحل ہے اُسکو جملہ شرور سے ہر امور مین احتیاط لازم آتی ہے اب اگر
اس زحل ستارہ والے سے نہ کہون تو ایک آگ خاص اِس بیچارے کو جلادے بھڑکتے ہین بس کر اے بیہودہ
تو اس زحل والے کو آگ سے بچانا چاہتا ہے کہین اُس آفتاب سے یکبارگی آگ نہ بھڑک اُٹھے اور زحل
اور زحل والے اور سب کو جلادے جیسے اِس آفتاب ظاہر کی آگ بھڑکنے سے نہ زحل نظر آتا ہے نہ مشتری نہ کر
آگ مرضی آفتاب حقیقی کی تجکو چاہیے کہ اسکو چھوڑ اور جس بات مین کوئی پھل اور نتیجہ ہو اُس سے مشغول ہو
اور اور سب باتون سے بیکار و معزول ہو جا جنبش اختر کی سب بانجھ ہین اُن سے کچھ پیدا نہین ہو سکتا اور
کوئی جنبش سواے لطف اُس رحیم کے نتیجہ بخش نہین جو کچھ ہے اُسکا لطف ہے ہمارے پادشاہ یعنی خدا تعالے

نے ہمکو قاعدہ اور طریقہ اذکروا اللہ ذکراً کثیراً کا یعنے ذکر کرو اللہ کا ذکر کرنا بہت ہی بہت بتایا ہی اور اسی مین اُس نے
آنکھون کو نور بخشا ہی اور فرمایا اگرچہ تمھارے ذکر سے پاک ہون اور میرے لائق کوئی تصویرین نہین ہین جملہ تصورات
سے مبرا ہون لیکن جو مست تصویر وخیال کا ہی وہ ہماری ذات کو بمثال کے نہین پا سکتا لیکن ذکر جسمانہ خیال ناقص
ہی اور وصف شاہانہ اِن سب سے خالص ہی اب اگر کوئی بادشاہ کو کہے کہ جولاہ نہین ہی تو بھلا یہ کیا مدح ہی بلکہ یہ شخص
شاہ سے آگاہ نہین ہی جیسی کچھ شان وشوکت ہی اسکو خیال کرے الخلاف شرح بحر العلوم مین زا تشنے سوز دمین
یا نہین لکھی ہی اور اندر آتش کو اندر آتش اور نیاید کو در نیاید لکھا ہی

مناجات کرنا چرواہے کا ساتھ حق تعالی کے زمانہ موسی علیہ السلام مین

قولہ دید موسی یک شبانے را براہ ٭ کو ہمیگفت ای خدا وای آلہ ٭ تو کجائی تا شوم من چاکرت ٭ چارقت دوزم کنم شانہ سرت ٭ ای خدا اے من فدایت جان من ٭ جملہ فرزندان وخان ومان من ٭ تو کجائی تا سرت شانہ کنم ٭ چارقت را دوزم وبخیہ زنم ٭ جامہ ات دوزم شپشہایت کشم ٭ شیر پیشت آورم ای محتشم ٭ ور ترا بیماریے آید بہ پیش ٭ من ترا غمخوار باشم ہمچو خویش ٭ دستکت بوسم بمالم پایکت ٭ وقت خواب آید بروبم جایکت ٭ گر بہ بینم خانہ ات را من دوام ٭ روغن و شربت بیارم صبح وشام ٭ ہم پنیر ونانہائے روغنین ٭ خمرہا جغراتہائے نازنین ٭ سازم وآرم بہ پیشت صبح وشام ٭ از من آوردن ز تو خوردن طعام ٭ ای فدائے تو ہمہ بزہائے من ٭ ای بیادت ہی ہی وہیہائے من ٭ زین نمط بیہودہ میگفت آن شبان ٭ گفت موسی با کیستت ای فلان ٭ گفت با آنکس کہ مارا آفرید ٭ این زمین وچرخ ازو آمد پدید ٭ گفت موسی ہائے خیرہ سر شدی ٭ خود مسلمان نا شدہ کافر شدی ٭ اینچہ ژاژ ست اینچہ کفر ست وفشار ٭ پنبۂ اندر دہان خود فشار ٭ گند کفر تو جہان را گندہ کرد ٭ کفر تو دیبای دین را ژندہ کرد ٭ چارق وپاتابہ لائق مر ترا ست ٭ آفتابے را چنینہا کے رواست ٭ گر نہ بندی زین سخن تو حلق را ٭ آتشے آید بسوزد خلق را ٭ آتشے گر نامدست این دود چیست ٭ جان سیہ گشت وروان مردود چیست ٭ گر ہمیدانی کہ یزدان داور ست ٭ ژاژ وگستاخی ترا چون باور ست ٭ دوستی بیخرد چون دشمنی ست ٭ حق تعالی زین چنین خدمت غنی ست ٭ باکہ میگوئی تو این با عم وخال ٭ جسم وحاجت در صفات ذوالجلال ٭ شیر او نوشد کہ در نشو ونماست ٭ چارق او پوشد کہ او محتاج پاست ٭ ور برائے بندہ است این گفتگو ٭ آنکہ حق گفت او منست ومن خود او ٭ المعنی چارق بضم را نوعے از کفش صحرائیان سپش ہندی جون فشار بفتم ہذیان وبیہودہ ودشنام اوپر جو فرمایا ہی وصف شاہانہ خالص ہی اور ذکر جسمانہ خیال خیال ناقص مطابق اُسی کے یہ نقل شبان کی ایراد فرمائی ہی کہ حضرت موسی چلے جاتے تھے ایک شبان کو اُنھون نے راہ مین دیکھا کہ وہ کہتا تھا ای خدا اور ای معبود تو کہان ہی تا مین تیرا خادم ہون تیری جوتیان سیون تیرے سر مین کنگھا کرون اے میرے خدا میری جان تجھ پر فدا ہو اور میرے بچے اور

سارا گھر بار میرا تو کہان ہی کہ تیرے کنگھی کرون اور تیری جوتیان بخیہ لگا لگا کے سیون تیرے کپڑے سیون تیری
جوئین دیکھون اور اے محتشم میرے تیرے آگے دودھ لا کے رکھون اگر تجکو کوئی بیماری پیش آئے مین تیرا ایسا غمخوار
ہون جیسے کوئی اپنا اپنے کا ہوتا ہی تیرے پیارے پیارے ہاتھ چومون اور تیرے نرم نرم پانون دباؤن اور تیری
اچھی جگہ سونے کے وقت جھاڑ کے صاف کرون اگر تیرا گھر دیکھ لون تو صبح شام ہمیشہ تیرے واسطے روغن اور
شربت لایا کرون اور پنیر اور روغنی روٹیان اور شرابین اور دہی اے نازنین یہ سب تیار کرون اور صبح شام تیرے
سامنے لاؤن میرا کام تو انکا حاضر کرنا ہو اور تیرا کام کھانا اے خدا سارے بز و میش میرے تجہ پر قربان تیرے ہی
واسطے اور تیری ہی یاد مین یہ میری ساری ہی ہی اور ہیہاے ہی اے شور و فریاد غرض اسی قسم سے وہ شبان بیہودہ بکتا
تھا حضرت موسی نے سن کے پوچھا اے فلان یہ کس سے تو مشغول ہی کہا اس سے کہ جسنے ہمکو پیدا کیا اور یہ زمین اور
آسمان اس سے ظاہر ہوے حضرت موسی نے کہا ہاے تو دیوانہ اور بیہودہ ہو گیا مسلمان ہی نہونے پایا تھا کہ کافر
ہو گیا یعنے نرا کافر ہی یہ جو بکتا ہی کیسی بڑی بیہودگی اور کفر و ہذیان ہی اس کہنے سے منہ بند کر روئی منہ مین ٹھونس لے
تیری اس کفر کی بدبو نے جہان کو گندہ کر دیا اور دنیا و دین دونون کو خراب کیا تیرے کفر سے دونون خرابی مین پڑے
چارق اور پاتابہ یہ چیزین تیرے لائق ہین آفتاب کو ایسی چیزین کیا درکار اگر اس بات سے تو اپنا حلق نہ بند کریگا
تو انکی شامت سے ایسی ایک آگ آسمان سے آئیگی کہ تمام مخلوق کو جلا دیگی اور تیرے اوپر تو آگ آگئی ورنہ یہ دھوان
جو تیری تیرہ و تاریک باتین ہین کیون ہین اور تیری جان سیاہ و مردود کیون ہو گئی اسلیے کہ جب جانتا ہی کہ خدا حاکم
ہی تو یہ بیہودگی و گستاخی تیری کیون مددگار ہوتی سچ کہا ہی احمق کی دوستی مثل دشمنی کے ہی اللہ تعالی ایسی خدمتون
سے بے پروا ہی تو یہ کس سے کہہ رہا ہی کیا اپنے چچا اور مامون سے کہتا ہی جو جسم و حاجت کو صفات ذو الجلال مین
لگا رہا ہی کہان یہ صفات کہان اسکی ذات دودھ تو وہ پیتا ہی جو ابھی نشو و نما مین ہی یعنے بچہ اور چارق وہ
پہنتا ہی جو محتاج پانون کا ہی یہ جو تو کہہ رہا ہی یہ سب باتین بندہ کے واسطے ہین اور جو حق تعالے نے فرمایا ہی
کہ وہ مین ہون اور مین خود وہ ہون یعنے بندہ سے ایسا متحد ہون یہ دوسری بات ہی جسکا بیان آئندہ ہی
انخلاف شرح بحر العلوم مین گر ننیدے کو گر بندے لکھا ہی اور یاد رکو باور قولہ آنکہ گفت انی مرضت لم تعد من
شدم رنجور او تنہا نشد ❊ آنکہ بے یسمع و بے یبصر شدہ است ❊ در حق آن بندہ این ہم بیہدہ است ❊ بے ادب گفتن
سخن با خاص حق ❊ دل بمیراند سیہ دارد ورق ❊ گر تو مردے را بخوانی فاطمہ ❊ گرچہ یک جنسند مرد و زن ہمہ ❊ قصد خون
تو کند تا ممکن ست ❊ گرچہ خوش خوی و حلیم و مومنست ❊ فاطمہ مدحست در حق زنان ❊ مرد را گوئی بود زخم سنان ❊
دست و پا در حق ما آسایش ست ❊ در حق پاکی حق آلائش ست ❊ لم یلد لم یولد اورا لائق ست ❊ والد و مولود را
او خالق ست ❊ ہرچہ جسم آمد ولادت وصف اوست ❊ ہرچہ مولودست او زین سوی جوست ❊ آنکہ از کون و فساد ست

دیمین ÷ حادث ست و محدثے خواہد یقین ÷ گفت ای موسی دہانم دوختی ÷ وز پشیمانی تو جانم سوختی ÷ جامہ را
بدرید و آہے کرد تفت ÷ سر نہاد اندر بیابانی و رفت ÷ المعنی تفت بالفتح گرم ÷ یہ شعر بھی بتائید شعر سابق کے
ہی جو فرمایا ہی اومنست و من خود او ایسے ہی یہ بھی کہ مین بیمار ہوا تو نے عیادت نہ کی وہ جو مریض تھا وہی تنہا
مریض نہ تھا مین مریض تھا اور وہ کہ بی یسمع اور بی یبصر ہوا ہی اُس کے حق مین بھی یہ بیہودہ ہی تفصیل ان تینون
شعرون کی بطور خلاصہ ترجمۂ حدیث شریف سے کہ جب بندہ میرا آپ کو فنا کر کے مجھ مین وصل ہو گیا تو وہ مین
ہو گیا اور مین وہ ہو گیا اور ایسون ہی کی نسبت فرمایا کہ ای بنی آدم مین مریض ہوا تو نے عیادت نہ کی یا مین بھوکا
پیاسا ہوا تو نے مجکو کھلایا پلایا نہین اور یہ عیادت اور کھلانا پلانا بھی انھین کے کھلانے پلانے سے مراد ہی
اور وہ شخص جو میرے ساتھ سنتے ہین اور میرے ساتھ دیکھتے ہین اور میرے ہی ہاتھ سے پانی پیتے ہین اور میرے ہی
پانون سے چلتے ہین یعنے مین ہی اُنکے کان آنکھ ہاتھ پانون ہون الحاصل جو اس رتبے کو پہونچے ہوے
ہین ایسے بندون کے حق مین بھی یہ باتین تیری بیہودہ ہین نہ کہ وہ پاک ذات پاک صفات جبکہ بے ادب بات
خاصان حق سے کہنا دلکو مردار کرتا ہی اور نامۂ اعمال کو سیاہ تو خاص اُسکی ذات مین کہنا اُسکا کیا ٹھکانا اگر تو
کسی مرد کو فاطمہ کہے اگرچہ فاطمہ اُسکی جنس مین کسو اسطے کہ مرد و زن سب ایک جنس ہین دیکھ تو وہ کیسا بُرا مانیگا
اور جہانتک ممکن ہو گا تیرے مار ڈالنے کا قصد کریگا گو کیسا ہی خوشخو اور بردبار مومن ہو فاطمہ کہنا بیشک مدح ہی
لیکن عورتونکے حق مین اور اگر مرد کو کہیگا تو سنان کیطرح سینہ کے پار ہو گا ہاتھ پانون تو ہمارے آسایش کے
واسطے بنائے ہین اور خدا تعالی کی پاکیزگی حق مین آلائش ہی اُسکے لائق تو لم یلد و لم یولد ہی کہ نہ کسی کو جنا نہ کسی
سے جنا گیا اور جو والد و مولود ہین سب کا وہ خالق ہی جو چیز جسم ہی اُسکا وصف ولادت ہی اور جو کچھ مولود ہی وہ
اس جسم سے طرف ڈھونڈھنے والا ہی یعنے ظاہر ہونیوالا جیسے کوئی دریا سے کنارہ ڈھونڈھتا ہی جو کچھ عالم کون و
فساد سے ہی گو کیسا ہی بزرگ ہو حادث ہی اور نوپیدا اور حادث کے لیے کوئی محدث نوپیدا کرنیوالا بیقین ثابت
وہ حادث خود چاہتا ہی القصہ جب شبان نے موسی سے یہ باتین سنین کہا ای موسی تم نے میرا منھ سی دیا اور
پشیمانی سے میری جان کو جلا دیا کپڑے پھاڑ ڈالے اور ایک آہ گرم اثر کر کے جنگل کو نکلگیا

وحی عتاب کی حضرت موسی پر خدا تعالے سے آنا

قولہ وحی آمد سوے موسی از خدا ÷ بندۂ ما را چرا کردی جدا ÷ تو براے وصل کردن آمدی ÷ نے براے فصل
کردن آمدی ÷ تا توانی پا منہ اندر فراق ÷ ابغض الاشیاء عندی الطلاق ÷ ہر کسے را سیرتے بنہادہ ایم ÷ ہر کسے
را اصطلاحی دادہ ایم ÷ در حق او مدح در حق تو ذم ÷ در حق او شہد در حق تو سم ÷ در حق او نور در حق تو نار ÷ در
حق او ورد در حق تو خار ÷ در حق او نیک در حق تو بد ÷ در حق او خوب در حق تو رد ÷ ما بری از پاک ناپاکی ہمہ ÷

انگر انجانے وچالاکی ہمہ * من نکردم خلق تا سودے کنم * بلکہ تا بر بندگان جودے کنم * ہندیان را اصطلاح ہند
مدح * سندیان را اصطلاح سند مدح * من نکردم پاک از تسبیح شان * پاک ہم ایشان شوند و درفشان * ما برون را
ننگریم وقال را * ما درون را بنگریم وحال را * ناظر قلبیم اگر خاشع بود * گرچہ گفت لفظ ناخاضع بود * زانکہ دل جوہر
بود گفتن عرض * پس طفیل آمد عرض جوہر غرض * چند ازین الفاظ و اضمار و مجاز * سوز خواہم سوز با آن سوز ساز
آتشے از عشق در جان برفروز * سربسر فکر و عبارت را بسوز * موسیا آداب دانان دیگرند * سوختہ جانان روانان
دیگر اند * عاشقان را ہر نفس سوزیدنیست * بر دہ ویران خراج و عشر نیست * گر خطا گوید ورا خاطے مگو * گر
شود پرخون شہید آن را مشو * خون شہیدان را ز آب اولیٰ ترست * این خطا از صد صواب اولیٰ ترست * در
درون کعبہ رسم قبلہ نیست * چہ غم ار غواص را پاچلہ نیست * تو ز سرمستان قلاوزی مجو * جامہ چاکان را چہ فرمائی
رفو * ملت عشق از ہمہ دینہا جداست * عاشقان را ملت و مذہب خداست * لعل را گر مہر نبود باک نیست *
عشق در دریائے غم غمناک نیست * المعنی قبلہ بالضم بوسہ و بالکسر کعبہ اور وہ طرف جدھر نماز مین رو کرین پاچلہ
بکسر جیم فارسی پائتابہ فرماتے ہین کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے حضرت موسیٰ کو وحی آئی کہ تو نے ہمارے بندہ کو ہمسے
کیون جدا کیا تو وصل کرنے کو آیا ہے فصل کرنے کو نہین آیا ہے یعنے ہوئے ہیکون کو ہمسے ملانے کو نہ ملے ہوونکو
ہمسے بہکانے کو خبردار جہانتک ہو سکے فراق مین قدم مت رکھ کسواسطے شے مبغوض تر اللہ کے نزدیک طلاق ہے چنانچہ
حدیث شریف ہے ما خلق اللہ علی وجہ الارض احب الیہ من العتاق و ابغض الیہ من الطلاق یعنے نہین پیدا کی
اللہ نے روے زمین پر جو محبوب تر ہو اُسکی طرف بردہ آزاد کرنے سے اور مبغوض تر ہو طلاق سے کہ اسمین بھی
جدائی ہے جو یہان مقصود ہے ہم نے ہر کسی کی ایک خصلت جدا رکھی ہے اور ہر کسی کو ایک اصطلاح دی ہے وہ جو کچھ
کہتا تھا اُسکے حق مین مدح تھا تیرے حق مین ذم اُسکے حق مین شہد تیرے حق مین سم اُسکے حق مین نور تیرے حق
مین نار اُسکے حق مین گلاب تیرے حق مین خار اُسکے حق مین نیک تیرے حق مین بد اُسکے حق مین خوب تیرے
حق مین رد * ہم تو پاکی و ناپاکی سب سے پاک ہین اور گرانجانی اور چالاکی سے ہین نے مخلوق کو اسلیے پیدا نہین
کیا کہ اُنسے نفع اٹھاؤن بلکہ اسلیے کہ اُنپر جود و عطا کرون ہندیون کو اصطلاح ہند کی مدح ہے سندیون کو اصطلاح
سند کی مدح ہے مین انکی تسبیح و سبحان اللہ کہنے سے پاک نہین ہوتا تسبیح کرنے سے وہی پاک و درفشان ہوتے
ہین ہم ظاہر اور ظاہری باتون کو نہین دیکھتے ہین ہم دل کو دیکھتے ہین اور حال کو ہم قلب کو دیکھتے ہین کہ
خاشع ہے یا نہین اے عجز و زاری والا اگرچہ ظاہر اُس کا قول و کلام بے خضوع ہو اسپر نظر نہین کرتے جیسا
کہ فرمایا ان اللہ لا ینظر الی صورکم و اموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم و اعمالکم بیشک اللہ نہین نظر کرتا ہے تمھاری
صورتون اور تمھارے مالون پر لیکن نظر کرتا ہے تمھارے دلون پر اور اعمال پر اس سبب سے کہ دل

جوہر ہی اور قال عرض ہی بس عرض طفیل ہی اور جوہر مقصود داصل لہذا ہمکو اصل پر نظر ہی یہ الفاظ اور ضمیرین اور
مجاز جیسے کہ عبارت وکلام مین ہوتے ہین چاہیے جتنے ہون ہمکو انسے غرض نہین ہم تو سوز دلی چاہتے ہین
اور اِس سوز و ساز کے ساتھ درستی و ساز ہو ای واقعی واصلی اپنے دل مین آگ ہمارے عشق کی بھڑکا اور اِس
فکر و عبارت کو اسمین بالکل جلادے یہ ہمارے کام کی نہین ای موسیٰ ادب جاننے والے جو مراد اہل شرع سے
ہی اور لوگ ہین اور سوختہ جان و درون کہ وہ عاشق ہین اور ہین عاشقون کو ہر دم ایک سوز ہی جس نے
ہر شی کو جلا کے انکے قلب کو ماسوا سے ویران کر دیا ہی انپر قید ادب دانی کی کیا بھلا کسی ویران کا نون پر بھی
خراج دہ یک ہوتا ہی اگر وہ خطا کہے تو اسکو خطاوار مت کہہ اور اگر شہید پُر خون ہی اسکو حسب دستور غسل میت
مت دے اسلیے کہ شہید کا خون پانی سے بدرجہا بڑھکے ہی اور یہ خطا سیکڑون صواب سے اولیٰ تر ہی جو شخص کہ
کعبہ کے اندر داخل ہی اُسکے لیے یہ رسم نہین ہی کہ وہ کہے منھ میرا طرف کعبہ کے کسواسطے کہ وہ تو اسمین داخل ہی
ہی تب کیا پروا ہی جو غواص کے پاس پاتا بہ نہین ہی کہ فضول ہی تو مستون سے رہبری مت ڈھونڈھ اور جو جامہ
چاک کرنیوالے ہین انکے جامہ کو رفو کیا کرتا ہی ملت عشق کی سب دینون سے جدا ہی عاشقون کا کل ملت و مذہب
خدا ہی لعل کو اگر آفتاب نہو تو کیا غم جبکہ وہ لعل ہو چکا ایسے ہی عشق کیسے ہی دریاے غم مین ہو غمناک نہین ہوتا
کسواسطے کہ ڈوبا ہوا تو خود ہی المخالف شرح بحر العلوم مین شہید انزامشو کو شہید ان مشو لکھا ہی اور پاچیلہ جیسا
کہ لغت سے ثابت ہوا پاچیلہ ایسے ہی قلادزی کو قلادرزی

وحی آنا حضرت موسیٰ پر واسطے عذر اُس شبانکے

قولہ بعد ازان در سر موسیٰ حق نہفت * رازہاے کان نمی آید بگفت * بر دل موسیٰ سخنہا ریختند * دیدن و گفتن
بہم آمیختند * چند بیخود گشت و چند آمد بخود * چند پرید از ازل سوے ابد * من ازان گر شرح گویم ابلہی ست *
زانکہ شرح این ورای آگہی ست * گر بگویم عقلہا را بر کند * ور نویسم بس قلمہا بشکنند * ور بگویم شرحہاے
معتبر * تا قیامت باشد آن بس مختصر * لاجرم کوتاہ کردم من زبان * گر تو خواہی از درون خود بخوان *
چونکہ موسیٰ این عتاب حق شنید * در بیابان در پے چوپان دوید * بر نشان پاے آن سرگشتہ راند * گرد از
پرہ بیابان بر فشاند * گاہ بر خاکے نوشتہ فال خود * ہمچو رمالے کہ رملے بر زند * گاہ حیران ایستادہ گہ
دوان * گاہ غلطان ہمچو گو از صولجان * عاقبت دریافت او را و بدید * گفت مژدہ آنکہ دستورے رسید *
ہیچ آدابے و ترتیبے مجو * ہرچہ میخواہد دل تنگت بگو * کفر تو دینست و دینت نور جان * ایمنی وز تو جہانے
در امان * ای معافی یفعل اللہ ما یشا * بیحابا رو زبان را بر کشا * گفت ای موسیٰ ازان بگذشتہ ام * من کنون
در خون دل آغشتہ ام * من ز سدرہ منتہا بگذشتہ ام * صد ہزاران سالہ زانسو گشتہ ام * تازیانہ بر زدی

اسپم بگشت * گنبدے گرد و زگردون برگذشت * محرم ناسوت بالاہوت باد * آفرین بردست و بربازوت
باد * المعنی ناسوت عالم اجسام جو دنیا اور یہ جہان ہی و مجازاً شریعت و عبادت ظاہری لاہوت عالم ذات الٰہی
و مقام فنافی اللہ اور مرتبہ صفات کو جبروت اور مرتبہ اسما کو ملکوت کہتے ہین یعنے اوپر جو اسرار مذکور ہوے کے سبب تو
خدا تعالی نے حضرت موسی سے کہے اور وہ بھید جو گفت و بیان مین نہین آتے وہ چھپاے وہ انکے دل پر القا
کیے کہ تعلق دید سے رکھتے تھے قابل گفت نہ تھے اور اس دید و گفت دونون کو طالیے یعنے کچھ کرکے کچھ القا کیے حضرت
موسی کبھی بیخود ہوتے تھے اور کبھی باخود آتے تھے کبھی ازل مین کیفیت اس شبان کی دیکھتے تھے کبھی ابد مین کریہ
بدولت القاے الٰہی حاصل ہوئی تھی مین اگر اسکا بیان لکھون تو میری حماقت ہی کسواسطے کہ شرح اسکی عقل و آگہی
سے اس پار ہی اور یہ ایسی شرح ہی کہ اگر بیان کرون تو عقل کو کھو دے پھینکدے اور جو لکھون تو بہت سی قلمین توڑ مین
اور لکھنے سے عاجز ہون اور بالفرض اگر معتبر باتین شرح کرون اور قیامت تک تب بھی نہایت مختصر ہو ناچار مین نے
اپنی زبان کوتاہ کی اگر تو چاہتا ہی تو اپنے درون سے معلوم و دریافت کرلے کسواسطے کہ یہ درون سے معلوم کرنیکی مین
نہ زبان سے * القصہ جب موسی نے عتاب حق کا سنا اس چوپان کے پیچھے جنگل کیطرف دوڑے اس سرگشتہ کے نشان
قدم پر پھرے اور گرد تنگنے نکلے جنگل کی جھاڑی کے لیے کہ انکے پھرنے سے انکی گرد جھڑتی تھی جو مراد کمال جستجو سے ہی یہ
نقش پا د نشہ یدار یک گاہ کبھی خاک پر اپنی فال لکھی کہ ملیگا یا نہین جیسے رمال ریگ پر لکھتے ہین اور رمل کے رسالون
مین لکھا ہی کہ حضرت جبرئیل نے جب دانیال پیغمبر کو رمل بتایا تو ریت پر شکلین اسکی کھینچی تھین اور ویسے ہی فال والے
زمین پر کچھ شکلین بنا کے فال دیکھتے ہین یہان غرض بیان اضطراب موسی سے ہی کبھی حیران ہوکے کھڑے ہو جاتے
تھے کبھی دوڑتے تھے کبھی گیند کیطرح لوٹ پوٹ چلے جاتے تھے جیسے وہ چوگان سے ہوتی ہی صولجان اسی کا معرب ہی
آخر اس شبان کو پایا اور دیکھا اور کہا تجکو مژدہ ہو اس بات کا کہ اجازت آگئی تو کسی آداب و ترتیب کا طالب
مت ہو جو کچھ تیرا دل تنگ یعنے عاشق چاہے وہ کہ تیرا کفر دین ہی اور دین تیرا نور جان کا تو امین اور بیخوف ہی
تیرے سبب سے جہان کو امان ای شخص تو ایسا معاف ہی جیسے یفعل اللہ ما یشاء اللہ جو چاہتا ہی وہ کرتا ہی تو بھی جو
چاہے سو کر جا بیدھڑک اپنی زبان کھول کہا ای موسی اسوقت مین مین اپنی حالت و وجد مین تھا اب اس سے
گذر گیا اور اب خون دل مین لت پت ہون یعنے مقام عالی روح کو پہونچا ہون سدرۃ المنتہی سے جو مقام
جبرئیل کا ہی گذر کر لاکھون برس کی راہ اسطرف پھرا ہون تو نے ایک کوڑہ ایسا مارا کہ میرے گھوڑے کو
جو جسم خاکی ہی مار ڈالا اور ایک گنبد گرد کا ہو کے آسمان سے پار ہو گیا اللہ تعالی تجکو محرم عالم اجسام کا مع
عالم لاہوت کے کرے کہ اجسام کو لاہوت تک پہونچائے اور تیرے دست و بازو پر آفرین جس سے وہ تازیانہ
مارا * اختلاف شرح بحر العلوم مین ہی بعد از ان گو شرح میرے نزدیک من از ان حال خود کی جگہ فال خود مژدہ د

کے بجاے قرودہ آنکہ ہی قولہ حال من اکنون برون از گفتن ست ÷ انچہ میگویم نہ احوال من ست ÷ نقش مے بینی کہ
در آئینہ ایست ÷ نقش تست آن نقش بر آئینہ نیست ÷ دم کہ مرد نائی اندر نامے کرد ÷ در خور نائیست نے در
خورد مرد ÷ ہان وہان گر حمد گوئی ور سپاس ÷ ہمچو نافرجام آن چوپان شناس ÷ حمد تو نسبت بدان گر بہتر ست
لیک آن نسبت بحق ہم ابتر ست ÷ چند گوئی چون غطا بر داشتند ÷ کہ نبودست انچہ می پنداشتند ÷ این قبول ذکر
تو از رحمت ست ÷ چون نماز مستحاضہ رخصت ست ÷ در نماز او بیالودست خون ÷ ذکر تو آلودہ تشبیہ و چون ÷
خون پلیدست و بآبے میرود ÷ این پلیدے جہل قائم تر بود ÷ کان بغیر آب لطف کردگار ÷ کم نگردد از درون
مرد کار ÷ در سجودت کاش رو گردانئے ÷ معنی سبحان ربی دانئے ÷ کاے سجودم چون وجودم ناسزا ÷ مر بدی را تو
نکوئی دہ جزا ÷ این زمین از حلم حق دارد اثر ÷ تا نجاست برد و گلہا داد بر ÷ تا بپوشد او پلیدی ہاے ما ÷ در عوض
بر روید از وے غنچہا ÷ پس چو کافر دید کو در داد و جود ÷ کمتر و بے مایہ تر از خاک بود ÷ از وجود او گل و میوہ نرست ÷
جز فساد جملہ پاکی ہا نجست ÷ گفت واپس رفتہ ام من در ذہاب ÷ حسرتا یا لیتنی کنت تراب ÷ کاش از خاکی سفر
نگزیدمے ÷ ہمچو خاکی دانہ میچیدمے ÷ چون سفر کردم مرا رہ آزمود ÷ زین سفر کردن رہ آوردم چہ بود ÷ زان ہمہ
میلش سوے خاک ست کو ÷ در سفر سودے نہ بیند پیش رو ÷ روے واپس کردنش آن حرص و آز ÷ روے
در رہ کردنش صدق و نیاز ÷ ہر گیا را کش بود میل علا ÷ در مزید ست و حیاتست و نما ÷ چونکہ گرداند سر سوے
زمین ÷ در کمی و خشکی و نقص و غبین ÷ میل روحت چون سوے بالا بود ÷ در تزاید مرجعت آنجا بود ÷ ور نگونساری
سرت سوے زمین ÷ آفلی حق لا احب الآفلین ÷ المعنی غطا بکسر پردہ و پوشش مستحاضہ بالضم وہ عورت
جسکو زیادہ ایام حیض سے خون آئے غبین ضعیف راے دہی شبان کہتا ہی کہ اب حال میرا ایسا ہی کہ بیان
سے باہر ہی اور یہ جو مین کچھ کہہ رہا ہون میرا حال نہین ہی مثلاً آئینہ مین جو نقش دیکھتا ہی کہ مراد عکس سے ہی
وہ نقش آئینہ کا نہین ہی تیرا ہی ہی کسواسطے کہ آئینہ تو صاف شفاف ہی ایسے ہی مین مثل آئینہ کے صاف
ہوگیا میرا کوئی نقش باقی نہین رہا اب جسکا عکس اس آئینہ مین پڑتا ہی اُسی کا وہ حال ہی پھر کیسے بیان
کرسکون کسواسطے کہ نی نواز جو نی مین دم پھونکتا ہی وہ بقدر ظرف نی کے ہی نہ بقدر اُس نی نواز کے پھر میرا ظرف
ایسا کہان جو نی نواز کی کیفیت بیان کرسکون آیندہ مقولات مولانا رح کے ہین فرماتے ہین کہ خبر دار خبردار
اگر تو حمد و سپاس خدا تعالی کی کرے تو ایسی حمد کو جو مثل حمد چوپان کے نافرجام ہو کہ آخر حضرت موسی نے
منع کیا تھا پہچانے رہ کہ ایسی ہونے پائے بالغرض اگر حمد تیری نسبت اُسکے بہتر بھی ہی تب بھی یہ جان کہ خدا
تعالی کی ذات نہایت پاک ہی میری حمد مقابل اُسکے بالکل ابتر ہی ابھی تو پردہ تیرے اُسکے درمیان مین ہی
جسوقت یہ پردہ اُٹھالیا اور اُسکی ذات ظاہر ہوئی تو کس قدر کہیگا کہ جیسا ہم جانتے تھے وہ تو ویسا ہی نہین

یہ بھی اُسکی رحمت ہی جو تیرے ذکر و تسبیح کو قبول کرلے جیسے عورت استحاضہ والی کو اجازت نماز کی ہی یعنے جیسے اُسکی نماز مین خون بھرا ہوا ہی تیرا ذکر تشبیہ و چون کا آلودہ نہ پاک و خالص بلکہ خون ہر چند پلید ہی لیکن پانی سے پاک صاف ہو جاتا ہی اور یہ جہل کی جو پلیدی ہی یہ روز بروز جمتی اور زیادہ قائم ہوتی ہی اور بدون آب لطف پروردگار کے مردکار کے دل سے کم نہین ہوتی فردکار جو اِس جہل پر کام کر رہا ہی کاش اپنے سجدے مین سب طرف سے روگردان ہو کے اُسکی طرف متوجہ ہو اور معنی سبحان ربی الاعلیٰ کے جانے کہ وہ یہ ہین کہ ای پروردگار میرے میرے سجود اور خود میرا وجود دونون تیرے لائق اور شایان تیری شان کے نہین مگر تیری بندہ نوازی ہی کہ کسی بد کو نیکی سے جزا دے اللہ کی ذات بڑی حلیم ہی اپنی برائیون سے ناامید مت ہو دیکھ تو ایک ذرا سا اثر اُسکی حلم کا زمین مین ہی جسکے سبب سے نجاست کھو کے کیسے گل و غنچون کے پھل دیتی ہی اور اُسی اثر کے سبب سے ہماری پلیدیون کو چھپاتی ہی اور اُسکے عوض مین غنچے جاتی ہی پس جب بروز جزا کافر دیکھیگا کہ مین داد و عطا مین خاک سے بھی کمتر اور بے مایہ ہون تیرے وجود سے کوئی گل و میوہ نہ اُگا سواے جملہ فساد کے پاکیزہ باتین نہ پیدا ہوئین تو کہیگا کہ مین تو اپنی چال و رفتار مین خاک سے بھی پیچھے رہگیا ہاے حسرت کیا اچھا ہوتا کہ مین مٹی ہوتا کما جاء فی القرآن یوم ینظر المرء ما قدمت یداہ و یقول الکافر یا لیتنی کنت ترابا یعنے قیامت وہ دن ہی کہ ہر شخص اپنا اگلا بھیجا ہوا اپنے سامنے موجود دیکھیگا اور کافر کہیگا کیا اچھا ہوتا کہ مین مٹی ہوتا اور کیا اچھا ہوتا کہ خاک سے سفر نکرتا اور خاک کیطرح دانے بینتا اب جو مین نے سفر خاک سے کیا تو گویا خاک نے مجکو آزمایا تا دیکھے کہ رہ آورد میرا کیا ہی رہ آورد وہ تحفہ جو سفر سے دوستون کے لیے لاتے ہین کافر کو جو میل خاطر خاک کیطرف زیادہ ہی یہ وجہ ہی کہ یہان سے سفر کرنے مین کوئی فائدہ پیش رو نہین دیکھا پس اِس سفر سے منھ پھیر لیا ہی حرص وہوا ہی اور اِس راہ کیطرف متوجہ ہونا صدق و نیاز جس گیاہ کا سر کہ مائل بعلو ہوتا ہی کیسے اُسکو ترقی اور تازگی اور نمو و بالیدگی ہوتی ہی اور جب وہ سر علو سے پھیر کے زمین کیطرف کرتی ہی تو کمی و خشکی اور نقص و غبن مین پڑتی ہی ایسے ہی تیری روح کا میل جانب بالا کو ہی تو وہان مرجع تیرا تزاید و ترقی مین ہو رہا ہی اور جو نگو نساری ہی اور سر تیرا طرف زمین کے ہی تو تو فرد روندہ اور ڈوبنے والا ہی اور حق تعالیٰ فرما چکا ہی لا احب الآفلین یعنے ڈوبنے والون کو مین دوست نہین رکھتا

الخلاف شرح بحر العلوم مین نحست کو نحست

سوال موسیٰ کا حق تعالیٰ سے سر غلبۂ ظالمون مین

قولہ گفت موسیٰ ای کریم کارساز * ای کہ یکدم ذکر عمر تو دراز * نقش کژ مژ دیدم اندر آب و گل * چون ملائک اعتراضی کرد دل * کہ چہ مقصود ست نقشے ساختن * و ندران تخم فساد انداختن * آتش ظلم و فساد افروختن * مسجد و سجدہ کنان را سوختن * مایۂ خونابہ و زرد آبہ را * جوش دادن از براے لابہ را * من یقین دانم کہ عین حکمت ست

لیک مقصودم عیان دور دیست * آن یقین میگویدم خاموش کن * حرص رویت گویدم نے جوش کن *
مر ملایک رانمودے سر خویش * کانچنین نوشی نمی ارزد بہ نیش * عرضہ کردی نور آدم را عیان * بر ملایک گشت
مشکلہا بیان * حشر تو گوید کہ سر مرگ چیست * میوہا گویند سر برگ چیست * سر خون و نطفہ حسن آدمی ست * سابق
ہر بیشہ آخر کمیست * لوح را اول بشوید بیوقوف * انگہے بروے نویسد آن حروف * خون کند دل را و اشک مستہان
بر نویسد بروے اسرار انگہان * وقت شستن لوح را باید شناخت * کہ مر آنرا دفترے خواہند ساخت * چون اساس
خانۂ نو افگنند * اولین بنیاد را بر میکنند * گل بر آرند اول از قعر زمین * تا باخر بر کشی ماء معین * از حجامت کودکان
گریند زار * کہ نمیدانند ایشان سر کار * مرد خود زر میدہد حجام را * مینواز د نیش خون آشام را * میدود حمال زین
بادگمان * میربايد مال را از دیگران * جنگ حمالان براے بار بین * انچنین ست اجتہاد کار بین * چون گرانیہا
اساس راحت ست * تلخہا ہم پیشواے نعمت ست * حفت الجنۃ بمکروہاتہا * حفت النیران من شہواتہا * تخم مایہ
آتشت شاخ تر ست * سوختہ آتش قرین کوثر ست * ہر کہ در زندان قرین محنتی ست * آن جزاے لقمہا و
شہوتی ست * ہر کہ در قصر قرین دولتی ست * آنجزاے کارزار و محنتیست * ہر کرا دیدی بزر و سیم فرد * دانکہ اندر
کسب کردن صبر کرد * آنکہ بیرون از طبائع جان اوست * منصب خرق سببہا آن اوست * بے سبب بیند
چو دیدہ شد گزار * تو کہ در حسے سبب را گوش دار * المعنی گر تر ٹیڑھا ٹیڑھا لا بہ تملق و چاپلوسی و خوشامد و عجز و فر
آن بالمد ملک حضرت موسی نے کہا کہ ای کریم کارساز تو وہ ہی کہ اگر ایک عمر دراز تیرا ذکر کرے تو مقابل تیری شان کے
وہ عمر دراز کا ذکر ایک دم بھر ہی یا ایکدم تیرا ذکر کرنے سے عمر جاودانی حاصل ہوتی ہی مین نے اس عالم آب و گل
مین ٹیڑھے بیڑھے نقش دیکھے جنپر ملائک کیطرح میرا دل اعتراض کرتا ہی جیسا ملائک نے کہا اتجعل فیہا من یفسد
فیہا و یسفک الدماء یعنے ایسے کو خلیفہ کرتا ہی جو زمین مین فساد و خونریزی کرے یعنے دل میرا کہتا ہی ایسے
نقش سے کہ اسکو بنانا اور اسمین تخم فساد کا ڈالنا اس سے مقصود کیا ہی آگ ظلم و فساد کی بھڑکانا اور مسجد اور ساجد
دونون کو جلانا اور مائیہ خونابہ اور زردابہ کو جو انسان ہی کہ نطفہ اور علقہ سے بنا ہی واسطے بازی و عجز کے جوش مین
لانا یہ کیا بات ہی یہ تو مین بیقین جانتا ہون کہ عین حکمت ہی لیکن مقصود میرا اظاہر دوروئیت ہی یعنے دوردئی مین
پڑا ہی یقین تو کہتا ہی کہ یون ہی دیکھا کر اور خاموش رہ اور حرص جو دیکھنے سے پیدا ہوتی ہی کہتی ہی نہین خاموش
مت ہو بر ملا بیان کر اور خوب کھل کے جوش کر تو نے فرشتون کو اپنا بھید جتایا مجکو بھی بتا کسواسطے کہ انسان
جیسا نوش و شہد شیرین نیش کے لائق کب ہی جو فساد اسکی خلقت مین رکھا گیا اسی انسان کو تو نے تعلیم کر کے
فرشتون پر عرضہ کیا جیسا کہ فرمایا و علم آدم الاسماء کلہا ثم عرضہم علی الملائکۃ اور سکھائے آدم کو نام سب چیز کے
پھر پیش کیا اسکو فرشتون پر جس سے فرشتون کی مشکلین آسان ہوئین آپ جواب ہی خدا تعالی کیطرف سے

کہ جب تیرا حشر ہوگا اور تو محشور کیا جائیگا تو تیرا حشر تجکو بتا دیگا کہ مرنے مین یہ بھید تھا جیسے میوے بتاتے ہین
کہ تپون مین کیا بھید ہی یعنے اول سے درخت مین پتے ہوتے ہین جب میوہ آتا ہی تو وہ بتاتا ہی کہ یہ سب سامان میرے
واسطے تھا حاصل یہ کہ ہر مقصود اسباب مین چھپا ہی اور بھید خون و نطفہ کا حسن آدمی کی ہی جو ہر بیشی کا اُسکو سبق
پڑھاتی ہی جسکے آخر مین کمی ہی مثلاً آدمی کو طفلی سے آخر جوانی تک بیشی ہی پھر کمی اور علے ہذا ہر شی مگر وہ پہلے اسکے
لوح کو اُس حسن سے دھو دیتا ہی اور بے اطلاع اور بیوقوف اُسکے اپنے حروف لکھتا ہی اِسکے دلکو اشک ذلت
و خواری سے خون کرتا ہی پھر اسرار نہانی اُسپر لکھتا ہی اب جسوقت کہ اِسکی تختی دھوئی جاتی یعنے پہلے حال مین تغیر
ہو تو اُسکو اِس بات کی شناخت چاہیے کہ ضرور اس سے کوئی دوسرا دفتر بنائینگے کسواسطے کہ جب نیا مکان
بناتے ہین تو پورانے کی بنیاد کھود ڈالتے ہین جیسے کنوان کھودنے مین مٹی زمین کی نکال ڈالتے ہین تا بے تکلف
تو اُس سے ماء معین حاصل کرے کہ یہ امور بے تغیر اور بے سبب نہین ہوتے اور اِنکے فائدون سے ہر کوئی
واقف نہین جیسے لڑکے حجامت اور نشتر سے روتے ہین اور جو فائدہ نشتر و حجامت سے ہی اُس سے واقف نہین
اور جو مرد ہین وہ خوب سمجھتے ہین اور بنظر فائدہ خود حجام کو زر دیتے ہین اور نشتر خون آشام کو نوازتے ہین اور اپنا
خون پلاتے ہین اور فائدہ سمجھتے ہین مطلق اُس تغیر سے نہین گھبراتے اور بخوشی اُٹھاتے ہین جیسے حمال بوجھ لیکر
دوڑتا ہی اور اوروں سے مال چھینتا ہی بخیال مزد پانے کے دیکھو تو حمال بوجھ کے لیے کیسے لڑتے ہین بس جو لوگ
کار بین یعنے معاملہ شناس ہین اُنکا بھی اجتہاد و ریاضت مین یہی حال ہی کہ دوڑ دوڑ کے شوق سے اختیار کرتے ہین
اسواسطے کہ گرانیان اور ناگواریان بنیاد راحت کی ہین گویا خانۂ راحت تیار ہوتا ہی اور تلخیان پیشوا نعمت کی کہ اُنکے
پیچھے نعمت ہی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جنت کو مکروہات گھیرے ہوئے ہی اور دوزخ کو شہوات و
مرغوبات اگر مکروہات کو طی کریگا جنت پائیگا اور جو شہوات و مرغوبات کی راہ چلیگا دوزخ دیکھیگا ہی موسی تخم آتش
کا یہ شاخ تر ہی یعنے نفس جو تازہ اور فربہ ہو رہا ہی یہی آگ بوتا ہی اور جو جلا ہوا اور سوختہ ہی وہ مصاحب کوثر کا ہی یعنے
خوش اور خنک بس جب کسی کو زندان مین مصاحب کسی رنج و محنت کا دیکھے جان لے کہ یہ بدلا اُسکے نعمون لذیذ
خواہشون کا ہی اور جو کوئی کسی قصر مین قرین دولت کا ہی وہ عوض اُسکی لڑائی و محنت کا کہ نفس سے لڑائیان لڑا ہی اور
سختین اُٹھاتی ہین اور جسکو تو زر و سیم مین فرد دیکھے جان لے کہ اسنے اپنے کسب مین بہت سختیان سہی ہین یا ور جسکی
جان کہ طبائع سے نکلگئی ہی اور اپنی سرشت سے جدا ہوگیا اُسکا منصب خرق سببون کا ہی یہ منصب اُسکی ملک ہی وہ سبب
کو نہین دیکھتا قولہ بے سبب بیند چو شد دیدہ گذار * تو کہ در حسے سبب را گوش دار * بے سبب بیند نہ از آب گیا
چشمہ چشمہ معجزات انبیا * این سبب ہمچون طبیب ست و علیل * این سبب ہمچون چراغست و فتیل * شب چراغت را
فتیلے نو بتاب * پاک دان زینہا چراغ آفتاب * رو تو کہگل ساز بہر سقف جان * سقف گردون را ز کہگل پاک دان *

وہ کہ چون دلدار ما غم سوز شد * خلوت شب در گذشت و روز شد * جز بشب جلوہ نباشد ماہ را * جز بدرد دل مجو دلخواہ را * ترک عیسی کردہ خر پروردہ * لاجرم چون خر برون پردہ * طالع عیسی ہست علم و معرفت * طالع خر نیست ای تو خر صفت * نالۂ خر بشنوی رحم آیدت * پس ندانی خرخری فرمایدت * رحم بر عیسی بکن بر خر مکن * طبع را بر عقل خود سرور مکن * طبع را ہل تا بگرید زار زار * تو از و بستان و وام جان گذار * سالہا خر بندہ بودی بس بود * زانکہ خر بندہ زخر وا پس بود * ز اخر و ہن مرادش نفس تست * کو باخر باید و عقلت نخست * ہم مزاج خر شدست این عقل پست * فکرش اینکہ چون علف آید بدست * آن خر عیسی مزاج دل گرفت * در مقام عاشقان منزل گرفت * زانکہ غالب عقل بود و خر ضعیف * از سوار زفت گردد خر نحیف * وضعف عقل توای خر بہا * این خر پژمردہ گشت ست اژدہا *

المعنی اور وجہ سبب نہ دیکھنے کی یہ کہ اُسنے دیدۂ ظاہری کو جسکا تعلق حس سے ہی چھوڑ دیا اب وہ دیدۂ دل سے دیکھتا ہی اور تو کہ ابھی حس مین پڑا ہی تو سبب کو تکے رہ بے سبب جسکو منصب خرق سبب کا ہی وہ چشمہ چشمہ کو معجزات انبیا سے دیکھتا ہی نہ آب و گیاہ سے جیساکہ حضرت موسی کے حکم سے آب نیل پھٹ گیا اور عصا اژدہا ہوگیا کہ قسم گیاہ سے تھا اُسکو ان معجزات کی حاجت نہین سبب ایسا ہی جیسے طبیب و علیل اور ایسا ہی جیسے چراغ و فتیلہ کہ دونون کو ایک دوسرے سے گریز نہین پھر سبب والے کو جب رات ہو تو اپنے چراغ کی بتی بٹنا چاہیے تا چراغ روشن ہو اور بے سبب ایسا ہی جیسے چراغ آفتاب کا کہ بے تیل بتی کے روشن ہی آب ای اہل سبب جا تو اپنی سقف جان کی کہگل بناکے اُسکو خوب گل آلودہ کر اور اچھے اچھے لقمے جنکو سبب قوت جان کی جانتا ہی کھا کے خوب لیس مگر علو سے بے بہرہ رہیگا دیکھ لے سقف آسمان کی کہگل سے پاک ہی آب کہتے ہین کہ اگر کوئی کہے کہ دلدار تو ہمارا غم سوز ہی پھر تعجب ہی کہ شب خلوت گذر گئی اور دن ہوگیا یعنے عالم ارواح مین ہمکو اُس سے خلوت حاصل تھی اب اُسنے اِس عالم اجسام مین ہمکو بھیجکے اسباب کا پردہ کر لیا آہ کا جلوہ تو رات ہی مین ہوتا ہی نہ دن مین لابد تیرے لیے درد اسکا رات ہی اگر ماہ کا جلوہ دیکھنا مطلوب ہی تو سواد درد کے جملہ دلخواہ کی طلب مت کر نہ ڈھونڈ مگر درد ہی کا طالب ہو اور اس حال مین کہ تونے عیسی کو چھوڑا اور گدھے کو پالتا ہی عیسی روح گدھا نفس تو ضرور گدھے کیطرح پردہ سے باہر ہی رہیگا آسمان پر نہین جا سکیگا علم و معرفت تو طالع عیسی کا ہی نہ طالع خر کا تو ای خر صفت طالع خر کا جانتا ہی نالہ خر کا سُن کے تجکو رحم آتا ہی اور یہ تو نہین جانتا کہ یہ اپنی خری تجکو جتاتا ہی یعنے خواہشین نفس کی اُسکی خواہشون کے موافق پوری کرتا ہی اور اُسکی بُرائی تو نہین سمجھتا تو عیسی پر رحم کر خر پرست کر طبیعت کو جس سے خواہشین پیدا ہوتی ہین عقل پر جو ایک فرشتہ ہی سردار مت بنا طبیعت کو زار زار روتا چھوڑ دے تو اپنے آپکو اس سے یعنے طبیعت سے چھین لے اور جان کے جال مین ڈالدے برسون سے تو خر بندہ تھا اب بس کر کسواسطے کہ خر بندہ خر کے پیچھے ہوتا ہی اور حدیث مین ہی آخروہن حیث اخرہن اللہ تعالی یعنے پیچھے کرو عورتون کو اِس حیثیت سے کہ الله کو الله تعالے

نے پیچھے کیا ہی بس یہ آخر دہن مراد تیرے نفس سے ہی لہذا اسکو پیچھے ہونا چاہیے کہ مونث ہی اور عقل کو آگے ہونا چاہیے لیکن تیری عقل پست ہی ہم مزاج خر کے ہوگئی اب اسکو بھی یہی فکر ہی کہ کیسے علف ہاتھ آئے اور جو نفس کہ خر عیسی یعنے روح کا بنا کہ وہ نفس مطمئنہ ہی اور مزاج دل کا پکڑا کہ یہ بھی مراد روح سے ہی اسنے عاشقون کے مقام مین اپنا گھر بنایا اس سبب سے کہ اسکی عقل غالب تھی اور خر ضعیف اسلیے کہ جو سوار کرتا ہوتا ہی اس سے خر عاجز ہوتا ہی اور نحیف مگر تیری عقل کی ضعیفی سے ای خر بہا یعنے تو اور گدھا دونون ایک قیمت مین ای برابر یہ گدھا مرا مردار اژدہا ہوگیا انخلاف شرح بحر العلوم مین بجاے طبیب کے مریفست لکھا ہی عقل بود کے آگے واو نہین ہی کہ ہونا چاہیے اور سوار زفت کو زفت در ضعیفی کو در ضعیفے قولہ گر ز عیسی گشتۂ رنجور دل ✤ ہم از وصحت رسد او را مہل ✤ ای مسیح خوش نفس چونے زرنج ✤ کہ نبود اندر جہان بیرنج گنج ✤ چونے ای عیسی ز دیدار یہود ✤ چونے ای یوسف ز اخوان حسود ✤ تو شب و روز از پے این قوم غم ✤ چون شب و روزی مدد بخشاے غم ✤ چونے ای صفرائیان بے ہنر ✤ چہ ہنر زاید ز صفرا درد سر ✤ تو ہمان کن کہ کند خورشید شرق ✤ با نفاق و حیلہ و دزدی و زرق ✤ تو عسل ما سرکہ در دنیا و دین ✤ دفع این صفرا بود سر کنگبین ✤ سرکہ افزودیم ما قوم زحیر ✤ تو عسل بفزا کرم را وا مگیر ✤ این سزید از ما چنین آمد زما ✤ ریگ اندر چشم چہ افزاید عما ✤ این سزد از تو ایا کحل عزیز ✤ کہ بیابد از تو ہر ناچیز چیز ✤ ز آتش این ظالمانت دل کباب ✤ از تو جملہ اہد قومے بد خطاب ✤ کان عودے در تو گر آتش زنند ✤ اینجہان از عطر و ریحان پر کنند ✤ تو نہ آن عودے کز آتش کم شود ✤ تو نہ آن روحی کا سیر غم شود ✤ عود سوزد کان عود از سوز دور ✤ باد کے حملہ برد بر اصل نور ✤ ای ز تو مر آسمان ہا را صفا ✤ ای جفاے تو نکوتر از وفا ✤ زانکہ از عاقل جفاے گر رود ✤ از وفاے جاہلان بہتر بود ✤ عاقل آرد معرفت را در میان ✤ جاہل آرد معرفت را بر زبان ✤ گفت پیغمبر عداوت از خرد ✤ بہتر از مہری کہ از جاہل رسد ✤ دوستی با مردم دانا نکوست ✤ دشمن دانا بہ از نادان دوست ✤ المعنی غم بالضم نادان و احمق دکارنا آزمودہ زحیر مرض پیچش و مجازا ناخوش ایا کلمہ استفہام وندا و افسوس میان وسط کسی چیز کا بتائید صدر فرماتے ہین اگر عیسی سے جو روح یا عقل ہی کچھ رنجور دل ہوا ہی تب بھی اسکو مت چھوڑ کہ اسی سے تجکو صحت بھی ہوگی اب بنظر اخلاص و عقیدت اور ذکر حضرت عیسی کے ضمناً انکی طرف استفہام ہی کہ ای مسیح خوش نفس تم نے جو رنج اٹھا کے گنج پایا تمھارا اس رنج مین کیا حال ہی کسواسطے کہ جہان مین گنج بیرنج نہین ہی اور ای عیسی دیدار یہود سے جو تمھارے دشمن ہین تمھارا کیا حال ہی اور ای یوسف اخوان کی حسد سے تمھاری کیا کیفیت ہی تم تو رات دن اس قوم احمق کی مدد غم کی فرماتے ہو جیسے رات دن مددگار غم کے ہین اور یہ تمھارے حاسد و دشمن اب اشعار آئندہ بلحاظ ذکر حضرت عیسی کے آنحضرت کی شان مین معلوم ہوتے ہین کہ ای فلان تمھارا ان صفرائیان بے ہنر مین کیا حال ہی صفرا سے سوا درد سر کے اور کیا حاصل ہی صفرائی مراد یہود و نصاری

سے کہ زرد رنگ ہوتے ہین لیکن تم خورشید ہو تم وہی کام کرو جو خورشید کرتا ہی کہ نفاق وحیلے اور زردی و زرق سب پر
برابر چمکتا ہی اور نفاق وغیرہ سب سے فاعل اُنکے مراد ہین موافق زیدؓ عدلؒ کے بنظر مزید مبالغہ تم تو شہد ہو ہم سرکہ
ہین باعتبار تیزی و ترشی کے اور دنیا و دین دونون مین سرکہ اب اِس سرکہ مین شہد اپنا ملاکے سرکنگبین کرو جو صفرا
کو دفع کرے ہم تو ایک قوم ناخوش ہین ہمنے سرکہ بڑھایا یعنے تمھاری ناخوشی کی باتین کین تم بمقتضاے کرم شہد کو
ہمسے الگ مت کرو اور شہد بڑھاؤ یہ ہمارے لائق تھا جو ہم سے ہوا کہ ہمنے آپ اپنی آنکھون مین ریت جھونکا کہ ریت
آنکھ مین جھونکنے سے سوا اندھے ہین کے اور کیا ہوتا ہی اب بتاؤ کہ تم سے ریت لائق ہی یا کحل عزیز جس سے سرنا چیز
تم سے چیز پائے تم تو ایسے ہو کہ ان ناچیز ظالمون نے اپنی آگ سے تمھارا دل کباب کیا اور تمنے اُنکے حق مین اہد قومی
کہا چنانچہ جب دندان مبارک آپکے شہید ہوے آپ نے اُسوقت مین فرمایا اللھم اہد قومی فانھم لایعلمون اے بارخدایا
میری قوم کو ہدایت کر بیشک وہ مجکو نہین جانتے تم یہی کہتے تھے تم تو ایک عود ہو اگر اُنھون نے تمکو آگ پر رکھا تو
تمھارا کیا نقصان ہوا اور سارا جہان عطر و ریحان سے بھر گیا جو دین اسلام ہی اور تم وہ عود بھی نہین کہ آگ سے کم ہو
نہ ایسی روح کہ اسیر غم کی ہو عود تو جلتا ہی مگر کان عود کی سوز سے دور ہی بھلا ہوا اصل نور پر کب حملہ کر سکتی ہی کہ مثل
چراغ کے بجھادے جو اجزاے ارضی سے مرکب ہی اے ممدوح تم وہ ہو کہ تمسے آسمانون نے ایسی صفا پائی جنمین سے
آنکھون آسمان کے ستارے باوصف بُعد ابعد کے نظر آتے ہین اور اے تم وہ ہو کہ اورون کی وفا تمھاری جفا کے
برابر نہین اِس سبب سے کہ جاہل کی وفا سے عاقل کی جفا بہت بہتر ہی عاقل معرفت کو اپنے دلمین جگہ دیتا ہی
اور جاہل معرفت کو زبان پر لاکر فاش کرتا ہی جسکا چھپانا واجب و لازم ہی اسی واسطے فرمایا ہی کہ خرد یعنے خردمند جو
عداوت کرے وہ اُس محبت سے بہتر ہی جو جاہل کیطرف سے ہو لہذا دوستی مردم دانا کی اچھی کسواسطے کہ دانا دشمن
نادان دوست سے اچھا النخلاف شرح بحر العلوم مین تو این قوم غم کی جگہ دونون مصرعون مین عمر لکھا ہی کہ قافیہ
نہین ہوتا اور نفاق کو تفاق چہ افزاید کو چہ فزاید اور اہد قومی کو اند قومی لکھا ہی

مارنا امیر کا ایک سوتے کو جسکے منھ مین سانپ گھس گیا تھا

قولہ عاقلے بر اسپ می آمد سوار ✤ در دہانِ خفتہ میرفت مار ✤ آنسوار آنرا بدید و می شتافت ✤ تا رماند خفتہ را فرصت
نیافت ✤ چونکہ از عقلش فراوان بُد مدد ✤ چند دبوسے قوی بر خفتہ زد ✤ خفتہ از خواب گران چون بر جہید ✤ یک
سوارے ترک با دبوس دید ✤ ہمچنا با ترک و دبوس گران ✤ چونکہ افزون کوفت او شد زو دوان ✤ خفتہ زان زخم
گران برجست زود ✤ گشت حیران گفت آیا اینچہ بود ✤ بُرد او را زخم آن دبوس سخت ✤ زو گریزان تا بزیر یک درخت
سیب پوسیدہ بسے بد ریختہ ✤ گفت ازین خور ای بدرد آمیختہ ✤ سیب چندان مر ورا در خورد داد ✤ کز دہانش
باز بیرون مے فتاد ✤ بانگ میزد کای امیر آخر چرا ✤ قصد من کردی تو نادیدہ جفا ✤ گر ترا ز اصلست با من این ستیز ✤

تیغ زن یکبارگی خونم بریز ✤ شوم ساعت کہ شدم بر تو پدید ✤ ای خنک آنرا کہ روے تو ندید ✤ بے خیانت بے گنہ بے بیش و کم ✤ ملحدان جائز ندارند این ستم ✤ میچکد خون از دہانم با سخن ✤ ای خدا آخر مکافاتش تو کن ✤ ہر زمان میگفت او نفرین نو ✤ اوش میزد کاندرین صحرا بدو ✤ زخم دبوس و سواری ہمچو باد ✤ میدوید و باز در رو می فتاد ✤ ممتلی و خوابناک و سست بد ✤ بر سر و پایش ہزاران زخم شد ✤ تا شبانگہ میکشید و می کشاد ✤ تا ز صفرا قے شدن در وے فتاد ✤ زو بر آمد خوردہا زشت و نکو ✤ مار با آن خوردہ بیرون جست از و ✤ چون بدید از خود برون آن مار را ✤ سجدہ آورد آن نکوکردار را ✤ سہم آن مار سیاہ زشت زفت ✤ چون بدید آن دردہا از وے برفت ✤ گفت تو خود جبرئیل رحمتی ✤ یا خداوند و ولی نعمتی ✤ ای مبارک ساعتے کہ دیدیم ✤ مردہ بودم جان تو بخشیدیم ✤ ای خنک آنرا کہ بیند روے تو ✤ یا در افتد ناگہان در کوے تو ✤ تو مرا جویان مثال مادران ✤ من گریزان از تو مانند خران ✤ خر گریزد از خداوند از خری ✤ صاحبش در پی ز نیکو اختری ✤ از پے سود و زیان میجویدش ✤ لیک تا گرگے ندرد یا دوش ✤ المعنی دبوس بفتح دو واو مجہول گرز آہنی معرب اسکا دبوس بتشدید با آیا بالمد بمعنی واللہ اعلم نفرین بالکسر بد دعا شد بفتح سخت دیدیم بخشیدیم مین ضمیر منفصل ہی ای دیدے مراد بخشیدے مراد درندہ یہ حکایت اُسی بات پر لکھی ہی کہ نادان دوست سے دانا دشمن اچھا فرماتے ہین ایک عاقل گھوڑے پر سوار آتا تھا اور ایک سوتے کے مُنہ مین سانپ گُھسا جاتا تھا سوار نے اسکو دیکھا اور دوڑا تا سانپ سے اُسکو بچائے مگر فرصت نہ پائی وہ اُسکے منہ مین گھس گیا جو کہ یہ سوار بڑا عقلمند تھا چند گرز زور سے اُس سونے کے مارے خفتہ جو خواب گران سے چونکا تو ایک سوار ترک مع گرز کے دیکھا جب ترک نے گرز بے محابا بہت سے مارے یہ اُسکے مارنے سے چل نکلا اور گرز گران سے جو بعد بیداری کے مارے جلدی جلدی اُچھلتا تھا اور حیران تھا کہ واللہ اعلم یہ کیا بھید تھا بس وہ زخم سخت گرز کے اُس سوار سے بھگاتے ہوے ایک درخت کے تلے اُسکو جہان گلے سڑے سیب بہت پڑے ہوے تھے لیگئے کہا ای بدد آمیختہ یہ سیب کھا اور اتنے سیب اُسکو کھلائے کہ اُسکے منہ سے اُگلنے لگے وہ چلایا کہ ای امیر مجھ سے تونے کوئی ظلم دیکھا نہین پھر میرے مار ڈالنے کا قصد کیون کیا ہی اگر تیری سرشت ہی مین یہ خصومت مجھ سے ہی تو ایک دفعہ مین مجکو تلوار سے مار دے کیسی نحس ساعت تھی جو مین تیرے سامنے پڑ گیا اور کیسا اچھا وہ شخص ہی جسنے تیری صورت نہ دیکھی کوئی میری خیانت نہین نہ کوئی گناہ نہ کوئی بیشی کمی پھر کیون مارتا ہی ایسا ستم تو ملحد بھی نہین جائز رکھتے مین نہین جانتا کہ میرے منہ سے یہ باتین نکلتی ہین یا خون ٹپکتا ہی اخدایا ہر چند تو رحیم حلیم ہی مگر اسکا بدلا تو ضرور کر ایسے ہی ہر دم ایک نئی بد دعا وہ کرتا تھا اور سوار اُسکو مارتا تھا کہ اس میدان مین دوڑ اسکے تو زخم گرز کے اور سوار مثل ہوا کے یہ اُسکے ساتھ دوڑتا تھا اور مُنہ کے بل گر گر پڑتا تھا پیٹ اسکا بھرا ہوا اور نیند مین بھرا اور سست بُرا حال سر و پا مین ہزارون زخم شدید شام تک اسی کشش و کشاد مین رہا یہانتک کہ بسبب جوشش صفرا کے ایسا قے مین مبتلا ہوا کہ جو کچھ برا بھلا کھایا تھا سب نکل گیا اور اُسکے ساتھ وہ

سانپ بھی نکل پڑا جب اُسنے اُس سانپ کو اپنے آپ سے نکلا دیکھا پھر تو اُس سوار کو کردار کو سجدے کرنے لگا
اور اُس سانپ سیاہ قوی کو دیکھ کے ایسی ہیبت اُسکو ہوئی جس سے کہ وہ درد و دکھ سب بھول گیا اور سوار سے کہا
شاید تو جبرئیل رحمت کا ہے یا میرا مالک اور ولی نعمت ہے کیسی اچھی مبارک وہ گھڑی تھی کہ تو نے مجکو دیکھ لیا اور مجھ
مردہ کو از سر نو جان بخشی کیسا خوش و خنک وہ شخص ہے کہ تجھ سے آدمی کی صورت دیکھے یا ناگہان تیری گلی مین جا پڑے
تو مجکو ایسا ڈھونڈھتا تھا جیسے مان اپنے بچے کو ڈھونڈھتی ہے اور مین گدھون کیطرح تجھ سے بھاگتا تھا گدھا
گدھے پن سے مالک سے بھاگتا ہے اور مالک اُسکے پیچھے ہوتا ہے اپنی نیک بختی سے گو اپنے سود و زیان کیواسطے
ڈھونڈھتا ہے لیکن اُسکے ضمن مین یہ بھی تو ہے کہ ایسا نہ ہو بھیڑیا یا کوئی درندہ اُسکو پھاڑ ڈالے انحلاف شرح
بحر العلوم مین یا سخن کو با سخن میکشید کو میکشد در روے قباد کو روے قباد اور زفت کو پھر رفت قولہ ای روان
پاک بستودہ ترا * چند گفتم ژاژ بیہودہ ترا * ای خداوند و شہنشاہ و امیر * من نہ گفتم جہل من گفت آن مگیر * شمۂ زین
حال اگر دانستمی * گفتن بیہودہ کے تانستمی * بس ثنایت گفتمے ای خوش خصال * گر مرا یک رمز میگفتی زحال *
لیک خامش کردہ می آشوفتی * خامشانہ بر سرم میکوفتی * شد سرم کالیوہ عقل از سر بجست * خاصہ این سر را کہ
مغزش کمترست * عفو کن ای خوبروے خوب کار * آنچہ گفتم از جنون اندر گزار * گفت اگر من گفتمے رمزے از آن
زہرہ تو آب گشتی در زمان * گر ترا من گفتمے اوصاف مار * ترس از جانت برآوردے دمار * مصطفے فرمود اگر گویم
براست * شرح آن دشمن کہ در جان شماست * زہرہاے پردلان برہم درد * نے رود رہ نے غم کاری خورد *
نے دلش را تاب ماند در نیاز * نے تنش را قوت صوم و نماز * ہمچو موشے پیش گربہ لا شود * ہمچو برہ پیش گرگ
از جا رود * اندرو نے حیلہ ماند نے روش * بس کنم نا گفتہ تان من پرورش * ہمچو بوبکر ربانی تن زنم *
دست چون داؤد در آہن زنم * تا محال از دست من حالے شود * مرغ پر برکندہ را بانی شود * چون ید اللہ
فوق ایدیہم بود * دست ما را دست خود فرمود احد * پس مرا دست دراز آمد یقین * بر گذشتہ ز آسمان ہفتمین
دست من بنمود بر گردون ہنر * مقریا بر خوان کہ انشق القمر * این صفت ہم بہر ضعف عقلہاست * با ضعیفان
شرح قدرت کے رواست * خود بدانی چون برآری سر ز خواب * ختم شد واللہ اعلم بالصواب * گر ترا من
گفتمے این ماجرا * آندم از تو جان تو گشتی جدا * مر ترا نے قوت خوردن بدے * نے رہ و پرواے قے کردن
بدے * می شنیدم فحش و خر میراندم * رب یسر زیر لب میخواندم * از سبب گفتن مرا دستور نیست * ترک تو
گردن مرا مقدور نیست * ہر زمان میگفت اندر درون * اہد قومے انہم لا یعلمون * سجدہا میکرد آن رستہ
ز رنج * کاے سعادت وے مرا اقبال و گنج * از خدا یابی جزاہاے شریف * قوت شکرت ندارم ای حریف
شکر حق گوید ترا ای پیشوا * آن لب و چانہ ندارم وان نوا * دشمنی عاقلان زینسان بود * زہر ایشان ابتہاج

جان بود ÷ دوستی ابلهان رنج وضلال ÷ این حکایت بشنو از بہر مثال ÷ المعنی یگانہ ہندی نیچے کا جرہ پھر اُسی
خفتہ کا قول ہی کہ ای تو وہ شخص ہی کہ تیری پاکون کی جان نے تعریف کی ہی مین نے تجکو کیسا فحش اور بیہودہ کہا انجدا و ند
اور ای شہنشاہ اور ای امیر مین نے کچھ نہین کہا جو کچھ کہا میری انجانی نے کہا ہی تو مجکو اس خطا مین مت پکڑ ایک
شمہ اگر اس حال سے مین جانتا تو مجکو ایسے بیہودہ بکنے کی مجال ہی کب ہوتی مین تو تیری بڑی تعریفین کرتا ای
خوشخصال اگر ایک اشارہ بھی اس حال سے تو مجکو کر دیتا لیکن اس سبب سے کہ تو خاموش تھا اور میرے پیچھے
پڑ گیا اور بحالت خاموشی میرا سر کچلتا تھا پس سر میرا دیوانہ ہوگیا اور عقل اُسکی جاتی رہی اور خاص یہ میرا سر جسمین مغز
بہت تھوڑا ہی آب ای خوبرو خوب کار تو مجکو معاف کر دے مین نے جو کچھ کہا جنون سے کہا اور مجنون مرفوع القلم ہی سوا
نے کہا اگر مین ذرا بھی اُس سے کہتا تو تیرا زہرہ فوراً پانی ہو جاتا اور جو وصف اس سانپ کا بیان کرتا تو خوف تیری
جان کو ہلاک کر دیتا حضرت مصطفےٰ نے فرمایا ہی کہ اگر ٹھیک ٹھیک شرح اُس دشمن کی جو تمھاری جانون مین گھسا ہوا
ہی ہم بیان کرین تو زہرے پردون کے پھٹ جائین چلنے پھرنے سے رہجائین نہ کسی کام کے رہین ایسے اس غم مین
پڑ جائین نہ اُسکے دل کو طاقت عجز وزاری کی رہے نہ اُسکے تن کو قوت صوم وصلوٰۃ کی ایسا ہو جائے جیسے چوہا بلی کے
سامنے نیست دلا ہی یا بکری کا بچہ بھیڑیے کے آگے بیخود اور بیحواس پھر نہ اُس شخص مین کوئی حیلہ رہے نہ طرز وروش لہذا
مین اس بیان سے بس کردن ناگفتہ چھوڑون ظاہر ہی اُسپر جو تھوڑی چکیدگی سے بہت کو جانتا ہی مین ابوبکر ربانی
کیطرح خاموش ہو جاؤن کہ سات برس یہ خاموش رہے تھے اور داؤد کیطرح آہن مین اپنا ہاتھ ڈالون اور اُس آہن کو
موم کردن تا یہ محال جو اس نفس دشمن کا مارنا ہی ایک حال ہو جائے سب کیواسطے اور جو مرغ کہ بال وپر کندہ ہین یعنے اس
کام مین عاجز اُنکے بال وپر ہو جائین جو کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی ید اللہ فوق ایدیہم اللہ کا ہاتھ ہی اُنکے ہاتھون پر اور
وہ ہاتھ میرا ہی جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ کہا ہی جیسا کہ کہا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم
بیشک جن لوگون نے تجھ سے بیعت کی نہین بیعت کی اُنھون نے مگر اللہ سے اور اللہ کا ہاتھ ہی اُنکے ہاتھون پر پس
میرا ہاتھ یقیناً بہت لنبا ہی کہ ساتوین آسمان سے نکلگیا میرے ہاتھ کے ہنر جو آسمان پر ہوے ای قرآن پڑھانیوالے
دراانشق القمر کو تو پڑھ کیسا چاند کو شق کیا یہ صفت جو شق القمر کی بیان کی گئی ضعف عقلون کے واسطے ہی ورنہ جو
قدرت کہ میرے ہاتھ مین ہی اُسکی شرح ضعیفون سے کب روا ہی تو آپ جان لیگا جب سر خواب سے اُٹھائیگا یعنے
بروز بعث زندہ ہوگا پس ذکر آنحضرت کا ختم ہوا اور اللہ بڑا جاننے والا ہی ساتھ نیکی کے اب پھر وہ سوار اس خفتہ سے
کہتا ہی کہ ایسے ہی اگر تجھ سے مین ماجرا اسکا کہتا اُسی وقت تیری جان تجھ سے جدا ہو جاتی نہ تجکو قوت سیب کھانے
کی ہوتی نہ کوئی راہ اور پرواتے کرنے کی ہوتی مین تیرا فحش سنتا تھا اور اپنے گدھے کو ہانکے جاتا تھا اور رب یسر
آہستہ آہستہ پڑھتا تھا سبب کا بیان کرنا میرا دستور نہین ہی اور تجکو اس حال مین چھوڑنے کا بھی مقدور نہین

دیکھو رسول مقبول کو کہ باوصف اُس ایذا رسانی کے کیسے درد درون سے فرماتے تھے اہد قومے انہم لایعلمون
اور اُنکے نفع کی بات نہین چھوڑتے تھے مین بھی تجکو نہین چھوڑ سکتا تھا بس وہ رنج سے خلاص یافتہ
سجدے کرتا تھا کہ ای میرے سعادت اور ای میرے اقبال و گنج خدا تعالی سے تو اسکے بڑے بڑے بدلے پائے
مین ایسی قوت نہین رکھتا ای میرے دوست کہ تیرا شکر کر سکون تیرے حق کا شکر کر سکین وہ میرے لب وچانہ ہی
نہین یعنے لب و دہان جسکی ہندی ہی کلہ جبڑہ ای میرے پیشوا نہ میری یہ صورت دنوا آب مقولہ مولانا رح کا ہی دیکھو
دشمنی عاقلون کی ایسی ہوتی ہی انکا زہر بھی ابتہاج جان ہوتا ہی اور دوستی احمقون کی رنج و گمراہی اب مین ایک
حکایت تمثیلاً کہون اُسکو سُن

حکایت اُس احمق کی جو تملق ریچھ پر فریفتہ تھا

قولہ اژدہاے خرس را درمیکشید ✤ شیر مردے رفت و فریادش رسید ✤ شیر مردانند در عالم مدد ✤ آنزمان کافغان
مظلومان رسد ✤ بانگ مظلومان زہر جا بشنوند ✤ آنطرف چون رحمت حق میدوند ✤ آن ستونہاے خللہاے جہان ✤
آن طبیبان مرضہاے نہان ✤ محض مہر داوری و رحمتند ✤ ہمچو حق بیعلت و بے رشوتند ✤ اینچہ یاری میکنی یکبارگیش ✤
گوید از بجر غم و بیچارگیش ✤ مہربانی شد شکار شیر مرد ✤ در جہان دارد نجوید غیر درد ✤ ہر کجا دروے دوا آنجا رود ✤
ہر کجا فقرے نوا آنجا رود ✤ آب کم جو تشنگی آور بدست ✤ تا بجوشد آبت از بالا و پست ✤ تا سقاہم ربہم آید خطاب ✤
تشنہ باش اللہ اعلم بالصواب ✤ آب رحمت بایدت رو پست شو ✤ وانگہان خور خمر رحمت مست شو ✤ رحمت
اندر رحمت آید تا بسر ✤ بر یکے رحمت فرو ما ای پسر ✤ چرخ را در زیر پا آر ای شجاع ✤ بشنو از فوق فلک بانگ
سماع ✤ پنبہ وسواس بیرون کن ز گوش ✤ تا بگوشت آید آن بانگ خروش ✤ پاک کن دو چشم را از موے عیب ✤
تا ببینی باغ و سردستان غیب ✤ دفع کن از مغز و از بینی زکام ✤ تا کہ ریح اللہ آید در مشام ✤ ہیچ مگذار از تپ صفرا
اثر ✤ تا بیابی از جہان طعم شکر ✤ داروے مردی کن و عنین مشو ✤ تا برون آیند صد گون خوبرو ✤ کندہ تن را ز پاے
جان بکن ✤ تا کند جولان بپاے این چمن ✤ غل بخل از دست و گردن دور کن ✤ بخت نو دریاب از چرخ کہن ✤
ورنہ می تانی بہ کعبہ لطف پر ✤ عرضہ کن بیچارگی بر چارہ گر ✤ زاری و گریہ قوی سرمایہ ایست ✤ رحمت کلی قوی تر دایہ
ایست ✤ المعنی ریح بالکسر مطلق بو دایہ معروف شیر دہندہ ایک اژدہا ریچھ کو نگلے جاتا تھا ایک شیر مرد گیا اور اُسکی
فریاد کو پہونچا آیندہ مقولات مولانا رح کے ہین کہ اس عالم مین شیر مرد ایسے ہین کہ عالم کی مد مین جسوقت کہ فریاد مظلومون
کی اُن تک پہونچتی ہی اور جسطرف سے بانگ مظلومون کی سنتے ہین اُسی طرف رحمت حق کیطرح دوڑ جاتے ہین یہ لوگ
ستون خللون جہان کے ہین جنکو اوتاد کہتے ہین اور یہ لوگ پوشیدہ مرضون کے طبیب ہین اُنسے مزاج جہان کا مستقل ہی
اور محض مہربانی و رحمت حق کی اور مثل حق کے بیعلت و بے رشوت ہین نہ ایسی یاری کہ جب کوئی اپنے بجر غم و بیچارگی

سے بیان کرے تو ایک دفعہ اُسکی مدد کردے یہ کیا مدد ہی جو شیر مرد ہین اُنکا شکار مہربانی ہی وہ خود خوب جانتے ہین کہ
جہان مین سوا درد کے اور کوئی طالب دوا کا نہین ہوتا بس جہان درد ہوتا ہی دوا وہین جاتی ہی اور جہان محتاجی ہی
وہین نوا جاتی ہی غرض یہ لوگ ہر شخص کے واسطے دوا و نوا ہین اب فرماتے ہین کہ پانی کا طالب مت ہو تشنگی کا طالب
ہو یعنے سیرابی مت ڈھونڈھو شوق و اشتیاق کی طلب پیدا کر تو تیرے لیے پانی آسمان و زمین دونون سے جوش کرے
اور سقاہم ربہم شرابا طہورا کا تجکو بہوپچے پلائی اُنکو اُنکے رب نے شراب پاکیزہ بس تو تشنہ بن کہ اس شراب سے سیراب ہو
اور اِس بات کو اللہ بہت اچھی طرح جانتا ہی اگر تجکو آب رحمت کی خواہش ہی تو جا پست ہو جو مراد عجز و زاری سے ہی
پھر شراب رحمت کی پی اور مست ہو اُسوقت مین رحمت در رحمت تجھپر ایسی نازل ہوگی کہ تیرے سر تک آجائیگی اور تو
اُسمین ڈوب جائیگا اُسوقت اے پسر تو ایک رحمت پر راضی مت ہو نا یہ نا نہ بھی تیرا رحمت اُٹھائیگی تو اپنی علو ہمت سے
آسمان کو اپنے پانون تلے لا اے شجاع پھر دیکھ فوق فلک اے عالم بالا سے کیسی سماع تیرے سننے مین آتی ہین تیرے
کانون مین روئی وسواس کی بھری ہی اُسکو نکال ڈال تب تیرے کان مین آواز اُس خروش کی بہوپچے تو اپنی آنکھونکو
موے عیب یعنے پر بال سے صاف کر تو باغ و سر دستان غیب کو دیکھے تو اپنی ناک مغز سے زکام کو دور کر تا بو اللہ کی
تیرے دماغ مین بہوپچے صفرا کی جو تپ ہی کہ وہ خشم و غضب ہی اُسکا اثر آپ مین مت چھوڑ تو جہان سے مزہ شکر کا
پائے یعنی سارا جہان تیرے حق مین شیرین کار ہو جائے تو اپنی مردی کا علاج کر نامردمت بن اسواسطے کہ نامرد مطیع
شہوت نفسانی کے ہین مردوہ ہین جو اسکو اپنا مطیع کرتے ہین پھر دیکھ کیسے سیکڑون طرح کے خوبرو اُس سے ظاہر ہوتے ہین
کہ مراد راز و اسرار غیب سے ہی تیری جان کے پانون کا کندہ یہ تن ہی کہ چلنے نہین دیتا تو اِس کندہ کو پانون سے جان کے
نکال تو اِس چمن تک جولان کرے اور طوق بخل کا جو تیرے دست و گردن مین پڑا ہی دور کر تا چرخ کہن سے حصہ نیا پائے
کیونکہ بدلا سخا کا ہردم تازہ ہی اور جو تو اپنے پرون سے کعبہ لطف تک نہین اُڑ سکتا تو اپنی بیچارگی چارہ کر کے سامنے
عرض کر زاری اور گریہ کر کہ یہ بڑا سرمایہ ہی اِس سے پوری پوری رحمت نازل ہوتی ہی جو بہترین پرورش کنندہ ہی الخلاف
شرح بحر العلوم دونون مصرعون مین شجاع لکھا ہی جو مخل قافیہ ہی عنین مشو کو عنین مبو قولہ دایہ و مادر بہانہ جو بود ٭ تا کہ
کہ آن طفل گریان میشود ٭ طفل حاجات شمارا آفرید ٭ تا بنالید و شود شیرش مزید ٭ گفت ادعوا اللہ بے زاری مباش ٭
تا بجوشد شیرہاے مہرہاش ٭ ہای ہوے باد شیر فشان ابر ٭ در غم مایند یک ساعت تو صبر ٭ فی السماء رزقکم نشنیدہ ٭ اندرین
پستی چہ بر چفسیدہ ٭ ترس و نومیدیت دان آواز غول ٭ میکشد گوش ترا تا قعر سفول ٭ ہر ندائے کہ ترا بالا کشید ٭ آن ندا را
دان کہ از بالا رسید ٭ ہر ندائے کہ ترا حرص آورد ٭ بانگ گرگے دان کہ او مردم درد ٭ این بلندی نیست از روے
مکان ٭ این بلندیہاست سوے عقل و جان ٭ ہر سبب بالاتر آمد از اثر ٭ سنگ و آہن فائق آمد بر شرر ٭ آن فلانے
فوق آن سرکش نشست ٭ گرچہ در صورت بہ پہلوش نشست ٭ نوقے آنجاست از روے شرف ٭ جاے دور

از صدر باشد مستخف * سنگ و آہن زین جہت کہ سابقند * در عمل ہنگام فوقے لائقند * وان شرر از روے مقصود خویش * ز آہن و سنگ ست زین رو بیش بیش * سنگ و آہن اول و پایان شرر * لیک این ہر دو تنند و جان شرر * کان شرر کاندر زمان واپس ترست * در صفت از سنگ و آہن برترست * در زمان شاخ از ثمر سابق ترست * در ہنر از شاخ او فائق ترست * چونکہ مقصود از شجر آمد ثمر * پس ثمر اول بود آخر شجر * سوے خرس و اژدہا کردیم باز * زانکہ طولے دارد اضمار و مجاز * المعنی چفسیدن چسپیدن ستعول لکنتیمین بستی یا ادر نیچے گھس جانا مستخف بالضم خفیف وسبک کردہ شدہ مجاز راہ و جاے گذاشتن وضد حقیقت اضمار بجمع ضمیر بمعنی بجید بہ تطبیق صدر فرماتے ہین کہ دایہ اور مادر اگرچہ دونون نہایت مہربان ہین لیکن بہانہ جو ہین بہانہ یہ کہ جب بچہ روئے تو اُسکو دودھ دین ورلین پس تمہاری یہ جو حاجتین ہین یہ بھی اطفال ہین اُسکے پیدا کیے ہوے تو اُنکے لیے نالہ وزاری کرتا انکا شیر مزید ہو خود اُسنے کہا ہی ادعوا ربکم تضرعا خیفۃ یا دکر دا اپنے پروردگار کو زاری وخوف سے پس تو بے زاری کے مت رہ تو اُسکی محبتون کے شیر جوش کرین خیالی تو کر ہوا کیسی ہاے ہو چکے ابر سے شیر افشانی کرتی ہی اور یہ ہوا اور ابر سب ہمارے ہی غم مین ہین تو ذرا دیر تو صبر کر بے صبر مت ہو جا اور یہ بھی تو نے سُنا ہی جو فرمایا وفی السماء رزقکم وما توعدون اور آسمان مین رزق تمہارا موجود ہی جسکا تمسے وعدہ کیا گیا ہی جو اُس پستی پر کیون چپکا ہوا ہی اپنی خوف و نا امیدی کو آواز غول کی سمجھ جو بہکاتا ہی اور تجکو کان پکڑے قعر پستی کو لیے جاتا ہی جو ندا کہ تجکو علو کیطرف سے کھینچے اُسکو جان لے کہ عالم بالا سے ہی اور جو ندا کہ تجھ مین حرص پیدا کرے وہ آواز بھیڑیے مردم در کی ہی اور جو ہمنے بلندی کہا ہی یہ بلندی از روے مکان کے نہین ہی یہ بلندیان طرف عقل و جان کے ہین چنانچہ تمہیداً فرمایا کہ ہر سبب اپنے اثر سے جو مسبب ہی بالاتر ہوتا ہی جیسے سنگ و آہن کہ سبب ہین شرر پر جو مسبب ہی فائق ہین اور یہ فوق ایسا ہی جیسے کہین کہ فلان خاکسار فلان سرکش سے فوق بیٹھا اگرچہ وہ بظاہر اُسکے پہلو مین بیٹھا ہی درحقیقت اوپر اُسکے نہین بیٹھا ہی مگر مجازاً فوق نشست کہینگے وجہ اُسکی یہ کہ فوقی اُس جگہ کی ہی کہ اُس جگہ کو بسبب اُس صدرنشین کے جو اُسپر بیٹھا ہی شرف ہی اُن جگہون پر جو اِس صدر سے دور ہین کہ وہ جگہین مستخف اور کم رتبہ ہین پس سنگ و آہن اِس سبب سے کہ وہ سابق ہین اپنے عمل مین ہنگام فوقی کے فوقی کے لائق ہین اور جو سنگ و آہن سے مقصود شرر ہی اِس سبب سے مقصود دین مین اپنے وہ سنگ و آہن سے بیش از بیش ہی اگرچہ سنگ و آہن اول ہین اور شرر آخر مین لیکن سنگ و آہن ایسے ہین جیسے تن اور شرر جیسے جان گو شرر اپنے زمانہ مین سنگ و آہن سے موخر ہی لیکن صفت مین دونون سے بہتر ہی آیسے ہی شاخ شجر کی اپنے زمانہ مین ثمر سے سابق ہی مگر ہنر مین شاخ سے وہ فائق تر ہی پھر جبکہ مقصود شجر سے ثمر ہی بس ثمر اول ہی آخر شجر مطلب یہ کہ مسبب کو دیکھنا چاہیے گو سبب زمانہ مین مقدم ہو اب فرماتے ہین خرس اور اژدہا کیطرف پھر ہم لوٹے اِس سبب سے کہ یہ اضمار مجاز تو بہت طول طویل ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین فائق آمد بر شجر لکھا ہی میری دانست مین شجر کی جگہ شرر ہی ورنہ معنی مربوط کرنا دشوار

چاہیے غور کرکے دیکھے یہین قولہ خرس چون فریاد کرد از اژدہا ✤ شیر مردے داد از چنگش رہا ✤ حیلت و مردی بہم دادند پشت ✤ اژدہا را او بدین قوت بکشت ✤ اژدہا را او بدین حیلت بہ بست ✤ تا کہ آن خرس از ہلاک تن برست ✤ اژدہا را ہست قوت حیلہ نیست ✤ لیک فوق حیلۂ تو حیلتی ست ✤ ماکران بسیار لیکن بازبین ✤ در نہی واللہ خیر الماکرین ✤ حیلۂ خود را چو دیدی باز رو ✤ کز کجا آمد سوے آغاز رو ✤ ہر چہ در پستی ست آمد از علا ✤ چشم را سوے بلندی نہ ہلا ✤ روشنی بخشد نظر اندر علا ✤ گرچہ اول خیرگی آرد بلا ✤ چشم را در روشنائی خوے کن ✤ گر نہ خفاشی نظر آن سوے کن ✤ عاقبت بینی نشان نور تست ✤ شہوت حالی حقیقت کور تست ✤ عاقبت بینی کہ صد بازی بدید ✤ مثل آن نبود کہ یکبازی شنید ✤ زان یکے بازی چنان مغرور شد ✤ کز تکبر ز اوستادان دور شد ✤ سامری وار آن ہنر در خود چو دید ✤ او ز موسی از تکبر سر کشید ✤ او ز موسی آن ہنر آموختہ ✤ وز معلم چشم را بر دوختہ ✤ لاجرم موسی دگر بازی نمود ✤ تا کہ آن بازی و جانش را ربود ✤ اے بسا دانش کہ اندر سر دود ✤ تا شود سرور بدان خود سر رود ✤ سر نخواہی کہ رود تو پاے باش ✤ در پناہ قطب صاحب راے باش ✤ گرچہ شاہی خویش فوق او مبین ✤ گرچہ شہدے جز نبات او مچین ✤ فکر تو نقش ست و فکر اوست جان ✤ نقد تو قلب ست و نقد اوست کان ✤ او توئی خود را بجو در روے او ✤ گوے کو کو فاختہ سان سوے او ✤ ور نخواہی خدمت اہل صفا ✤ ہمچو خرسے در دہان اژدہا ✤ بو کہ استادی رہاند مر ترا ✤ وز خطر بیرون کشاند مر ترا ✤ زاریے میکن چو زورت نیست ہین ✤ چونکہ کورے سر مکش از راہ بین ✤ تو کم از خرسی نمی نالی ز درد ✤ خرس رست از درد چون فریاد کرد ✤ ایخدا این سنگ دل را موم کن ✤ نالہ اش را تو خوش و مرحوم کن ✤ المعنی فرماتے ہین خرس نے جو اژدہے سے فریاد کی ایک شیر مرد نے اسکو اُسکے چنگل سے چھڑا دیا حیلت و مردی ایک دوسرے کی مددگار ہوئین تو اُسنے اژدہے کو اِس قوت سے مارا اور حیلت فریاد خرس کی اژدہا کو اُسنے اِس حیلہ سے مقید کیا تا وہ خرس ہلاک تن سے بچگیا اژدہے کو قوت تو ہی لیکن حیلہ نہین ہی اور تجھ مین حیلہ ہی لیکن تیرے حیلہ سے فوق اور ایک حیلہ ہی بڑے بڑے مکار دنیا مین ہین مگر غور کر کہ قرآن مین آیا ہی ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین اور مکر کیا اُنھون نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ بہترین مکر والون سے ہی جب تو اپنے حیلے کو دیکھے تو لوٹ اور اُسکے آغاز کو دیکھ کہ یہ حیلہ کہان سے شروع ہوا اور خوب جان لے جو کچھ پستی مین ہی بلندی یعنے عالم بالا سے آیا ہی بس تو بھی اپنی آنکھ کو خبردار بلندی پر لگا اگر تو اپنی نظر کو بلندی پر لگائے گا تو وہ چشم کو تیرے نور بخشیگی اگرچہ اول مین حیرانی بلا بیش کریگی تو اپنی آنکھ کی عادت روشنائی کی ڈال کسو اسطے کہ تو خفاش تو نہین ہی پھر کیون نہین روشنی کیطرف نظر کرتا ہی عاقبت بینی یہی نشان تیرے نور کا ہی جسقدر عاقبت بینی کریگا اُسی قدر نور پائے گا اور خواہشین حالی جیسی کریگا ویسی ہی کوری دیکھیگا بس جان لے کہ شہوت حالی علامت کوری کی ہی بلکہ حقیقت کوری کی جس عاقبت بین نے کہ سیکڑون بازیان بچشم خود دیکھی ہین وہ مثل اُسکے کب ہی جس نے فقط ایکبازی کانون سے سن لی ہی بقول مشہور

شنیده کے بود مانند دیده، اور اسمین بھی سو اور ایک کا تفاوت سو تو بھی ایک بازی سے ایسا مغرور ہو گیا کہ غرور کے باعث اُستادون سے دور پڑا جیسے سامری نے جو وہ ہنر اپنے بیچ مین دیکھا غرور کے مارے حضرت موسیٰ سے سرکشی اختیار کی موسیٰ ہی سے یہ ہنر اُسنے سیکھا اور پھر اُنھین سے آنکھین بند کر لین سامری ایک شخص تھا سامرہ کا رہنے والا حضرت موسیٰ کی صحبت مین رہتا تھا اور اُنکی صحبت کی برکت سے یہ ایسی چیزین دیکھتا تھا جنکو اور لوگ نہین دیکھتے تھے اِسنے حضرت جبرئیل کو گھوڑے پر سوار دیکھا کہ گیاہ خشک جو زیر سم کے پڑتی ہی سبز ہو جاتی ہی جانا کہ خاک اُنکے قدم کی حیات بخش ہی اِسنے ایک مشت خاک اُنکے قدم کے نیچے سے لے لی اور ایک بچھرہ سونے کا ڈھال کے اُسکے منھ مین ڈال دی کہ وہ آواز کرنے لگا اُسکی پرستش حضرت موسیٰ کی غیبت مین بنی اسرائیل سے کرائی جب موسیٰ آئے نہایت غصہ ہوے اور بد دعا کی چنانچہ فرمایا کہ اُسکی تو یہ ایک ہی بازی سنی سنائی تھی حضرت موسیٰ نے دوسری بازی ایسی کی کہ جسنے اُسکی جان لی کہ وہ بد دعا تھی بہت ایسی دانشین ہین کہ جب آدمی کے سر مین دوڑتی ہین اِس خیال سے کہ وہ سرور بنے ای سردار اور بد دلت اُنکے سر جاتا ہی تو اگر چاہتا ہی کہ میرا سر بجائے سلامت رہے تو پاؤن بن ای عاجز و خاکسار اور جو قطب صاحب راے تیرے وقت کا ہی اُسکی پناہ پکڑ اگرچہ تو بادشاہ ہی لیکن اپنی فوقیت اُسپر مت سمجھ اور ہر چند تو شہد ہی مگر اُسکے سوا کسی سے مصری مت بنیے اِسواسطے کہ تیری فکر نا چیز ایسی ہی جیسے کفش پا اور اُسکی فکر مثل جان کے اور تیرا نقد قلب ہی اور اُسکا نقد کان یعنے ٹھکانے کا اور وہ قطب تو ہی ہی تو آپکو اُسکی صورت مین ڈھونڈھ اور فاختہ کیطرح کو کو کہتا ہوا اُسکی طرف جا اور جو تو خدمت اہل صفا کا طالب نہوے گا تو ایسا ہی جیسے خرس اژدہے کے منھ مین تھا شاید کوئی اُستاد تجکو اُسکے منھ سے چھڑا دے اور اِس خطر سے تجکو نکال لے تجکو جب زور نہین ہی تو زاری کرتا رہ اور خبردار اگر کور ہی تو راہ بین سے سرکشی مت کر تو تو خرس سے بھی کم ہی کہ با وصف درد کے نالہ نہین کرتا دیکھ تو فریاد ہی کے بدولت خرس درد سے چھوٹتا ہی خدا تو اِس دل کو جو مثل سنگ کے ہی موم کر دے اور اُسکے نالہ کو خوش و قابل رحمت کے فرما الخلاف شرح بحر العلوم مین اُستادان سے دال و الفت گیا ہی

کہتا ایک سائل نابینا کا کہ مین دو کوریون مین مبتلا ہون مجھ پر رحم کرو

قولہ آن یکے کورے ہمیگفت الامان ✣ من دو کوری دارم از اہل زمان ✣ پس دو بارہ رحمتم آرید ہان ✣ چون دو کوری دارم ای اہل زمان ✣ از تعجب مردمان گفتند لیک ✣ این دو کوری را بیان کن نیک نیک ✣ زانکہ یک کوریت می بینیم ما آن دگر کورے کدام آن وانما ✣ گفت زشت آوازم و ناخوش نوا ✣ زشتی آواز کورے شد دوتا ✣ بانگ زشتم مایۂ غم میشود ✣ مہر خلق از بانگ من کم میشود ✣ زشت آوازم بہر جا کہ رود ✣ مایۂ خشم و غم و کین میشود ✣ بر دو کورے رحم را دوتا کنید ✣ ہمچنین ناگنج را گنجا کنید ✣ کردنیکو چون بگفت این راز را ✣ لطف آواز دلش آواز را ✣ زشتی آوازکم شد از گلہ ✣ خلق شد بادے برحمت یکدلہ ✣ وانکہ آواز دلش ہم بد بود ✣ آن سہ کوری زشتی سرمد بود ✣ لیک وہابان کہ بے علت دہند ✣

بو کہ دستے بر سرِ شفقت نہند * چونکہ آواز خوش و مرحوم شد * زو دل سنگین دلان چون موم شد * نالۂ کافر چو زشت است و
شہیق * زان نمیگردد اجابت را رفیق * اخسئوا بر زشت آواز آمدست * کو ز خون خلق چون سگ بود مست * چونکہ نالہ
خرس رحمت کش بود * نالہ ات نبود این ناخوش بود * دانکہ با یوسف تو گرگے کردہ * یا ز خون بیگناہی خوردہ * توبہ کن و ز
خوردہ استفراغ کن * در جراحت کہنہ شد رو داغ کن * باز گرد از گرگے ای روباہ پیر * نصرت از حق بطلب نعم النصیر
المعنی ایک اندھا کہتا تھا کہ الامان کسی مین ایک کوری ہوتی ہے مجھ مین اہل زبان دو کوریان ہین بس تم رحمت بھی
مجھ پر دو دفعہ کرو اور خبردار ہو جاؤ ای اہل زمان کہ مین دو کوریان رکھتا ہون لوگ تعجب کرنے تھے کہ ہمکو تیری دو کوریان
معلوم نہین ہوتین لیکن تو ہی انکو خوب اچھی طرح بیان کر اس سبب سے کہ ایک کوری کو تو تیری ہم ظاہر دیکھتے ہین
دوسری کونسی ہے وہ تو بتا کہا مین بد آواز و ناخوش نوا ہون یہ بد آوازی میری یہی دوسری کوری ہے میری
بد آوازی لوگون کے غم کو بڑھاتی ہے اور لوگونکی محبت میری آواز سے کم ہو جاتی ہے میری یہ آواز بد جہان کہین جاتی ہے
مایۂ خشم و غم اور کینہ کی ہو جاتی ہے یہ دو کوریان ہین ان دونون کوریون پر تم بھی رحم کو دو تا کرو ایسا کہ گنج کو گنجا کردو
یعنے الف کثرت کا لگا دو آب جو اسنے اس راز کو کہا تو اسکے لطف دلکی آواز نے اسکی آواز کو اچھا کر دیا اس گلہ سے
زشتی اسکی کم ہو گئی سب مخلوق رحمت کے ساتھ اسپر ریک ڈال ہو گئی آپ فرماتے ہین جو شخص جسکے دلکی بھی آواز بد ہو تو
تین کوریان جمع ہو گئین بس یہ زشتی سرمدی ہے اسکا زوال محال ہان البتہ وہاب لوگ جو بے علت و بے سبب دیتے
ہین شاید وہ اسکی سر زشت پر دست شفقت پھراوین جبکہ آواز ہی خوش و مرحوم ہوئی کہ آواز ہی سنکر رحم کرتے ہین اس سبب سے
سنگین دلونکے دل اس سے موم ہو گئے اور نالہ کافر کا جو زشت اور شہیق ہے اس سبب سے اجابت اسکی رفیق نہین ہوتی
جیسا کہ فرمایا و اما الذین شقوا ففی النار لہم فیہا زفیر و شہیق خالدین فیہا ما دامت السموات و الارض الا ما شاء ربک لیکن جو لوگ
کہ شقی ہین جہنم نار مین ہین اور آتش نار مین انکے واسطے زفیر و شہیق ہے اور وہ اسمین رہینگے جبتک کہ زمین و آسمان ہے مگر جو کچھ
چاہے پروردگار تیرا زفیر ابتدا آواز گدھے کی اور شہیق انتہا اسکی اس زشت آواز پر انکی اخسئوا آیا ہے اسواسطے کہ وہ خون خلق
سے مثل سگ کے بدمست ہو رہے تھے جیسا کہ قرآن مجید مین ہے ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین ربنا اخرجنا
منہا فان عدنا فانا ظالمون قال اخسئوا فیہا ولا تکلمون ای رب ہمارے غالب ہوئی ہم پر ہماری شقاوت اور تھے ہم قوم
گمراہ تو ہمارا یہ حال ہوا ای رب ہمارے ہمکو اس نار سے نکال تو اللہ تعالی کہیگا چپ ہو جاؤ اس آگ مین اور ہم سے
کلام مت کرو جبکہ نالہ خرس کا رحمت کش ہے کہ ایک شیر مرد کی رحمت اسکی طرف کھینچے اگر تیرا نالہ ایسا نہو تو محض ناخوش
ہے اور وہ جو کچھ تو نے کسی یوسف سے گرگی ای سکاری و حیلہ گری کی ہے یا کسی بیگناہ کا خون کھایا ہے تو اس کھائے ہوئے
کو اگل ڈال اور توبہ کے استفراغ سے نکالدے اور جو پرانا زخم ہو گیا ہے تو اسکو آتش ندامت سے داغ کر پرانا زخم
داغنے سے اچھا ہوتا ہے جیسا کہ کہا آخر الدواء الکی بس بہتر یہی ہے ای روباہ پیر کہ گرگی سے باز آ اور اللہ سے ہر وقت

نصرت کا طالب رہ کہ وہ اچھا مدد گار ہی انخلاف شرح بحر العلوم مین زشت آوازی کو رکی لکھا ہی میری دانست مین زشتی آواز ہونا چاہیے

تتمہ حکایت خرس اور اُس احمق کا جس نے خرس پر اعتماد کیا تھا

قولہ خرس ہم از اژدہا چون وا رہید ✤ وان کرم کز مرد مردانہ بدید ✤ چون سگ اصحاب کہف آن خرس زار ✤ شد ملازم از پے آن بردبار ✤ آن مسلمان سر نہاد از خستگی ✤ خرس حارس گشت از دلبستگی ✤ آن یکی بگذشت گفتش حال چیست ✤ ای برادر مر ترا این خرس کیست ✤ قصہ وا گفت و حدیث اژدہا ✤ گفت بر خرسے منہ دل ابلہا ✤ دوستی ابلہ بتر از دشمنیست ✤ او بہر حیلہ کہ دانی راندنیست ✤ گفت واللہ از حسودی گفت این ✤ ورنہ خرسے تنگری این مہر بین ✤ گفت مہر ابلہان عشوہ دہ است ✤ این حسودی من از مہرش بہست ✤ ہی بیا با من بران این خرس را ✤ خرس را مگزین مہل تو جنس را ✤ گفت رو رو کار خود کن ای حسود ✤ گفت کارم این بد و رزقت نبود ✤ من کم از خرسے نباشم اے شریف ✤ ترک او کن تا منت باشم حریف ✤ بر تو دل میلرزدم زاندیشہ ✤ با چنین خرسے مرو در بیشہ ✤ این دلم ہرگز نہ لرزید از گزاف ✤ نور حق است این نہ دعوی و نہ لاف ✤ مومنم ینظر بنور اللہ شدہ ✤ ہان وہان بگریز ازین آتشکدہ ✤ اینہمہ گفت او بگوششش در نرفت ✤ بدگمانی مرد را سد لیست زفت ✤ دست او بگرفت دست از وی کشید ✤ گفت رفتم چون نہ یار رشید ✤ گفت رو با من تو غمخوارہ مباش ✤ بوالفضولا معرفت کمتر تراش ✤ باز گفتش من عدوے تو نیم ✤ لطف باشد گر بیائی در پیم ✤ گفت خوابستم مرا بگذار درد ✤ گفت آخر یار را منقاد شو ✤ تا بخسپی در پناہ مقبلی ✤ در جوار دوستی صاحبدلی ✤ از خیال افتاد مرد از جد او ✤ خشمگین شد زود بگردانید رو ✤ المعنی فرماتے ہین کہ اُس مرد نے تو خرس کو اژدہا سے چھڑایا اور خرس نے بھی جو وہ کرم مردم مردانہ سے دیکھا تبس وہ خرس زار سگ اصحاب کہف کے مثل اُس رنج اُٹھانے کے سبب سے اُسکا ملازم ہوگیا وہ مسلمان تو خستگی و ماندگی کے سبب سے سر رکھ کے لیٹ گیا اور خرس محبت کے سبب سے چوکیدار بنا اُس اثنا مین ایک شخص اُدھر ہو کے نکلا کہا یہ کیا حال ہی اور ہی بھائی یہ خرس تیرا کون ہی اُسنے اُسکا قصہ اور ذکر اژدہے کا اُسکے سامنے کیا تو اُسنے کہا ای احمق اِس خرس پہ دل نہاد مت ہو دوستی احمق کی دشمنی سے بتر ہوتی ہی یہ تو ہر حیلہ کے ساتھ جو میرے خیال مین گذرے قابل بھگا دینے کے ہی کم درندہ لا یعقل ہی مرد نے کہا واللہ تو نے حسد کے سبب سے یہ بات کہی ورنہ خرس کو نہ دیکھتا اُسکی محبت کو دیکھتا کہا مہر احمقون کی دھو کا دینے والی شی ہی اور میری حسودی اِسکی مہر سے بہتر ہی خبردار ہو میرے ساتھ آ اور خرس کو آپ سے بھگا تو خرس نا جنس کو مت اختیار کر اپنی جنس کو اختیار کر کہ مین اور تو انسان ہین کہا جا جا اپنا کام کر ای حسود کہا میرا کام یہی تھا ٹھیک ٹھیک جو کیا تجھ سے مکر کرنے کا نہ تھا جو مکر کرتا تو ای شریف غور کر کہ مین خرس سے تو کم نہین ہون پس اُسکو ترک کر تو مین تیرا حریف ہون میرا دل اندیشون سے تیرے حال پر کانپتا ہی ایسے خرس

کے ساتھ کسی جنگل مین مت جا اور یہ جان لے کہ میرا دل جو تیرے حال پر کانپتا ہی یہ ہرگز کوئی بیہودگی نہین ہی یہ نور حق ہی اسکو دعوے اور لاف میرا مت سمجھ مین مومن ہون اور مومن کی صفت ینظر بنور اللہ ہی خبردار خبردار اس خرس سے کہ ایک آتشکدہ ہی بھاگ غرض اُس شخص نے یہ سب کچھ کہا لیکن اِس مرد کے کان مین ایک بات بھی نہ گئی سچ ہی بدگمانی بڑی سخت مانع چیز ہی جو اسکو اُسکی حسودی کی ہوگئی تھی اُس شخص نے اسکا ہاتھ پکڑا اُسنے اُس سے ہاتھ چھوڑا لیا اُسنے کہا لے مین چلا معلوم ہوا کہ تو میرا یار رشید نہین ہی ای ہدایت یافتہ کہا جا تو میرا غمخوار مت بن ای بوالفضول بہت سی معرفت مت چھانٹے پھر اِس سے اُسنے کہا کہ مین تیرا دشمن نہین ہون مین تیرا لطف سمجھونگا جو تو میرے پیچھے چلا آئے کہا مین بدا سا ہون تو جا مجکو چھوڑ دے آخر اُسنے کہا لے مین جاتا ہون مگر تو کسی یار کا مطیع ہو اور کسی مقبل کی پناہ مین سو اور کسی دوست صاحبدل کے ہمسایہ مین اُس مرد نے جو جد آسکے معاملہ مین کی تو وہ اُسکے خیال سے گر گیا اور یہ اُسپر غصہ ہوا اور اُس سے منھ پھیر لیا انحلاف شرح بحر العلوم مین گفت رفتم کی جگہ گفتم رفتم لکھا ہی قولہ

کین نگر قصد من آمد خونیست ✣ یا طمع دار گدائے تونیست ✣ یا گرو بست ست با یاران بدین ✣ کہ ترساند مرا زین ہمنشین ✣ یا حسد دارد ز مہر یار من ✣ کاینچنین جد میکند در کار من ✣ خود نیاید ہیچ از خبث سرش ✣ یک گمان نیک اندر خاطرش ✣ ظن نیکش جملگی بر خرس بود ✣ او مگر مر خرس را ہم جنس بود ✣ بدگمان و ابلہ و نااہل بود ✣ در شقاوت او مطیع جہل بود ✣ بدرگ و خودرائے و بدبخت ابد ✣ گمرہ و مغرور کورو خوار ورد ✣ خرس را بگزید بر صاحب کمال ✣ روسیہ حاصل فاسد خیال ✣ عاقلے را از خری تہمت نہاد ✣ خرس را دانست اہل مہر وداد ✣ المعنی تونی بالضم وحرف سوم نون

کناس فرماتے ہین اُس خرس والے کے دل مین یہ خیال گذرا کہ یہ خونی ہی شاید مجھے مار ڈالنے کو آیا ہی یا کوئی فقیر طمع دار کناس ہی یا کہین اپنے یارون سے شرط کی ہی کہ مین اِسکو اُسکے ہمنشین سے ڈرا دونگا یا میرے یار کی محبت مجھ پر دیکھ کے اِسکو حسد ہوا ہی جو ایسی جد و جہد میرے معاملہ مین کرتا ہی غرض اسکے سر مین ایسا خبث بھرا کہ سوائے بدگمانیون کے ایک بھی گمان نیک اِسکے خاطر مین نہ گذرا اسکا ظن نیک بالکل خرس پر تھا شاید یہ بھی خرس کا ہمجنس تھا اور بدگمان اور احمق اور نااہل تھا اپنی بدبختی سے مطیع جہل کا تھا اور بدرگ و خودرائے اور بدبخت ابد کا گمراہ و مغرور اور کور وخوار ورد کہ ایسے صاحب کمال کو چھوڑ کے خرس کو اختیار کیا تہ ارو سیہ تباہ حاصل فاسد خیال تھا اپنے گدھے پن سے ایک عاقل پر تہمتین رکھین اور خرس کو محبت و داد والا جانا انحلاف شرح بحر العلوم مین نیامد کو نیاید لکھا ہی

کہنا حضرت موسی کا گوسالہ پرست کو کہ یہ خیال اندیشی تیری کہان سے ہی

قولہ گفت موسیٰ با یکے نااہل خیال ✣ کای بد اندیش از شقاوت در ضلال ✣ صد گمانت بود در پیغمبریم ✣ با چنین برہان واین خلق کریم ✣ صد ہزاران معجزہ دیدی زمن ✣ صد خیالت میفزود و شک و ظن ✣ از خیال و وسوسہ تنگ آمدی ✣

طعنہ بر پیغمبریم میزدی ÷ گرد انرد دریا برآوردم عیان ÷ تا رہیدید از شر فرعونیان ÷ ز آسمان چل سال کاسہ خوان رسید ÷
وز دعایم جوے از سنگے دوید ÷ چوب شد در دست من نرا ثردہا ÷ آب خون شد بر عدوے ناسزا ÷ شد عصا مار و کفم شد
آفتاب ÷ آفتاب از رشک نورم شد شہاب ÷ این دو صد چندین و چندین گرم و سرد ÷ از تو ای سرد آن توہم کم نکرد ÷
بانگ زد گوسالہ از جادوئے ÷ سجدہ کردی کہ خدائے من توئی ÷ وان توہمات را سیلاب برد ÷ زیرکی باردت را خواب
برد ÷ چون نبودی بدگمان در حق او ÷ چون نہادی سر چنان ابو زشتخو ÷ چون خیالت نامد از تزویر او ÷ و ز فساد سحر احمق
گیر او ÷ سامری خود کہ باشد ای مہان ÷ کہ خدائے بر تراشد در جہان ÷ در خدائے گاو چون یکدل شدی ÷ وز ہمہ اشکالہا
عاطل شدی ÷ المعنی شہاب بفتح نام رنگ سرخ معروف کہ اصل مین شاہ آب تھا حضرت موسیٰ نے ایک اہل خیال سے کہا
کہ ای بد اندیش اپنی شقاوت سے تو گمراہی مین پڑا ہی میری پیغمبری مین تجکو سیکڑون گمان تھے اور ہر چند کہ حجتین
قوی اور خلق کریم میرا دیکھتا رہا لاکھون معجزے مجھ سے دیکھے اور سیکڑون خیال اور شک و ظن اُسمین بڑھاتا رہا اور
خیال و وسوسون نے تجکو ایسا دبوچا کہ میری پیغمبری پر تو نے طعنے کیے اور مین نے بر ملا دریا سے دھول اُٹھائی یعنی
رود نیل میرے حکم سے پھٹ کر بارہ راہین خشک ہوگیا تو تم شر فرعونیون سے چھوٹے میری دعا سے چالیس برس کاسہ
اور خوان تمکو پہونچا جو چالیس برس اُس تیہ مین قید رہے تھے اور من و سلوے اُترتا تھا اور میری ہی دعا تھی کہ نہر پتھر
سے جاری ہوئی جیسا کہ قرآن مین ہی و اذ استسقے موسی لقومہ فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منہ اثنتا عشرة عینا اور
جب پانی چاہا موسی نے اپنی قوم کیواسطے پس کہا ہمنے مار تو اپنے عصا سے پتھر کو پھر جاری ہوے اُس سے بارہ چشمے
موافق عدد بارہ اسباط کے تم سے اور میرے ہاتھ مین عصا اژدہا بنگیا اور دشمنو نکے حق مین پانی خون ہوگیا عصا تو مار ہوگیا
میرے ہاتھ مین اور ہتھیلی میری ایسی آفتاب ہوگئی جسکے نور کے رشک سے آفتاب سرخ رنگ ہوگیا ای خون مین ڈوبا ایسے سیکڑون
تو اتنے ہین انکے سوا اور کتنے گرم و سرد تو نے دیکھے اور تجھ سے ای سرد یعنے بے بار و گل وہ توہم کم نہوے ایک گوسالہ نے
جو جادوگری کا تھا آواز کی اور تو نے سجدہ کیا کہ میرا خدا تو ہی ہی آب تیرے اُن توہمات کو اہلا بہا لیگیا اور وہ زیرکی
سرد جو تیری تھی اُسکو خواب نے اُڑا دیا اور زیرکی سے غافل ہوگیا اُسکے حق مین تو بدگمان نہوا اور ای زشت خو ایسا
بے تامل سر اسکے سامنے جھکا دیا تجکو اُسکے مکر کا خیال کیون نہین آیا اور اُسکے جادو کے فساد کو جو احمق گیر ہی نہ سمجھا
ای مہان سامری نا چیز کیا چیز ہی کہ جہان مین خدا کو گڑھ کے بنائے تو کیسے بیل کے خدا ہونے مین اُس سے یکدل
ہو کے سب باتون سے بیکار ہو گیا المخالف شرح بحر العلوم مین ز آسمان کی جگہ آسمان اور کاسہ و خوان بود و بدگمان
گو بدگمانی قولہ گاو میشاید خدائے را بلاف ÷ در رسولی ام تو چون کردی خلاف ÷ پیش گاوی سجدہ کردی از خری ÷
گشت عقلت صید سحر سامری ÷ چشم دزدیدی ز نور ذوالجلال ÷ اینت جہل وافر و عین ضلال ÷ شہ بر آن عقل گزشت
کہ تراست ÷ چون تو کان جہل را کشتن سزاست ÷ گاو زرین بانگ کرد آخر چہ گفت ÷ کاحمقان را اینہمہ رغبت شگفت ÷

زان عجب تر دیدہ از من بسے ٭ لیک حق را کے پذیرد ہر کسے ٭ باطلان را چہ رباید باطلی ٭ عاطلان را چہ خوش آید عاطلی ٭ زانکہ ہر جنسے رباید جنس خود ٭ گاو سوے شیر نر کی رو نہد ٭ گرگ بر یوسف کجا عشق آورد ٭ جز مگر از مکر تا اورا خورد ٭ چون زگرگی وا رہد محرم شود ٭ چون سگ کہف از بنی آدم شود ٭ چون محمد را ابو بکر رضہ نکو ٭ دید صد قش گفت ہذا صادقو ٭ چون ابو بکر از محمد برد بو ٭ گفت ہذا لیس وجہ کاذبو ٭ چون نہ بد بو جہل از اصحاب درد ٭ دید صد شق القمر باور نہ کرد ٭ دردمندے کش زبام افتاد طشت ٭ زو نہان کردیم حق پنہان نگشت ٭ وانکہ او جاہل بد از دردش بعید ٭ چند بنمودیم و او آنرا ندید ٭ آئنہ دل صاف باید تا درو ٭ واشناسی صورت زشت و نکو ٭ المعنی شہ بالضم کلمہ نفرت و کراہت کا ہی طشت از بام افتادن رسوا و فاش ہونا موافق کلام سابق کے یہ بھی اقوال حضرت موسیٰ کے ہین فرماتے ہین جب تو اپنی لاف سے گاو کو خدائی کے لائق سمجھتا ہی تو میرے رسول ہونے مین تجکو کیون خلاف ہی تونے گدھے پن سے بیل کے سامنے سجدہ کیا تیری عقل سامری کے سحر کی شکار ہو گئی تونے نور خداے ذو الجلال سے آنکھین چرائین عجب تیری جہل کثیر اور عین گمراہی ہی کیسی مکروہ و بری عقل تیری ہی جسکو تو گزین و پسندیدہ جان رہا ہی تو تو اس لائق ہی کہ کان جہل ہوے ایک گاو زرین نے آواز کی آخر یہ تو بتا اسنے کیا کہا جو احمقون کی ایسی رغبت اس پر شگفتہ اور خوش ہوئی اِس سے تو بڑھکے بڑے بڑے عجب مجھ سے تونے دیکھے ہین لیکن حق کو ہر کوئی کب مانتا ہی باطلون کو باطلی از خود رفتہ کرتی ہی اور عاطل عاطلی سے خوش ہوتے ہین اسلیے کہ ہر جنس اپنی ہی جنس کو کھینچتی ہی بیل شیر نر کیطرف کب منھ کرتا ہی بھیڑیے کو یوسف سے کیا عشق سواے مکر کے تا اسکو کھالے البتہ جب گرگی و مکاری سے نجات پائے تو محرم ہوئے اور مثل سگ اصحاب کہف کے بنی آدم مین داخل ہوے جیسے کہ سگ انکا انکے ساتھ شمار کیا جاتا ہی اور منقول ہی کہ قیامت کو بلعم باعور کا جامۂ بشری اسکو عنایت ہوگا آب اشعار آیندہ بطور نظائر مولانا رح کی جانب سے معلوم ہوتے ہین فرماتے ہین جیسے محمد کو ابو بکر صدیق رضہ نے دیکھتے ہی اپنے صدق سے کہا یہ اپنے دعوے مین صادق ہین پھر فرماتے ہین کہ جب محمد کی بو ابو بکر رضہ نے پائی فورًا کہا کہ یہ صورت کاذب نہین ہی اور جو ابو جہل اصحاب درد و عشق سے نہ تھا سیکڑون شق القمر جو مراد عام معجزون سے ہی دیکھے اور یقین نہ کیا آب فرماتے ہین جو عاشق عشق مین مشہور ہوا اس سے ہمنے حق چھپایا بھی تو نہ چھپ سکا اور جو جاہل تھا اسکے درد سے دور ہر چند اسپر ظاہر کیا مگر اسنے نہین دیکھا ہی تو یہ کہ دل کا آئینہ صاف ہو تب اسمین اچھی بری صورت نظر آئے الخلاف شرح بحر العلوم مین صادق اور کاذب واو اشباع کے نہین لکھے جو بنظر لفظ نکو اور بو کے جو پہلے مصرعون مین ہین قافیہ متوحش معلوم ہوتا ہی اور کتابت واو اشباع کی قافیہ مین شایع ہی

ترک کرنا مرد ناصح کا نصیحت اس مغرور خرس کی

قولہ آن مسلمان ترک آن ابلہ گرفت ٭ زیر لب لاحول گویان رہ گرفت ٭ گفت چون از جد و پندم وز جدال ٭

در دل او بیش میفزاید خیال ✤ پس رہ پند و نصیحت بستہ شد ✤ امر اعرض عنہم پیوستہ شد ✤ چون روایت می فزاید
در دبس ✤ قصہ بر طالب بگو بر خوان عبس ✤ چونکہ اعمی طالب حق آمدست ✤ بہر فقر او نشاید سینہ خست ✤ تو حریصی
بر رشاد مہتران ✤ تا بیاموزند علم از سروران ✤ احمدا دیدی کہ قومے از ملوک ✤ مستمع گشتند گشتی خوش کہ بوک ✤ این
رئیسان یار دین گردند خوش ✤ بر عرب اینها سرند و بر حبش ✤ بگذرد این صیت از بصرہ تبوک ✤ زانکہ الناس
علی دین ملوک ✤ زین سبب تو از ضریر مہتدی ✤ رو بگردانیدی و تنگ آمدی ✤ کاندرین فرصت کم افتد این مناخ
تو زیارانی و وقت تو فراخ ✤ مزدحم میگردیم در وقت تنگ ✤ این نصیحت میکنم نہ خشم و جنگ ✤ احمدا نزد خدا این
یک ضریر ✤ بہتر از صد قیصر ست و صد وزیر ✤ المعنی اُس مسلمان نے اُس احمق کو چھوڑا اور آہستہ لاحول کہتا ہوا
راہ اپنی لی اور کہا کہ جب نصیحت اور جدجدال سے اُسکے دل مین اور زیادہ خیال پیدا ہوتے ہین تو پس اب
راہ نصیحت کی بند ہو گئی اور امر اعرض عنہم حاصل ہوا جیسا کہ فرمایا ہی فاعرض عنہم وانتظر انہم منتظرون پس منہ
پھیر لے اُنسے اور منتظر رہ کہ خدا اُنسے کیا کرتا ہی اور بیشک کہ وہ بھی منتظر ہین جب روایت اور دبڑھاتی ہی تو پس
قصہ طالب سے کہہ اور سورۂ عبس کو پڑھ جیسا کہ فرمایا عبس وتولی ان جاءہ الاعمی وما یدریک لعلہ یزکی او یذکر
فتنفعہ الذکری ترش کیا اپنے منہ کو اور پھیر لیا کہ اُسکے پاس اندھا آیا اور نہین جانتا ہی تو کہ شاید وہ پاک ہو یا
نصیحت مانے پس نفع کرے اُسکو نصیحت کرنا مطلب یہ کہ طالب کو ہدایت سے محروم رکھنا نہین چاہیے اور شان
نزول اس آیت کا یہ ہی کہ آنحضرت صنادید عرب کی دعوت مین مشغول تھے کہ عبد اللہ بن مکتوم آیا اور کہا یا رسول اللہ مجکو
سکھا ؤ جو کچھ اللہ نے تمکو سکھایا ہی اور آپکے کلام کو قطع کیا آپ ترش رو ہوے وہ مایوس ہو کے چلا گیا پس یہ سورہ مع
مثل اُن خطابات کے کہ مذکور ہین نازل ہوئی کہ جب اعمی طالب حق کا ہو کے آیا تو اُسکی محتاجی کے سبب سے اُسکا
سینہ زخمی نہ کرنا چاہیے تجکو مہتروں کی ہدایت پر حرص ہی تو اور لوگ اپنے سرداروں سے علم سیکھین اے احمد تو نے یہ
خیال کیا کہ بادشاہون مین سے ایک قوم مستمع ہوئین اور تو خوش ہوا کہ شاید یہ رئیس مددگار دین کے ہو جائین اچھی
طرح سے کہ عرب اور حبش پر سردار ہین تو یہ شہرت بصرہ اور تبوک تک پھیلے اسواسطے کہ آدمی اپنے بادشاہونکی روش
پر ہوتے ہین اس سبب سے تو نے اندھے ہدایت یافتہ کو منہ نہین لگایا اور اُس سے تنگ ہوا اور کہا کہ یہ تھوڑی
فرصت ہی اس وقت مین مناخ نہین ہو سکتا مناخ خواب جو مراد آرام سے ہی یعنی تیری تعلیم آرام سے
کرنے کی ہی تو تو ہمارے یاروں سے ہی تیرے واسطے تو وقت فراخ ہی جب چاہے ممکن ہی ہر وقت پاس
موجود ہی مگر تو نے مجکو تنگ وقت مین زحمت دی مین تجھ سے نصیحۃً یہ بات کہتا ہون غصہ لڑائی سے نہین کہتا
اے احمد خدا کے نزدیک یہ ایک اندھا ایسا ہی کہ سیکڑون قیصر اور سیکڑون وزیرون سے بہتر ہی المخلاف

شرح بحر العلوم مین اعرض عنہم لکھا ہی حالانکہ مصرعہ موزون نہین ہوتا مین نے واو بڑھا دیا ہی بقیاس وجہ توہم

وغیرہ کے اور تو از فریری کو از تو کہ محل معنی ہے قولہ یاد الناس معادن ہین بیار + معدنی باشد فزون از صد ہزار +
معدن لعل و عقیق مقتبس + بہتر ست از صد ہزاران کان مس + احمدا اینجا ندارد مال سود + سینہ باید پر ز عشق
و درد و دود + اعمی روشندل آمد در مدند + پند اورا دہ کہ حق اوست پند + گر دو سہ ابلہ ترا منکر شوند + تلخ کے گردی
چو ہستی کان قند + گر دو سہ احمق ترا تہمت نہد + حق برای تو گواہی میدہد + گفت از اقرار عالم فارغم + آنکہ حق
باشد گواہ او را چہ غم + گر خفاشی را ز خورشیدی خریست + آن دلیل آمد کہ او خورشید نیست + نفرت خفاشکان باشد
دلیل + کہ منم خورشید تابان جلیل + گر گلابی را جعل راغب شود + آن دلیل ناگلابی میشود + گر شود قلبے خریدار محک
در محکیش آید نقص و شک + دزد شب خواہد نہ روز این را بدان + شب نیم روزم کہ تابم در جہان + فارقم فاروقم
غربیل وار + تا کہ کاہ از من نمی یابد گذار + آرد را پیدا کنم من از سبوس + تا نمایم این نقوش ست آن نفوس +
من چو میزان خدایم در جہان + وانمایم ہر سبک را از گران + گاو را داند خدا گوسالۂ + خر خریدارے و در خور
کائہ + من نگاوم تا کہ گوسالہ خرد + من نخارم کاشترے از من چرد + او گمان دارد کہ بر من جور کرد + بلکہ از آئینہ من
روفت گرد + المعنی مقتبس آتش گیرندہ و روشنی گیرندہ جعل بفتح گوبر کا کیڑہ غربیل امالہ غربال تجکو اپنا قول
الناس معادن یاد نہین خبردار یاد کر ایک معدن زیادہ لاکھون سے ہوتی ہے اور حدیث یہ ہے الناس معادن کمعادن
الذہب والفضۃ خیارہم فی الجاہلیۃ خیارہم فی الاسلام اذا فقہوا آدمی کھانین ہین مثل کھانون سونے چاندی
کے بس جو جاہلیت مین خیار ہین اسلام مین بھی خیار ہین بشرطیکہ فقیہ ہون معدن لعل و عقیق کے جو روشنی
گیرندہ ہین لاکھون کان مس سے بہتر ہین ای احمد یہان مال سے کچھ فائدہ نہین یہان تو سینہ پر عشق و درد و دود ہونا
چاہیے اندھا روشندل دردمند آیا اسکو نصیحت کر کہ وہ مستحق نصیحت کا ہے اگر دو تین احمق تیرے منکر ہون تو تلخ
مت ہو کہ تو کان قند ہے اور اگر دو مین احمق تجھ پر تہمت رکھین تو تجھے کیا غم تیری گواہی تو خدا دیتا ہے کہا مین اقرار
عالم سے فارغ ہون اسلیے کہ جسکا خدا گواہ ہو اسکو کیا غم اگر کسی خفاش کو کسی خورشید سے گدھاپن ہے یہی اس بات
کی دلیل ہے کہ وہ خود خورشید نہین ہے مجھ سے جو خفاشک نفرت کرین یہی دلیل میرے آفتاب تابان جلیل ہونے کی ہے
اگر کسی گل گلاب کیطرف گوبر کا کیڑا جو بدبو کی پیدایش ہے راغب ہو تو صاف دلیل اسکے گلاب نہونے کی ہے اگر
کوئی قلبی یعنے کھوٹا خریدار محک کا ہو تو اسکی یعنی محک کی محک پن مین نقص و شک پیدا ہوگا خوب جان لے کہ چور
خواہان شب کا ہوتا ہے نہ دن کا سو مین رات ہون نہین دن ہون کہ جہان مین تابان ہون مین جدا کرنیوالا اور
نہایت ہی چھاننے والا ہون غربال کیطرح تا کہ گاہ مجھ سے نکل نہین سکتی گاہ بکاف فارسی واو تمار یعنی واد کسی کا
بجھ سے نہین چل سکتا مین آٹا بھوسی سے جدا کرتا ہون تا ظاہر کر دون کہ یہ انسان صرف نقوش ہی نقوش ہے یعنے
صورت ہی صورت اور یہ نفوس ہین ای جاندار و با معنی مین اس جہان مین خدا کی ترازو ہون کہ سبک اور گران کو

ظاہر کرتا ہون گاو کو خدا وہ جانتا ہی جو خود گوسالہ ہی اور خر کو خریدار ہی لائق اپنے کالا کے سمجھتا ہی مین بھی ہر کسی کے لائق بوجھ پیر رکھتا ہون مین گاو نہین ہون کہ کوئی بچھڑہ میرے شیر کا خواہان ہو نہ خار ہون کہ کوئی شتر جسکی شان مین الی الابل کیف خلقت ہی مجکو چرے اگر کوئی ظالم مجھ پر جور کرتا ہی تو وہ جور نہین کرتا ہی گو اُسکے گمان مین ہو بلکہ میرے آئینۂ دل کی گرد صاف کرتا ہی کہ اُسکے تحمل سے یہ روشن ہوتا ہی اختلاف شرح بحر العلوم مین مکتنس لکھا ہی جسکے معنی خس و خاشاک روبندہ ہین جو چپان نہین مین اُسکو مقتبس جانتا ہون اور خربیست کو خو ربیست خفاشکان جمع خفاشک بکاف تصغیر و تحقیر کہ خفاشگان بکاف فارسی نہ معلوم کاف فارسی کہان سے پیدا کیا آید نقص کو در آید جو نا موزون ہی شب خواند کو خواند

تملق دیوانہ کا جالینوس کے ساتھ اور وہم کرنا جالینوس کا

قولہ گفت جالینوس با اصحاب خود ✤ مر مرا تا آن فلان دارو دہد ✤ پس بدو گفت آن یکے کای ذو فنون ✤ این دوا خواہند از بہر جنون ✤ دور از عقل تو این دیگر مگو ✤ گفت در من کرد یک دیوانہ رو ✤ ساعتے در روے من خوش بنگرید ✤ چشمکے زد آستینم بر درید ✤ گر نہ جنسیت بدی در من ازو ✤ کے رخ آوردی بمن آن زشت رو ✤ گر ندیدی جنس خود کے آمدی ✤ کے بغیر جنس خود را برزدی ✤ چون دو کس برہم زند بے ہیچ شک ✤ در میان شان ہست قدر مشترک ✤ کے پرد مرغے بجز با جنس خود ✤ صحبت نا جنس گورست و لحد ✤ المعنی چشمک اشارہ کسی کی طرف آنکھ سے بسبیل اخفا قدر مشترک عبارت ہی مفہوم کلی سے کہ اپنی افراد مین مشترک ہو جالینوس نے اپنے یارون سے کہا کہ مجکو فلانی دوا دو اُنمین سے ایک نے کہا کہ ای ذو فنون یہ دوا تو جنون کیواسطے ہی خدا تیری عقل سے اُسکو دور رکھے پھر ایسی بات مت کہنا کہا میری طرف ایک دیوانہ نے منھ کیا اور ایک ساعت مجکو خوب دیکھا اور ایک اشارہ آنکھ کا کرکے میری آستین پھاڑ ڈالی پس معلوم ہوا کہ مجھ مین اُسکی جنسیت ہے ہی اگر نہوتی تو وہ زشت رو میری طرف رد کیون کرتا اگر وہ اپنی جنس نہ دیکھتا تو میرے پاس کب آتا اور کب آپکو غیر جنس سے ملاتا جب دو آدمی آپس مین ملین تو ضرور اُنمین قدر مشترک ہی یعنے ایک مفہوم کلی ہی کہ دونون مین بٹا ہوا ہی ورنہ کوئی مرغ اپنے غیر جنس کے ساتھ نہین اُڑتا ہی اسلیے کہ صحبت نا جنس کی گور و لحد ہی

سبب اُڑنا اور چرنا ایک مرغ کا دوسرے مرغ کے ساتھ کہ اُسکا ہم جنس نہ تھا

قولہ آن حکیمے گفت دیدم در تگے ✤ در بیابان زاغ را با لکلکے ✤ در عجب ماندم بہ جستم حال شان ✤ تا چہ قدر مشترک یابم نشان ✤ چون شدم نزدیک من حیران و دنگ ✤ خود بدیدم ہر دو آن بودند لنگ ✤ خاصہ شہبازی کہ او عرشی بود ✤ با یکے جغدے کہ او فرشی بود ✤ آن یکے خورشید علیین بود ✤ وین یکے کرمی کہ برسرگین تند ✤ آن یکے یوسف رخے عیسی نفس ✤ وین دگر گرمی و یا خر با جرس ✤ آن یکے پران شدہ در لا مکان ✤ وین یکے در آید آن ہمچون سگان ✤

آن یکے سلطان عالی مرتبت + وین یکے در گلخنے در تغربت + آن یکے خلقے زاکرامش خجل + وین دگر از بینوائے منفعل + آن یکے سرور شده ز اہل زمان + وین دگر در خاک خواری بس نہان + بلبلان را جائے میزیبد چمن + جعل را در چمین خوشتر وطن + باز بان معنوی گل با جعل + این ہمی گوید کہ ای گندہ بغل + گر گریزانی ز گلشن بیگمان + ہست آن نفرت کمال گلستان + المعنی جرس بفتحتین گھنٹہ اور گھنگرو چمین بول و غائط یہ حکایت بھی مولانا رح نے جنس و غیر جنس کے بیان مین ایراد فرمائی ہی چنانچہ فرمایا کہ ایک حکیم نے کہا کہ مین نے ایک بیابان مین زاغ و لکلک کو باہم چلتے پھرتے دیکھا آن کا مشار الیہ خواہ جالینوس خواہ اور کوئی معہود ذہنی مولانا رح تبس مین دونون کو باہم دیکھکر تعجب مین ہوا اور اُنکے حال کا جویان کہ کونسی وجہ انمین قدر مشترک ہی جس سے یہ نا جنس اکٹھے ہو رہے ہین اسکا کچھ پتہ پاؤن مین تو حیران و دنگ تھا ہی جب انکے نزدیک گیا تو دیکھا کہ وہ دونون لنگڑے تھے بس یہی وجہ قدر مشترک اُنکی تھی جو ہم صحبت تھے آئندہ مقولات انکے کہ جب ادنی ناجنسون کا یہ حال ہی تو خاص وہ شہباز کہ عرشی ہی ایک جغد فرشی کے ساتھ اُسکا کیا ساتھ آور ایک خورشید علیین کا ہی اور ایک کیڑا جو گوبر پر ہوتا ہی کہ اُسکو ہندی مین جولاہہ کہتے ہین کہ اکثر پانی پر بھی ہوتا ہی کہ ادھر سے اُدھر آتا جاتا ہی اور مکڑی کا سا تار بھی اُسکی دم مین ہوتا ہی اُسی سے دوڑتا ہی جیسے جولاہہ پورنے کے وقت آتا جاتا ہی ایسے ہی ایک یوسف رخ عیسی نفس ہی اور یہ دوسرا کیڑا ہی یا گدھا گفنٹہ پڑا ہوا ایک لامکان کا اُڑنے والا اور یہ ایک کتون کیطرح آبدان کا ٹڑنے والا ایک بادشاہ عالی مرتبت ایک گلخن پڑا ہوا اپنی خواری کا ماتم دار ایک ایسا کہ مخلوق اُسکی عزت و احسان سے شرمائے دوسرا وہ کہ اپنی مفلسی سے منفعل ای اثر پذیر ایک زمانے کے لوگون مین سردار دوسرے پر خواری کی خاک ایسی جس مین چھپا ہوا بلبلون کی جگہ چمن مین زیبا ہی اور جعل کا وطن بول و براز مین اچھا چنانچہ گل زبان معنوی کے ساتھ جعل سے کہتا ہی کہ ای گندہ بغل تو جو گلستان سے گریزان ہی تو وہ تیری نفرت نہین ہی بیشک گلستان کے کمال کو تجھ سے نفرت ہی وہ تجکو خود پاس پھٹکنے نہین دیتا قولہ غیرت من بر سر تو دور باش + میزند کای خس ازین در دور باش + در بیامیزی تو با من ای دنی + این گمان آید کہ از کان منی + گر در آمیزد ز نقصان من ست + زانکہ پندارند کو زان منست + گر در آمیزد بمن آن زہرناک + موش در باشد، ماہی و خاک + حق مرا چون از پلیدی پاک داشت + چون ہنر دبر من پلیدی را گماشت + یک رگم زایشان بدو آنرا برید + در من آن بد رگ کجا خواہد رسید + یک نشان آدم آن بود از ازل + کہ ملایک سر نہندش از محل + یک نشان دیگر آن کہ آن بلیس + ننہدش سر کہ منم شاہ و رئیس + پس اگر ابلیس ہم ساجد شدی + او نبودی آدم او غیرے بدے + ہم سجود ہر ملک میزان اوست + ہم جحود آن عدو برہان اوست + ہم گواہ اوست اقرار ملک + ہم گواہ اوست کفران سگک + این سخن پایان ندارد بازگرد + تا چہ کرد آن خرس با آن شیر مرد + المعنی دور باش نیزہ کوچک جو بادشاہونکے سامنے ہنگام سواری لے کر

چلتے ہین اور کمند دشمن کو بھی اِس سے دفع کرتے ہین آور وہی کمال گلستان کا کہتا ہی کہ میری ہی غیرت تیرے سر پر
دورباش مارتی ہی اور کہتی ہی کہ ای ناچیز اِس دروازے سے دور رہ اگر مجھ سے تیری آمیزش ہوگی ای دنی تو لوگ یہی گمان
کرینگے کہ تو بھی میری ہی کان سے ہی تیری آمیزش سے تیرا کچھ نقصان نہین ہی میرا ہی اِس سبب سے کہ گمان کرینگے
کہ تو بھی میری ملک سے ہی اگر وہ زہرناک مجھ سے ملے تو ایسا ہی جیسے موش اور دریا اور ماہی اور خاک کہ سب بیمحل اور
بیموقع ہین حق تعالے نے جو مجکو پلیدی سے پاک رکھا ہی تو کب لائق ہی کہ کسی پلید کو مجھپر تعین کرے ایک رگ میری
رگون سے وہ تھا جسکو خدا تعالی نے کاٹ دیا کہ وہ بدرگ مجھ مین کہان پہونچ سکیگا غرض ان اشعار خاصہ شبہات
سے یہانتک اور ما بعد مین مراد انبیا اور شیطان سے ہی کہ اِنکا کچھ نہین کر سکتا اور نیز آنحضرت سے کہ شیطان اُنکا مقہور و
منقاد تھا ایک نشان آدم مین وہ تھا ازل سے کہ ملائک اُنکو اُنکے رتبہ کے سبب سے سجدہ کرین آور ایک نشان یہ تھا
کہ ابلیس اُنکو سجدہ نکرے اور کہے کہ مین بادشاہ و رئیس ہون اگر ابلیس بھی اُنکا ساجد ہوتا تو وہ بھی آدم نہوتے غیر آدم
کچھ اور ہی ہوتے پس سجود فرشتون کا یہ بھی اُنھین کی میزان تھی اور انکار اُس دشمن کا یہ بھی اُنھین کی حجت و برہان
کہ ابتداء یہ دونون نشان میل پلون ترازو کے تھے کہ اپنے اپنے پلّے مین تُل گئے اب اقرار ملک کا بھی اُنکے آدم ہونے
پر گواہ ہی اور کفران اِس کتّا ناچیز کا بھی اُنکا گواہ القصہ اِس بات کی تو کچھ حد نہین تو لوٹ اور یہ بیان کر کہ اُس شیر مرد
کے ساتھ اُس خرس نے کیا کیا

تمہ قصۂ اُس مرد کا جو خرس کی وفا پر مغرور تھا

قولہ شخص خفت و خرس میراندش مگس ✤ و ز ستیز آمد مگس زو باز پس ✤ چند بارش راند از روے جوان ✤ آن مگس پس
باز می آمد دوان ✤ خشمگین شد با مگس خرس و برفت ✤ برگرفت از کوہ سنگے سخت و زفت ✤ سنگ آورد و مگس را دید باز ✤
بر رخ خفتہ گرفتہ جاے ساز ✤ برگرفت آن آسیا سنگ و بزد ✤ بر مگس تا آن مگس واپس خزد ✤ سنگ روے خفتہ را
خشخاش کرد ✤ وین مثل بر جملہ عالم فاش کرد ✤ مہر ابلہ مہر خرس آمد یقین ✤ کین او مہر ست و مہر او ست کین ✤ عہد
او سست ست و ویران و ضعیف ✤ گفت او زفت و وفاے او نحیف ✤ گر خورد سوگند ہم باور مکن ✤ بشکند سوگند
مرد کژ سخن ✤ چونکہ بے سوگند گفتش بد دروغ ✤ تو میفت از مکر سوگندش بدوغ ✤ نفس او شیر ست و عقل او اسیر
صد ہزاران مصحفش خود خوردہ گیر ✤ چونکہ بے سوگند پیمان بشکند ✤ گر خورد سوگند او بدتر کند ✤ زانکہ نفس آشفتہ
تر گردد ازان ✤ کہ کنی بندش بزنجیر گران ✤ چون اسیرے بند بر حاکم نہد ✤ حاکم او را بر درد بیرون جہد ✤ بر سرش
کوبد ز خشم آن بند را ✤ میزند بر روے او سوگند را ✤ تو ز او فوا بالعقودش دست شو ✤ احفظوا ایمانکم با او
مگو ✤ ہر کہ او گوید نبرد ما دروغ ✤ ورنگیرد گفت سوگندیش فروغ ✤ وانکہ داند عہد با کہ میکند ✤ تن کند چون
تار گرد او تند ✤ المعنی یعنے وہ شخص تو سوگیا اور ریچھ اُسکی مکھیان ہانکتا تھا اُسنے ایک مکھی کو ہانکا اور

وہ سنیز سے پھر لوٹ کے آئی ریچھ نے چند بار اُسکو جو اُنکے مُنھ سے ہانکا وہ مکھی دوڑ دوڑ کے اُسکے منھ پر آتی تھی ریچھ
مکھی پر خشمگین ہوا اور گیا اور پہاڑ سے ایک پتھر سخت و موٹا سا لایا اور مکھی کو پھر دیکھا کہ اُسکے منھ پر جگہ کئے ہوئے ہی
بس وہ آسیا سنگ اے سنگ کلان اُٹھایا اور مکھی پر مارا تا مکھی لوٹ کے نہ گھسے پتھر نے اُس سوئے ہوے کے منھ کو
خشخاش کے دانون کی طرح بکھیر دیا اور یہ مثل تمام عالم مین مشہور ہوئی کہ مہر ابلہ کی مہر خرس کی ہی یقین کہ کینہ اُسکا مہر
ہی اور مہر اُسکی کینہ بہرحال کینہ ہی کینہ ہی عہد اُسکا شست ہی اور ویران و ضعیف یعنی وفا سے خالی اور کم زور یا تین
اُسکی محکم اور وفا از بس نحیف اگر قسم کھائے تب بھی یقین مت کر اسواسطے کہ آدمی گر سخن قسم کو توڑ دیتا ہی ہر گاہ بے سوگند
کے بات اُسکی جھوٹ تھی جب تو قسم کھاتا ہی اور مکر سے مٹھا ملاتا ہی تو اُسکے مکر کے مٹھے مین مت پڑ نفس اُسکا شیر ہی اور
عقل اسیر اُسکی لاکھون مصحف اِسکے کھائے ہوے سمجھ لے جبکہ وہ بے سوگند کے پیمان توڑتا ہی اگر سوگند کھائے تو اور
اِس سے بدتر ہی کریگا اُس سبب سے کہ نفس اُسکا اِس سوگند سے آشفتہ تر ہوگا کہ قسم کھا کے بھاری زنجیر سے اُسکو
مقید کیا ہی جیسے کوئی اسیر اپنے حاکم پر قید رکھے حاکم اُسکو پھاڑ چیر کے باہر نکلجائیگا اور اُسکے بند کو غصہ سے اسی کے
سر پر ماریگا اور اُسکی قسم کو اُسکے مُنھ سے ماریگا تو اوفوا بالعقود یعنے خدا تعالی نے جو فرمایا ہی پورے کرو اپنے عہدونکو
اِس سے ہاتھ دھو بیٹھ وہ ہرگز وفا نہین کریگا اور احفظوا ایمانکم کی اُس سے بات مت کہ یعنے حفاظت کرو اپنے
قسمون کی اُسکے پاس اُسکی سمائی کہان ہی جو شخص کہ ہمارے سامنے جھوٹ بات کہے جو اُسکا کہنا اثر نکرے تو قسم
سے اُسکو فروغ دیتا ہی اور جو شخص بموجب اوفوا بالعقود کے یہ جانتا ہی کہ مین عہد کسکے ساتھ کرتا ہون اور کسکا حکم وفا کریگا
ہی وہ اُسکی حفاظت مین مارنجاتا ہی اور اُسی پر لپٹتا رہتا ہی ہرگز اُسکو نہین چھوڑتا

جانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صحابی بیمار کی بیمار پرسی کو اور فائدہ اُس کا

قولہ از صحابہ خواجۂ بیمار شد ✤ وندران بیماری او چون تار شد ✤ مصطفے آمد عیادت سوے او ✤ چون ہمہ لطف و کرم بُد
خوے او ✤ در عیادت رفتن تو فائدہ است ✤ فائدہ آن باز بر تو عائدہ است ✤ فائدہ اول کہ آن شخص علیل ✤ بو کہ قطبی
باشد و شاہ جلیل ✤ چون تو چشم دل نہ داری اے عنود ✤ کہ نمیدانی تو ہیزم را ز عود ✤ چونکہ گنجے ہست در عالم مرنج ✤ ہیچ ویران
را مدان خالی ز گنج ✤ قصد ہر درویش میکن از گزاف ✤ چون نشان یابی بجد میکن طواف ✤ چون ترا آن چشم
باطن بین نبود ✤ گنج مے پندار اندر ہر وجود ✤ ور نباشد قطب یار رہ بود ✤ شہ نباشد فارس اسپہ بود ✤ پس صلہ یاران
رہ لازم شمار ✤ ہر کہ باشد گر پیادہ ور سوار ✤ ور عدو باشد ہم این احسان نکوست ✤ کہ باحسان بس عدو گشتست
دوست ✤ ور نگردد دوست کینش کم شود ✤ زانکہ احسان کینہ را مرہم شود ✤ بس فوائد ہست غیر این ولیک ✤ از درازی
خائفم اے یار نیک ✤ حاصل این باشد کہ یار جمع باش ✤ ہمچو بتگر از حجر یارے تراش ✤ زانکہ انبوہے و جمع کاروان ✤
رہزنان را بشکند پشت سنان ✤ المعنی صحابہ مین سے ایک خواجہ بیمار ہوے اور اُس بیماری مین وہ لاغری سے

اور ایک کمل اپنے ساتھیون کے واسطے لا صوفی تو گیا دور ہگئے اب تنہائی مین اُن دونون یارون سے کہاکہ تو فقیہ ہی
اور یہ شریف نامدار تیرے فتوے سے تو روٹی کھاتے ہین اور تیرے علم کے پرون سے اُڑتے ہین اور یہ دوسرا جو علوی
تھا اُس سے کہاکہ تو تو ہمارا شہزادہ اور سلطان ہی ہی تو سید ہی اور مصطفے کے خاندان سے بھلا وہ صوفی شکم خوار ناچیز کیا
ہی جو تم جیسے شاہون کا جلیس ہو اب جو وہ لوٹ کے آئے تو خوب اُسکو کوٹ کے نرم دعاجز کرو اور ایک ہفتہ ہمارے
باغ و مرغزار مین التفات و توجہ کرو یعنے رہو چلو پھرو باغ کیا چیز ہی میرے جان کے تم مالک ہو تم میرے حق مین میری
داہنی آنکھ ہو کہ داہنی ہر چیز کو بائین پر شرف ہی ایسے وسوسے کر کے اُنکو فریفتہ کیا یہ مقولا مولانا رح کا بلعد آہ و
افسوس ہی کہ یارون سے صبر کرنا نہین چاہیے جب صوفی کو راہ بتادی اور وہ گیا یہ دشمن ایک لاٹھی مضبوط لیکر اُسکے
پیچھے ہوا آور کہا اے صوفی کتہ تو کون ہی جو شرارت و زبردستی سے لوگون کے باغ مین جھٹ پٹ گھس پڑے تجکو جنید
و بایزید نے یہی راہ بتائی ہی بتا تو کون سے شیخ و پیر سے تجکو یہ بات پہونچی ہی غرض اسنے اُسکو تنہا پا کے خوب کچلا
ادھمرا کر دیا سر پھاڑ ڈالا تب صوفی نے کہاکہ میرا وقت تو اچھا گذر گیا اے میرے ساتھیو تم اپنی خوب حفاظت کرو
مجھ سے بہت بدتر تمھارا حال ہوگا تم نے مجکو اغیار سے جانا خبردار ہو مین اِس دیوٹ سے زیادہ اغیار نہین ہون جو کچھ
مین نے کھایا ہی تمکو بھی ضرور کھانا پڑیگا ایسی مار بدلا ہر ناچیز کا ہی مجھپر جو گذرا تم پر بھی گذرنے والا ہی یہ غصہ تمکو بھی کھانا
پڑیگا یہ جہان پہاڑ ہی اور گفتگو یہان کی صدا جو کچھ کہوگے ضرور لوٹ کے سنوگے قولہ چون ز صوفی گشت فارغ باغبان
یک بہانہ کرد زان پس جنس آن ٭ کاے شریف من برو سوے وثاق ٭ کہ ز بہر چاشت پختستم رقاق ٭ بر در خانہ بگو قیماز را
تا بیارد آن رقاق و قاز را ٭ چون برہ کردش بگفت اے مرد دین ٭ تو فقیہے ظاہر ست این و یقین ٭ او شریفے میکند
دعوی سرد ٭ مادر او را کہ داند تا چہ کرد ٭ بر زن و بر فعل زن دل می نہید ٭ عقل ناقص و انگہانے اعتمید ٭ خویشتن را
بر علی و بر نبی ٭ بستہ است اندر زمانہ ہر غبی ٭ ہر کہ باشد از زنا و زانیان ٭ این برد ظن در حق ربانیان ٭ ہر کہ
برگردد سرش از چرخہا ٭ ہمچو خود گردندہ بیند خانہ را ٭ انچہ گفت آن باغبان بوالفضول ٭ حال او بد دور از اولاد
رسول ٭ گر نبودی او نتیجہ مرتدان ٭ کے چنین گفتے برای خاندان ٭ خواند افسونہا شنید آن را فقیہ ٭ در پیش رفت
آن ستمگار سفیہ ٭ گفت اے خر اندرین باغت کہ خواند ٭ دزدی از پیغمبرت میراث ماند ٭ شیر را بچہ ہمی ماند باو ٭ تو بہ پیغمبر
چہ میمانی بگو ٭ با شریف آن کرد آن دون از کجی ٭ کہ کند با آل یسین خارجی ٭ تا چہ کین دارند دائم دیو و غول ٭
چون یزید و شمر با آل رسول ٭ شد شریف از زخم آن ظالم خراب ٭ با فقیہ او گفت با چشم پر آب ٭ پایدار اکنون
کہ گشتی فرد و کم ٭ چون دہل شو زخم میخور بر شکم ٭ گر شریف و لائق و ہمدم نیم ٭ از چنین ظالم ترا من کم نیم ٭ مر مرا
دادی بدین صاحب غرض ٭ احمقے کردی ترا بس العوض ٭ المعنی رقاق بضم نان تنک قیماز بفتح کنیز و خدمتگار
مانند دانستن سے مشابہ ہونا یعنے وہ باغبان جب صوفی سے فارغ ہوا ایک بہانہ اُسی قسم کا اُس نے اور

کہا کہ ای میرے شریف تو میرے گھر کو جا میں نے چاشت کیواسطے چپاتیاں پکوائی ہیں دروازہ پر جاکے کنیز یا خدمتگار سے کہ تا چپاتیاں اور قارلے آئے جب اُسکو روانہ کر دیا فقیہ سے کہا ای مرد دین تو فقیہ ہی اور یہ بات ظاہر اور یقینی ہی مگر وہ جو شریفی کا دعوی سر دکرتا ہی اُسکی ماں کو کون جانے کہ اُسنے کیا کیا تم عورت کے فعل اور عورت پر اطمینان کرتے ہو اور جانتے ہو کہ عورت ناقص العقل ہوتی ہی پھر کیسے اعتماد کرتے ہو زمانہ کا حال نہیں دیکھتے کہ ہر غبی نے اپنے سلسلہ کو علی و نبی سے لگایا ہی سید و شریف بنگئے ہیں جو شخص زنا اور زانیوں کی اولاد خود ہوتا ہی وہ ایسے ہی گمان ربانی لوگون کے حق میں کرتا ہی جیسے جس شخص کا سر گھومیون سے گھومتا ہی اُسکو سارا گھر آفتاب کیطرح گھومتا معلوم ہوتا ہی یہ دونوں شعر اور بعد کے دونوں مقولے مولانا رح کے ہیں فرماتے ہیں جو کچھ باغبان بو الفضول نے کہا خود اُسی کا حال تھا خدا اولاد رسول سے یہ بات دور رکھے وہ خود نتیجہ مرتدون سرکشون کا تھا جب تو اُسنے ایسی بات اُسکے خاندان کے حق میں کہی غرض اسنے ایسے افسون اُس فقیہ کے سامنے پڑھے اور وہ ظالم سفیہ اُس علوی کے پیچھے گیا اور اُس سے کہا ای خر اِس باغ میں مجکو کس نے بلایا تو اگر پیغمبر کی اولاد ہی تو کیا تو نے پیغمبر سے چوری میراث میں پائی ہی شیر کا بچہ مشابہ شیر کے ہوتا ہی تو تو بتا تجھ میں پیغمبر کی کونسی مشابہت ہی اور اُس شریف کے ساتھ اُس ناچیز نے اپنی کجی سے وہ ظلم کیا جیسا اولاد یسین کے ساتھ خارجی کرتے ہیں یسین نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی مُانکی اولاد سادات جنکے دشمن خارجی ہیں دیکھو تو کیسا کینہ ہمیشہ دیو و غول کا جیسے کہ یزید و شمر تھے اولاد رسول پر رہا حتی کہ وہ شریف اُس ظالم کے ظلم سے تباہ و خراب ہوگیا اور فقیہ کیطرف رو رو کے کہتا تھا کہ ٹھہر ارہ تو کم اور فرد ہوگیا اب تو ڈھول ہو جا اور بیٹ پر زخم کھا یا کر اگرچہ میں شریف و لائق و ہمدم نہیں ہوں لیکن ایسے ظالم سے تیرے لیے کم نہیں ہوں تو نے مجکو اِس ظالم کے حوالہ کر دیا بڑی حماقت کی اسکا بہت بُرا عوض ہی قولہ شد از و فارغ بیامد کای فقیہ ✤ چہ فقیہی ای تو ننگ ہر سفیہ ✤ فتویت اینست ای ببریدہ دست ✤ کاندر آئی و نگوئی امر ہست ✤ بو حنیفہ داد این فتوی ترا ✤ شافعی گفتست این ای نامزا ✤ ہمچنین رخصت بخواندی از وسیط ✤ یا بدست این مسئلہ اندر محیط ✤ این بگفت و دست بردے بر کشاد ✤ دست او کین دلش را داد داد ✤ گفت حقستت بزن دستت رسید ✤ این سزای آنکہ از یاران برید ✤ من سزاوارم باین و صد چنین ✤ تا چرا ببریدم از یاران بکین ✤ گوش کردم آنہمہ افسوس تو ✤ بر زخم ہمچنین بر سرکہ شد ناموس تو ✤ زد ورا القصہ بسیار و بخست ✤ کرد بیرونش ز باغ و در ببست ✤ ہر کہ تنہا ماند از یاران خود ✤ اینچنین آید مر او را حملہ بد ✤ این عبادت از برای این صلا است ✤ وین صلہ از صد محبت حاملہ است ✤ المغنی وسیط نام کتاب فقہ اور ایسے ہی محیط افسوس طنز و بازی دریغ و حسرت جب وہ باغبان اُس علوی سے فارغ ہو فقیہ کے پاس آیا کہ ای فقیہ تو کیسا فقیہ ہی تو تو ایسا ہی کہ سفیہ تجکو اپنا ننگ جانتے ہیں ای بریدہ دست یعنے چور تیرا یہی فتوی ہی کہ تو گھس آئے اور یہ نہ پوچھے کہ حکم اندر آنے کا ہی کیا ابو حنیفہ نے یہ فتوی تجکو دیا ہی ای نالائق یا شافعی نے تجھ سے کہا ہی تو نے وسیط میں

یہ اجازت پڑھی ہی یا محیط مین یہ مسئلہ ہی یہ کہا اور ہاتھ اُسپر بڑھایا اور ہاتھ نے اپنے کینہ دل کی خوب داد دی کہا تیرا حق ہی مار اور تیرا قابو بہونچ گیا یہ سزا اُسکی ہی جو یارون سے جدا ہوا مین اس سزا اور ایسی ایسی سو کے سزا وار ہون کیونکہ اپنے یارون سے از راہ کینہ جدا ہوا مین نے تیری بازی و طنز سنی اب سر اپنا پیٹون کہ میرا ناموس تیرا ہو گیا تو نے مجھ سے چھین لیا آپ بطور حصر فرماتے ہین کہ کہا تک قصہ کہون بہت مارا اور زخمی کیا پھر باغ سے نکال کے دروازہ بند کر لیا بس جو کوئی اپنے یارون سے الگ ہو جاتا ہی ایسے ہی حملے بد اُسپر واقع ہوتے ہین الحاصل یہ عیادت اسی ملت کیواسطے ہی اور اِس ملت سے سیکڑون محبتین پیدا ہوتی ہین یہ ملت محبتون سے حاملہ ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین از وسیط کی جگہ اِی لکھا ہی اور محبت کو نخست

رجوع طرف قصہ مریض اور عیادت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے

قولہ چون عیادت رفت پیغمبر بدید ✤ آن صحابی را کہ در نزعی رسید ✤ چون شوی دور از حضور اولیا ✤ در حقیقت گشتۂ دور از خدا ✤ چون نتیجہ ہجر ہمراہان غم ست ✤ کے فراق روے شاہان زان کمست ✤ سایۂ شاہان طلب ہر دم شتاب ✤ تا شوی زان سایہ بہتر ز آفتاب ✤ رو بجسپ اندر پناہ مقبلی ✤ بو کہ آزادت کند صاحبدلی ✤ گر سفر داری بدین نیت برو ✤ ور حضر باشد ازین غافل مشو ✤ فاختہ سان روز و شب کو کو و کو ✤ گنج پنہانی ز در ویشی مجو ✤ ور بدر میگرد و سیر و کو بکو ✤ جستجو کن جستجو کن جستجو ✤ تا تدانی زاد یار و بر متاب ✤ جہد کن واللہ اعلم بالصواب ✤ المعنی جب پیغمبر اُس صحابی کی عیادت کو گئے دیکھا کہ وہ حالت نزع کو پہونچا ہی آیندہ مقولات اُنکے جسوقت کہ تو حضور اولیا سے دور ہو تو یہ جان لے کہ در حقیقت مین خدا سے دور ہو گیا جو دنیا کے ہمراہی ہین انکی جدائی نتیجہ بخش غم کی ہی پھر شاہون کی صورت کا فراق اِس سے کیا کم ہی تو ہر دم سایہ شاہون کا جو بادشاہ معنوی ہین ڈھونڈھو اور اُسی کی جستجو مین دوڑا دوڑا پھر تا اُنکے سایہ سے تو بہتر آفتاب سے ہو جائیگا اور کسی مقبل مقبول کی پناہ مین سو امید ہی کہ کوئی صاحبدل تجکو آزاد کردے اور نجات یافتہ اگر سفر کو جاے تب بھی یہ نیت رکھ اور جو حضر مین ہی تب بھی اِس جستجو سے غافل مت ہو فاختہ کیطرح رات دن اُسکی طلب مین کو کو کہا کر تو فقیری مین طالب گنج پنہانی کا مت ہو در بدر اور کو بکو پھر اور جا اور ڈھونڈھ غرض جستجو کر پھر کہتا ہون جستجو کر جستجو جہانتک ممکن ہی اولیا سے منھ مت پھیر اور کوشش کرینگے اللہ خوب اچھا جانتا ہی

جانا بایزید بسطامی کا کعبہ کو اور راہ مین ایک بزرگ کی خدمت مین پہونچنا اور کہنا بزرگ کا کہ کعبہ مین ہون میرا طواف کر

قولہ سوے کہ شیخ امت بایزید ✤ از براے حج و عمرہ میدوید ✤ او بہر شہرے کہ رفتی از نخست ✤ مر عزیزان را بکردی باز جست ✤ گرد میگشتی کہ اندر شہر کیست ✤ کہ بر ارکان بصیرت متکی ست ✤ گفت حق اندر سفر ہر جا روی ✤ باید اول طالب مردی شوی ✤ قصد گنجے کن کہ این سود و زیان ✤ در تبع آید تو آنرا فرع دان ✤ ہر کہ کارد قصد گندم باشدش ✤

کاه خود اندر تبع می آیدش ✣ کہ بکارے برنیاید گندمی ✣ مردمی جو مردمی جو مردمی ✣ قصد کعبه کن چو وقت حج بود ✣ چونکہ رفتی مکہ ہم دیدہ شود ✣ قصد در معراج دید دوست بود ✣ در تبع عرش و ملائک ہم نمود ✣ سید الاعمال بالنیات گفت ✣ نیت خیرت بسے گلہا شگفت ✣ نیت مومن بود بہ از عمل ✣ اینچنین فرمود سلطان ازل ✣ المعنی عمرہ ایک قسم حاجیون کی عبادت کہ احرام باندھ کے مکہ سے موضع تنعیم کو کہ تین کوس پر ہی جاتے ہین اور وہان چند نفل ادا کرکے پھر مکہ کو آتے ہین اور طواف کعبہ کا کرتے ہین متکی تکیہ کنندہ فرماتے ہین کہ حضرت بایزید جو شیخ امت کے تھے حج و عمرہ کیو اسطے گئے جس شہر مین جاتے تھے پہلے عزیزون اللہ والون کی جستجو کرتے پھرتے تھے کہ شہر مین ایسا کون ہی جو ارکان بصیرت کا متکی ہی یعنے اِس کعبہ کے جو ارکان ہین شامی یمانی عراقی حجر اسود یہ ارباب بصارت کیواسطے ہین اور جو اصحاب بصیرت ہین اُنکے چار ارکان شریعت طریقت حقیقت معرفت ہین سو اِس چار بالش کا تکیہ لگانیوالا کون ہی حق تعالی نے فرمایا ہی کہ جہان کہین سفر کو جاکے تو چاہیے کہ اول طالب کسی مرد کا مردان خدا سے ہو تو قصد گنج کا کر کہ وہی مرد خدا ہی اور رہے سود و زیان یہ اُسکے تابع ہین اور اُسکے فرع خود بخود ہو رہینگے ظاہر ہی جو کوئی کھیت بوتا ہی اُسکا قصد گیہون کا ہوتا ہی بھوسہ اُسکے پیچھے ویسے ہی ملجاتا ہی کہ کام آتا ہی اگر تو کاہ بوئیگا گندم حاصل نہین ہونگے بس مرد کو ڈھونڈ ہمارہ مرد کو پھر کہتا ہون مرد کو جب وقت حج کا ہو تو قصد کعبہ کا کر جب بقصد کعبہ جائیگا تو مکہ کو بھی دیکھ لیگا دیکھ تو معراج مین قصد دیدار دوست کا تھا اُسکی پیروی مین عرش و ملائک بھی دیکھے حضرت سید عالم نے فرمایا ہی الاعمال بالنیات کہ نیت خیر کی بدولت بہت گل کھلتے ہین نیت مومن کی عمل سے بہتر ہوتی ہی یہ بھی سلطان ازل نے فرمایا ہی چنانچہ حدیث یہ ہی نیت المومن خیر من عملہ و عمل المنافق خیر من نیتہ و کل یعمل علی نیتہ فاذا عمل المومن عملا نار فی قلبہ نور نیتہ نیت مومن کی اُسکے عمل سے بہتر ہی کسو اسطے کہ نیت اُسکی واسطے خدا کے ہی اور عمل منافق کا اُسکی نیت سے بہتر ہی اسلیے کہ عمل تو بظاہر دکھانے کو اچھا کرتا ہی لیکن باطن مین گندہ بھری ہی اور جو کوئی مومن یا منافق عمل کرتا ہی اپنی نیت پر عمل کرتا ہی بس جب مومن کوئی عمل کرتا ہی روشن ہوتا ہی اُسکے دل مین نور اُسکی نیت کا انخلاف شرح بحر العلوم مین سلطان دول لکھا ہی مین نے دول کے بجاے ازل لکھا جو مناسب آنحضرت کے ہی بخلاف دول

حکایت پیر و مرید

قولہ خانہ نو ساخت روزے نو مرید ✣ پیر آمد خانہ او را بدید ✣ گفت شیخ آن نو مرید خویش را ✣ امتحان کرد آن نکو اندیش را ✣ روزن از بہر چہ کردی ای رفیق ✣ گفت تا نور اندر آید از طریق ✣ گفت آن فرعست این باید نیاز ✣ تا ازان رہ بشنوی بانگ نماز ✣ نور خود اندر تبع می آیدت ✣ نیت آن را کن کہ آن می بایدت ✣ بایزید اندر سفر جستی بسے ✣ تا بیابد خضر وقت خود کسے ✣ دید پیرے با قدے ہمچون ہلال ✣ بود در وے فر گفتار رجال ✣ دیدہ نابینا و دل چون آفتاب ✣

ہمچو پیلے دیدہ ہندستان بخواب * چشم بستہ خفیہ بیند صد طرب * چون کشاید آن نہ بیند این عجب * بس عجب در خواب روشن میشود * دل درون خواب روزن میشود * وانکہ بیدارست و بیند خواب خوش * عارف ست او خاک او در دیدہ کش * بایزید اندر سفر جستی بسی * تا بیابد خضر وقت خود کسی * بایزید او را چو از اقطاب یافت * مسکنت بنمود و در خدمت شتافت * پیش او بنشست و می پرسید حال * یافتش درویش و ہم صاحب عیال * گفت عزم تو کجا ای بایزید * رخت غربت را کجا خواہی کشید * گفت قصد کعبہ دارم از پگہ * گفت ہین با خود چہ داری زاد رہ * گفت دارم از درم نقرہ دویست * نک بہ بستہ سخت بر گوشہ ردی ست * المعنی ہندستان بخواب دیدن میں ایسا ہی جیسے پیل را ہندستان یاد دادن مستی و شورش میں لانا پیل کا مسکنت بالفتح حالت خواری کی ظاہر کرنا ہین بالکسر اینک وکلمہ تنبیہ و زجر دویست بضم اول و یاے معروف خاص اسم دو صد ردی اما ئہ ردا ایک نئے مریدنے ایک دن نیا گھر بنایا پیر آئے اور اُسکا گھر دیکھا شیخ نے اُس اپنے نئے مرید سے پوچھا اور اُس نیک اندیش کا امتحان کیا کہ ای رفیق یہ روزن تو نے اسمین کیون رکھا ہی کہا تا نور کسی راہ سے آئے کہا نور فرع ہی اسکے لیے نیاز چاہیے تو یہ قصد کر کہ اِس راہ سے بانگ نماز سنے جو مراد ادا ے نماز سے ہی کہ اُسکی پیروی مین نور خود چلا آئیگا تجکو نیت اُسکی کرنا چاہیے جو تجکو چاہیے ہی شعر بعد مین استیناف ہی طرف ذکر بایزید کے کہ بایزید سفر مین بڑی جستجو رکھتے تھے تا کسی ایسے کو پاوُن جو اپنے وقت کا خضر ہو ایک بوڑھے کو کہ مثل ہلال خمیدہ قامت تھا اور فرد گفتار مردمان کی اسمین موجود تھی دیکھا دیدے نابینا تھے مگر دل ایسا روشن جیسے آفتاب او مست و پر جوش ایسا کہ گویا پیل ہندوستان بخواب دیدہ آنکھین بند اور خفیہ سیکڑون طرب دیکھنے والین اور تعجب یہ کہ جب آنکھین کھولے تو یہ طرب نہ دیکھے جیسے خواب مین بڑے بڑے عجب روشن ہوتے ہین اور دل خواب مین ایک روزن ہوجاتا ہی اور جو کہ بیدار ہی اور خواب خوش دیکھتا ہی وہ عارف ہی یہ عارف کا حصہ ہی تو اُسکی خاک کو آنکھون مین لگا سرمہ بنا آپ فرماتے ہین کہ بایزید نے جو اُسکو قطبون سے پایا عجز و زاری جتائی اور اُسکی خدمت مین دوڑے اُسکے سامنے بیٹھے حال پوچھا اور اُسکو درویش پایا اور صاحب عیال بھی اُسنے کہا ای بایزید کہان کا عزم ہی اور رخت سفر کہان لیجائیگا کہا صبح ہی قصد کعبہ کا رکھتا ہون کہا بتا اب تیرے پاس زاد راہ کیا ہی کہا دو سو درم نقرہ کے میرے پاس ہین دیکھ لے میری چادر کے گوشہ مین خوب مضبوط بندھے ہوے ہین قولہ گفت طوفی کن بگردم ہفت بار * دین نکوتر از طواف حج شمار * وان درمہا پیش من نہ ای جواد * وانکہ حج کردی و حاصل شد مراد * عمرہ کردی عمر باقی یافتی * صاف گشتی بر صفا بشتافتی * حق آن حقیکہ جانت دیدہ است * کہ مرا بر بیت خود بگزیدہ است * کعبہ ہر چندیکہ خانہ بر اوست * خلقت من نیز خانہ سر اوست * تا بکرد آن خانہ را در وی نرفت * واندرین خانہ بجز آن حی نرفت * چون مرا دیدی خدا را دیدہ * گرد کعبہ صدق بر گردیدہ * خدمت من طاعت و حمد خداست * تا نپنداری کہ حق از من جداست * چشم نیکو باز کن در من نگر * تا ببینی نور حق اندر بشر * کعبہ را یکبار بیتی گفت یار *

گفت یا عبدی مرا هفتاد بار * بایزید اکعبه را دریافتی * صد بهار و عز و صد فر یافتی * بایزید آن نکتها را هوش داشت * همچو زرین حلقه اش در گوش داشت * آمد از وی بایزید اندر مزید * منتهی در منتهی آخر رسید * المعنی پیر نے کہا کہ سات بار میرا طواف کرلے اور اسکو طواف حج سے بہتر جان اے آوردم اپنے ای جواد میرے سامنے رکھدے بس سمجھ لے کہ مین نے حج کرلیا اور مراد حاصل ہوگئی تجکو عمر باقی حاصل ہوئی ہی بہی تیرا عمرہ ہی اور جو تو صاف ہوگیا ہی تیرا کوہ صفا پر دوڑنا ہی قسم ہی اُس حق کی جسنے تیری جان پر نظر ڈالی ہی کہ اُسنے مجکو اپنے بیت پر برگزیدہ کیا ہی کعبہ اگرچہ اُسکے احسان ذکوئی کا گھر ہی مگر میری خلقت بھی اُسکے بھید کا گھر ہی جبتک کعبہ کے گرد نہین پھرتا ہی اُسکے اندر نہین جاتا جسکو داخلی کہتے ہین اور میرا یہ دہ مگر ہی سوا اُس حی و قیوم کے اُسکے اندر کوئی نہین گیا تو نے مجکو دیکھا گویا خدا کو دیکھا اور کعبۂ صدق کا طواف کیا چنانچہ حدیث قدسی ہی الانسان سری و انا سرہ انسان میرا بھید ہی مین اُسکا بھید ہون میری خدمت طاعت و حمد خدا کی ہی ہرگز مت خیال کرنا کہ حق مجھ سے جدا ہی جیساکہ حدیث قدسی ہی لا یسعنی ارضی و لا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن نہین سما سکتی ہی مجکو زمین میری نہ آسمان لیکن سمالیتا ہی مجکو دل میرے بندہ مومن کا اچھی طرح آنکھین کھول کے مجکو دیکھ تو بشر مین نور حق کا پائے کعبہ کو اللہ تعالی نے ایکدفعہ بیتی کہا ہی یعنے ان طہر بیتی للطائفین اور مجکو ستر دفعہ یا عبدی کہا ہی ای بایزید تو نے کعبہ کو پالیا سیکڑون بہار اور عزت و فر تجکو حاصل ہوے بایزید نے یہ سب نکتے اپنے ہوش مین رکھے اور مثل زرین حلقہ کے زیب گوش کیے اُس پیر سے بایزید کو بڑی مزید ہوئی کہ منتہے در منتہی کی بلندی کے آخر پہونچے

جاننا پیغمبر کا کہ سبب رنجوری اُس شخص کا گستاخی سے تھا

قولہ چون پیمبر دید آن بیمار را * خوش نوازش کرد یار غار را * زندہ شد چون او پیمبر را بدید * گوئیا آن دم مر او را آفرید * گفت بیماری مرا این بخت داد * کامد این سلطان بر من بامداد * تا مرا صحت رسید و عافیت * از قدوم این شہ بے حاشیت * ای خجستہ رنج و بیماری و تپ * ای مبارک درد و بیداری شب * نک مرا در پیری از لطف و کرم * حق چنین رنجوریے داد و سقم * درد پشتم داد تا من ہم ز خواب * بر جہم ہر نیم شب لابد شتاب * تا نخسپم جملہ شب چون گاومیش * دردہا بخشید حق از لطف خویش * زین شکستن رحم شاہان جوش کرد * دوزخ از تہدید شان خاموش کرد * رنج گنج آمد کہ رحمتہا در وست * مغز تازہ شد چو بخراشید پوست * ای برادر موضع تاریک و سرد * صبر کردن بر غم و سستی و درد * چشمۂ حیوان و جام مستیست * کان بلندیہا ہمہ در پستیست * آن بہاران مضمرست اندر خزان * در بہارست این خزان مگریز زان * ہمرہ غم باش و با وحشت بساز * می طلب در مرگ خود عمر دراز * انچہ گوید نفس تو کانیجا بدست * مشنوش چون کار او ضد آمدست * تو خلافش کن کہ از پیغمبران * اینچنین آمد وصیت در جہان * مشورت در کارہا واجب شود * تا پشیمانی در آخر کم بود * المعنی جب پیغمبر نے اُس بیمار کو دیکھا اور اُس یار غار پر بڑی نوازش فرمائی

اُسنے جو پیغمبر کو دیکھا زندہ ہوگیا ایسا کہ گویا اسی وقت اُسکو پیدا کیا ہی کہا یہ بخت مجکو بدولت بیماری کے ملا کہ ایسے سلطان
صبح ہی میرے پاس آئے تو مجکو صحت وعافیت حاصل ہوئی ایسے بادشاہ کے آنے سے جو بے خدمتگار وبے شاگرد پیشہ
کے ہین اے رنج اور بیماری وتپ تو کیسی مبارک ہی اور اے مبارک درد وبیداری شب اس پیری مین دیکھ تو حق تعالیٰ
نے اپنے لطف وکرم سے ایسی رنجوری وبیماری دی مجکو درد پشت کا دیا تو مین بھی آدھی رات کو خواب سے درد کے مارے
ضرور وشتاب اُٹھون اور بھینس کیطرح تمام رات نہ سوؤن اسلیے مجکو حق تعالےٰ نے درد دیے اسواسطے کہ شکستن سے
بادشاہون کا رحم جوش مین آیا ہی جنکی تہدید سے دوزخ بھی بجھ گیا ہی رنج کو گنج اسی سبب سے کہا ہی کہ اسمین خمتین مین
دیکھ تو پوست دور ہوجاتا ہی تو مغز تازہ ملتا ہی جیسے خزان مین پت جھاڑے کے بعد تازہ برگ وبار وگل وغنچہ آتے ہین اے بھائی جو
موضع تاریک وسرد ہین اور غم اور سستی ودرد کے اوپر صبر کرنا شاکی نہونا چشمۂ حیوان وجام ہستی کے پینا ہین کسواسطے کہ
ایسی علو وبلندیان انھین پستیون مین ہین اور یہ بہار اسی خزان مین چھپی ہی تو اسکو خزان مت جان یہ خزان بہار
ہی اس سے مت بھاگ تو ہمیشہ غم کا ساتھی بن اور وحشت سے موافقت رکھ اور اپنی مرگ ہی مین عمر دراز ڈھونڈھتا
رہ اسی مین عمر جاودانی ہی نفس تیرا جس موقع کو بد بتائے تو اُسکی ہر گز مت سُن اسکی ضد ہمیشہ ہر بات مین کر اور ہمیشہ
خلاف ہی اُسکے عمل مین لا کہ جہان مین پیغمبرون سے یہی وصیت چلی آتی ہی تو جانتا ہی کہ مشورت سب کامون مین
واجب ہی کہ آخر مین پشیمانی نہین ہوتی قولہ سعیہا کردند بسیار انبیا ٭ تا کہ گردان شد برین سنگ آسیا ٭ نفس میخواہد
کہ تا ویران کند ٭ خلق را گمراہ وسرگردان کند ٭ گفت امت مشورت با کہ کنیم ٭ انبیا گفتند با عقل امیم ٭ گفت اگر
کودکی در آید یا زنے ٭ کو ندارد عقل ورائے روشنی ٭ گفت با او مشورت کن انچہ گفت ٭ تو خلاف آن کن ودر راہ افت ٭
نفس خود را زن شناس از زن بتر ٭ زانکہ زن جزوست ونفست کل شر ٭ مشورت با نفس خود گر میکنی ٭ ہرچہ گوید
کن خلاف آن دنی ٭ گر نماز وروزہ میفرمایدت ٭ نفس مکارست مکری زایدت ٭ مشورت با نفس خود اندر فعال ٭
ہرچہ گوید عکس آن باشد کمال ٭ بر نیائی بادی واستیز او ٭ رو بر یاری بگیر آمیز او ٭ عقل قوت گیرد از عقل دگر
پیشہ گر کامل شود از پیشہ گر ٭ من ز مکر نفس دیدم چیزہا ٭ کو برد از سحر خود تمیزہا ٭ وعدہا بدہد ترا تازہ بدست ٭ کو ہزاران
بار آنہا را شکست ٭ عمر اگر صد سال خود مہلت دہد ٭ اوت ہر روزے بہانہ نو نہد ٭ گرم گوید وعدہاے سرد را ٭ جادوے
مردے ببندد مرد را ٭ المعنی آئیم بکسرا مالہ امام بڑی بڑی کوششین انبیا نے فرمائی ہین تب یہ سنگ آسیا جو نفس
ہی انکی کوشش کے موافق پھرا ہی نفس چاہتا ہی کہ تجکو ویران کرے اور مخلوق کو گمراہ وسرگردان بنائے امت نے
پوچھا کہ ہم مشورہ کسکے ساتھ کرین انبیا نے کہا اپنی عقل سے جو تمھاری امام وپیشوا ہی کہا اگر لڑکا یا کوئی عورت آجائے
کہ انکو تو عقل ورائے روشن سے بہرہ نہین ہی کہا مشورہ تو اُنسے بھی کر لیکن یہ جو کچھ کہین اُنکے خلاف کی راہ مین
چل انکی راہ مین مت پڑ ایسے ہی تو اپنے نفس کو بھی زن جان بلکہ زن سے بتر اس واسطے کہ زن جزو ہی اور نفس کل

شعر تو اپنے نفس سے جو مشورت کرتا ہی وہ ناچیز جو کچھ کہے اُسکے خلاف کر اگر نماز و روزہ کے واسطے تجھ سے کہے تو جانے نہ
دے یہ مکار ہی کوئی مکر پیدا کریگا جملہ فعلون مین اپنے اگر نفس سے مشورت کرے تو کمال اُسکا یہی ہی کہ جو کچھ وہ کہے اُسکے
برعکس کر اور یہ نفس ایسی غالب شی ہی کہ نہ تو اِس سے بر آیگا نہ اِسکی لڑائی سے پس بہتر یہ ہی کہ کسی یار کے پاس جا اور
اُسکی آمیزش اختیار کر ظاہر ہی کہ ایک عقل سے دوسری عقل کو قوت ہوتی ہی جیسے ایک پیشے والے سے دوسرا پیشہ والا
کامل ہوتا ہی مین نے مکر نفس سے ایسی ایسی چیزین دیکھی ہین کہ وہ اپنی سحرکاری سے نیک و بد مین تمیز ہی نہین ہونے دیتا
تازے تازے وعدے تجھ سے کرے اور انھین کو ہزارون بار توڑے یہ ایسا بہانون والا ہی کہ اگر تیری عمر تجکو سو برس
مہلت دے تو وہ تجکو روزمرہ نئے ہی بہانے دیگا وعدے اِسکے سب سرد ہین لیکن تجھ سے کیسے گرما گرم کریگا اور ایسے جادو
جیسے مرد کی مردی باندھ دے اکثر جادوگر مردی باندھ دیتے ہین جیسے چشم بندی اور زبان بندی ہی بس جیسے مردی
باندھ دینے سے آدمی نامرد ہوجاتا ہی عورت کے کام کا نہین رہتا یہ بھی کیسا ہی مرد مردانہ راہ خدا کا ہو اُسکو عاجز کر دیتا ہی کوئی
مردانگی اُسکی نہین چلنے دیتا قولہ اے ضیاء الحق حسام الدین بیا ✽ کہ نروید بے تو از شورہ گیا ✽ از فلک آویختہ شد پردۂ ✽ از
پی نفرین دل آزردۂ ✽ این قضا را ہم قضا داند علاج ✽ عقل خلقان در قضا گیجست و کاج ✽ اژدہا گشتست آن مار سیاہ ✽
آنکہ کرمی بود افتادہ براہ ✽ اژدہا و مار اندر دست تو ✽ شد عصا ای جان موسیٰ مست تو ✽ حکم خذہا لا تخف دادت
خدا ✽ تا بدستت اژدہا گردد عصا ✽ ہین ید بیضا نما ای پادشاہ ✽ صبح نو بکشا ز شبہای سیاہ ✽ دوزخی افروخت بر وے
دم فسون ✽ ای دم تو از دم دریا فزون ✽ بحر مکارست و بنمودہ کفے ✽ دوزخست از مکر بنمودہ تفے ✽ زان نماید مختصر
در چشم تو ✽ تا زبون بینی و جنبد خشم تو ✽ ہمچنانکہ لشکری انبوہ بود ✽ مر پیمبر را بچشم اندک نمود ✽ تا بر ایشان زد پیمبر بیخطر
ور فزون دیدی ازان کردی حذر ✽ آن عنایت بود فضل ایزدی ✽ احمد ار نہ تو بد دل بیشدی ✽ کم نمود او را و
اصحاب ورا ✽ آن جہاد ظاہر و باطن خدا ✽ تا میسر کرد یسرے را بدو ✽ تا ز عسری او بگردانید رو ✽ کم نمودن مر ورا
پیروز بود ✽ کہ حقش یار و طریق آموز بود ✽ وانکہ حق پشتش نباشد در ظفر ✽ وای اگر گربہ اش نماید شیر نر ✽ وای
گر صد را یکے بیند ز دور ✽ تا بجالش اندر آید از غرور ✽ زان نماید ذو الفقارے حربۂ ✽ زان نماید شیر نر چون گربۂ ✽
تا دلیر اندر رفتند احمق بجنگ ✽ واندر آرد شان بدین حیلت بہ چنگ ✽ المعنی کلاج احول بمعنی کاش کہ کلمہ تمنا و افسوس
کا ہی وسیلے یسری بالضم والف مقصورہ آسانی اور علی ہذا عسری تنگی آب مولانا رح مخاطب بضیاء الحق حسام الدین ہین
شعر شکایت نفس کہ ای ضیاء الحق حسام الدین تو آکہ بے تیرے مجھ شورہ زمین مین گیاہ نہین جم سکتی یعنے مجھ سے کچھ نہین
ہو سکتا فلک سے تو ایک پردہ لٹکا ہوا ہی کچھ معلوم نہین ہوتا کہ اِس پردے کی آڑ سے کیا ظہور کریگا اور کون سے دل آزردہ
کے حق مین کیا کام نفرین بنتا ہی کسو اسطے کہ یہ مکر نفس کے بھی قضا سے ہین اور قضا کے علاج قضا ہی جانے مخلوق کی
عقل قضا مین کج و افسوس ہی آب وہ مار سیاہ جو ایک کیڑے کے مثل راہ پر پڑا رہتا تھا اژدہا ہو گیا تو وہ ہوا ای جان

موسی تجھپر مست کہ مار و اژدہا تیرے ہاتھ مین عصا ہوگئے اور خدا نے تجکو حکم خذہا ولا تخف سنعیدہا سیرتہا الاولی اُٹھالے
اور ڈرے مت ابھی ہم اُسکو اگلی سیرت پر لوٹائے دیتے ہین یعنے اژدہا سے پھر عصا کردینگے کہ تیرے ہاتھ مین بھی اژدہا
عصا ہوتا ہی خبردار اب ای پادشاہ یدبیضا یعنے کرامت اپنی ظاہر کر اس اندھیری راتون مکر نفسانی مین سے صبح نئی ظاہر
کر ایک دوزخ بھڑکا ہوا ہی اسپر منتر پھونک اسلیے کہ تیرا دم دریا سے زیادہ ہی یہ ایک دریا مکار ہی کہ آپکو جھاگ
جتا رہا ہی اور ایک دوزخ مکر کا ہی کہ ایک تف ظاہر کیے ہوے ہی اس سبب سے آپ کو تیری آنکھ مین مختصر دکھایا ہی
کہ تو اُسکو عاجز سمجھے اور غصہ تیرا جنبش مین آئے جیسے کہ ایک لشکر انبوہ تھا اور پیمبر کی آنکھ مین تھوڑا معلوم ہوا
تو بیخطر ہوکے پیمبر نے اُسپر حملہ کیا اگر زیادہ دیکھتے تو اُس سے بچتے بس یہ تو اُنپر عنایت فضل ایزدی کی تھی اور کہا کہ
ای احمد اگر ہم اس بہت لشکر کو تھوڑا نہ دکھاتے تو تو بد دل ہوجاتا جیسا کہ اذ یریکہم اللہ فی منامک قلیلاً ولو اریکہم کثیراً
لفشلتم ولتنازعتم فی الامر ولکن اللہ سلم انہ علیم بذات الصدور یعنے جسوقت کہ دکھایا تجھے اللہ نے حالت نوم
مین اُن کافرون کو جو جنگ بدر مین تھے قلیل اور اگر دکھاتا تجھے اُنکو کثیر ہر آئینہ پریشان ہوتے تم اور جھگڑا کرتے
لڑائی کے معاملہ مین لیکن اللہ تعالی نے مسلم رکھا ہر طرح جو کچھ مسلمان چاہتے تھے اور اللہ تعالی سینے کے بھید دن
سے خبردار ہی اب مولانا فرماتے ہین کہ اس سبب سے کہ آنحضرت اور اُنکے اصحاب اُس لشکر گران کو دیکھ کے بد دل
نہو جائین اُنکی نظر مین کم دکھایا اور جہاد ظاہر کہ جہاد با کفار ہی اور باطن کہ جہاد با نفس ہی اُنپر سہل کردیا چنانچہ
فرمایا واذ یریکموہم اذ التقیتم فی اعینکم قلیلا ویقللکم فی اعینہم لیقضی اللہ امرا کان مفعولا اور جسوقت کہ دکھایا تمھین
اُنکو جب تم ملاقی ہوے تمھاری آنکھون مین قلیل کیا اور قلیل کیا تمکو اُنکی آنکھون مین تا جاری کرے اللہ ایک امر کو
جو پہلے سے مقرر کیا ہوا ہی تا جو شے کہ یسرے ہی یعنے سہل ور آسان اُنکو یسر ہو اور اُس شے سے جو عسری ہی یعنی سختی و
تنگی اُس سے منھ نہ پھیرین یہ کم دکھانا اُنکے حق مین مبارک تھا کیونکہ حق تعالی اُنکا یار و مددگار اور طریق آموز تھا اور
جسکا حق تعالی فتح وظفر مین پشت و پناہ نہو تو افسوس ہی اُسپر جسکو شیر نر بلی معلوم ہو اور وای اُسپر جو سو کو دور سے
ایک دیکھے تو غرور کی راہ سے اُنپر حملہ کرے اور ذوالفقاری حربہ عمل مین لائے اس سبب سے کہ سو کو ایک اور
شیر نر کو گربہ دیکھ رہا ہی اور اسی سے دھوکہ مین آکے احمق لڑنے لگے اور دلیرانہ اُنمین گھسے اور اس حیلہ سے
دشمنون کے چنگل مین پھنسے انحلاف شرح بحر العلوم مین کے جست دکاج متن مین لکھا ہی اور اسکی شرح کی عبارت
سے مجست معلوم ہوتا ہی میری دانست مین اگر دونون کلاج ہون بمعنی احول کے تو کچھ عجب نہین کہ نسبت کج کے
بے نقص ہی قال قولہ تا بپاے خویش باشد آمدہ ٭ آن فلیوان جانب آتشکدہ ٭ گاہ برگے مینماید تا تو زود ٭ لیک کنی در ابرانی
اندر جود ٭ ہان کہ آن کہ کوہ برکندہ است ٭ زر جہان گریان و او در خندہ ہست ٭ مینماید تا بہ کعب این آب جو ٭ صد چو عوج
بن عنق شد غرق او ٭ مینماید موج خونش تل مشک ٭ مینماید قعر دریا خاک خشک ٭ خشک دید آن بحر را فرعون کور ٭

تا در ور آمد از سر مستی و شور * چون درآمد در تنگ دریا فتاد * زانکه چشمش ز اصل نابینا فتاد * دیده بینا از لقای حق شود
حق کجا همراز هر احمق شود * قند بیند خود شود زهر قتول * راه بیند خود بود آن بانگ غول * ای فلک در فتنهٔ آخر زمان
تیز میگردی بده آخر امان * خنجر تیز تو اندر قصد ما * نیش زهر آلودهٔ در فصد ما * ای فلک از رحم حق آموز رحم *
بر دل موران مزن چون مار زخم * حق آنکه چرخهٔ چرخ ترا * کرد گردان بر فراز این سرا * که دگرگون گردی و رحمت
کنی * پیش ازان کز بیخ مارا بر کنی * المعنی فلیوان بیهوده و احمق پف بالضم منھ بند کرکے بزور ہوا نکالنا کعب
بالفتح ہندی ٹخنہ قتول بفتح مبالغہ قاتل موافق اسی کے کہ دشمنون کے پنجہ مین پھنسے فرماتے ہین کہ تا وہ احمق بیہودہ
اپنے پانون آپ آتشکدہ کیطرف کہ وہی نفس ہے آئے تجکو کاہ برگ بناکے آپکو دکھاتا ہے تو تو جلدی پف کرکے
اپنے وجود سے نکالدے اور کچھ مشکل بچانے لیکن تو خبردار ہو کہ اس کاہ نے بڑے بڑے پہاڑ اکھیڑے ہین اور تمام
جہان اسکا رونا روتا ہے اور یہ ٹھٹھے مارتا ہے اس آبجو کو اپنے ٹخنون تک دکھاتا ہے اور عوج بن عنق جیسے سیکڑون اسکے
غرق کیے ہوے ہین کہتے ہین یہ عوج ایک شخص طویل القامت تھا طوفان نوح کا اسکی کمر تک تھا حضرت موسی
نے عصا اسکے ٹخنے پر مارا تھا اُسکے صدمہ سے گر کے مرا یہ وہ مکار ہے کہ اسکی موج خون تو وہ مشک کا معلوم ہوتی
ہے اور یہ قعر دریا کو خشک دکھاتا ہے جس قعر دریا کو فرعون اندھے نے خشک دیکھا اور مستی و شور سے گھوڑا اُسمین
ہانک دیا جب اُسمین گھسا تو تنگ دریا مین پڑ گیا اس سبب سے کہ آنکھین اُسکی اصل سے اندھی تھین آنکھین تو روشن
اللہ کے دیدار سے ہوتی ہین اور حق احمقون کا ہمراز نہین ہوتا دیکھنے والا تو مثلاً بظاہر قند دیکھتا ہے اور وہ بڑا زہر
قاتل ہوتا ہے اور دیکھنے والا راہ دیکھتا ہے اور وہ آواز غول کی ہوتی ہے آب فلک کیطرف مخاطب ہین بنظر اسکے اسباب
ہونیکے اور اوپر بھی کہا ہے از فلک آویختہ الخ یعنے ای فلک وہ فتنہ جو آخر زمانہ کا مشہور ہے تو ابھی اسمین تیز پھر رہا ہے آخر
کچھ تو امان دے خنجر تیرا ہمارے خون پر تیز ہے اور نیش زہر آلودہ ہماری فصد کو موجود ای فلک خدا تعالی رحم والا ہے
جسنے تجکو پیدا کیا تو اسی کے رحم سے رحم سیکھ ہم مور ضعیف ہین ہمارے دل پر سانپ کا سا زخم مت مار تجکو قسم اُسکی
جسنے تیرے چرخہ چرخ کو اس فانی سرا دنیا کے سر پر پھرایا ہے کہ اب اپنی گردش کو بدل دے اور مجھ پر رحمت کر قبل اس
سے کہ ہماری جڑ کو کھودے اختلاف شرح بحر العلوم مین مستی و زور لکھا مین زور کی جگہ شور اچھا جانتا ہون اسواسطے
کہ محل زور کا نہین ہے ای فلک در فتنہ اس شعر کے دونون مصرعون کے آخر آخر زمان لکھا ہے مین جانتا ہون مصرعہ
آخر مین امان ہے قولہ حق آنکه دایگی کردی نخست * تا نهال ما ز خاک و آب رست * حق آن شه که ترا صاف آفرید
کرد چندان مشعله در تو پدید * آنچنان معمور و باقی داشتت * تا که دهری از ازل پنداشتت * شکر دانستیم
آغاز ترا * انبیا گفتند آن راز ترا * آدمی داند که خانه حادث ست * عنکبوتی نی که در وی عابث ست *
پشه کی داند که این باغ از کیست * کو بهاران زاد و مرگش در دیست * کرم کاندر چوب زاید سست حال * کی بداند

چوب را وقت نہال ✤ در بدانند کرم از ماہیتش ✤ عقل باشد کرم باشد صورتش ✤ عقل خود را مینماید رنگہا ✤ چون پری دور است
زان فرسنگہا ✤ از ملک بالاست چہ جاے پری ✤ تو مگس پری بہ پستی میپری ✤ گرچہ عقلت سوے بالا می پرد ✤ مرغ
تقلیدت بہ پستی میچرد ✤ علم تقلیدی وبال جان ماست ✤ عاریہ است و نانشستہ کان ماست ✤ زین خرد جاہل ہمی باید
شدن ✤ دست در دیوانگی باید زدن ✤ ہر چہ بینی سود خود زان ہمگریز ✤ زہر نوش و آبحیوان را بریز ✤ ہر کہ بستاید
ترا دشنام دہ ✤ سود و سرمایہ بمفلس وام دہ ✤ ایمنی بگذار و جاے خوف باش ✤ بگذر از ناموس و رسوا باش فاش ✤
آزمودم عقل دور اندیش را ✤ بعد ازین دیوانہ سازم خویش را ✤ المعنی پھر کہتے ہین قسم تجکو اُس دایہ پن کی جو ابتدا
سے تونے ہماری کی ہی یعنے جب سے نہال ہمارے وجود کا خاک و آب سے جما ہی اور قسم تجکو اُس شاہ کی جس نے تجکو
ایسا صاف پیدا کیا اور اسقدر مشعلین تجھ مین ظاہر کین اور ایسا معمور و باقی تجکو رکھا کہ فرقہ دہری نے تجکو ازل سے
جانا کہ جو بے ابتدا ہی یعنے موجد تیرا کچھی کو نہ سمجھا مگر شکر کہ ہمنے تیرے آغاز کو جانا کہ ہمسے انبیا نے تیرا راز بیان کیا
جو آدمی ہین وہ جانتے ہین کہ یہ خانہ حادث ہی اور نو پیدا اور اُسکا موجد و مبدع حق تعالی ہی اور جو آدمی نہین ایک
ناچیز عنکبوت ہی کہ مراد دہری سے ہی وہ اسمین فعل عبث کر رہا ہی بناتا ہی کہ ازلی ہی پشہ باغ کو کیا جانے کہ یہ کب سے ہی
اسلیئے کہ وہ بہار مین پیدا ہوا اور مرگ بھی اُسکی اسی مین ہی لکڑی جب سست حال ہو جاتی ہی یعنے گھن جاتی ہی تو اسمین
کیڑا پیدا ہو جاتا ہی وہ اُسکے زمان نہال و تر و تازگی کو کیا جانے اور جو وہ کیڑا اُسکی ماہیت کو جانے تو وہ عقل ہی بصورت
کرم کے عقل آپ کو رنگ برنگ ظاہر کرتی ہی لیکن اُس رنگ سے پری کیطرح کوسون دور ہوتی ہی رنگ اور ہی ذات
عقل اور بلکہ پری کیا چیز ہی عقل فرشتہ سے بھی بالا ہی لیکن تو مگس پر ہی جو پستی مین اُڑتا ہی بسبب حرص کے جو مگس
کو ہوتی ہی اگرچہ عقل تیری بالا سیر ہی لیکن مرغ تقلید تیری کا پستی مین چرتا ہی یہ علم تقلیدی ہماری جان کا وبال
ہی عاریت ہی ہماری کان کا جما ہوا اور بیٹھا ہوا نہین ہی ہم تو کہتے ہین ایسی خرد سے جاہل ہونا چاہیے اور
دیوانگی سے تمسک کرنا بہتر ہی جو بات اپنے فائدہ کی سمجھے اُس سے بھاگتا رہ زہر پی لے آبحیوان کو پھینکدے
جو کوئی تیری تعریف کرے تو اُسکو گالی دے اور جو کچھ سود و سرمایہ تیرے پاس ہی مفلس کو قرض دیدے امن کی
جگہون کو چھوڑ دے خوف کی جگہون مین رہا کر ننگ و ناموس سے الگ ہو اور برملا رسوا بن مین نے عقل
دور اندیش کو خوب آزما دیکھا اب آیندہ مین آپ کو دیوانہ بناؤنگا بخلاف شرح بحر العلوم مین کان ماست
کو گان بکاف عجمی لکھا ہی

عذر کرنا دلقک کا سید سے کہ تونے فاحشہ سے کیون نکاح کیا

قولہ گفت با دلقک شبے سید اجل ✤ قحبہ را خواستی تو از عجل ✤ با من این را بازمی بایست گفت ✤ تا ترا میکردم
یک مستورہ جفت ✤ گفت نہ مستورہ صالح خواستم ✤ قحبہ گشتند و زغم من کاستم ✤ خواستم این قحبہ را با معرفت ✤

تا بہ بینم چون شود در عاقبت * عقل را ہم آزمودم من بسے * زین سپس جویم جنان را مفرشے * المعنی شرح بحر العلوم مین لکھا ہی دلقک شخص زندہ پوش و سید اجل سردار بزرگ یا دلقک نام مسخرہ شاہ ترمذ جسکا نام سید اجل تھا جنان بفتح دل و بکسر جنت سید اجل نے ایک رات دلقک سے کہا کہ تو نے جلدی کر کے ایک قحبہ کو کر لیا تجھے مجھ سے کہنا چاہیے تھا تو مین تجکو کسی مستورہ سے جفت کر دیتا کہا مین نے نو مستورہ کین سب قحبہ ہو گئین اور مین غم سے گھلا اب مین نے اس قحبہ کو پہچان کے کیا ہی دیکھون اسکا انجام کیا ہوتا ہی آپ مقولہ مولانا کا ہی کہ مین نے بھی عقل کو بہت آزمایا چنانچہ اوپر بھی فرمایا ہی آزمودم عقل الخ اب بعد اسکے دلکو مفرش ڈھونڈھونگا

حیلہ سے گفتگو مین لانا شیخ بہلول کو ایک سائل کا جنھون نے آپکو دیوانہ ظاہر کر رکھا تھا

قولہ آن یکے میگفت خواہم عاقلے * مشورت آرم باو در مشکلے * آن یکے گفتش کہ اندر شہر ما * نیست عاقل غیر آن مجنون نما * بر نئی گشتہ سوارہ نک فلان * میدواند درمیان کودکان * گوے بیباز و بروزان و شبان * در جہان گنج نہان جان جہان * صاحب رایست و آتش پارہ * آسمان قدرست و اختر بارہ * فراد کروبیان را جان شدست * اندرین دیوانگی پنہان شدست * لیک ہر دیوانہ را جان نشمری * سر منہ گوسالہ را چون سامری * چون ولیی آشکارا با تو گفت * صد ہزاران غیب و اسرار نہفت * مر ترا آن فہم و آن دانش نبود * واندانستی تو سرگین راز عود * از جنون خود را ولے چون پردہ ساخت * مر ورا ای کودکی خواہی شناخت * گر ترا بازست آن دیدۂ یقین * زیر ہر سنگے یکے سرہنگ بین * پیش آن چشمیکہ باز و رہبر ست * ہر گلیمے را گلیمے در برست * مر ولی را ہر دلی شہرہ کند * ہر کرا او خواست با بہرہ کند * کس نداند از خرد او را شناخت * چونکہ او مر خویش را دیوانہ ساخت * چون بدزدد دزد بینا رخت کور * ہیچ یابد دزد را او در عبور * کور نشناسد کہ دزد او کہ بود * گرچہ خود بر وے زند دزد عنود * چون گزد سگ کور صاحب زندہ را * کے شناسد آن سگے درندہ را * المعنی بارہ بباے موحدہ اسپ کوہی برا ے مشدد فرشتہ مقرب سادات الملائکہ عبور مطلق گذرنا کسی راہ سے عنود برخلاف کام کرنیوالا در صورت فتح عین کے اسم فاعل اور در صورت ضمہ مصدر ایک شخص کہتا تھا کہ مین ایک عاقل کا طالب ہون کہ ہر مشکل مین اُس سے مشورت کیا کرون ایک نے کہا ہمارے اِس شہر مین سوا اُسکے جس نے آپکو دیوانہ بنا رکھا ہی کوئی نہین ہی اور وہ یہ فلان شخص نئی سوار ہی جو لڑکون مین نی کا گھوڑا دوڑا رہا ہی اور رات دن انمین گیند کھیلتا ہی اور جہان مین مثل گنج کے چھپا ہی اور جان جہان ہی گویا جہان اِس سے قائم ہی یہ صاحب رائے ہی اور آگ کا ٹکڑا اور آسمان قدر اور اختر بارہ یعنے سبع سیارے اسکے اسپ راہوار اسکی خوبی و زیبائی کروبیون کی جان ہوئی ہی اور وہ اس دیوانگی مین چھپا ہوا ہی آپ مقولات مولانا کے ہین کہ ہر دیوانے کو جان کروبیون کی مت جان گوسالہ کے سامنے سامری کیطرح سر مت رکھ جبکہ کسی ولی نے ظاہر تجھ سے لاکھون غیب و اسرار پوشیدہ کہے کسواسطے ایسی سمجھ اور دانش تجکو کہان تھی کہ تو گوبر اور عود کو پہچانتا اور

اُسمین تمیز کرتا جب ولی نے اپنے اوپر جنون کا پردہ ڈال لیا تو اہی اندھے تو اُسکو کب پہچان سکیگا اگر تیرے دیدے
یقین کے کھلے ہین تو ہر سنگ کے نیچے ایک سرہنگ دیکھیگا یعنے سردار لشکر کسواسطے کہ ہنگ بمعنی لشکر کے ہی اور سر
بمعنی سردار ایسے ہی جو آنکھہ کہ کشادہ اور رہبر ہی وہ سرکمل کی بغل مین ایک کلیم سمجھتا ہی جو لقب حضرت موسیٰؑ کا تھا
ہر ولی کو ولی مشہور کرتا ہی کہ وہ جسکو چاہتا ہی باہرہ کرتا ہی اُسکو عقل سے کوئی نہین پہچان سکتا اسلیے کہ اُسنے تو آپکو
دیوانہ بنا رکھا ہی اگر کوئی دزد بینا اسباب کسی اندھے کا چورائے تو اندھا بھلا دزد کو کسی رہگذر مین کچھ نہین جان پائیگا
اندھا کیا جانے کہ چور اُسکا کون تھا اگرچہ چور خود اسی پر حملہ کرے ایسے ہی جب کسی اندھے فقیر کو کتا کاٹے تو اندھا
اُس کُتے درندہ کو کیا پہچانے گا انخلاف شرح بحر العلوم مین دو شعر جو مین نے اِس حکایت کے اول مین لکھے ہین
حکایت صدر مین شامل کیے ہین اور بعد سرخی کے اِس حکایت کو اِس شعر سے بر نے گشتہ سوارہ الخ مصدر کیا ہی کہ
ٹھیک نہین معلوم ہوتا مجکو تو قابل تصدیر وہی معلوم ہوے اسواسطے صدر اِس حکایت مین نقل کیے

حملہ کرنا سگ کا اندھے فقیر پر

قولہ یک سگے در کوے بر کورے گدا * حملہ مے آورد چون شیر وغا * سگ کند آہنگ درویشان بخشم * درکشد مہ خاک درویشان بچشم * کور عاجز شد زبیم بانگ سگ * اندر آمد کور در تعظیم سگ * کاہی امیر صید وای صید شکار * دست دست از من دست دار * کز ضرورت دم سگ را آن حکیم * کرد تعظیم و لقب دادش ادیم * گفت ادہم از ضرورت ای اسد * از تو مین لاغر شکارے کی رسد * گور میگیرند یارانت بدشت * کور میگیری تو در کوچہ بگشت * گور میجوئید یارانت بعید * کور میجوئی تو در کوچہ بکید * آن سگ عالم شکار گور کرد * وین سگ بے مایہ قصد کور کرد * علم چون آموخت سگ رست از ضلال * میکند در بیشہ ہا صید حلال * سگ چو عالم گشت شد چالاک زہفت * سگ چو عارف گشت شد ز اصحاب کہف * سگ شناسا شد کہ میر صید کیست * ای خدا آن نور اشناسندہ چیست * کور نشناسد نہ از بیچشمی ست * بلکہ از جہل ست وا ز پرخشمی ست * نیست خود بے چشم تر کور از زمین * این زمین از فضل او شد خصم بین * نور موسی دید و موسی را نواخت * خسف قارون کرد و قارون را گداخت * رجف کرد اندر ہلاک ہر دغے * فہم کرد از حق کہ یا ارض ابلعے * آب و خاک و باد و نار با شرر * بیخبر با ما و با حق باخبر * ما بعکس آن زغیر حق خبیر * بیخبر از حق باچندین نذیر * لاجرم اشفقن منہا جملہ شان * کند شد زآمیز حیوان حملہ شان * المعنی زہفت بالفتح سبک ہونا دوڑنا خسف بالفتح زمین مین گھسنا رجف بالفتح زلزلہ اور سخت ہلنا زمین کا فرماتے ہین کہ ایک کتا ایک گلی مین ایک اندھے فقیر پر ایسے حملے کرتا تھا جیسے شیر لڑائی مین شور و غوغا کے ساتھ کرتا ہی کتے تو اکثر غصہ سے قصد درویشون کا کرتے ہین اگرچہ وہ انکی خاک کو آنکھون مین لگائے جب یہ اندھا اِس کتے کی آواز سے عاجز ہوا تو اب اُسکی تعظیم و بڑائی کرنے لگا کہ اہی امیر شکار کے یعنے شکار کرنیکے اور شکار کے شکار اہی عاشق شکار کے غلبہ اور ظفر تیرے ہی دست قوت مین ہی تو جیتا مین ہارا مجکو جانے دے

اور ضرورت کی وجہ سے اُس حکیم نے اُس کتّے کے دم کی بُرائیان کین اور اُسکا لقب ادیم کہا دم کی قید بایں لحاظ کہ کتّے کی دم ٹیڑھی مشہور ہی شاید سیدھی ہو جائے اور اسنے بنظر ضرورت اُسکو اسد بھی کہا کہ ای اسد تجھ جیسے قوی توانا کو مجھ جیسا شکار لاغر کب زیبا ہی تیرے یار تو جنگل مین گور خر پکڑتے ہین اور تو گلیون مین اندھونکو پھرتے ہوئے پکڑتا ہی تیرے یار تو شکار مین گور خر ڈھونڈتے ہین تو دا پیچ سے گلیون مین اندھونکو ڈھونڈتا ہی ایک تو وہ کتہ عالم ہی جو شکار گور کا کرتا ہی اور ایک یہ کتہ بیمایہ ہی جو قصد اندھے کا کرتا ہی عالم اس سبب سے کہا کہ وہ شکار مارکے کھاتے نہین ہین مالک کے پاس لے آتے ہین اور اُنکا شکار مرا ہوا بھی حلال ہی چنانچہ قرآن مجید مین آیا ہی مکلّبین تعلمونہن یہ کتے تعلیم کردہ ہوتے ہین علم ایسی چیز ہی جب کتا سیکھ لیتا ہی تو وہ گمراہی سے چھوٹ جاتا ہی اور جنگلون مین شکار حلال کرتا ہی کتا جو عالم ہو جاتا ہی تو چالاک و شتابندہ ہوتا ہی اور جو عارف ہوتا ہی اصحاب کہف سے ہوتا ہی کُتا شناسا ہوا کہ میر امیر صید کون ہی جو اسی کے پاس شکار لاتا ہی مولانا رح فرماتے ہین نجد اوہ نور شناسندہ کیا ہی اندھا جو اس نور کو نہین پہچانتا یہ بے چشمی سے نہین ہی بلکہ جہل و بےچشمی سے ہی اندھا زمین سے زیادہ تو بے چشم نہین ہی کہ یہ زمین اُسکے فضل سے خصم بین ہوئی دیکھو اسنے نور موسی کا دیکھا موسی کو نوازا اور قارون کو نگل لیا اور رکلا دیا اور رہبر دغی یعنے ولد الزنا جو مراد جبار ہوئی ہی اُنکے ہلاک مین رجف کیا سخت جنبش کرکے اُنکو تمام کیا اور ندا یا ارض ابلعی مار کے اے زمین نگل لے اپنے پانی کو کیسے سن لی اور سمجھ لی چارون عنصر آب خاک باد و نار یا شر رہیسے تو بیخبر ہین اور حق سے خوب خبر ہین اور افسوس ہم اسکے برعکس غیر حق سے خوب خبردار اور باوصف اسنے ڈرانے والون کے حق کی کچھ خبر نہین آمد جو عناصر اربعہ اور آسمان و زمین اور پہاڑون غرض ان سب نے جب دیکھا کہ جو خدا سے بیخبر ہی وہ مخلوق سے باخبر ہی لاجرم یہ سب ڈر گئے اور اُنکا حملہ حیوان مین آمیزش کرنے سے کند و سست ہو گیا انحلاف شرح بحر العلوم مین فصل او شد کو فصل شد اور ہلاک کو ہلال باچندین کو ناچندین لاجرم اشفقن منہا اس شعر کے دونون مصرعون مین جملہ شان کہ قافیہ نہین ہوتا بلکہ ایک جگہ حملہ شان ہی ٹھیک نہین لکھا اور جو آیہ کریمہ انا عرضنا الامانۃ ظلوما جہولا تک پوری لکھدی ہی میرے نزدیک محض بیفائدہ مولانا رح کا صرف یہان اُنکے ڈر جانے سے مقصود ہی جسکا بیان اشعار لاحق مین ہی نہ وہ ڈرنا جو مقصود ایراد آیت سے دفتر اول مین گذرا اذ اسابق لاحق کو ربط تو دین پھر کہین قولہ گفت بیزاریم جملہ زین حیات ٭ کہ بود با خلق حی با حق موات ٭ چون بماند از خلق ماند او یتیم ٭ انس حق را قلب میباید سلیم ٭ چون زکورے وزد وزدد کالہ ٭ میکند آنکور عمیا نالہ ٭ تا نگوید وزد او را کان منم ٭ کز تو وزدیدم کہ وزد پر فنم ٭ کے شناسد کور وزد خویش را ٭ چون ندارد نور چشم و آن ضیا ٭ چون بگوید ہم بگیر او را تو سخت ٭ تا بگوید او علاماتہائے رخت ٭ پس جہاد اکبر آمد عصر وزد ٭ تا بہ گوید کہ چہ برد آن زدن بمزد ٭ اولا از دیدہ کحل دیدہ ات ٭ چون ستانی باز یابی تبصرت ٭ کالہ حکمت کہ گم کردہ دست ٭ پیش اہل دل یقین آن حاصل ست ٭ کور دل با جان و با سمع و بصر ٭ می نداند وزد شیطان را اثر ٭ ز اہل دل جو از جماد آنرا مجو ٭

که جماد آمد خلائق پیش او * باز میگردیم سوی رازجو * تا شوم هم مشورت با رازگو * مشورت جوینده آمد نزد او * کای اب
کودک شده رازی بگو * گفت رو زین حلقه کین در باز نیست * باز گرد امروز روز راز نیست * گر مکان را ره بدی در
لامکان * همچو شیخان بودمی من بر دکان * المعنی عصر بالفتح افشردن ودر زمانه تبصره بالفتح بینا کرنا و مراد از عینک نیز
عمیا بالضم زن نابینا و پوشیدگی و چیز پوشیده تبائید صدر فرماتے ہین کہ زمین وغیرہ سب نے کہا کہ ہم اس حیات سے جو
حیوان کو دی گئی سب بیزار ہین نہین چاہتے کہ مخلوق کے ساتھ ہم زندہ ہون اور حق کے ساتھ مردہ کسواسطے جو مخلوق سے
جدا ہوا وہ یتیم ہوا یعنے فرد و مجرد بس ایسے ہی قلب کو انس حق کا حاصل ہوتا ہی اسلیئے کہ وہ قلب سلیم ہی کوئی روک
مخلوق کا اسمین نہین اگر کسی اندھے کا چور اسباب چرائے تو وہ چھپے چھپے نالہ کرتا ہی جب تک چور اُس سے نہ کہے کہ
جسنے تیرا اسباب چرایا ہی وہ مین ہی چور تیرا فن ہون تو کور اپنے چور کو کب پہچانیگا کسواسطے کہ نور روشنی چشم کی
رکھتا ہی نہین ہی اور جب دزد آپ کو بتادے تو تو اُسکو خوب مضبوط پکڑلے چھوٹنے نہ پائے تا وہ علامتین تیرے
اسباب کی بتائے تبس دبانا اور نچوڑنا دزد کا یہی جہاد اکبر ہی تو وہ زن بمرد کہ یہ نفرین ہی حق مین دزد کے بیان کرے
کہ کیا کیا شئی تیری لیگیا چنانچہ یہ بیان ہی کہ اول تو تیری آنکھون کا سرمہ چرایا اب جو تو اُس سے چھین لیگا پھر بینائی
وعینک تجکو ملجائیگی اور اسباب حکمت سے جو تو نے کھویا ہی وہ تیرا دل ہی کہ اہل دل کے نزدیک یقیناً یہی حاصل ہی
یعنے جو کچھ ہی دل ہی اسلیئے کہ جو اندھا دل کا ہی باوجود جان اور سمع وبصر کے دزد شیطان سے کچھ اثر نہین پاتا بس
تجکو لازم ہی کہ تو اسکے اثر اہل دل سے ڈھونڈھ سوا اہل دل کے سب جماد ہین بس جماد سے مت ڈھونڈھ اہل دل
کے نزدیک سب جماد ہین اب فرماتے ہین کہ ہم پھر اُسی رازجو کیطرف جو مشورہ کے واسطے رازگو کا طالب تھا اور
عاقل کو ڈھونڈھتا تھا رجوع کرتے ہین تا وہ رازگو سے ہم مشورت ہو القصہ وہ مشورت جوینده بہلول کے پاس آیا
کہ ای تو تڑکون کا جو باپ بنا ہی کچھ بھید اپنا کہ کہا جا اس حلقہ سے تجھپر یہ دروازہ کھلا نہین ہی لوٹ جا یہ دن بھید
کہنے کا نہین ہی تو جانتا ہی لامکان مین دخل مکان کو نہین ہی کہ خود ہی لامکان ہی اگر دخل ہوتا تو مین بھی اور شیخون
کی طرح کسی دکان پر بیٹھا ہوتا بخلاف شرح بحر العلوم مین دزد دزد دو کو دزد دزد چون نمارد بے دال
لکھا ہی

بلانا محتسب کا ایک مست کو زندان مین در جواب اُسکا

قوله محتسب در نیم شب جائی رسید * در بن دیوار مردی خفته دید * گفت هی مستی چه خوردستی بگو * گفت ازان
خوردم که هست اندر سبو * گفت آخر در سبو وا گو که چیست * گفت ازان که خورده ام گفت آن خفیست * گفت انچه
خورده آن چیست آن * گفت آن کاندر سبو مخفی ست آن * دور می شد این سوال واین جواب * ماند چون خر
محتسب اندر خلاب * گفت او را محتسب هین آه کن * مست هو هو کرد هنگام سخن * گفت گفتم آه کن هو میکنی *

گفت من شادم تو از غم منحنی * آه از درد و غم بیدادیست * هوی هوی میکشان از شادیست * محتسب گفت این ندانم خیز خیز * معرفت متراش بگذر زین ستیز * گفت رو من از کجا تو از کجا * گفت مستی خیز تا زندان بیا * گفت مست ای محتسب بگذار و رو * از برهنه کی توان بردن گرو * گر مرا خود قوت رفتن بدی * خانه خود رفتمی وین کی شدی * من اگر با عقل و با امکانمی * همچو شیخان بر سر دکانمی * گر مرا رائے و تدبیرے بدے * همچو شیخان جاه و توقیرے بدے * هم مرا زنبیل دریوزه بدے * هم نذورات همه روزه بدے * المعنی گرو رهن و مجازاً قید. نذورات جمع نذر طعام فاتحہ روح بزرگان اور روزه اور صدقہ منت کا ایک محتسب آدھی رات کو ایک جگہ پہونچا اور ایک دیوار کی جڑ مین ایک شخص کو سوتا پایا کہا ای مست بتا تونے کیا کھایا ہی کہا مین نے وہ کھایا ہی جو اِس گھڑے مین ہی کہا بتا آخر گھڑے مین کیا ہی کہا وہی ہی جسمین سے مین نے کھایا ہی کہا وہ چھپا ہی تونے جسمین سے کھایا ہی اُسکو بتا وہ کیا ہی کہا وہی ہی جو گھڑے مین مخفی ہی بس یہی سوال و جواب دیر تک ہوتے رہے آخر محتسب گدھے کیطرح کیچڑ مین اندھ رہا محتسب نے اُس سے کہا کہ ہان آہ کر اور وہ باتین کرنے مین ہو ہو کرتا تھا محتسب نے کہا مین کہتا ہون آہ کر تو ہو ہو کرتا ہی کہا مین خوش ہون تو غم سے منحنی ہی تجھ پر بوجھ غم کا لدا ہی آہ تو وہ کرتا ہی جسکو درد و غم کسی بیداد کا پہونچتا ہی اور شرابیونکی ہو ہو فرط شادی سے ہوتی ہی محتسب نے کہا مین اِسکو کچھ نہین جانتا لے اُٹھ بہت سی معرفت مت گڑھے اور یہ جھگڑا چھوڑ کہا چل جا مین کہان تو کہان کہا تو مست ہی اُٹھ اور زندان تک میرے ساتھ آ مست نے کہا ای محتسب مجکو چھوڑ اور تو جا ننگے سے کوئی گرو کب لیجا سکتا ہی اُسکے پاس کیا ہی جو گرو ادا کرے اگر مجکو خود قوت چلنے کی ہوتی تو اپنے گھر نہ چلا جاتا اور یہ معاملہ کیون ہوتا اب بہلول کہتے ہین کہ مین بھی اگر بنی عقل و امکان مین ہوتا تو جیسے اور شیخ دکان لگائے بیٹھے ہین کسی دکان پر نہوتا اگر مجکو رائے اور تدبیر ہوتی تو مثل شیخون کے میرا بھی مرتبہ اور جاہ نہوتا میرے پاس بھی زنبیل گدائی کی ہوتی اور گدائی کرتا اور نذر و نیازین لوگون کی ہر روزه میرے پاس آتین الخلاف شرح بحر العلوم مین دوریشد بجاے دیر بیشد کے لکھا ہی

دوسری بار گفتگو مین لانا سائل کا اُس بزرگ کو تا حال معلوم ہوے

قوله گفت آن طالب که آخر یک نفس * ای سواره بر نئی این سو ران فرس * راند سوے او که هان زوتر بگو * کاسپ من بس توسن ست و تند خو * تا لگد بر تو نکوبد دور باش * ار چه میپرسی بیان کن خواجه فاش * او مجال راز دل گفتن ندید * رو برون سو کرد و در لاغش کشید * گفت میخواهم درین کوچه زنی * کیست لائق از براے چون منی * گفت سه گونه زنند اندر جهان * آن دو رنج و این یکے گنج روان * آن یکے را چون نخواهی کل تراست * وین دگر نیمے ترا نیمے جداست * دان سوم هیچ او ترا نبود بدان * این شنیدی دور شو رفتم روان * تا ترا اسپم نپراند لگد * که بیفتی بر نخیزی تا ابد * شیخ راند اندر میان کودکان * بانگ زد بار دگر او را جوان * که بیا آخر بگو تفسیر این * این زنان سه نوع گفتی بر گزین * راند سوے

او دگفتش بکر خاص ٭ گل ترا باشد زغم یابی خلاص ٭ وانکه نیمے هست تو بیوه بود ٭ وانکه هیچ ست آن عیال باولد ٭
چون زشوے اولش کووک بود ٭ مهر وکلی خاطرش آنسو دود ٭ دور شو تا اسپ نیند ازد لگد ٭ سم اسپ توسنم بر تو رسد ٭
ہاے ہوئے کرد شیخ و باز ماند ٭ کودکان را باز سوے خویش خواند ٭ المعنی اُس طالب نے شیخ سے کہا کہ ای سوار نی کے ایک
دم کے واسطے تو اپنا گھوڑا ادھر کو ہانک تب گھوڑا اُسکی طرف ہانکا کہ خبردار ہو جلدی کہ کیا کہتا ہی کسواسطے کہ گھوڑا میرا
بڑا سرکش ہی اور تند خو ایسا نہو تیرے لات مار بیٹھے دور ہی رہ مجھ سے کیا پوچھتا ہی آنخواجہ اسکو ظاہر بیان کر اُسنے مجال رکا
دل کہنے کی نہ دیکھی منھ اُس سے اور طرف کر لیا اور اُسکو ہزل مین ڈال دیا طالب نے کہا کہ اس کوچۂ دنیا مین ایک عورت
کیا چاہتا ہون تو اب مجھ جیسے کے لائق کونسی ہی کہا جہان مین تین قسم کی عورتین ہین اُنمین دو تو رنج ہین اور ایک
گنج روان ہی تب اس ایک کو اگر کریگا تو تیرے واسطے یہ ایک کل ہی اور دوسری آدھی تیری ہی اور آدھی تجھ سے جدا ہی
اور تیسری ہیچ ہی وہ تیری نہین ہوگی اسکو خوب جان لے بس یہ تو نے سن لیا دور ہو لے مین اب چلتا ہون تا گھوڑا
میرا تجھپر لات نہ جھاڑدے کہ تو گر پڑے اور ابد تک نہ اُٹھے یہ کہکے لڑکون مین نی کے گھوڑے کو ہانک دیا اس جوان
نے دوبارہ پھر پکارا کہ آ اور آخر اسکی تفسیر بھی تو کہہ یہ جو تین قسم کی عورتین تو نے کہین ہین انمین سے چھانٹ بھی تو دے
پھر اُسکی طرف گھوڑا ہانکا اور کہا بکر خاص تو تیرے واسطے کل ہی کہ تو غم سے نجات پائیگا اور شادی سے ہمکنار ہوگا اور
وہ جو نصفی ہی وہ تو بیوہ ہی اور وہ جو ہیچ ہی وہ عیال والی اور با ولد ہی جب پہلے خاوند سے اُسکے ساتھ بچہ ہی تو اُسکی
محبت اور بالکل خیال اُسکا اُسی کے طرف ہوگا اور یہ اشعار مطابق اس حدیث کے ہین النساء ثلاثة واحدة لک
وواحدة علیک وواحدة لک وعلیک اما اللتی لک فہی المرأة البکر فقلبہا وجہا لک واما اللتی فہی المتزوجة ذات ولد
یاکل مالک ویبکی علے الزوج الاول واما اللتی لک وعلیک فالمتزوجة اللتی لا ولد لہا فان کنت لہا خیرا من الاول فہی
لک والا فعلیک ترجمہ عورتین تین قسم ہین ایک تو تیرے واسطے ہی اور ایک وبال ہی اور ایک تیرے واسطے بھی ہی
اور تیرے لیے وبال بھی لیکن وہ عورت جو تیرے واسطے ہی وہ بکر ہی کہ اُسکا دل اور اُسکی محبت تیرے لیے ہی
اور وہ عورت جو خاوند کر چکی ہی اور اولاد والی ہی تیرا مال کھاتی ہی اور پہلے کے لیے روتی ہی اور وہ جو خاوند کر چکی ہی اور لاولد
ہی بس اگر تو اُسکے واسطے پہلے سے اچھا ہی تو وہ تیرے واسطے ہی نہین تو تیرے واسطے وبال ہی اب تو الگ ہوجا تو میرا
گھوڑا لات نہ پھینکے اور میرے توسن کا سم تجھپر نہ پہونچے یہ کہکے شیخ نے ہاے ہو مچادی اور لڑکونکو اپنے پاس بلا لیا
یہ شخص پھر رہگیا انخلاف شرح بحر العلوم مین زد بر و نشو کرد لکھا ہی میری سمجھ مین رد بردن سو ہی قوله باز بانگش
کرد سائل کہ بیا ٭ یک سوالم ماند ای شاہ کیا ٭ باز راند این سو بگو زوتر چہ بود ٭ کہ ز میدان آن بچہ گویم ربود ٭ گفت
ای شہ با چنین علم و ادب ٭ اینچہ شید ست اینچہ فعل ست ای عجب ٭ تو ورائے عقل کلی در بیان ٭ آفتابے در جنون چونے نہان ٭ گفت این اوباش رائے میزنند ٭ تا درین شہر خودم قاضی کنند ٭ دفع میگویم مرا گویند نے ٭ نیست چون

تو عالمے صاحب فنے * با وجود تو حرام ست وخبیث * کہ کم از تو در قضا گوید حدیث * در شریعت نیست دستورے کہ ما * کمتر از تو شہ کنیم و پیشوا * زین ضرورت گنج و ویرانہ شدم * زین گروہ از عجز بیگانہ شدم * ظاہرا شوریدہ و شیدا شدم لیک در باطن ہمانم کہ بدم * عقل من گنج ست و من ویرانہ ام * گنج اگر پیدا کنم دیوانہ ام * اوست دیوانہ کہ دیوانہ نشد * این عسس را دید و در خانہ نشد * دانش من جوہر آمد نے عرض * این بہائے نیست بہر ہر غرض * المعنی پھر سائل نے اُنکو پکارا کہ اے شاہ شاہون کے ایک سوال میرا اور رہا ہے آکے سن تو پھر انھون نے اس طرف کو گھوڑا ہانکا اور کہا کیا سوال ہے جلدی کہ کہ میدان سے وہ لڑکا میرا گیند لیگیا کہا اے شاہ با وصف ایسے علم و ادب کے ایسے دیوانہ کیون بنگئے ہو یہ کیا فعل ہے بڑا تعجب ہوتا ہے تم تو عقل کل کی حد سے بھی اُدھر ہو علم و بیان مین اور تم تو ایک آفتاب ہو پھر جنون مین کیون چھپے ہو کہا یہ اوباش مردم فرومایہ دنیا کے تجویز کرتے ہین کہ مجکو قاضی اپنے شہر کا کرین تین اس بات کو ٹالتا ہون وہ کہتے ہین نہین تجہ سا عالم ذو فنون کوئی نہین ہے تیرے ہوتے حرام و ناخوش ہے کہ اور کوئی قاضی ہو کسواسطے کہ مثل تیرے قضا مین کوئی حدیث نہ کہ سکیگا شریعت سے ہمکو اجازت ہی نہین ہے کہ ہم تجھ سے کمتر کو یعنے جو تجہ سے کم ہے اُسکو اپنا پیشوا و شاہ بنائین اس ضرورت سے گنج ہو کے مین ویرانہ ہوا ہون اور اس گروہ سے عاجز ہو کے بیگانہ بنا ہون بظاہر شوریدہ اور شیدا ہون لیکن باطن مین جو ہون وہ ہون میری عقل گنج ہے مین ویرانہ ہون اگر گنج اپنا ظاہر کرون تو دیوانہ ہون وہی دیوانہ ہے جو دیوانہ نہوا اور اس عسس کو دیکھا اور گھر مین نہ گھس گیا عسس مراد اُنھین لوگون سے جو بجبر انکو قاضی بنانا چاہتے تھے تیرا علم ایک جوہر قائم ہے نہ عرض قائم بغیر کہ ہر غرض و طمع کی قیمت مین اسکو دیدون انخلاف شرح بحر العلوم مین گنج و ویرانہ کی جگہ دیوانہ لکھا ہے قولہ کان قندم نیستان شکرم * ہم زمن میروید و من میخورم * علم تقلیدی و تعلیمی ست آن * کز نفور مستمع دارد فغان * چون پے دانش نہ بہر روشنی ست * ہمچو طالب علم دنیائے دنی ست * طالب علم ست بہر عام و خاص * نے کہ تا یابد ازین عالم خلاص * ہمچو موشی ہر طرف سوراخ کردہ * چونکہ نورش راند از در گشت سرد * چونکہ سوے دشت و نورش رہ نبود * ہم در ان ظلمات جہدے می نمود * گر خدا اُنش پر دہد او باخرد * برہد از موشی و چون مرغان پرد * ور نجوید پر بماند زیر خاک * نا امید از رفتن راہ سماک * علم گفتاری کہ آن بیجان بود * عاشق روے خریداران بود * گرچہ باشد وقت بحث این علم زفت * چون خریدارش نباشد مرد و رفت * مشتری من خدا ست میکشد بالا کہ اللہ اشترا * خونبہاے من جمال ذوالجلال * خونبہاے خود خورم کسب حلال * این خریداران مفلس را بہل * چہ خریداری کنند یکمشت گل * گل مخور گل را مخر گل را مجو * زانکہ گل خوار ست دائم زرد رو * دل بخور تا دائما باشی جوان * از تجلی چہرہ ات چون ارغوان * المعنی اب مقولات مولانا رحمہ کے معلوم ہوتے ہین کہ مین بھی قند کی کان اور شکر کا نیستان ہون کہ یہ قند و شکر مجھی سے جمتا ہے اور مین ہی کھاتا ہون یعنے مجھی سے یہ قند علم کا پیدا ہوتا ہے

اور مجھی مین سماجاتا ہی نہ علم تقلیدی و تعلیمی کہ مستمع کے نفرت کرنے سے فریاد و فغان کرے کہ مجکو کوئی سنتا نہین جو کہ یہ
علم تقلیدی واسطے حصول عقل کے ہی نہ واسطے روشنی دل کے لہذا یہ خود ایسا ہی جیسے طالبعلم دنیائے دنی کا کہ وہ
طالبعلم کا واسطے تمام و خاص کے ہی کہ انمین قدر پائے نہ اس نظر سے کہ اِس عالم سے خلاص پا جائے پھر خاص و عام
کیسے مثل اُس موش کے کہ اُسنے ہر طرف سوراخ کیے یعنے وہ طالبعلم ایسا ہی جیسے موش حریص تاکہ ہر طرف سے روزی
اُسمین لیجائے اور نور الٰہی کا راندہ ہوا ہی اُسکے در پر گذر نہین لہذا اُس سے سرد دل و نا امید ہی پس جبکہ اُسکو دشت
دنور کی طرف راہ نہین دی ہی تو اس ظلمات ہی مین کوشش کر رہا ہی جیسے موش اندھیرے سوراخ مین گھسا رہتا ہی
اگر اُسکو خدا تعالیٰ پر دے تو وہ باخرد ہو ہی البتہ موش پن سے چھوٹ جائے اور مثل مرغ کے اُڑنے لگے اور اگر
وہ پرون کا طالب و متلاشی نہو تو خاک ہی کے نیچے چوہے کی طرح اندھیرے سوراخ مین رہیگا اور وہ آسمان پر
پہونچنے سے ناامید ہی جو علم و کلام کہ وہ بیجان ہی اور نور معنی سے خالی وہ خریدارون کی صورت کو تکتا ہی بنظر طمع و
تحسین کے اگرچہ علم بھی مضبوط ہی اور بحث و حجت بھی مضبوط مگر جب کوئی خریدار اُسکا نہو جہان واضع اُسکا مر بس
وہ بھی گیا گذرا ہوا میرے علم کا مشتری خدا تعالیٰ ہی اور مجکو عالم بالا کو کھینچتا ہی اور کہتا ہی کہ اللہ تیرا خریدار ہی جیسا کہ
فرمایا ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ بیشک اللہ خرید کرتا ہی ایمان والون سے اُنکی
جانین اور اُنکے مال اِس بدلہ مین کہ اُنکے لیے جنت ہی پس جب وہ ہماری جانون کا خریدار ہی تو جمال اُس ذوالجلال
کا ہمارا خونبہا ہی اور ہم اپنا خونبہا کھائین تو یہ حلال کمائی ہی تو ان خریدارون مفلس کو جو اہل دنیا ہین چھوڑ یہ ایک
مشت گِل بیچارے کیا خریداری کرینگے تو گِل کی خریداری مت کر نہ گِل کھا نہ گِل کا طالب ہو اِس سبب سے کہ
گِل خوار ہمیشہ زرد رو ہوتا ہی تو دل کا خریدار ہو تو ہمیشہ جوان رہے اور تجلی نور سے تیرا چہرہ سرخ مثل ارغوان کے رہے
قولہ طالب دل باش تا باشی چو گل * تا شوی شادان و خندان ہمچو گل * دل نباشد آنکہ مطلوب گل ست * این سخن را
روے بر صاحبدل ست * یارب این بخشش نہ حد کار ماست * لطف تو لطف خفی را خود سزاست * دست گیر از دست ما
ما را بخر * پردہ را بردار و پردہ ما بدر * باز خر ما را ازین نفس پلید * کاردش تا استخوان ما رسید * از چو ما بیچارگان این
بند سخت * کہ کشاید جز تو ای سلطان بخت * اینچنین قفل گران را ای ودود * کہ تواند جز کہ فضل تو کشود * ما ز خود سوے
تو گردانیم سر * چون توئی از ما بما نزدیک تر * باچنین نزدیکیی دوریم دور * در چنین تاریکیے بفرست نور * این دعا ہم
بخشش و تعلیم تست * ورنہ در گلخن گلستان از چہ رست * درمیان خون درودہ فہم و عقل * جز ز اکرام تو نتوانکرد نقل
از دو پارہ پیہ آن نور روان * موج نورش میرود تا آسمان * گوشت پارہ کہ زبان آمد ازو * میرود سیلاب حکمت
ہمچو جو * سوے سوراخی کہ نامش گوشہاست * تا بباغ جان میوہ اش ہوشہاست * شاہ راہ باغ جانہا شرع اوست
باغ و بستانہاے عالم فرع اوست * اصل سرچشمہ خوشی آنست آن * زود تجری تحتہا الانہار خوان * قصہ رنجور

گویا مصطفےٰ ✤ زانکہ لطف حق ندارد منتہی ✤ شکر نعمت چون شکر کنی چون شکر تو ✤ نعمت تازہ بود ز احسان او ✤ عجز تو از شکر
شکر آمد تمام ✤ فہم کن در یاب قدم الکلام ✤ المعنی کار دباستخوان رسیدن ننگ آنا اور قریب بہلاک ہونا تو طالب دل کا
ہو تا مثل گل کے سرخرو اور پرکیف و مسرور رہے اور برنگ گل شادان اور خندان ہوئے یہ دل جو مطلوب گل کا یعنے
تن خاکی کا ہی دل نہین ہی اور اس بات کا رخ صاحب دل کیطرف ہی وہی سمجھتا ہی کہ یہ پارہ گوشت دل نہین ہی آپ
دعا کرتے ہین کہ ای پروردگار ایسا دل تیری بخشش سے نصیب ہوتا ہی ہمارے کسب و ہنر سے باہر ہی یہ تیرے لطف
کا کام ہی اور تیرے ہی لطف خفی کے لائق ہماری دستگیری کر اور ہمکو ہمسے یعنے خودی سے چھڑادے تو اپنا پردہ تو اٹھادے
تا تیرے نور کی تجلی دیکھین اور ہمارے پردہ مت پھاڑ تا ہمارے عیب ڈھکے رہین اور چھڑادے ہمکو اس نفس پلید کی
قید سے جسکی چھری ہماری ہڈیون تک پہونچی ہی اور قریب بہلاکت کردیا ہی ہم جیسے بیچارون بے بسون سے اسکی قید
سخت تیرے سوا ای سلطان ہمارے بخت کے کہ جیسا تو نے چاہا ویسا مقرر کیا کون دور کرسکتا ہی ایسے قفل سخت
کی کشود ای ودود سوا تیرے اور کون کرسکتا ہی تیرے ہی فضل سے ہوسکتی ہی ہمکو ایسی توفیق دے کہ آپ سے
روگردان ہوکے تیری طرف سرگھومائین جب تو ہمسے ہمارے ساتھ نزدیک تر ہی جیسا کہ فرمایا نحن اقرب الیہ من حبل
الورید ہم نزدیک ترہین انسان سے اسکی رگ گردن سے کہ جسکو شاہ رگ کہتے ہین اور رگ جان اور حیف کہ ایسی
نزدیکی کے ساتھ بھی ہم دور ہی دور ہین بس تو اس اندھیرے مین ہمارے لیے نور بھیج آپ فرماتے ہین کہ یہ دعا جو ہم
تجھ سے کررہے ہین یہ بھی تیری بخشش و تعلیم ہی ورنہ ہمارا درون تو سیاہ و تاریک مثل گلخن کے ہی پھر اس گلخن سے
ایسا گلستان کب جم سکتا ہی یہ تیری عطا ہی جو ہمارے خون درودہ سے کہ دونون نجس ہین ایسی پاکیزہ شی عقل و فہم
جیسے دل دماغ کیطرف نقل کرتا ہی اور دو ٹکڑون سے چربی کے کہ مراد سفیدی چشم سے ہی وہ نور جاری کرتا ہی جسکی
موج آسمان تک جاتی ہی کہ وہ نظر ہی ایک پارہ گوشت جس سے زبان ہی کیسے سیلاب حکمت کے مثل دریا کے
جاری ہوتے ہین اور وہ سوراخ جنکا نام کان ہی انکی طرف سے باغ جان تک کیسے میوے ہوش کے پہونچتے
ہین اور جان کے باغون کی شاہراہ اپنا شروع کیا ہی کہ اس راہ سے جان کے اسرار پاتا ہی کہ سارے باغ دبستان
جہان کے باغ جان کی فرع ہین اور اسی کے واسطے اور وہ جو اصل چشمہ خوشی کی ہی یعنے جنت وہ اسکی ملکیت
جیسا کہ فرمایا جنات عدن تجری من تحتہا الانہار جنت عدن کہ بہتی ہین اسکے نیچے نہرین اسکو پڑھدے اب
پھر گرنیر ہی طرف قصہ صحابی رنجور اور آنحضرت کے جسکی عیادت کو گئے تھے لہٰذا فرمایا کہ قصہ رنجور و مصطفےٰ کا جو رہ گیا ہی
اسکو کہ اسواسطے کہ حق تعالی کے لطف کی کچھ انتہا نہین کہانتک کہیگا تو اسکی نعمت کا شکر کیسے ادا کرسکیگا اسواسطے
کہ توفیق شکر کی بھی ایک نعمت ہی اسکا شکر بھی واجب اور علی ہذا ہر شکر کا شکر جو بیحد و غایت ہی بطور تسلسل کے بس تو
ہر شکر کے شکر سے پورا پورا عاجز ہوگا بس خوب سمجھ لے اور خوب اس بات کو ادراک کرلے مین تو اپنے کلام کو تمام کیا

نصیحت کرنا رسول مقبول کا بیمار کو اور دعا سکھانا

قوله گفت پیغمبر مر آن بیمار را ✤ چون عیادت کرد یار زار را ✤ که مگر نوعی دعائی کردهٔ ✤ از جهالت زهر بائی کردهٔ ✤ یاد آور چه دعا می گفتهٔ ✤ چون ز مکر نفس می آشفتهٔ ✤ گفت یادم نیست الا همتی ✤ دار با من یادم آید ساعتی ✤ از حضور نوربخش مصطفی ✤ پیش خاطر آمد او را آن دعا ✤ همت پیغمبر روشنکده ✤ پیش خاطر آمدش آن گم شده ✤ تافت آن روزن که از دل تا دلست ✤ روشنی کو فرق حق و باطلست ✤ گفت اینک یادم آمد ای رسول ✤ آن دعا که گفته بودم از فضول ✤ چون گرفتار گنه می آمدم ✤ همچو غرقه دست و پائی میزدم ✤ پر گنه باب کشایش میزنند ✤ غرقه دست اندر حشائش میزنند ✤ از تو تهدید و عیدی میرسید ✤ مجرمان را از عذابات شدید ✤ مضطرب میگشتم و چاره نبود ✤ بند محکم بود و قفل ناگشود ✤ نی مقام صبر و نی راه گریز ✤ نی امید توبه نی جائی ستیز ✤ نی بغیر حق تعالی یار من ✤ همچنین دشوار آمد کار من ✤ همچو هاروت و چو ماروت از حزن ✤ آه میکردم که ای خلاق من ✤ از خطر هاروت و ماروت آشکار ✤ چاه بابل را نمودند اختیار ✤ تا عذاب آخرت اینجا کشند ✤ گر نزند و عاقل و ساحروشند ✤ نیک کردند و بجای خویش بود ✤ سهل تر باشد ز آتش رنج دود ✤ المعنی وعید وعدهٔ بد در باب شر و بدی ترند بفتح و کسر زا دل سرنگون و پست و خوار پیغمبر صلی الله علیه وسلم نے اُس بیمار سے کہا جس وقت کہ اُسکے یار زار کی عیادت کو گئے کہ شاید کسی قسم کی تو نے کوئی دعا کی ہی اُسکی جہالت سے زہر با بنایا ہی یعنی اپنے ابا ہیں جو تیلی چیز کھانے کی قسم کو کہتے ہیں مثل شوربا وغیرہ کے زہر ملایا ہی تو یاد کر اپنے نفس کے مکر سے پریشان ہو کے کیا دعا تو نے کی ہی کہا مجکو تو یاد نہیں ہی مگر آپ اپنی ہمت ایکدم کو میرے ساتھ رکھیں تا اُسکی برکت سے مجھے یاد ہو جائے پس آپکے حضور نوربخش سے وہ دعا اُسکے پیش آگئی اور یاد ہو گئی ہمت پیغمبر سے کہ ایک روشن کدہ تھی وہ گمی ہوئی بات اُسکے سامنے آگئی اور اُس روزن نے جو ایک دل سے دوسرے دل کو ہی وہ روشنی جو حق و باطل کی فرق ہی چمکائے فرق بجائے فارق کے مثل زید عدل کے ہی کہا ای رسول مقبول اب مجکو یاد ہو گئی وہ دعا جو میں نے از راہ فضول کی تھی جب میں کسی گناہ میں گرفتار ہوتا تھا تو ڈوبتے کیطرح ہاتھ پانون مارتا تھا معمول ہی کہ پر گناہ دروازہ کشائش کا بجاتا ہی تو کشود سامنے آئے جیسے ڈوبتا گھاس پکڑتا ہی تا ڈوبنے سے بچ جائے اور تم سے دھمکیاں وعید کی پہونچتی تھیں کہ مجرموں کے لیے ایسے عذابات شدید ہیں میں مضطرب ہوتا تھا اور کچھ بن نہیں آتا تھا قید ای زنجیر وغیرہ سخت محکم تھی اور قفل ایسا کہ کھل نہ سکے نہ ٹھکانا صبر کا نہ راہ بھاگنے کی نہ اُمید توبہ کی نہ جگہ جھگڑے کی نہ سوا حق تعالی کے کوئی مددگار ایسا یہ کام مجبور شعار ہوا تھا پس میں ہاروت ماروت کیطرح کمال غم سے آہ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ای میرے پیدا کرنیوالے انہیں عذابات شدید کے خطروں سے ہاروت ماروت نے چاہ بابل اختیار کیا تا عذاب آخرت کا یہیں اُٹھائیں اگرچہ خوار و نگونسار اور غافل اور ساحر وش ہیں اُنھوں نے اچھا کیا اور بڑے موقع کی بات کی کسواسطے کہ آگ کے عذاب سے دھوئیں

کا عذاب سہل ہی جیساکہ مشہور ہی کہ تمام دنیا کا دھوان انکے دماغ مین بھرتا ہی اور ناک کی راہ سے نکلتا ہی انخلاف تہدید و وعید مین واو عطف کا بھی شرح بحر العلوم مین لکھا ہی اور نثر ندہ کو بزند

ذکر دشواری عذاب آخرت اور اسکی سختی

قوله حد ندارد وصف رنج آنجہان ٭ سہل باشد رنج دنیا پیش آن ٭ ای خنک آن کو جہادے میکند ٭ بر بدن زجری ودادے میکند ٭ تا ز رنج آنجہانی وا رہد ٭ بر خود این رنج عبادت می نہد ٭ من ہمی گفتم کہ یا رب آن عذاب ٭ ہم درین عالم بران بر من شتاب ٭ تا در آن عالم فراغت باشدم ٭ در چنین درخواست حادم میزدم ٭ اینچنین رنجورئے پیدا م شد ٭ جان من از رنج بے آرام شد ٭ ماندہ ام از ذکر و از اوراد خود ٭ بیخبر گشتم ز خویش و نیک و بد ٭ گر نمیدیدم کنون من روے تو ٭ ای خجستہ وای مبارک بوے تو ٭ میشدم از دست من یکبارگی ٭ کردیم شاہانہ تو غمخوارگی ٭ گفت ہی ہی این دعا دیگر مکن ٭ بر مکن تو خویش را از بیخ و بن ٭ تو چہ طاقت داری ای مور سقیم ٭ کہ نہد بر تو چنان کوہ عظیم ٭ گفت توبہ کردم ای سلطان کہ من ٭ از سر جلدی نہ لافم این سخن ٭ اینجہان تیہ است و تو موسی ما ٭ از گنہ در تیہ ماندہ مبتلا ٭ سالہا میرویم و در آخیر ٭ ہمچنان در منزل اول اسیر ٭ المعنی زجر بالفتح باز رکھنا ہی بالفتح کلمہ زجر و تنبیہ کا ہی یعنے اس جہان کے رنج کا اگر وصف کرون تو اسکی حد نہین ہی اس جہان کا رنج یعنے دنیا کا اُسکے سامنے بہت سہل ہی ای کیسا خوش اور خنک وہ شخص ہی جو جہاد کرتا ہی اور اپنے بدن پر زجر وداد کرتا ہی یعنے منہیات سے باز رکھتا ہی کہ یہی اُسکے حق مین عطا و بخشش ہی تا رنج اُس جہان سے چھوٹ جائے یہان کے رنج عبادت اُٹھانے سے چنانچہ مین کہا کرتا تھا کہ یا رب وہ عذاب جو آخرت کا ہی اسی جہان مین شتاب مجھ پر جاری کر دے تو اُس جہان مین مجھکو فراغت ہو ایسی درخواست مین مین نے جب سے دم مارا انجام کا یہ رنجوری مجھکو پیدا ہوئی اور میری جان اس بیماری سے بے آرام ہوئی اب مین ذکر اور اوراد جو معمول تھا سب سے رہگیا اور آپ سے اور ہر نیک و بد سے بیخبر ہوگیا اگر آپ کی صورت خجستہ نہ دیکھتا اور بوے مبارک نہ پاتا تو مین بالکل اپنے ہاتھ سے جا چکا تھا آپ نے میری شاہانہ غمخوارگی فرمائی آپ نے فرمایا خبردار خبردار ایسی دعا پھر مت کر اپنے آپکو جڑ بنیاد سے مت اُکھیڑ ای مور سقیم تو ایسی طاقت کہان رکھتا ہی کہ ایسا کوہ عظیم وہ تجھ پر رکھے اور تو اُسکا متحمل ہو جاے کہا ای سلطان دین مین نے توبہ کی کہ اب جلدی ایسی بات کی شیخی نہین مارونگا کہ دنیا کا عذاب اُٹھاونگا یہ جہان گویا تیہ بنی اسرائیل کا ہی اور تم ہمارے موسے ہم اپنے ہی گناہ سے اِس تیہ مین مبتلا ہین جیسے بنی اسرائیل کہ برسون اُس تیہ مین چلتے رہے اور آخیر اُسی تیہ مین اسیر رہے باہر نہ نکل سکے چالیس برس اُنہی اسی حیرانی و سرگردانی مین گذر رے انخلاف شرح بحر العلوم مین اوپر کی حکایت کو ای خلاق من پر ختم کر کے سرخی لکھی ہی ذکر دشواری عذاب آخرت انتہی میری دانست مین ای خلاق من ندا و منادی ہین جب تک جواب ندا کا نہو لے پوری بات نہین ہو سکتی پھر سرخی جو علامت فصل کلام سابق کی ہی کیسے درست ہوگی علاوہ اِسکے سرخی مین لکھا ہی ذکر دشواری عذاب آخرت یہ بات

بھی پوری پوری حکایت لاحق مین نہین صرف اِس شعر عندارد وصف الخ مین کچھ ہی باقی بیان اُنھین صحابی کا ہی
بلکہ عذاب دنیا اگر بجاے آخرت کے سرخی مین ہوتا تو شاید بہتر تھا کیسواسطیکہ اُن صحابی نے دعا عذاب دُنیا کی مانگی تھی
اور آنحضرت نے تہا کید اِس دعا سے اُنکو منع کیا الغرض میرے نزدیک تو بدون سرخی درمیان کے بالتمام سب ایک
حکایت ہوتی مگر کیا کرون مین لکھ چکا تھا ورنہ ہرگز یہ سرخی نہ لکھتا کما ہو الظاہر

ذکر قوم موسیٰ علیہ السلام کا و پشیمانی اُن کی

قولہ قوم موسی راہ می پیمودہ اند + آخر اندر گام اول بودہ اند + سالہا میگفتند پیدا و نہان + جملہ مرد و زن و پیر و جوان +
گر دل موسی ز ما راضی بدے + تیہ را راہ و کران پیدا شدے + ور بکل بیزار بودی او ز ما + کے رسیدی من و سلوے از
سما + کے ز سنگے چشمہا جوشان شدے + در بیابان نا امان جان شدے + بل بجاے خوان خود آتش آمدے + اندرین
منزل لہب بر ما زدے + چون دو دل شد موسی اندر کار ما + گاہ خصم ماست گاہے یار ما + خشمش آتش میزند در رخت ما
حلم او رو میکند تیر بلا + کے بود کہ حلم گردد خشم نیز + نیست این نادر ز لطفت ایعزیز + مدح حاضر وحشت ست از بہر
این + نام موسی میبرم قاصد چنین + ورنہ موسی کے روا دارد کہ من + پیش تو نام او برم از پیچ تن + عہد ما بشکست
صد بار و ہزار + عہد تو چون کوہ ثابت برقرار + عہد ما کاہ و بہر بادے زبون + عہد تو کوہ ز صد کہ ہم فزون + حق آن
قدرت کہ بر تکوین ما + رحمتے کن ای تو میر کونہا + خویش را دیدیم و رسوائی خویش + امتحان ما مکن اے شاہ بیش +
تا فضیحتہاے دیگر را نہان + کردہ باشی ای کریم مستعان + بیحدے تو در کمال و در جمال + در کژی ما بیحدیم و در ضلال
المعنی وہی صحابی اب ذکر قوم موسی کا کرتے ہین تمثیلاً کہ قوم موسی کے بہت اِس راہ مین سرگردان رہے اور
آخر پہلے ہی قدم مین ہوتے تھے یعنے جہان سے جاتے تھے اُپھر کے وہین ہوتے تھے اُس تیہ سے باہر نہین
نکل پاتے تھے بس آپس مین ظاہر اور پوشیدہ کہتے تھے سارے مرد و زن اور پیر و جوان کہ موسی ہم سے ناراض ہین
اگر اُنکا دل ہم سے راضی ہوتا تو اِس تیہ کی کوئی دوسری راہ پیدا ہوتی اور مختصر ذکر اسکا یہ کہ اللہ تعالی نے حضرت
موسی کی زبانی بنی اسرائیل کو ارض مقدس یعنے زمین شام مین داخل ہونے کا حکم دیا اُنھون نے انکار کیا کہ
اُسمین جباری رہتے ہین ہم نہین جائینگے تم اور تمہارا رب دونون ملکے جاؤ اور جباریون سے لڑو ہم یہین بیٹھے ہین
چنانچہ اذہب انت و ربک فقاتلا انا ہہنا قاعدون اِس آیۂ کریمہ کا یہی ترجمہ ہی خطاب آیا انہا محرمۃ علیہم اربعین
سنۃ یتیہون فی الارض فلا تاس علے القوم الفاسقین بیشک وہ زمین حرام کی گئی اُنپر چالیس برس کو کہ
بھٹکے بھٹکے پھرینگے زمین مین بس تو ان بدکارون پر افسوس مت کر یہی تیہ بنی اسرائیل کا تھا اور قوم جباری
بڑے زبردست لوگ تھے چنانچہ اُنھین مین کا عوج بن عوق تھا القصہ پھر کہتے تھے کہ اگر موسی بالکل ہم سے
بیزار ہوتے تو من و سلوی ہم کو آسمان سے کب ملتا جیسا کہ نزلنا علیہم المن والسلوے اُتارا ہم نے اُنپر

من اور سلوی قرآن مجید مین ہی یا پتھر سے ہمارے واسطے کب چشمے اُبلتے اِس جنگل بے آب مین تو جانین ہماری بچین جیسا
کہ فرمایا واذ استسقے موسی لقومہ فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا بلکہ خوان کی جگہ خود آگ آتی اور
اس مکان دگھرون مین پٹتین ہم پر ماتی خوان مراد اُسی من وسلوے سے ہی آب جو موسی ہمارے معاملہ مین دو دل ہوئے
ہین کہ کبھی ہمارے دشمن ہین کبھی ہمارے یار اس سبب سے خشم تو انکا ہمارا رخت سوز ہو رہا ہی اور حلم انکا ہماری بلا کو
ٹال رہا ہی کبھی خدا ایسا بھی کرے کہ یہ غصہ بھی حلم ہو جائے اور یہ بات تیرے لطف سے اے غالب بر تر کچھ بدیع و بعید نہین ہی
یہ مصرعہ نیست این نادر ز لطفت الخ اور اشعار آیندہ پھر مقولات اُنھین صحابی کے ہین نسبت آنحضرت کے کہ مدح حاضر کی وحشت
ہی یعنے روبرو کسی کے تعریف کرنا ممنوع ہی اسواسطے مین نام موسی کا لے رہا ہون اور مقصود میرا ایسا ہی کہ اگر موسی ہوتے
تو وہ خود کب روا رکھتے کہ مین آپکے سامنے انکا نام لیتا یہان سے مناجات اُنھین صحابی کی ہی درگاہ حق مین چنانچہ
کہتے ہین کہ ہمارے عہد تو کیے ہوے سیکڑون اور ہزارون بار ٹوٹے لیکن تیرا عہد جو بندہ پروری کا ہی وہ مثل کوہ کے
ثابت و برقرار ہی ہمارا عہد ایک تنکا گھاس کا جسکو ہر ہوا عاجز کرے تیرا عہد کوہ بلکہ سیکڑون کوہ سے زیادہ تجکو قسم اُس اپنے
قدرت کی ہماری خلقت پر رحمت کر اسلیے کہ اے خداوند تو ہی سردار جملہ عالم کون کا ہی مین نے اپنے آپکو بھی دیکھا اور اپنی
رسوائی کو بھی اب اے پادشاہ اِس سے زیادہ ہماری آزمائش مت کرے اور اور جو ہماری فضیحت کی باتین ہین انکو اے کریم
مستعان چھپا ہی رہنے دے تیّ تو اپنی خوبی و کمال مین بیحد ہی اور ہم اپنی کجی و گمراہی مین بیحد ہین الخلاف شرح بحر العلوم
مین راہ دگر کے آگے آن لکھا ہی اور بکل بکاف عربی کو بگل بکاف عجمی اور تکوین و کون کو تلوین و لون قولہ بیحدے خویش بگمار
اے کریم * بر کژے بیحد مشتے لئیم * بین کہ از تقطیع ما یکتا رماند * مصر بودیم و یکے دیوار ماند * البقیہ البقیہ اے خدیو * تا نگردد
شاد کلی جان دیو * بہر مانی بہر آن لطف نخست * کہ تو کردی گمرہان را باز جست * چون نمودی قدرتت بنمای رحم * اے
نہادہ رحمہا در شحم و لحم * این دعا گر خشم افزاید ترا * تو دعا تعلیم فرما مر مرا * آنچنان کآدم بیفتاد از بہشت * رجعتش دادی کہ
رست از دیو زشت * دیو کہ بود کو ز آدم بگذرد * بر چنین نطعے ازو بازی برد * در حقیقت نفع آدم شد ہمہ * لعنت حاسد شدہ
آن دمدمہ * بازیی دید و دو صد بازی ندید * پس ستون خانۂ خود را برید * آتشے زد شب بکشت دیگران * باد سوے
کشت او کردش روان * چشم بندی بود لعنت دیو را * تا زیان خصم دید آن ریو را * خود زیان جان او شد ریو او * گوی آدم
بود دیو دیو او * لعنت آن باشد کہ کژ بینش کند * حاسد و خود بین و پر کینش کند * تا نداند ہر کہ آنکو بد کند * بیگمان باز آید
و بر روے زند * جملہ فرزین بندہا بیند بعکس * مات بر وے گردد و نقصان و نکس * زانکہ گر او ہیچ بیند خویش را * مہلک و
ناسور بیند ریش را * درد خیزد زین چنین دیدن درون * درد او را از حجاب آرد برون * تا نگیرد مادران را درد زہ * طفل در زادن
نیابد ہیچ رہ * این امانت در دل و جان حاملہ ہست * این نصیحتہا مثال قابلہ ہست * قابلہ چہ کند چو زن را درد نیست *
درد باید درد کودک را رہیست * آنکہ او بیدرد باشد رہزنست * زانکہ بیدردی انا الحق گفتنست * آن انا بیوقت گفتن لعنت ست *

دین انا در وقت گفتن رحمتست ❊ آن انا منصور رحمت شد یقین ❊ وان انا فرعون لعنت شد ببین ❊ المعنی تقطیع بباس آرائش
وپیرائش چھبت بالفتح بڑنا شب بفتح آگ بھڑکانا وجنگ چشم بند افسون چشم بندی نکس بالفتح سرنگون اور اوندھا کرنا قابلہ دایہ
اوپر جو کہا ہی کہ تو جمال وکمال مین بیحد ہی اور ہم کجی وضلال مین موافق اُسکے وہی صحابی کہتے ہین کہ تو اپنی بیحدی کو اے کریم ہم
جیسے مشت لئیم کی کجی بیحد پر تعین کر دیکھ تو کہ ہماری آرائش وپیرائش کے بباس سے کہ وہ عمر وجوانی ہی ایک تار رہ گیا ہی
جو پیری ہی ہم ایک مصر تھے یعنے مثل مصر کے آباد ومعمور وہ سب اُجڑ کے ایک دیوار باقی رہگئی ہی ہذا ای خدیو ہم البقیہ البقیہ
کرتے ہین یعنے جو کچھ ہمسے جاتا رہا وہ تو گیا اسکا تو شامحال ہی لیکن جو باقی رہا ہی کہ وہ یہی زمان پیری ہی یہی ہمکو بجاے جیسے سعدی رح
نے کہا ہی شعر ایکہ پنجاہ رفت در خوابی ❊ مگر این پنجروزہ دریابی ❊ تو جان شیطان کی کلی شاد نہونے پائے اب تک جو ہوگئی وہ
ہوگئی آیندہ تو کیفر بھرا تار ہجائے اور یہ رعایت ہماری ہمارے واسطے مت کر بلکہ اپنے لطف نخستین کا پاس ولحاظ کر کہ تو ہی نے
بمقتضاے لطف گمراہون کے جستجو کرکے لاتقنطوا فرمایا ہی اُسی لطف کو واسطہ کرتا ہون تو نے اپنی قدرت تو ظاہر کی کہ ہم کو
پیدا کیا اور لحم وشحم سے بنایا مگر رحم بھی ہم پر کر کہ تو نے لحم وشحم مین بھی رحم رکھا ہی یعنے بڑے بڑے رحیم لوگ بھی پیدا کیے ہین
اگر یہ دعا میری تیرے خلاف مرضی ہی اور تیرے غصہ کو بڑھائے تو تو کوئی دعا مجکو تعلیم کر کہ اُسکے موافق مستدعی ہون جیسے
آدم جب بہشت سے گرائے گئے اور تیرا عتاب ہوا تو ہی نے اُنکو جہت دی یعنے دعا سکھائی تو وہ دیو زشت کی خرابی
سے چھوٹ گئے جیساکہ قرآن مین ہی فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ پس سکھائے آدمؑ کو اُسکے رب نے
کلمات جنکے ساتھ اُسنے رب کی طرف رجوع کی پس دیو کیا چیز ہی کہ وہ آدم سے بڑھ جائے اور جبکہ ایسا لطف تیرا ہو
وہ اُس سے بازی لیجائے اور جیت جائے شیطان نے جتنے مکر ودھوکے کیے بحقیقت آدم کے حق مین سب نفع ہوے
اور اس حاسد کے حق مین لعنت بنے اسکی تو ایک ہی بازی تھی اُسی کو اُسنے دیکھا اور سیکڑون بازیان جو تقدیر کی
ہین وہ اُسکو نہ سوجھین بس ستون اپنے گھر کے کاٹ کے اپنا گھر ڈھا دیا اُسنے تو رات کو اور دن کے کھیت مین
آگ لگائی ہوا نے اُس آگ کو اسی کے کھیت کیطرف روان کیا کہ اپنی آگ مین آپ جلا لعنت اسیر ہونیوالی تھی وہ
اس دیو کی چشم بند ہوگئی اس سبب سے اُسنے اپنے مکر مین نقصان دشمن کا سمجھا دشمن مراد آدمؑ سے جنکی بدولت مردود ہوا اُسکا
مکر ور یو خود زیان اُسکی جان کا ہوا گویا آدم اس دیو کے دیو تھے لعنت اُسی کو کہینگے جو خدا تعالی کسی کو کژ بین اور حاسد
اور خود بین اور پر کین کر دے یہی علامتین لعنت کی ہین بلکہ خود لعنت تو جو کوئی بد ہی اور بدی کرتا ہی جان لے کہ
بیشک وہ بدی لوٹتی ہی اور وہ بدی اُسکی اُسی پر پڑتی ہی جتنے فرزین بند کرتا ہی اور مضبوط مضبوط تدبیرین اُن کے
برعکس دیکھتا ہی اُسی پر مات ہوتا ہی اور وہی نقصان ونگونساری پاتا ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ اگر وہ آپکو ہیچ وناچیز سمجھے
تو اس سمجھنے سے وہ اپنے زخم کو مہلک وناسور جانتا ہی کہ خود بینی اُسکو ہیچ سمجھنے نہین دیتی لا بد اس قسم کے سمجھنے سے
اُسکے درون مین درد اُٹھتا ہی بس وہی درد اُسکو حجاب درونی سے باہر لے آتا ہی جو کچھ خود بینی اور کینہ سے درون مین

ہوتا ہی جیسے ظاہر ہی کہ بچون کی ماؤن کو جبتک دردزہ نہین ہوتا بچہ کو پیدا ہونے کی کوئی راہ نہین ملتی تبس وہ امانت جو
معرفت الٰہی ہی جان ودل تو روز میثاق سے اُسکے حاملہ ہین اور یہ نصیحتین شل قابلہ کے اب درد ہونا چاہیے جسکا باعث
عشق ہی ورنہ جبتک دردعورت کے نہو تو قابلہ کیا کرسکتی ہی درد ہونا چاہیے کہ درد ہی بچہ کے واسطے راہ ہی یعنے اسی سے
اظہار معرفت کا ہوتا ہی اور جو کہ بیدردہی اے بے عشق وہ رہزن ہی اور بے وقت انا الحق کہتا ہی اور یہ بے وقت انا کہنا ہی
لعنت ہی اور یہی انا ہی کہ وقت پر کہنا رحمت ہی اسی کو خیال کرو کہ منصور کا انا یقیناً رحمت ہوا اور فرعون کا انا خاص الخاص

لعنت الخلاف شرح بحر العلوم مین مایکتار کو بالیتار ادرگم رہان را باز جست نہایت بگڑا ہوا مرمرا کو مہترما اور لطفے
کو نطفے لعنت آن باشد کو نیست لکھا ہی قولہ لاجرم ہر مرغ بے ہنگام را * سر بریدن واجب ست اعلام را * سر بریدن
چیست کشتن نفس را * در جہاد و ترک گفتن لمس را * آنچنانکہ نیش کژدم برکنی * تا کہ یابد او ز کشتن ایمنی * برکنی دندان
پر زہرے زمار * تا رہد مار از بلاے سنگسار * ہیچ نکشد مار را جز نقس پیر * دامن آن نفس کش را سخت گیر * چون بگیری
سخت آن توفیق ہوست * در تو ہر قوت کہ آید جذب اوست * ما رمیت اذ رمیت راست دان * ہرچہ دارد جان
بود از جان جان * دستگیرندہ ویست و بردبار * دمبدم آدم از وامید وار * نیست غم گر دیر بے او ماندۂ * دیر گیرد
سخت گیرش خواندۂ * دیر گیرد سخت گیرد رحمتش * یکدمت غائب ندارد حضرتش * ور تو خواہی شرح این وصل وولا
از سر اندیشہ منخوان والضحیٰ * ور تو گوئی این * بہا از ویست * لیک آن نقصان فضل اوکیست * المعنی لمس بالفتح
حاجت یعنے جو انا بیوقت کہتا ہی اُسکا سر کاٹنا چاہیے کسواسطے جو مرغ بیوقت بولتا ہی اُسکا سر کاٹنا واجب ہی تاکہ سب
خبردار ہو جائین اور کوئی بیوقت نہ بولے اور یہ سر کاٹنا کیا ہی نفس کا مارنا جہاد و ریاضت مین اور حاجت کا ترک کرنا
جیسے بچھو کا ڈنک جو توڑ ڈالا جائے تو وہ مارے جانے سے بیخوف ہو جاتا ہی اور جب دندان پر زہر مار کے اُکھیڑ ڈالتے
ہین تو وہ بلاے سنگساری سے چھوٹ جاتا ہی اور اس مار نفس کو سواے سایۂ پیر کے کوئی نہین مار سکتا تو اُس
نفس کش کا دامن خوب مضبوط پکڑ اور جب تو دامن اُسکا مضبوط پکڑے تو جان لے کہ یہ جانب ہو یعنی خدا تعالے
سے ہی کسواسطے جو قوت کہ تجھ مین آئی اُسی کی کشش سے ہی تو آیت کریمہ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی نہین تیر
پھینکا تو نے جسوقت کہ پھینکا لیکن اللہ نے پھینکا اُسکو سچ جان پس جو کچھ تیری جان پر دار دہو اُسے جان جان سے
جان وہی دستگیرندہ ہی اور وہی بردبار کہ ہر وقت آدمی اُس سے امیدوار ہی اور اسکا غم مت کر اگر اُسکی دستگیری مین
دیر ہوئی تو جانتا ہی کہ وہ دیر گیر ہی جیسے کہ التانی من الرحمن اور سخت گیر بھی ہی کہ پھر اُسکو چھوڑتا بھی نہین وہ دیر مین
تو پکڑتا ہی مگر رحمت اُسکی ہی سخت گیر کہ ایک دم تجکو اُسکی درگاہ سے غائب نہین ہونے دیگی اور اگر تو اس وصل قرب
کی شرح چاہتا ہی تو اچھے سوچ و فکر کے ساتھ سورۂ والضحیٰ کو پڑھ کہ بعد ایراد قسم کیسی تسلی وتسکین فرمائی ہی اور مختصر بیان
اس کا یہ ہی کہ آن حضرت نے ایک سائل سے نوشے استکراہ کیا تھا وحی آنا بند ہو گئی کفار نہایت خوش تھے

کہ اب محمد کو محمد کے خدا نے چھوڑ دیا بعد چندے یہ سورۃ نازل ہوئی اور بعد قسم کے فرمایا ما ودعک ربک وما قلی وللآخرۃ خیر لک
من الاولی ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ نہیں چھوڑ دیا تجکو تیرے رب نے نہ دشمن جانا اور ضرور آخرۃ تیرے واسطے بہت
بہتر ہے اولی سے اور جلدی عطا کریگا تجکو پروردگار تیرا سو تو راضی ہوگا کہ یہ سب وعدے امت کے حق میں بھی ہین اور اگر
تو کہے کہ جو برائیاں ہم سے ہوتی ہین یہ بھی اُسی سے ہین لیکن یہ کہنا تیرا نقصان کنندہ اُسکے فضل کا کب ہے الخلاف
شرح بحر العلوم مین سر بریدن واجب کو دما جب سا اور اعلام را کو صرف اعلا اور ہو کو بود اور سر ثوت کو بر ثوت اور سر چہ دار
کو ہر چہ دارد آدم کو آندم گردید بے اوماندہ کو گردید بے بوآندہ دیر گیر کو دیر گیر و صل وولا کو مولا لکھا ہی کما ہو الملطف ہر

یہ مثال ہی بیان معنی تو من بالقدر خیرہ وشرہ مین یعنے ایمان لائے ہم اُسکے اندازہ خیر وشر پر

قولہ آن بدی را دان کمال اوست ہم * من مثالے گویمت ای محتشم * کرد نقاشے دو گونہ نقشہا * نقشہاے صاف و نقش
بے صفا * نقش یوسف کرد و حور خوش سرشت * نقش ابلیسان و عفریتان زشت * ہر دو گونہ نقش زاستادی اوست * زشتی
او نیست آن رادی اوست * تا کمال دانشش پیدا شود * منکر اُستادیش رسوا شود * ور نتاند زشت کردن ناقص است *
زین سبب خلاق گبر و مخلص ست * پس ازین دو کفر و ایمان شاہد اند * بر خداوندیش ہر دو ساجد اند * لیک مومن دان
کہ طوعاً ساجد است * زانکہ جویاے رضا و قاصد ست * ہست گرچہ گبر ہم یزدان پرست * لیک قصد او مراد دیگر ست
قلعہ سلطان عمارت میکند * لیک دعوی امارت میکند * گشتہ باغی تاکہ ملک او را بود * عاقبت خود قلعہ سلطانی شود * مومن
آن قلعہ براے پادشاہ * میکند معمور نے از بہر جاہ * زشت گوید ای شہ زشت آفرین * قادرے بر خوب و بر زشت
مہین * خوب گوید ای شہ حسن و بہا * پاک گردانیدیم از عیبہا * حمد لک والشکر لک یا ذوالمنن * حاضرے و ناظرے بر
حال من * حاصل آنکہ او ہر آنچہ خواست کرد * خوب را و زشت را چون خار و ورد * اوست بر ہر پادشاہی پادشاہ *
کارساز یفعل اللہ ما یشاء * المعنی نہین بفتح سُست وضعیف و خوار اور پر جو کہا ہی نقصان اُسکے فضل کا کب ہے اُسی کے موافق
فرمایا کہ اُس بدی کو بھی یہ جان کہ اُسی کا کمال ہی مین ای محتشم اسپر تجھ سے ایک مثال کہون کہ مثلاً ایک نقاش نے دو قسم کے نقش
بنائے باصفا بھی اور بیصفا بھی جیسے نقش یوسف کا ایسا بنایا کہ گویا حور خوش سرشت اور ابلیسون اور عفریتون کا بدصورتی کے
ساتھ بنایا دونون قسم کے نقش اُسی کی استادی سے ہین پس زشت مین جو زشتی ہی وہ زشت کی نہین ہی بیدا ایشی ہی
اُسکو ایسا ہی پیدا کیا تو کمال اُسکی دانش کا ظاہر ہوا اور منکر اُسکی استادی کا رسوا ہوا اسواسطے جو کہ زشت کو نہ بنا سکے
وہ ناقص ہی اسی سبب سے وہ خلاق گبر و مخلص کا ہوا تا نقص اُسکے کمال مین نہ رہے پس ان دونون یعنے گبر و مخلص سے
کفر و ایمان شاہد ہین اور دونون اُسکی خداوندی کے ساجد لیکن فرق یہ ہی کہ مومن بطوع و رغبت ساجد ہی جو اُسپر واجب
ہی وہ بھی بجا لاتا ہی اور جو واجب نہین وہ بھی بجا لاتا ہی اسواسطے کہ وہ اُسکا رضا جو ہی اور قاصد رضا جوئی کا اگرچہ گبر بھی
یزدان پرست ہی لیکن اُس کے قصد کی مراد اور ہی مثلاً ایک شخص نے ایک قلعہ پادشاہ کے لیے تو بنایا لیکن دعوے

اپنی حکومت کا رکھا اور باغی ہوگیا تا یہ قلعہ میری ملک ہوجائے اور انجام کار وہ قلعہ سلطان کا ہوجاتا ہی اور یہ خاسر رہجاتا ہی کہ اسکا زعم و مراد عبادت غیر حق کی ہی چنانچہ بروز جزا کہینگے ضلوا عنا و شہدوا علی انفسہم انہم کانوا کافرین یعنی جن معبودون کی ہم عبادت کرتے تھے وہ ہم سے گم گئے اور خود گواہی دینگے اپنے نفسون پر کہ بیشک وہ کافر تھے اور مومن اُس قلعہ کو خاص واسطے بادشاہ کے معمور کرتا ہی نہ اِس نیت سے کہ مجکو جاہ و مرتبہ حاصل ہو اب جسکو زشت پیدا کیا ہی وہ بھی کہتا ہی کہ ای بادشاہ زشت آفرین تو دونون پر قادر ہی خوب پر بھی اور زشت ذلیل خوار پر دونون تیرے بنائے ہین اور جو خوب ہی وہ بھی کہتا ہی کہ ای بادشاہ حسن و جمال کے تونے مجکو جملہ عیبون سے پاک کردیا تجھی کو حمد و شکر سزاوار ہی ای احسان والے کہ تو میرے حال پر حاضر و ناظر ہی یہ مقولہ مولانا رح کا معلوم ہوتا ہی کہ مین اگر خوب ہون یا زشت ہر حال مین تیرا شکر گذار و ثنا خوان ہون تو حاضر ناظر ہی میرا حال تجھ پر بخوبی ظاہر آپ فرماتے ہین کہ حاصل اِس تقریر سے یہ ہی کہ جیسا اُسنے چاہا ویسا کیا خوب و زشت دونون کو کسی کو گل کردیا کسی کو خار بنادیا وہ سب بادشاہون پر بادشاہ ہی اور یفعل اللہ ما یشاء کا کارسانہ المخلاف شرح بحر العلوم مین آن بدی را دان کو بدی دادن اور ازین دو کو ازین رو او ہست گرچہ کو گرہائے از بہر کو بے از بہر لکھا ہی

دعا و توبہ سکھانا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اُس بیمار کو

قولہ گفت پیغمبر مر آن بیمار را ٭ این بگو و سہل کن دشوار را ٭ آتنا فی دار دنیا نا حسن ٭ آتنا فی دار عقبانا حسن ٭ راہ را بر ما چو بُستان کن لطیف ٭ مقصد ما باش ہم تو ای شریف ٭ مومنان در حشر گویند ای ملک ٭ نے کہ دوزخ بود راہ مشترک ٭ مومن و کافر بران یابد گزار ٭ ما ندیدیم اندرین رہ دود و نار ٭ نک بہشت و بارگاہ امنی ٭ پس کجا بود آن گذرگاہ دنی ٭ پس ملک گوید کہ آن روغنہ خضر ٭ کان فلان جا دیدہ اید اندر گذر ٭ دوزخ آن بود و سیاستگاہ سخت ٭ بر شما شد باغ و بستان درخت ٭ چون شما این نفس دوزخ خوے را ٭ آتشے و کبر فتنہ جوے را ٭ جہد ہا کردید تا شد پُر صفا ٭ نار را کشتید از بہر خدا ٭ آتش شہوت کہ شعلہ میزدی ٭ سبزۂ تقوی شدی نور ہدی ٭ آتش خشم از شما ہم حلم شد ٭ ظلمت جہل از شما ہم علم شد ٭ آتش حرص از شما ایثار شد ٭ وان حسد چون خار بد گلزار شد ٭ چون شما این جملہ آتشہائے خویش ٭ بہر ما کشتید تا شد نوش نیش ٭ نفس ناری را چو باغی ساختید ٭ اندرو تخم وفا انداختید ٭ بلبلان ذکر و تسبیح اندرو ٭ خوش سرایان در چمن بر طرف جو ٭ داعی حق را اجابت کردہ اید ٭ در جحیم نفس آب آوردہ اید ٭ دوزخ ما نیز در حق شما ٭ سبزہ گشت و گلشن و برگ و نوا ٭ چیست احسان را مکافات ای پسر ٭ لطف و احسان و ثواب معتبر ٭ نے شما گوئید ما قربانیم ٭ پیش اوصاف بقا ما فانیم ٭ ما اگر قلاش اگر دیوانہ ایم ٭ مست آن ساقی و آن پیمانہ ایم ٭ بر خط و فرمان او سر مے نہیم ٭ جان شیرین را گروگان میدہیم ٭ تا خیال دوست در اسرار ماست ٭ چاکری و جانسپاری کار ماست ٭ ہر کجا شمع بلا افروختند ٭ صد ہزاران جان عاشق سوختند ٭ عاشقانے کز درون خانہ اند ٭ شمع روے یار را پروانہ اند ٭

المعنی قلاش بے نام و ننگ و مرد بے خیر و لوند حضرت پیغمبر نے اُس صحابی بیمار سے فرمایا کہ تو یون کہ اور دشوار کو اپنے
واسطے سہل کرلے کہ اے رب ہمارے لا تو ہمارے واسطے دار دنیا مین خوبی و بہتری اور لا تو ہمارے واسطے دار عقبی
مین خوبی و بہتری کہ مقتبس ہے آیہ کریمہ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اور کہ ہماری
راہ کو ہم پر مثل بستان کے اے لطیف کردے اور تو ہی ہمارا مقصد بن جا ای شریف آئندہ مقولات مولانا رح کے ہین کہ
مومن حشر مین کہینگے کہ ای بادشاہ ذوالجلال کیا یہ نہین تھا کہ پل صراط ایک راہ مشترک ہے دوزخ کے ساتھ جسپر ہوکے
مومن و کافر دونون گذرینگے مگر ہمنے اس راہ مین نہ دھوان دیکھا نہ آگ دیکھی یہ راہ تو ایک بہشت و بارگاہ امنی کی
ہے بس وہ راہ نا چیز کہان ہے تب بادشاہ دونون جہان کا فرمائیگا کہ وہ روضۂ سبز کہ فلان جگہ جو راہ مین تمنے دیکھا ہے
وہی دوزخ تھا اور وہی سیاست سخت کی جگہ ہے کہ تم پر وہ باغ و بستان اور درخت ہوگیا جیسا کہ قرآن مجید مین ہے وان
منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیہا جثیا اور نہین ہے کوئی تم مین سے مگر یہ کہ
وارد ہونا ر دوزخ پر بہشت کو یہ تیرے پروردگار پر لازم ہے اور ایسے ہی حکم جاری کیا گیا ہے بعد اس ورود کے نجات دینگے
ہم اُن لوگون کو جو پرہیزگار ہین اور چھوڑ دینگے ظالمون کو اُس آگ مین از بیخ برکندہ جب تمنے اس نفس دوزخ خو آتشی
کبر فتنہ جو کو کوشش کرکے پر صفا کیا اور اسکی آگ واسطے خدا کے بجھائی تمہاری آگ شہوت کی جب شعلہ زن ہوتی تھی
تو وہ تمہارے تقوی سے سبزہ اور نور ہدایت ہوجاتی تھی اور تمہارے غصہ کی آگ بھی تم سے حلم ہوگئی اور اندھیری جہل کی
تم سے علم ہوگئی آتش حرص کی جو کسی کو کچھ دینا نہین چاہتی تھی وہ ایثار ہوگئی کہ اپنی حاجت برادر کی حاجت مقدم
کرتی تھی اور حسد جو مثل خار کے تھا گلزار ہوگیا جب تمنے ہمارے واسطے اپنی ان جملہ آتشون کو بجھایا تو اس سبب سے نیش
تمہارے لیے نوش ہوگئے نفس ناری کو تمنے ایک باغ بنا دیا اور اُسمین تخم ہماری مہر و وفا کا بویا کہ اس باغ مین بلبلین ذکر
و تسبیح کی نہرون کے کنارے کہ وہ اشک روان ہین خوش سرائیان کرتی رہین جو کوئی داعی حق یعنے پیغمبر تمہارے پاس
آیا تمنے بخوشی اسکی اجابت کی اور جحیم نفس سے پانی نکالا یعنے ایسا اس دوزخ کو سرد کیا کہ بجاے نار آتش کے چاہ آب
بنادیا اس سبب سے ہمارا دوزخ بھی تمہارے حق مین سبزہ اور گلشن بابرگ و نوا ہوگیا آب فرماتے ہین ای پسر تو نے دیکھا
احسان کا بدلا سوا ے لطف و احسان اور ثواب معتبر کے اور کیا ہے کہ وہان یہ موجود ہے تم اپنی زبان سے یہ مت کہو کہ ہم
قربانی ہین ای عاشق اور اُسکے اوصاف بقا کے سامنے فانی بلکہ یہ کہو کہ ہم اگرچہ لوند و بے خبر محض ہین یا دیوانہ ہین مگر
مست اسی ساقی اور اُسی پیمانہ کے ہین جو ہمکو پلا دیا ہے اُسی کے خط فرمان پر سر رکھے ہین اے مطیع و منقاد ہین وہ ایک کان ہے ہم
اپنی جان شیرین کو اُس کان کے گرو مین دیے ہوے ہین جب سے خیال دوست کا ہمارے اسرار مین سمایا ہے طاعت و
خدمت اور جانثاری یہ ہمارا کام ہے اسواسطے کہ خاصہ عشاق کا یہی ہے کہ جہان کہین شمع بلا کی روشن ہوتی ہے پروانہ وار
لاکھون عاشقون کی جانین اُسپر جل ہین جو عاشق کہ درون خانہ یعنے دل سے ہین وہ صورت یار کے جو برنگ شمع نے

روشن ہی پروانہ ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین باغی بجاے وحدت کو یاغی اور ساختید اند اختید کو ساختند اند لکھا ہی قولہ ای دل آنجا رو کہ با نور روشنبد * در بلاہا مر ترا چون گلشن اند * درمیان جان ترا جا میکنند * تا ترا پر بادہ چون جامے کنند * درمیان جان ایشان خانہ گیر * در فلک خانہ کن ای بدر منیر * چون عطارد دفتر دل وا کنند * تا کہ بر تو سرہا پیدا کنند * پیش خویشان باش چون آوارہ * بر مہ کامل زن ار مہ پارہ * جزو را از کل خود پرہیز چیست * با مخالف اینہمہ آمیز چیست * جنس را بین نوع گشتہ در روش * غیبہا بین گشتہ عین از پرتوش * تا چو زن عشوہ خری اے بر خود آ * در دروغ و عشوہ کی یابی مدد * چاپلوس و لفظ شیرین و فریب * میستانی مے نہی چون زن بجیب * مر ترا دشنام سیلے شہان * بہتر آید از ثنای گمرہان * صفع شاہان خور مخور شہد خسان * تا کسے گردی ز اقبال کسان * زانکہ زایشان خلعت و دولت رسد * در پناہ روح جان گردد جسد * المعنی صفع بالفتح سیلے زدن آوپر جو ذکر عاشقون کا تھا تو اُسکے فرماتے ہین کہ ای دل تو اُن لوگون مین چل جو بظاہر شب ہین اور بحقیقت نور اور کیسی ہی بلاؤن مین ہون مگر تیرے لیے گلشن ہین ای شگفتہ و شگفتہ رو اپنی جان مین تیری جگہ کرین تو تجکو جام کیطرح شراب عشق سے بھر دین تو بھی اِنکی جان کے اندر گھر پکڑ اور ای بدر منیر تیری جگہ فلک پر ہی پس فلک پر گھر بنا جو اِنکی جان ہی کہ یہ عطارد کے مثل جو منشی فلک ہی تیرے دفتر دل کھولین اور تجھ پر اسرار ظاہر کرین اپنے خویش و اقربا کے سامنے مثل آوارون کے رہ اور اگر تو مہ پارہ ہی تو کسی ماہ کامل کے سامنے اُسکو پیش کر تا یہ پارہ کامل ہو جاے تو جس کل کا جز ہی اُس کل سے تیرے جز کو پرہیز کیون ہی اُس سے آمیزش کیون نہین کرتا اور مخالف سے آمیزش کرنے کا کیا سبب ہی جو غیر اُسکے ہین دیکھ تو جنس اپنی وضع مین کیسی نوع ہو رہی ہی جنس مراد نور ذات مطلق سے نوع عبارت مخلوق سے کہ اُسی جنس کے تحت مین ہین اور جو اعیان تھے وہ اُسکے پرتو سے ہین اعیان سے مراد مظاہر سے یعنے مظاہر عین ذات بن رہے ہین پھر تو مخالف کیطرف کیون رجوع ہی اپنے کل اور جنس کیطرف کیون نہین رجوع ہوتا اور کیا سبب ہی کہ مثل عورت کے عشوہ خر تو ہو رہا ہی جو ادنی دھوکہ مین آجاتی ہی تو کیسا پر خرد ہی ان عشوون اور دروغ سے کب مدد تجکو ملیگی آن لوگونکی چاپلوسی اور فریب در میٹھی باتین خریدتا ہی اور عورت کیطرح جیب مین بھرتا ہی تیرے حق مین تو دشنام و سیلی شاہون کی ان گمراہون کی ثنا و صفت سے بہت بہتر ہی پس تو سیلی شاہون کی کھا اور شہد ان ناچیزون کا مت کھا کسواسطے کہ جنکو کس کہتے ہین وہ بھی لوگ ہین پس اُنکے اقبال سے تو بھی کس ہو جائیگا ای انسان اس سبب سے کہ اِن لوگون سے وہ خلعت و دولت پائیگا کہ تیری روح کے پناہ مین جسم تیرا جو ثقیل و کثیف ہی جان کیطرح لطیف و شریف ہو جائیگا اور جان کا تو کچھ کہنا ہی نہین الخلاف شرح بحر العلوم مین بجاے نور روشنبد کے با نور روشنند جا میکنند کی جگہ جان میکنند کہ قافیہ نہین ہوتا وا کنند کی جگہ وا کند کہ مطابق ایشان سے نہین ہوتا پرہیز چیست کے بجاے نیست غیبہا کی جگہ غیبہا یا غیبہا شاہان خور کو خود لکھا ہی قولہ ہر کجا بینی برہنہ بینوا * دان کہ او بگریختہ از اوستا * تا چنان گردد کہ میخواہد دلش

آن دل کور بد بیحاصلش * گر چنان گشتی که استا خواستی * خویش را خویش را آراستی * هر که از استا گریزد در جهان * او ز دولت میگریزد این بدان * پیشهٔ آموختی در کسب تن * چنگ اندر پیشهٔ دینی بزن * در جهان پوشیده گشتی و غنی * چون برون آئی ازینجا چون غنی * پیشهٔ آموز کاندر آخرت * اندر آید دخل و کسب مغفرت * آنجهان شهریست پر بازار و کسب * تا نه پنداری که کسب اینجاست حسب * حق تعالی گفت این کسب جهان * پیش آن کسب ست لعب کودکان * همچو آن طفلے که بر طفلے تند * شکل صحبت کن مساسے میکند * آن مساس طفل چه بود بازیے * با جماع رستمی و غازیے * کودکان سازند در بازی دکان * سود نبود جز که تعطیل زمان * شب شود در خانه آید گرسنه * کودکان رفته بمانده یک تنه * اینجهان بازی گهست و مرگ شب * باز گردی کیسه خالی پر تعب * سوے خانه گور تنها ماندهٔ * با فغان واحسرتا برخواندهٔ * کسب دین عشق ست و جذب اندرون * قابلیت نور حق دان ای حرون * کسب فانی خواهدت این نفس خس * چند کسب خس کنی بگذار بس * نفس خس گر جویدت کسب شریف * حیله و مکرے بود آنرا ردیف * المعنی اوپر سے جو ترغیب اُستاد کی فرمار ہے ہین بتا ئید اُسی کے کہتے ہین کہ جہان کہین برہنہ اور بینوا کو دیکھے یعنے خوار و مفلس کو جان لے کہ یہ اپنے اُستاد سے بھاگا ہوا ہی خلاف اُستاد کے ہی کس واسطے کہ اُستاد ہر فن اور ہر پیشہ کا رہبر ہوتا ہی اور بھاگتا اِس سبب سے ہی کہ اُسکا دل کور بد بیحاصل ہی تو اپنے طور پر ہونا چاہتا ہی اور اُستاد مانع ہوتا ہی اور اگر تو ایسا ہوا کہ تونے اُستاد کو ڈھونڈھا اور اُسکا طالب ہوا تو جان لے کہ آپ کو بھی اور خویش و اقربا کو بھی سنبھال لیا اور جو جہان مین اُستاد سے بھاگتا ہی وہ دولت سے بھاگتا ہی اِسکو خوب جانئے تو نے جملہ پیشے کسب تن کے سیکھے یعنے تن کی خاطر اُنکو چھوڑا اور جو دینی پیشے ہین اُن مین ہاتھ ڈال اور تمسک کر اِس جہان مین تو تو چھپا رہا کہ مرد ہی حالانکہ ہی نامرد اِس سبب سے کہ طالب دنیا کو مخنث کہا ہی پھر جب یہان سے نکلیگا تو مثل غنی کے کیسے نکلیگا جو بھرا پُرا ہو تس وہ پیشہ سیکھ کہ آخرت مین جس سے آمدنی دکھائی مغفرت کی حاصل ہو تو جانتا ہی کہ یہی جہان اور یہی شہر ہی نہین وہ جہان بھی ایک شہر پر بازار و کسب ہی خبردار اِسی جہان پر بس و کفایت مت کر خود حق تعالے نے فرمایا ہی کہ اِس جہان کا کسب اُس جہان کے کسب کے سامنے لڑکون کا کھیل ہی کما جاء فی القرآن ہاذہ الحیوۃ الدنیا الا لہو و لعب و ان الدار الآخرۃ لہی الحیوان لو کانوا یعلمون نہین ہی حیات دنیا کی مگر لہو و بازی اور بیشک دار آخرت وہی زندہ ہی کہ اُسمین جو کچھ ہی وہی زندہ ہی اگر تم ایسے ہوتے کہ اِسکو جانتے جیسے کوئی لڑکا کسی لڑکے سے متوجہ ہوئے اور جیسے صحبت کرنے والے مساس کرتے ہین ایسے ہی وہ بھی کرے بس وہ مساس طفل کا کیا ہوگا ایک کھیل ہی تو ہوگا مقابلہ مین کسی رستم و غازی کے جماع کے یا جیسے لڑکے کھیل کی دکان لگاتے ہین اور بیفائدہ اپنے وقت کو بیکاری مین کھوتے ہین جب رات ہوئی بھوکے اپنے گھر کو آئے اور سب لڑکے اپنے گھرون کو گئے یہ تنہا اکیلا رہگیا آپ فرماتے ہین یہ جہان تو بازیگاہ ہی اور

مرگ شب ہر اور تو یہان سے کیسہ خالی پر تعجب اُس جہان کو ٹوٹا اور تنہا خانۂ گور مین رہگیا اب کوئی ٹرکا تیر اساتھی نہین ہی
بس اب تو فریاد وحسرت آہ کی کرتا ہی اور تضییع اوقات پر حسرت کھاتا ہی اصل کسب دین کی عشق ہی اور جذب درونی کہ جسمین
قابلیت نور حق کی ہی تو ای سرکش اِس سے برگشتہ کیون ہو رہا ہی یہ نفس ناچیز تیرا ہمیشہ اُس کسب کا خواہان رہتا ہی جو
فانی ہی تو اِس ناچیز کا کسب کب تک کریگا بس اسکو چھوڑ دے بر تقدیر اگر یہ نفس ناچیز کسی کسب شریف کا طالب ہو
تو ضرور ہی کہ کوئی حیلہ اور مکر اُسکے پیچھے لگا ہوگا جیسے سوار کے پیچھے کوئی ردیف اُسکا

بیدار کرنا ابلیس کا حضرت معاویہ کو کہ وقت نماز کا جاتا ہی

قولہ در خبر آمد کہ آن معاویہ ✤ خفتہ بد در قصر در یک زاویہ ✤ قصر را از اندرون در بستہ بود ✤ کز زیارتہای مردم خستہ بود ✤
ناگہان مردے ورا بیدار کرد ✤ چشم چون بکشاد پنہان گشت مرد ✤ گفت اندر قصر کس را رہ نبود ✤ کیست کین گستاخی
وجرأت نمود ✤ گرد بر گشت وطلب کرد آن زمان ✤ تا بیابد زان نہان گشتہ نشان ✤ وز پس در او یکے را دید کو ✤ در پس
پردہ نہان میکرد رو ✤ گفت ہی تو کیستی نام تو چیست ✤ گفت نامم فاش ابلیس شقی ست ✤ گفت بیدارم چرا کردی
بجد ✤ راست گو با من مگو بر عکس وضد ✤ گفت ہنگام نماز آخر رسید ✤ سوے مسجد زود میباید دوید ✤ عجلوا الطاعات
قبل الفوت گفت ✤ مصطفےٰ چون در وحدت را بسفت ✤ گفت نے نے این غرض نبود ترا ✤ کہ بخیرے رہنما باشی
مرا ✤ دزد پنہان رہ کند در مسکنم ✤ گویدم کہ پاسبانی میکنم ✤ من کجا باور نمایم دزد را ✤ دزد کے داند ثواب ومزد را ✤
خاصہ دزدی چو تو قطاع الطریق ✤ از چہ رو گشتی چنین بر من شفیق ✤ المعنی قطاع الطریق راہ مار حدیث مین آیا ہی
کہ معاویہ اپنے قصر کے ایک گوشہ مین سوتے تھے اور قصر کا دروازہ اندر سے بند تھا کسواسطے کہ لوگون کی ملاقات
سے اُسوقت علحدہ ہو گئے تھے ناگہان ایک شخص نے اُنکو جگایا انہون نے جو آنکھ کھولی تو وہ شخص چھپ گیا
کہا اِس قصر مین تو کسی کا دخل تھا نہ راہ تھی یہ کون تھا جس نے ایسی گستاخی وجرأت کی اُسی وقت یہ اُٹھ کے
قصر کے آس پاس پھرے اور جستجو کی تا کہ پنہان گشتہ کا کچھ پتہ لگے دیکھا تو دروازہ کے پیچھے ایک شخص ہی پردہ
مین منھ چھپائے ہوے پوچھا تو کون ہی اور تیرا نام کیا ہی کہا نام میرا مشہور ابلیس شقی ہی کہا تو نے مجکو ایسا بجد
ہو کے کیون جگایا سچ سچ بتا برخلاف اور ضد اسکے کچھ مت کہ کہا نماز کا وقت اخیر ہوا جاتا تھا تمکو مسجد کیطرف جلد
جانا چاہیے اور حدیث شریف ہی جلدی کرو عبادتون مین کہ فوت نہونے پائین حضرت مصطفےٰ نے ایسے ہی موتی وحدت
کے پروئے ہین کہا نہین نہین ہرگز تیری یہ غرض نہین ہی کہ تو میرا خیر کی جانب رہنما ہوئے یہ وہ مثل ہی کہ کوئی چور
میرے گھر مین چھپ کے گھس آئے اور مجھ سے کہے کہ مین نگہبانی کرتا ہون مین چور سے اس بات کا کب یقین
کرونگا اسلیئے کہ چور ثواب ومزدوری کو کیا جانتا ہی اور خاص تجھ سا چور راہ مار پھر اسکی کیا وجہ جو مجھ پر
ایسا شفیق ہوا

دوسری بار جواب دینا ابلیس کا حضرت معاویہ کو

قولہ گفت ما اول فرشتہ بودہ ایم ٭ راہ طاعت را بجان بپمودہ ایم ٭ سالکان راہ را محرم بدم ٭ ساکنان عرش را ہمدم بدم ٭ پیشۂ اول کجا از دل رود ٭ مہر اول کے زدل زائل شود ٭ در سفر گر روم بینی یا ختن ٭ از دل تو کے رود حب الوطن ٭ ما ہم از مستانہ این می بودہ ایم ٭ عاشقان درگہ وے بودہ ایم ٭ ناف ما بر مہر او ببریدہ اند ٭ عشق او در جان ما کاریدہ اند ٭ روز نیکو دیدہ ایم از روزگار ٭ آب رحمت خوردہ ایم از جویبار ٭ نے کہ مارا دست فضلش کاشت ست ٭ از عدم ما را نہ او برداشت ست ٭ ای بسا کز وے نوازش دیدہ ایم ٭ در گلستان رضا گردیدہ ایم ٭ بر سر ما دست رحمت می نہاد ٭ چشمہاے لطف بر ما میکشاد ٭ وقت طفلی ام کہ بودم شیر جو ٭ گاہوارہ ام کہ جنبانید او ٭ از کہ خوردم شیر غیر از شیر او ٭ کہ مرا پرورد جز تدبیر او ٭ خوے کان با شیر رفت اندر وجود ٭ کے توان آن را زمردم واکشود ٭ گر عتابے کرد دریاے کرم ٭ بستہ کے گردند درہاے کرم ٭ المعنی ابلیس نے بجواب حضرت معاویہؓ کے کہا کہ مین بھی تو پہلے فرشتہ تھا اور جان و دل سے راہ اطاعت مین چلتا تھا جو راہ خدا کی چلنے والے تھے انکا محرم راز تھا اور ساکنان عرش کا ہمدم پھر کوئی پیشۂ اول بھی اپنا بھولتا ہی پہلی الفت دل سے کہین مٹتی ہی تم سفر مین جاؤ چاہے روم دیکھو چاہے ختن لیکن وطن کی محبت دل سے کبھی دور نہین ہو گی ہم بھی اُسکی شراب عشق سے کبھی مست ہوے ہین اور عاشق اُسکی درگاہ کے تھے ہم تو وہ عاشق ہین کہ ناف ہماری اُسی کی محبت پر کاٹی ہی یعنے زمان تولد سے عاشق ہین اور عشق اُسکا قضا و قدر نے ہماری جان مین بویا ہی ہمارا بھی اس زمانہ مین کوئی دن اچھا ہوا ہی اور ہمنے بھی اُسکی جوئبار رحمت کا پانی پیا ہی کیا ہمکو اُسکے دست فضل نے نہین بویا ہی کیا ہمکو اُسنے خواب عدم سے نہین اُٹھایا ہی ای فلان بڑی نوازشین اُس سے ہمنے دیکھی ہین اور اُسکی خوشنودی کے باغ مین بہت سیرین کی ہین ہمارے سر پر بھی وہ رحمت کا ہاتھ رکھتا تھا اور چشمے لطف کے ہم پر بہاتا تھا وقت طفلی کے مین کس سے شیر جو ہوا گہوارہ میرا اُسنے ہلایا کہ کسی اور نے اُسکے شیر کے سوا اور کس سے مین نے شیر کھایا اور کس نے اُسکی تدبیر کے سوا مجکو پالا بس جو خو زمان شیر خوارگی سے وجود مین رچ گئی وہ آدمی سے کیسے دور ہو سکتی اگر دریاے کرم نے اُسکے کچھ عتاب کیا ہی تو بتا تو دروازے کرم کے کب بند کر دیے مین قولہ اصل نقدش لطف و داد و بخشش ست ٭ قہر بر وے چون غبارے بر غش ست ٭ از براے لطف عالم را بساخت ٭ ذرہ ہا را آفتاب او نواخت ٭ فرقت از قہرش اگر آبستن ست ٭ بہر قدر وصل او دانستن ست ٭ مید ہد جان را فراقش گوشمال ٭ تا بداند قدر ایام وصال ٭ گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است ٭ قصد من از خلق احسان بودہ است ٭ آفریدم تا زمن سودے کنند ٭ تاز شہدم دست آلودے کنند ٭ نے براے آنکہ من سودے کنم ٭ وز برہنہ من قباے بر کنم ٭ چند روزے کہ زپیشم راندہ است ٭ چشم من بر روے خوبش ماندہ است ٭ کز چنان روے چنین قہر ای عجب ٭ ہر کسے مشغول گشتہ در سبب ٭ من سبب را ننگرم کو حادث ست ٭ زانکہ حادث حادثے را باعث ست ٭ لطف سابق

را نظاره میکنم ✤ وانچه او حادث دو پاره میکنم ✤ ترک سجده از حسد گیرم که بود ✤ این حسد از عشق خیزد بر جحود ✤ این حسد از دوستی خیزد یقین ✤ که شود با دوست غیرے همنشین ✤ هست شرط دوستی غیرت بری ✤ همچو شرط عطسه گفتن دیر زی ✤ چونکه بر نطعش جز این بازی نبود ✤ گفت بازی کن چه دانم در فزود ✤ آن یکے بازی که با آن باختم ✤ خویشتن را در بلا انداختم ✤ در بلا هم میچشم لذات او ✤ مات اویم مات اویم مات او ✤ چون رهاند خویشتن را ای سره ✤ هیچ کس در شش جهت از ششدره ✤ جزو شش از کل شش چون وارهد ✤ خاصه که بیچون مر اورا کج نهد ✤ هر که در شش او درون آتش است ✤ اوش برهاند که خلاق شش ست ✤ خود اگر کفر ست اگر ایمان او ✤ دست باف حضرتست و آن او ✤ المعنی نقد مجاز ادل وذات جحود. بفضمتین دیده و دانسته انکار کرنا نطع بالفتح بساط یه اشعار بھی تحت جواب ابلیس ہین ہین کہتا ہی که اصل ذات پاک اسکی لطف و داد و بخشش ہی اور جو کچھ قہر ہوتا ہی وہ بانگی اور جانچ پرکھ غش کی ہوتی ہی که دیکھون کھرا ہی یا کھوٹا اسنے تو جہان کو پیدا ہی اسواسطے کیا ہی کہ اسپر اپنا لطف کردن اور تمامی ذرات جہان پر اس آفتاب کی نوازش و مہربانی ہی جس سے چمک رہے ہین اگرچہ اسکے قہر سے فرقت حاملہ ہی کہ قہر سے فراق پیدا ہوتا ہی تو وہ اس غرض سے ہی کہ قدر وصل کی جانے نہ خاص قہر اسی واسطے جان کو فراق سے گوشمال کرتا ہی تا قدر ایام وصال کی جانے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ میرا قصد خلقت مخلوق سے اظہار اپنے احسان کا ہی کہ انپر احسان کردن مین نے مخلوق کو اسی واسطے پیدا کیا ہی کہ مجھ سے فائدہ اٹھائین اور میرے شہد سے دست آلودہ کرین یعنی شہد لطف سے خوب بہرہ ور ہون نہ اسواسطے کہ مین انسے فائدہ اٹھاؤن اور ان ننگون کی قبا اتارلون چندروز کہ مجھے اپنے سامنے سے نکال دیا ہی مگر آنکھین میری اپنی صورت پر لگا رکھی ہین مین اسی کی صورت خوب کو تکتا ہون کہ ایسی صورت سے ایسا قہر تعجب ہی کبھی ضرور مہربان ہوگا آپ اسمین ہر کوئی مشغول سبب مین ہی کہ آدم کو سجدہ نہ کیا اس سبب سے راندہ گیا مین سبب کو نہین دیکھتا کس واسطے کہ سبب حادث ہی یعنے ایک نئی بات اور حادث حادث ہی کا باعث ہوتا ہی نہ وہ کہ اسکی ذات قدیم ہی مین تو اسکے اسی لطف سابق کو تک رہا ہون اور حادث کے دو ٹکڑے کرتا ہون تو مانا کہ آدم کو سجدہ مین نے حسد سے نہین کیا تو یہ حسد بھی عشق ہی سے پیدا ہوتا ہی کہ جان بوجھ کے انکار کرتا ہی تم اس بات کو خوب یقین کرلو کہ حسد دوستی سے پیدا ہوتا ہی وہ نہین چاہتا یعنے عاشق کہ میرے دوست کا کوئی غیر مصاحب بنے اور ہمنشین ہوئے دوستی مین یہ بات شرط ہی کہ غیر کی غیرت کرے جیسے چھینک کے ساتھ یہ دعا شرط ہی کہ دیرزی کہے یعنے سننے والا چھینکنے والے سے کہے زندہ باش جیسے حضرت آدم کے قالب مین جو روح داخل ہوئی تو ان کو چھینک آئی حکم ہوا الحمد للہ کہو یعنے اس حیات کا شکر بجالاؤ اور الحمد للہ کے جواب مین یرحمک اللہ آیا کہ رحمت کرے اللہ تجھ پر اب مین کیا کرون کہ اسکی بساط پر تو سواے اس بازی کے کچھ نہ تھا یعنے اسکی تقدیر تو یون ہی تھی کہ مین مصاحب انکار کرون اور نکالا جاؤن مجھ سے اسنے ایک بازی کے واسطے کہا مین اپنا منصوبہ اپنی بازی مین کیسے تقدیر پر بڑھا سکتا تھا

ایک ہی بازی مین مین ہار گیا اور آپکو مین نے بلا مین ڈال دیا لیکن پھر بھی اس بلا مین مین لذتین اُسکی پاتا ہون کہ اُسکا مات کیا ہوا ہون کسی غیر کا تو نہین تکرار واسطے تاکید مبالغہ کے ہے آی شخص کھرے اور کامل بتا تو اس ششش جہت مین ششدہ ہونے سے کوئی کیسے آپکو بچا سکتا ہے جو کوئی کہ جزو ششش کا ہے اور اُسکا کل بھی شش و ششدر رہے کیونکر چھوٹے اور خاص وہ کہ جسکو خود بیچون تنج کرے اُسمین چون وچرا کی کیا مجال جو اس ششش مین ہے گویا آتش مین ہے بس وہی چھڑائے جو خلاق اس ششش کا ہے خود کفر و ایمان کا یہ حال ہے کہ دونون اُسی درگاہ کے دست باف اور اُسی کی ملک و آن مین چاہے جسکو کافر کرے چاہے جسکو ایمان بخشے الخلاف شرح بحر العلوم مین عبارے کو غبارے و زبر ہنہ کو در برہنہ اور خویش کو خویش دوبارہ کو دوبارہ بری کو بری با آن کو با آن از تشدرہ کو در ششدرہ لکھا ہے

	پھر تقریر حضرت معاویہ کی اور مکر ابلیس کا اُنکے ساتھ	

قولہ گفت امیر او را کہ اینہا راست ست ٭ لیک بخش تو ازینہا کاست ست ٭ صد ہزاران چون منے را رہ زدی ٭ حفرہ کردی در خزانہ آمدی ٭ آتشے از تو بسوزم چارہ نیست ٭ کیست کز دست تو جامہ اش پارہ نیست ٭ طبعت اے آتش چو سوزانندہ ایست ٭ تا نسوزانی تو چیزے چارہ نیست ٭ لعنت این باشد کہ سوزانت کند ٭ اوستاد جملہ دزدانت کند ٭ با خدا گفتی شنیدی روبرو ٭ من کہ باشم پیش مکرت اے عدو ٭ معرفتہاے تو چون بانگ صفیر ٭ بانگ مرغان ہست اما مرغ گیر ٭ صد ہزاران مرغ را او رہ زدست ٭ مرغ غرہ کآشنائے آمدست ٭ در ہوا چون بشنود بانگ صفیر ٭ از ہوا آید شود اینجا اسیر ٭ قوم نوح از مکر تو در نوحہ اند ٭ دل کباب و سینہ شرحہ شرحہ اند ٭ عاد را تو باد دادی در جہان ٭ او فگندی در عذاب و اندہان ٭ از تو بود این سنگسار قوم لوط ٭ در سیہ آبہ ز تو خوردند غوط ٭ مغز نمرود از تو آمد ریختہ ٭ اے ہزاران فتنہا انگیختہ ٭ عقل فرعون ذکی فیلسوف ٭ کور گشت از تو نیابید او وقوف ٭ بولہب ہم از تو نااہلی شدہ ٭ بو الحکم ہم از تو بو جہلے شدہ ٭ اے برین شطرنج بہر یاد را ٭ مات کردہ صد ہزار اُستاد را ٭ اے ز فرزین بندہاے مشکلت ٭ سوختہ جانہا سیہ گشتہ دلت ٭ بحر مکری تو خلقان قطرۂ ٭ تو چو کوہے وین مسلمان ذرۂ ٭ کہ رہد از مکر تو اے مختصم ٭ غرق طوفانیم الا من عصم ٭ بس ستارہ سعد از تو محترق ٭ بس ستارہ جمع از تو متفرق ٭ بس مسلمان کز تو دین در باختہ ٭ سرنگون تا قعر دوزخ تاختہ ٭ بس چو بلعم از تو نومید آمدہ ٭ بس چو برصیصا ز تو کافر شدہ ٭ المعنی اندہان بالفتح و در اصل مضموم غمگین مختصم خصومت کنندہ امیر معاویہ نے اُسکی باتین سُنکے کہا جو کچھ یہ تونے کہا سب سچ ہے لیکن تیرا حصہ ان باتون سے گھٹا ہوا ہے تونے مجھ جیسے لاکھون کی راہ ماری اور نقب لگایا اور اُنکے خزانہ دل کو چورایا تو آگ ہے مین تجھ سے کیسے بچون سوا جلنے کے اور کیا چارہ ہے وہ کون ہے جسکے تیرے ہاتھ سے کپڑے نہین پھاڑے تیری طبیعت اے آتش جلانے والی ہے تو جبتک کسی کو نہ جلائے تجکو خود چارہ نہین ہے کہ اپنی طبیعت سے مجبور ہے تجھ پر جو خدا نے لعنت کی ہے اُس سے مقصود یہی ہے کہ تجکو جلائے اور سب چورون کا جو امر حق کے چورانے والے ہین

انکا استاد بنائے تو خدا کے سامنے تو جو کا ہی نہین اس سے گفتگو کی اور جو کچھ جواب وہان سے ہوا کہ فاخرج انک رجیم
نکل جا تو مردود ہی سنا پھر مین ای دشمن تیرے آگے کیا چیز ہون اور یہ باتین معرفت کی جو تو کر رہا ہی یہ صفیر صیاد کی ہی کہ
آواز تو مرغون کی سی ہی لیکن ہی مرغ گیر کہ صیاد نے لاکھون مرغون کی اس آواز سے راہ ماری ہی مرغ تو اس دھوکہ مین
آکہ کوئی آشنا آیا ہی اور وہ ہوا مین آواز صفیر کی سنکے اترتا ہی اور یہان آکے اسیر ہو جاتا ہی یہ تیری معرفت ہی جو بیان
کر رہا ہی نوح کی قوم تیرے ہی مکر سے بیان کر کر کے نوحہ کرتی ہین دل انکے کباب ہین اور سینے ٹکڑے ٹکڑے عاد کو
تو ہی نے جہان مین سے ہوا کو دیدیا اور انکو عذاب واندوہ مین ڈالا تیرے ہی سبب سے قوم لوط سنگسار ہوئی اور
سیہ آبہ مین غوطے کھائے یعنے ظلمت دوزخ مین پڑی سیہ آبہ جاے سیاہ کسواسطے کہ آبہ بمعنی جگہ کے ہی جیسے گرم آبہ حمام
وسرد آبہ تہ خانہ کہ ایام گرما مین جہان رہتے ہین مغز نمرود کا تو ہی نے بہایا ای ابلیس تو وہ شخص ہی کہ ہزارون فتنے تجھ سے
پیدا ہوے ہین فرعون جیسے ذکی دانا کی عقل تو ہی نے اندھی کردی کہ اسکو وقوف نہوا اور دعوی خدائی کا کیا بولہب
تیرے ہی سبب سے نااہل ہوا ورنہ پیغمبر خدا کا حقیقی چچا تھا ایسے ہی بو الحکم کہ لقب ابو جہل کا تھا تو ہی نے ابو الحکم
سے بوجہل بنایا بو الحکم کے معنی باپ پیچون کا کہ سارے عرب اسکو بو الحکم کہتے تھے انکار رسالت سے بوجہل ہوا ای
ابلیس اس شطرنج دنیا پر اپنی یادگاری کے واسطے لاکھون کھلاڑیون کو تو نے مات دیے ہین وہ فرزین بند تیرے
مشکل ہوتے ہین کہ جیسے اورون کی جانین سوختہ ہوئین اور تیرا دل سیاہ ہوا ای سخت تو دریا مکر کا ہی اور ساری مخلوق
ایک قطرہ تو ایک پہاڑ اور یہ مسلمان ایک ذرہ ای خصومت کرنیوالے تیرے مکر سے کون بچ سکتا ہی تیرا مکر ایک طوفان
ہی بس طوفان سے وہی بچے جسکو خدا بچائے جیسا کہ کہا ہی لاعاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم کوئی بچانے والا نہین ہی
آج حکم خدا سے مگر وہ شخص جسپر اللہ رحم کرے اور ہمتو تیرے طوفان مین ڈوبے ہوے ہین بہت خوش نصیب ستارہ سعد
تجھ سے محترق اور سوختہ ہوے ہین اور بہت ستارے جمع پریشان ہوے ہین بہت مسلمانون نے تجھ سے دین کھویا ہی
اور اندھے منھ قعر دوزخ کو گئے ہین بہت بلعم باعور جیسے تیرے باعث رحمت خدا سے مایوس ہوے ہین اور بہت
برصیصا جیسے کافر ہوے ہین برصیصا ایک عابد تھا شریعت حضرت عیسی پر کہ شیطان کے بہکانے سے زنا کیا اور
کافر ہوا بلعم باعور کا بیان اوپر گذرا اختلاف شرح بحر العلوم مین بجاے کاست ست کاشت ست اور مسلمان کی جگہ مسلم

پھر جواب ابلیس کا حضرت معاویہ کو اور چھپانا مکر کا

قولہ گفت ابلیسش گشا این عقدہ را * من محکم قلب را و نقد را * امتحان شیر و کلبم کرد حق * امتحان نقد و قلبم کرد حق
قلب را من کے سیہ رو کردہ ام * صیرفی قیمت او کردہ ام * نیکوان را رہنمائی میکنم * مرہان را پیشوائی میکنم
صالحان را متعہد او ماشم * طالحان را نیز یاری میکنم * این علفہا می نہم از بہر چیست * تا پدید آید کہ حیوان جنس کیست
سگ چو از آہو بزاید بچگی * در سگے و آہوے دارد شکی * تو گیاہ و استخوان پیشش بریز * تا کدامی سو کند او گام تیز

گر بسوے استخوان آید سگست * ور گیا جوید یقین آہو گست * قہر و لطفے جفت شد با یکدگر * زاد ازین ہر دو جہان خیر و
شر * تو گیاہ و استخوان را عرضہ کن * قوت نفس و قوت جان را عرضہ کن * گر غذاے نفس جوید ابتر ست * ور غذاے
روح خواہد سرور ست * گر کند او خدمت تن ہست خر * ور رود در بحر جان یابد گہر * گرچہ این دو مختلف خیر و شر اند * لیک این
ہر دو بیک کار اندر اند * انبیا طاعات عرضہ میکنند * دشمنان شہوات عرضہ میکنند * المعنی ابلیس نے بجواب حضرت معاویہ رض
کے کہا کہ میرے افعال مین جو تمنے بیان کیے ایک عقدہ ہی یعنے پیچیدہ بات تم اُسکو دریافت کرو اور وہ یہ کہ مین مخلوق کی
کسوٹی ہون تا کھوٹا کھرا ظاہر ہو جائے حق تعالی نے مجکو شیر و کلب اور نقد و قلب کے امتحان کیواسطے بنایا ہی تا ظاہر
ہو جائے کہ شیر کون ہی کلب کون اور نقد کون ہی اور قلب کون مین نے قلب کو جانچ کے وقت کب سیہ رو کر دیا مین تو
پرکھیا ہون جب اُسکو جانچ پر رکھا در اصل کھوٹا تھا خود سیہ رو ہو گیا مین نے اُسکی قیمت البتہ ظاہر کر دی مین کیا کرتا ہون
جو نیک ہین اور انمین استعداد نیکی کی ہی اُنکا رہنما ہون خوب جانتا ہون کہ استعداد پر میرا بہکانا پیش نہین جائیگا ناچار
رہنمائی کرتا ہون جیسے تمکو جگایا ہان جو بد ہین وہ بدی کی استعداد رکھتے ہین اُنکا پیشوا ہون وہ میرے پیچھے ہو لیتے ہین
صالحون کا مقتدا اور یامن ہون اور جو بدکار ہین خود بدی کے ڈوبے ہوے خیر اُنکی بھی مدد کرتا ہون اسواسطے کہ لفظ نیز
محتوی بضعف ہی اسلیے کہ وہ تو خود بدی مین غرق ہو رہے ہین مگر یہ دانہ چارا مکر و فریب کا رکھتا سب کے سامنے ہون
تا معلوم کر دون کہ یہ حیوان کس جنس سے ہی مثلاً سگ اور آہو سے بچہ پیدا ہوئے اور اُسکے سگ ہونے اور آہو ہونے مین
شک ہی کہ سگ ہی یا آہو ہی تو گیاہ اور استخوان دونون اُسکے آگے ڈال اور دیکھ کہ وہ کدھر جھپٹتا ہی اگر استخوان کیطرف آئے
کتا ہی اور جو گھاس ڈھونڈھے آہو رگ ہی خدا تعالے کے قہر و لطف دونون باہم جفت ہین اور یہ جہان جو خیر و شر سے
بھرا ہی انھین سے پیدا ہوا اب تو گیاہ اور استخوان جو قوت سگ نفس اور قوت جان نفیس کا ہی اُنکے سامنے رکھ اگر
غذاے نفس کی ڈھونڈھے جان لے کہ یہ ابتر ہی اور جو غذاے روح کی چاہے سمجھ لے کہ سردار ہی اگر وہ خدمتگار تن کا
اور تن پرور ہی تو گدھا ہی اور اگر جان کے دریا مین گھسا جو ریاضت و نفس کشی ہی تو گوہر پایندہ ہی اگرچہ یہ دونون مختلف
در خیر و شر ہین لیکن ہین دونون ایک ہی کام مین کہ خیر و شر بھی اسی کے پیدا کیے ہوے تھے اتنا فرق ہی کہ انبیا طاعات
خدا کے سامنے پیش کرینگے کافر شہوات نفسانیہ عرض کرینگے انتخلاف شرح بحر العلوم مین شیر و کلیم کو کلیم اور نقد و
قلیم کو قلیم بجلی کو بجلکی لکھا ہی قولہ نیک راچون بدکنم یزدان نیم * واعیم من خالق الشان نیم * خوب را من زشت
سازم رب نیم * زشت را و خوب را آئینہ ام * سوخت ہندو آئینہ از درد را * کاین سیہ رو مینماید مرد را * گفت آئینہ گناہ
از من نبود * جرم آنرا نہ کہ آئینہ زدود * او مرا غماز کرد راست گو * تا بگویم زشت کو و خوب کو * من گواہم بر گواہ زندان کجا
نا اہل زندان نیستم یزدان گواست * ہر کجا بینم درخت میوہ دار * تربیتہا میکنم من دایہ وار * ہر کجا بینم درخت تلخ و خشک
میبرم من بشناسم پیک و مشک * خشک گوید باغبان را کای فتی * مر مرا چہ میبری سر بیخطا * باغبان گوید خمش ای زشتخو *

پس نباشد خشکی تو جرم تو ✤ خشک گوید راستم من کز نیم ✤ تو چرا بیجرم میزنی ہیم ✤ باغبان گوید اگر مسعود ئے ✤ کاشکے
کز بودی وتر بودئے ✤ جاذب آبحیاتی گشتۂ ✤ اندر آب زندگی آغشتۂ ✤ تخم تو بد بودہ است واصل تو ✤ با درخت خوش
نشاید وصل تو ✤ شاخ تلخ ار باخوشی وصلت کند ✤ آنخوشی اندر نهادش بر زند ✤ گر ترا جید ارکردم بهردین ✤ خوی اصل
من ہمین ست وہمین ✤ المعنی بتائید صدر یہ بھی اقوال ابلیس کے ہین کہ مین یزدان تو نہین ہون جو نیک کو بد
کردون مین تو داعی خلق کا ہون یعنے اپنی طرف بلانے والا خالق خلق کا تو نہین ہین رب تو نہین ہون جو خوبصورت
کو بد صورت کردون مین تو زشت وخوب دونون کا آئینہ ہون اپنی ہی اپنی صورت مجھ مین دیکھتے ہین اور مجکو الزام
کرتے ہین جیسے ایک ہند وسیہ فام نے آئینہ مصفا ومجلا جلا دیا کہ تو ہی مجکو میری صورت سیہ رنگ دکھاتا ہی آئینہ
نے کہا کہ میرا گناہ کچھ نہ تھا اسکا گناہ ہی جسنے مجکو مصفا کیا اسنے مجکو چغلخور اور رہست گو بنا دیا اس سبب سے مین زشت
وخوب کو بتاتا ہون مین تو ہر کسی کے عمل کا گواہ ہون اور گواہ کو کسی نے بھی زندان کیا ہی گواہ پر زندان کہان ہی
اسکو کیا الزام جو زندانی ہو پس مین اہل زندان سے نہین ہون یعنے ملزم خدا اسکا گواہ ہی مین جہان درخت میوہ دار
دیکھتا ہون دایہ کیطرح اسکی مربی پرورش کرتا ہون اور جہان درخت تلخ وخشک دیکھتا ہون اسکو کاٹ ڈالتا ہون
اسلیے کہ گوہر اور خشک کو خوب پہچانتا ہون جیسے باغبان سے درخت خشک کہتا ہی کہ ای جوان میری کیا خطا ہی جو تو میرا
بے خطا سر کاٹتا ہی باغبان کہتا ہی کہ ای زشتخو چپ کیا یہ خشکی تیرا جرم نہین ہی پھر خشک کہتا ہی کہ مین راست ہون کج تو نہین
جیسے درخت خشک سیدھا رہتا ہی اور درخت تر شاخ وبرگ کے بوجھ سے خمیدہ ہوتا ہی پھر باوصف بے کجی کے میری
جڑ کیون کاٹتا ہی باغبان کہتا ہی تو مسعود نہین ہی اچھا جب تھا کہ تر ہوتا چاہے ٹیڑھا کیون نہوتا تو نے بھی تو آبحیات کھینچا جذب
کیا ہی اور آب زندگی مین بھرا رہا ہی پھر کیون خشک ہوا مگر اس سبب سے کہ تیرا تخم بد تھا اور تیری اصل بری اب تیرا درخت
خوش کے ساتھہ وصل نہین چاہیے معمول ہی کڑوی شاخ اگر کسی شاخ خوش سے وصل پالیتی ہی تو اس خوش کی خوشی و
خوبی اس تلخ کی ذات مین بھی پھل خوبی کا دیتی ہی پس اگر مین نے تمکو دین کیواسطے بیدار کیا تو کیا عجب میری اصل
خو بھی تو یہی ہی تکرار ہمین کی بجہت مزید مبالغہ المخلاف شرح بحر العلوم مین ازدود کو از درد اور مردرا کو مرد را لکھا ہی

	سختی کرنا حضرت معاویہ کا ابلیس سے	

قولہ گفت امیر ای راہزن حجت مگو ✤ مر ترا رہ نیست در من رہ مجو ✤ رہزنی تو من غریب تاجرم ✤ ہر لباساتی کہ آری کی خرم
گرد رخت من مگرد از کافری ✤ تو نہ رخت کسے را مشتری ✤ مشتری نبود کسے را راہزن ✤ ور نماید مشتری مکر ست وفن
تا کہ دارد این حسود اندر کدو ✤ ای خدا فریاد ما را زین عدو ✤ گر یکے فضل وکرم در من دمد ✤ بر دخواہد این عدو از من نمد
المعنی بعد جواب ابلیس کے امیر معاویہ رض نے بہ سختی اس سے کہا کہ ای راہزن بہت حجت مت کر مجکو میری ذات مین
راہ نہین ہی نہ تو اپنی راہ مجھ مین ڈھونڈھو یعنے مین تیری باتون مین آنے والا نہین ہون تو رہزن ہین غریب مسافر

سوداگر تو جو لباس کہ مراد بناوٹ اور فریب سے ہی میرے سامنے لائیگا مین اُسکو کب خرید ونگا اور مانونگا جیسے راہزن ہر قسم کے دھوکے دیتے ہین یا ریچہ فروش وغیرہ ہم بھی نہجانتے ہین تو میرے اسباب کے گرد کافری کی راہ سے مت پھر تو کسی کے اسباب کا خریدار نہین ہی راہزن کبھی کے خریدار نہین ہوتے ہین تو راہزن ہی بالفعل جو خریدار بنا ہی یہ تیرا مکر و فن ہی مین نہین جانتا ہون کہ یہ حاسد اپنے گذین میرے لیے کیا بھر کے لایا ہی آیا خوش آب یا زہر آب اور مطلب اسکا کیا ہی اے خدا تو دانا بینا ہی مین اس دشمن کی تجھی سے فریاد کرتا ہون مجکو بچا ورنہ اگر ایک فصل اپنے فسون کی اسنے اور میرے اوپر پھونکی تو یہ دشمن ضرور میرا نمد مجھ سے اُتار لیجائیگا

فریاد کرنا امیر معاویہؓ کا حق تعالی سے اور مدد چاہنا مکر ابلیس پر

قولہ این حدیثش ہمچو دودست ای الہ ✤ رحم کن ورنہ گلیمم شد سیاہ ✤ من بحجت بر نیایم با بلیس ✤ کوست فتنہ ہر شریف و ہر خسیس ✤ آدمی چون علم الاسما بگ ست ✤ پاتگ چون برق این سگ بے تک ست ✤ از بہشت اندا ختش بر روی خاک ✤ چون سمک در شست او شد از سماک ✤ نوحہ انا ظلمنا می زدی ✤ نیست دستان و فسونش را حدی ✤ اندر ان ہر حدیث او شرست ✤ صد ہزاران سحر در وے مضمرست ✤ مردی مردان ببند د در نفس ✤ در زن و در مرد افروزد ہوس ✤ ای بلیس خلق سوز فتنہ جو ✤ بر چیم بیدار کردی راستگو ✤ زانکہ حجت بر نیاید با منی ✤ ہین غرض را در میان نہ بے فنی ✤ المعنی بگ بفتح و کاف فارسی غوک امیر معاویہ خدا تعالی سے فریاد کرتے ہین کہ اے معبود اسکی باتین ایسی ہین جیسے دود سیاہ جسمین کچھ معلوم نہین ہوتا تو مجھ پر رحم کر ورنہ مجکو خرابی کا سامنا ہی مین اس ابلیس سے حجت مین بر نہین آتا کہ وہ فتنہ ہر شریف و خسیس کا ہی وہ آدم جنکو تو نے نام اشیا کے سکھائے اسکے سامنے مثل بگ یعنے غوک کے تھے کم رفتار آخر اسکی باتون مین آگئے اور اسکی چال جون برق کے آگے بے تگ ہی ہوگئے چل نہ سکے یہ وہ سگ تیز تگ ہی اور اُنکو اسنے اپنی باتون سے بہشت سے خاک پر ڈالا اور مچھلی کیطرح اُسکے کانٹے مین سماک سے آکر پھنسے کہ نوحہ انا ظلمنا کرتے رہے جیسا کہ قرآن مین ہی ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین ای رب ہمارے ہمنے اپنے نفس پر ظلم کیا اگر نہ بخش دیگا اور نہ ترحم کریگا تو ہمکو تو ہم زیان کارون سے ہو جائینگے بس اسکے مکر و فسون کی کچھ حد نہین ہی اسکی ہر بات کی ملکیت شری اور لاکھون سحر اسمین چھپے ہوے دم بھر مین یہ مردی مردون کی بند کرتا ہی کسی کی مردی اس سے پیش نہین جاتی اور مردون سب مین آتش ہوس کی بھڑکاتا ہی تب اے ابلیس خلق سوز فتنہ جو حجت چھوڑ اور سچ بتا کہ تو نے مجکو کس سبب سے جگایا وہ بات کہ اسواسطے کہ مجھ سا آدمی بھلا حجت مین تجھ سے کب ہرائیگا خبردار اپنی غرض بیان کر اور کوئی فن فریب مت کر بالخلاف شرح بحر العلوم مین بگ کو بک لکھا ہی

پھر تقریر ابلیس کی تلبیس خود امیر معاویہؓ کے ساتھ

قولہ گفت ہر مردیکہ باشد بدگمان ✤ نشنود او راست را با صد نشان ✤ ہر درونی کو خیال اندیش شد ✤ چون دلیل

آری خیالش پیش شد ❊ چون سخن در وے رود علت شود ❊ تیغ غازی دزد را آلت شود ❊ پس جواب او سکوتست و سکون ❊ هست با ابله سخن گفتن جنون ❊ تو ز حق ترس دازد چه قطع نفس ❊ که تو از شرش بمانده ستی بحبس ❊ تو زمن با حق چه مانی ای سلیم ❊ مے بنال از شر این نفس لئیم ❊ تو خوری حلوا ترا دنبل شود ❊ تپ بگیرد طبع تو مختل شود ❊ بیگنه لعنت کنی ابلیس را ❊ چون نه بینی از خود این تلبیس را ❊ نیست از ابلیس از تست ای غوی ❊ که چو روبه سوے دنبه میروی ❊ چونکه در سبزه به بینی دنبه را ❊ دام باشد این ندانی تو بها ❊ زان ندانی کت ز دانش دور کرد ❊ میل دنبه چشم عقلت کور کرد ❊ حبک الاشیاء یعمی ویصم ❊ نفسک السوء جنت لا تختصم ❊ تو گنه بر من منه کژ کژ مبین ❊ من ز بد بیزارم واز حرص و کین ❊ حرص و کینست از طبائع مختلف ❊ مر مرا کے چارہ ضد شد منکشف ❊ من بدی کردم پشیمانم هنوز ❊ انتظارم تا شبم آید بروز ❊ هم امیدی میبرم باد رو دو سوز ❊ تا مگر کاین وے ہم گردد تموز ❊ متهم گشتم میان خلق من ❊ فعل خود بر من نهد هر مرد و زن ❊ گرگ بیچاره اگرچه گرسنه است ❊ متهم باشد که او در طنطنه است ❊ از ضعیفی چون نتاند راه رفت ❊ خلق گوید تخمه است از لوت زفت ❊ المعنی غازی ہندی ٹٹ غوی بفتح گمراہی حب بفتح حیلہ گر و مکار و فریب دنیا منکشف بالضم پناہ جوئندہ وکیسو شوندہ دے بفتح نام ماہ ماگھ تموز بفتح ماہ ساون طنطنہ آواز بربط دعود و کرد فر تخمہ بدہضمی طعام لوت بواو مجہول اقسام طعام لذیذ پھر ابلیس نے بجواب امیر معاویہ کے کہا کہ تم جو مجھ سے اصل غرض پوچھتے ہو میری کوئی بات نہین سنتے یہ نتیجہ تمھاری بدگمانی کا ہی قاعدہ ہی جو شخص کسی سے بدگمان ہوتا ہی وہ اُسکے سچ کو بھی سیکڑون گمان سے سنتا ہی یعنے سیکڑون گمان اُسمین پیدا کرتا ہی اور جسکا باطن خیال اندیش ہو اُسکے سامنے اگر کسی بات کے ثبوت پر دلیل لاؤ تو دلیل سے اور اُسکے خیال ہی بڑھتے ہین کوئی بات اُس سے کہو وہ علت ہو جاتی ہی اُسکے خیال کی جیسے نٹ کی تلوار چور کے چوری کو جائے تو اُسکی چوری کے لیے مددگار ہو جاتی ہی اور صاحب خانہ کے ترس و خوف کے لیے علت ہوتی ہی گو جو ہین ہو پس جواب ایسے شخص کا سکوت و سکون ہی جیسے احمق سے بات کرنا جنون تم تو حق سے ڈرو اور اُسی سے قطع نفس کا ڈھونڈھو جو اصل دشمن ہی کہ اُسی کے شر سے قید مین پھنسے ہوئے ہو تم میری میرے سامنے کیا شکایت و فریاد کرتے ہو ای سلیم جاؤ اپنے نفس لئیم کے شر سے فریاد کرو تم تو نفس کی خواہش کے موافق شیرینیان کھاتے ہو پھر دنبل کیسے نہون اور کیسے تپ نگھیرے اور طبع مختل نہو ابلیس نے تو تمھارا کچھ گناہ نہین کیا اُسکو بیگناہ لعنت کر رہے ہو اور جو گناہ کر رہا ہی اُس سے خبر نہین نہ آپ سے کہ یہ سب تلبیس اپنے ہی ہین فلا تلوموني ولوموا انفسکم پس مت ملامت کرو مجکو اور ملامت کرو اپنے نفسون کو ای گمراہ تو جو کچھ کر رہا ہی ابلیس سے نہین ہی تجھی سے ہی کہ روباہ کی طرح دنبہ کے پیچھے جاتا ہی چکنی کی لالچ مین کہ مراد لذات جسمانی سے ہی جب تو کسی سبزہ مین دنبہ دیکھتا ہی اُسکی طرف رجوع ہوتا ہی یعنے جو امور باعث حصول لذائذ نفسانی کے ہین اور ای روباہ یہ نہین جانتا کہ اس دنبہ کے پیچھے دام ہی یعنے ان لذتون کے ساتھ آفت اور دام کو کیسے جانے کہ تیری دانش

اُسنے کھو دی ہی اور اُس دنبہ کی رغبت نے تیری عقل کی آنکھین اندھی کردی ہین اسلیئے کہ محبت اشیا کی تجکو اندھا بہرا کردیتی ہی اور نفس تیرا ہی بد اور مکار وحیلہ گر ہی اور سے خصومت مت کر اے کج تو مجھ پر گناہ مت رکھ اور کج مین مت ہو مین بد اور حرص وکینہ سب سے بیزار ہون یہ تجھی جانتا ہی کہ حرص وکینہ طبائع مختلف سے پیدا ہوتا ہی جیسے تیری طبیعت چار عنصر متضاد سے ہی مین کب ان چار ضد کی پناہ مین ہون جو مجھ مین کینہ حرص ہو مین نے جو بدی کی اب تک اپنی بدی پر پشیمان ہون اور منتظر کہ کب میری یہ شب تاریک مصیبت کی دن ہوگی اور اسکی بھی امید اپنے درد وسوز کے ساتھ رکھتا ہون کہ یہ دی ماہ میرا کبھی تو تموز ہوگا یعنے بالفعل جو میرے ساتھ نہایت سرد مہری ہی کبھی تو گرم مہری ہوگی تمام خلق مجھ پر تہمت افعال بد کی لگاتی ہی سارے مرد وزن بُرائی اپنی میرے اوپر رکھتے ہین بھیڑیا بیچارہ اگرچہ بھوکا ہو اسپر یہی تہمت ہوگی کہ اپنے کر و فر مین ہی وہ تو مارے ضعف بھوک کے چل نہین سکتا مخلوق کہتی ہی کہ موٹے موٹے لقمے گوشت کے کھائے ہین اُسکی بدہضمی سے نہین چل سکتا بخلاف شرح بحر العلوم مین تشنود نون نفی لکھا ہی میری دانست مین بشنود بباے موحدہ ہی اور دنبل کو دوبل

پھر الحاح ومبالغہ کرنا امیر معاویہ رضہ کا ابلیس سے اور جواب اُنکا

قولہ گفت غیر راستی نرہاندت ❊ داد سوے راستی میخواندت ❊ راست گو تا وارہی از چنگ من ❊ مکر ننشاند غبار جنگ من ❊ گفت چون دانی دروغ وراست را ❊ ای خیال اندیش پر اندیشہا ❊ گفت پیغمبر نشانے دادہ است ❊ قلب ونیکو را محک بنہادہ است ❊ گفتہ است الکذب ریب فی القلوب ❊ باز الصدق طمانین وطروب ❊ دل نیارامد ز گفتار دروغ ❊ آب روغن ہیچ نفروزد فروغ ❊ در حدیث راست آرام دلست ❊ راستیہا دانہ دام دلست ❊ دل اگر رنجور باشد بد رہان ❊ کو نداند چاشنی این وآن ❊ چون بود از رنج وعلت دل سلیم ❊ طبع صدق وکذب را باشد علیم ❊ حرص آدم چون سوے گندم فزود ❊ از دل آدم سلیمی را ربود ❊ پس دروغ وعشوہ ات را گوش کرد ❊ غرہ گشت وز ہر قاتل نوش کرد ❊ کژدم از گندم ندانست آن نفس ❊ میبرد تمییز از اہل ہوس ❊ خلق مست آرزو اند وہوا ❊ زان پذیرا اند دستان ترا ❊ ہر کہ خود را از ہوا خود باز کرد ❊ گوش خود را آشناے راز کرد ❊ ہمچنانکہ در حکایت گفتہ اند ❊ بشنو آنرا تا کشاید بستہ بند ❊ المعنی حضرت معاویہ نے کہا سب باتین تیری فضول ہین تجکو سواے سچ کے کوئی بات رہائی نددیگی تیری داد تجکو راستی کیطرف بلاتی ہی کہ اگر رہائی کا طالب ہی تو ادھر کو آ بس سچ کہدے تو میرے چنگل سے چھوٹے تیرے مکر سے غبار میری لڑائی کا ہرگز نہ دبے گا ابلیس نے کہا تم یہ کیسے جانوگے کہ مین نے سچ کہا یا جھوٹ کہا تم تو خیال اندیش اور پر خیال ہو رہے ہو یہ خیال کب ماننے دینگے امیر معاویہ نے کہا کہ ہمکو پیغمبر نے جھوٹ سچ پہچاننے کا ایک نشان بتا دیا ہی اور کھوٹے کھرے کی ایک کسوٹی ہمارے لیئے مقرر کردی ہی جس سے ہم پہچان سکتے ہین اور وہ یہ ہی کہ فرمایا الکذب ریب القلوب والصدق طمانین وطروب یعنے کذب شک دلون کا ہی اور صدق تسلی وخوشی دونکی ہی مطلب

یہ کہ کذب دلکو شک مین ڈالتاہی اور صدق تسلی اور خوش کردیتاہی جھوٹی باتون سے دل آرام نہین پاتا اور ٹھہرتا نہین جیسے تیل پانی ملا ہوا روشنی نہین چمکاتا سچی بات پر دل ٹھہر جاتاہی دلکو دام مین لانے کیواسطے راستی دانہ ہی جیسے دل اگر رنجور ہوگا تو مُنھہ کا مزہ ضرور بگڑ جائیگا کسواسطے کہ وہ اپنی رنجوری سے کسی چیز کا مزہ ہی نہین جانتا بس جب دلکو رنج وعلت سے کوئی روک نہین سلیم ہی تو طبیعت صدق وکذب کو خوب جان لیگی حضرت آدم کی حرص جب گندم کیطرف بڑھی تو اس حرص ہی کی علت تو اُنکے قلب مین پیدا ہوئی جسنے سلیمی کو اُنکے دل سے نکال دیا اور جب سلیمی اُن کے دل سے نکلگئی تیرے جھوٹ وفریب کو سُن لیا اور دھوکہ کھا کے زہر قاتل پی لیا اُسوقت یہ نجانا کہ یہ کژدم ہی گندم نہین ہی کسواسطے کہ ہوس اہل ہوس سے تمیز کو کھودیتی ہی ایسے ہی تمام مخلوق حرص وہوا مین مست ہی اسی سبب سے تیرے حیلون فریب کو مان رہی ہی اور جسنے آپکو ہوا سے جدا کیا اُسکے کان رازوامرار سے آشنا ہوے جیساکہ ایک نقل مین لوگون نے کہاہی تو اُسکو سُن تو تیرے بند بستہ کشودیا ئے یعنے جس بات مین تو مقید ہی وہ کھل جائے

شکایت قاضی کی آفت منصب قضا سے اور جواب نائب کا

قولہ قاضیی بنشاندند او میگریست • گفت نائب قاضیا گریہ ز چیست • این نہ وقت گریہ وفریاد تست • وقت شادی ومبارکباد تست • گفت آہ چون حکم راند بیدلی • در میان آن دو عالم جاہلی • آن دو خصم از واقعہ خود واقفند • قاضی مسکین چہ داند زین دو بند • جاہلست وغافلست از حالشان • چون رود در خونشان اموالشان • گفت خصمان عالمست وعلتی • جاہلی تو لیک شمع ملتی • زانکہ تو علت نداری در میان • وان فراغت ہست نور دیدگان • وان دو عالم را غرضشان کور کرد • علمشانرا علت اندر گور کرد • جہل را بیعلتی عالم کند • علم را علت زدل ابتر کند • تا تو رشوت نستدی بینندہ • چون طمع کردی ضریر وبندہ • از ہوا من خوی خود واگردہ ام • لقمہای شہوتی کم خوردہ ام • چاشنی گیر دلم شد با فروغ • راست را داند حقیقت از دروغ • المعنی ایک شخص کو مسند قضا پر بٹھایا اور وہ روتا تھا اُسکے نائب نے کہا کہ روتا کیون ہی کیا سبب ہی یہ وقت تو گریہ وفریاد کا نہین ہی خوشی ومبارکباد کا ہی کہ خدا نے تجکو قاضی کیا کہا آہ کیسے حکم دینا جاری کرے وہ بیدل کہ درمیان دو عالم کے یہ جاہل ہی یعنے وہ جو دونون مخاصم ہین اپنے واقعہ سے خوب واقف ودو عالم ہین قاضی غریب اِن دونون کے داؤکو کیا جانے کہ کون داؤکر رہا ہی یہ تو اُنکے حال سے جاہل وغافل ہی پھر اُنکے خون یا مال مین کیسے گھسے اور دخل دے کہ یہی دونون معاملے سخت قاضی کے تعلق ہوتے ہین نائب نے کہا کہ فی الحقیقۃ وہ دونون مخاصم اگرچہ عالم ہین لیکن علتی بھی ہین اپنی اپنی غرض کے بیمار اور تو گو جاہل ہی لیکن شمع ملت کا ہی یعنے دین کا تیرے آگے وہ چھپ نہین سکتے اس سبب سے کہ تو ان دونون مین بعلت ہی اور یہ فراغت بعلتی کی تیری آنکھون کی نور ہی اور وہ جو دونون عالم ہین اُنکو غرض نے اندھا کردیا ہی اور اُنکے علم کو اُنکی علت غرضی نے گور مین گردیا اب عالم نہین ہین جاہل سے بدتر ہین کسواسطے جہل کو بیعلتی عالم کردیتی ہی اور علم کو علت دلسے ابتر کردیتی ہی تو جبتک رشوت

نہین لیگا بندہ رہیگا جسوقت طمع کریگا اندھا اور بندہ ہر کسی کا ہوجائیگا مجھی کو دیکھ کہ مین نے اپنی عادت کو حرص و ہواسے
الگ کر لیا ہی تھمے خواہش نفس کے نہین کھاتا ہون میرا دل چاشنی گیر راست دروغ کا ہی کہ اپنے فروغ سے راست
دروغ کو معلوم کرلیتا ہی

اقرار مین لانا معاویہ کا ابلیس کو

قولہ ای سگ ملعون جواب من بگو ٭ راست پیش اور دروغے را مجو ٭ تو چرا بیدار کردی مرمرا ٭ دشمن بیداری تو ای دغا ٭ ہمچو خشخاشے ہمہ خواب آوری ٭ ہمچو خمرے عقل و دانش میبری ٭ چار میخت کردہ ام من راست گو ٭ راست را دانم تو حیلتہا مجو ٭ من زہر کس آن طمع دارم کہ او ٭ صاحب آن باشد اندر طبع و خو ٭ من ز سرکہ می نجویم شکری ٭ وز مخنث می نجویم لشکری ٭ ہمچو گبران می نجویم از بتے ٭ کو بود حق یا زحق آیتے ٭ من ز سرگین مے نجویم بوے مشک ٭ من در آب جو نجویم خشت خشک ٭ من نجویم پاسبانی راز دزد ٭ کارنا کردہ نجویم ہیچ مزد ٭ من ز شیطان می نجویم کوست غیر ٭ کہ مرا بیدار گرداند بخیر ٭ المعنی امیر معاویہ نے کہا ای سگ ملعون میری بات کا جواب دے راست راست پیش کر دروغ کو مت ٹٹولتا پھرے تو نے مجکو کیون جگایا اسکا مجکو جواب دے تو تو دشمن بیداری کا ہی جاگنون کو سلادینے والا ای ہمہ تن دغا پھر تو نے مجکو کیون جگایا تو تو خشخاش کیطرح بالکل خواب آور ہی اور مثل شراب کے عقل و دانش کا کھونے والا اب مین نے تجکو چار میخ کیا ہی اور چومیخا باندھا ہی سچ بتا مین سچ کو خوب جانتا ہون تو حیلے مت ڈھونڈھے مین ہر شخص سے یہ امید رکھتا ہون کہ مین جسکو جس عادت و طبیعت کا جانتا ہون وہ اسی عادت و طبیعت والا ہوگا فرق نہین پڑیگا مین ایسا نادان نہین کہ سرکہ سے شکر مین ڈھونڈھون یا مخنث سے سپہگری یا گبرون کی طرح کسی بت مین اس بات کا طالب ہون کہ یہ حق ہی یا حق کی کوئی آیت و نشانی ہی مین گوبر مین بو مشک کی نہین ڈھونڈھتا نہر کے پانی مین سوکھی اینٹ ٹٹولتا ہون نہ مین چور سے چوکیداری کا طالب نہ بے محنت مزدوری کا خواہان پھر مین شیطان سے کہ وہ غیر ہی کیسے اس بات کو ڈھونڈھون کہ وہ مجھے کسی خیر کے واسطے بیدار کرے

سچ کہدینا ابلیس کا اپنا بھید حضرت معاویہؓ سے

قولہ گفت بسیار آن بلیس از مکر و غدر ٭ میر از و نشنید و کرد استیز و صبر ٭ از بن دندان بگفتش بہر آن ٭ کردمت بیدار میدان ای فلان ٭ تا رسی اندر جماعت در نماز ٭ از پے پیغمبر دولت فراز ٭ گر نماز از دست رفتی مر ترا ٭ این جہان تاریک گشتی بے ضیا ٭ از غبین و درد رفتی اشکہا ٭ از دو چشم تو مثال مشکہا ٭ آن غبین و درد بودی صد نماز ٭ کو نماز و کو فروغ آن نیاز ٭ ذوق دارد ہر کسے بر طاعتے ٭ لاجرم نشکیبد از وے ساعتے ٭ المعنی صبر بالفتح معروف و نیز دوائے تلخ ہندی ایلوہ از بن دندان گفتن نہایت منت خوشامد سے کہنا غبین ضعف رائے الغرض ابلیس نے

بہت ہی مکر و فریب کیے امیر نے اُس سے کچھ نہ سنی اور تلخی و تشنیز سے پیش آئے تب اُسنے دانت کچکرا کے بڑی خوشامد سے کہا کہ اے فلان مین نے تمکو اسواسطے جگایا کہ تم جماعت مین نماز کیواسطے جاؤ اور پیغمبر کے پیچھے نماز ادا کرو اور جو تمہاری نماز جاتی رہتی تھی تو مارے غم کے یہ جہان تم پر اندھیر و تاریک ہوجاتا تھا آہ ضعف رلے دو درد سے تم ایسے اشک ذبون آنکھون سے بہاتے تھے جیسے پانی مشک سے بہتا ہے تو وہ غمین و درد برابر سو نماز کے ہوتا تھا پھر کہتا ہے کہان نماز اور کہان فروغ اُس نیاز کا کہ کچھ نسبت ہی نہین ہے یہ جو ہر شخص طاعت کا ذوق رکھتا ہے اور اُس سے مزہ پاتا ہے بے اُسکے اُسکو ایک ساعت چین نہین پڑتا

فضیلت حسرت کھانے اُس شخص کی فوت ہونے نماز جماعت سے

قولہ آن یکے میرفت در مسجد درون * مردم از مسجد ہمی آمد برون * گشت پرسان کہ جماعت را چہ بود * کز مسجد مے برون آیند زود * آن یکے گفتش کہ پیغمبر نماز * با جماعت کرد و فارغ شد ز راز * تو کجا در میروی ای مرد خام * چونکہ پیغمبر بداد ست السلام * گفت آہ و درد از آن آمد برون * آہ او مید او ز دل بوے خون * آن یکے از جمع گفت این آہ را * تو بمن دہ و آن نماز من ترا * گفت دادم آہ بگرفتم نماز * او ستد آن آہ را با صد نیاز * بانیاز و با تضرع باز گشت * باز بود در پی شہباز گشت * شب بخواب اندر بگفتش ہاتفے * کہ خریدے آبحیوان و شفی * حرمت این اختیار و این دخول * شد نماز جملہ خلقان قبول *

المعنی شفی بکسر اما لہ شفا صحت و تندرستی بعد مرض یہ اشعار ابلیس کیطرف سے ہین چنانچہ بیان کیا کہ ایک شخص مسجد مین گھستا تھا اور لوگ مسجد سے نکلتے تھے اُسنے پوچھا کہ جماعت کی کیا کیفیت ہے جو تم سب جلدی مسجد سے نکل آئے ایک نے کہا کہ پیغمبر نے نماز جماعت کے ساتھ کر لی اور اپنے راز و نیاز سے فارغ ہو گئے تو اے مرد خام اب کہان جاتا ہے پیغمبر نے تو السلام ختم نماز کا کہدیا اُسنے سنکے آہ کی اور اُس آہ سے درد ظاہر ہوا کہ وہ آہ اُسکے دل سے بوخون کی دیتی تھی اُس جماعت سے ایک نے کہا کہ یہ آہ تو مجکو دے اور میری نماز تو لے تم اُسنے کہا کہ مین نے آہ دی اور نماز لی اُسنے اُس آہ کو سیکڑون آرزو سے لیا اور نہایت عجز و تضرع کے ساتھ اُس آہ کے اثر سے وہ باز تو تھا ہی یعنے شکار کا طالب اب شاہباز کے پیچھے ہو گیا کہ وہ عشق ہے جسکا شکار معرفت رات کو خواب مین اُس سے ایک ہاتف نے کہا کہ عجب آبحیوان اور شفا تو نے خریدی کہ زندگانی جاودانی تو نے پائی اور جملہ امراض نہانی سے نجات حاصل کی اس اختیار اور اس دخول کے طفیل سے ساری مخلوق کی نماز قبول ہو گئی

تتمہ اقرار ابلیس کا امیر معاویہؓ کے ساتھ بابت مکر و فریب خود

قولہ پس عزازیلش بگفت ای میر راد * مکر خود اندر میان باید نہاد * گر نمازت فوت میشد آن زمان * میزدی اندر دل آہ و فغان * آن تاسف آن فغان و آن نیاز * در گذشتی از دو صد ذکر و نماز * من ترا بیدار کردم از نہیب * تا نسوزاند ترا آہ عجیب * تا ترا آہے نباشد مر ترا * تا بدان راہے نباشد مر ترا * من حسودم از حسد کردم چنین * من عدوم

کار من مکر است و کین ۰ المعنی بعد مثال صدر کے عزازیل نے کہا کہ ای امیر جو ام داب اپنا مکر تم سے کہدینا چاہیے کہ اگر نماز تمہاری فوت ہو جاتی تھی تو تم درد دل سے ازبس آہ و فغان کرتے تھے وہ افسوس و عجز تمہارا اور فغان سیکڑون نماز و ذکر سے بڑھ جاتا تھا مین نے تمکو اسی خوف سے تا آہ شرم و ندامت کی تمکو سوز درد مین نہ لائے اور تم آہ نکرنے پاؤ اور اُس آہ کیطرف تمہاری راہ ہی نہو جگا دیا مین تو حاسد ہون دیکھکر جلتا ہون مین نے حسد سے ایسا کیا تا اُس فائدہ عظیم سے محروم رہو اور مین دشمن ہون بس دشمن کا کام سوائے مکر و کینہ کے کیا ہی

تصدیق کرنا امیر معاویہ کا قول ابلیس کو

قولہ گفت اکنون راست گفتی صادقے ۰ از تو این آید تو این را لائقے ۰ عنکبوتے تو مگس داری شکار ۰ من نیم اے سگ مگس زحمت مبار ۰ باز اسپیدم شکارم شہ کند ۰ عنکبوتے کے بگرد من تند ۰ کار تو اینست ای ذرد لعین ۰ سوے دوغ آری مگس را از انگبین ۰ رو مگس میگیر تا تانی ہلا ۰ سوی دوغی زن مگسہا را صلا ۰ ور بخوانی تو بسوی انگبین ۰ ہم دروغ و دوغ باشد آن یقین ۰ تو مرا بیدار کردی خواب بود ۰ تو نمودی کشتیم گرداب بود ۰ تو درین خیرم ازان میخواندی ۰ تا ز خیر بہترم میراندی ۰ المعنی یعنی امیر معاویہ نے شیطان کا جواب سُنکے کہا کہ البتہ اب تو نے سچ کہا اور اپنے قول مین صادق ہی یہ باتین تجھ سے ہونیکی ہین اور تو انکے لائق ہی لیکن یہ سمجھ لے کہ تو عنکبوت ہی تیرا شکار مکھی ہی مگر ای سگ مین مکھی نہین ہون تو مجکو اب زحمت مت دے مین باز سپید ہون کہ جسکو بادشاہ شکار کرتا ہی عنکبوت میرے گرد کب پور سکتی ہی ای چور لعین تیرا یہ کام ہی کہ تو مکھی کو شہد شیرین کے پاس سے دوغ ترش کیطرف لاتا ہی یعنی اعلیٰ سے ادنیٰ کیجانب جا خبردار جبتک تجھ سے ہو سکے مکھیان پکڑا کر اور مکھیونکو دوغ کیطرف بلایا کر اور اگر شہد کیطرف بلائے تو بھی یقیناً دوغ و دروغ ہی ہوگا تو نے مجکو جگایا وہ جگانا تیرا عین خواب تھا تو نے مجکو کشتی دکھائی وہ خاص بھنور تھا تو اس خیر مین مجکو اسی سبب سے بلاتا تھا کہ اس سے جو بہتر خیر تھی اُس سے مجکو ہانکتا تھا

بھاگ جانا چور کا صاحب خانہ کے ہاتھ سے بسبب آواز دوسرے شخص کے

قولہ این بدان ماند کہ شخصے دزد دید ۰ در وثاق اندر پے او میدوید ۰ چون دو سہ میدان دویدہ از پیش ۰ تا در افگند از تعب اندر خویش ۰ اندران حملہ کہ نزدیک آمدش ۰ تا بدو اندر جہد در یابدش ۰ دزد دیگر بانگ کردش کہ بیا ۰ تا بہ بینی این علامات بلا ۰ زود باش و باز گرد ای مرد کار ۰ تا بہ بینی حال اینجا زار زار ۰ چون شنید این مرد گشت اندیشناک ۰ گفت با خود گشتہ گیر این جامہ چاک ۰ گفت باشد کانطرف دزدے بود ۰ گر نہ گردم زود او بر من دود ۰ بر زن و فرزند من دستے زند ۰ کشتن این دزد سودم کے کند ۰ این مسلمان از کرم مینخواندم ۰ گر نگردم زود پیش آید ندم ۰ بر امید شفقت آن نیک خواہ ۰ دزد را بگذاشت باز آمد براہ ۰ گفت ای یار نکو احوال چیست ۰ این فغان و بانگ تو از دست کیست ۰ گفت اینک بین نشان پاے دزد ۰ انیطرف رفتست دزد زن بمزد ۰ نک نشان پاے دزد قلتبان ۰ در پے او رو بدین نقش و نشان ۰ گفت ای ابلہ چہ میگوئی مرا ۰ من گرفتہ بودم آخر دزد را ۰ دزد را از بانگ تو بگذاشتم ۰

من تو خر را آدمی پنداشتم * این چه راز است و چه سر زه ای فلان * من حقیقت یافتم چه بود نشان * گفت من از حق
نشانت میدهم * این نشانست از حقیقت آگهم * گفت طراری تو یا تو ابلهی * بلکه تو دزدی از ینحال آگهی * خصم خود را
میکشیدم کش کشان * تو رهانیدی مرا کاینک نشان * تو جهت گو من برونم از جهات * در وصال آیات گو یا بینات *
صنع بیند مرد محجوب از صفات * در صفات آنست کو گم کرده ذات * واصلان چون غرق ذاتند ای پسر * کے کنند اندر
صفات او نظر * چونکه اندر قعر جو باشد سرت * کے برنگ آب افتد منظرت * در برنگ آب باز آئی ز قعر * پس بلا سے
بستدی دادی تو شعر * طاعت عامه گناه خاصگان * وصلت عامه حجاب خاص دان * گر وزیری را کند شه محتسب *
شه عدو او بود نبود عجب * المعنی امیر معاویہ کہتے ہین کہ یہ وہ مثل ہوئی کہ ایک شخص نے اپنے گھر مین چور دیکھا اُسکے
پیچھے دوڑا جب وہ بین میدان اُسکے پیچھے دوڑا یہانتک کہ محنت و مشقت سے تھکا کے اُسکو پسینے مین ڈال دیا
اور جسوقت یہ حملہ کر کے اُسکے نزدیک پہونچا ایسا کہ جھپٹے اور کود کے اُسکو پکڑ لے دوسرے چور نے اسکو پکارا کہ لوٹ آ
اور یہان جو علامات بلا کے ہین اُنکو دیکھ پھر کہا اے مرد کار جلدی کر اور لوٹ تو یہان کا حال دیکھ کیسا زار و نزار ہے
جب اِس مرد نے سنا اندیشناک ہوا اور کہا کہ اب اِس جامہ کو اپنے اوپر چاک شدہ جان یعنے کوئی ایسی آفت ہے
کہ ضرور مجکو جامہ چاک کرنا پڑے اور کہا کہ شاید ادھر کوئی چور ہو جو نہین لوٹتا ہون تو وہ مجھ پر دوڑیگا اور میرے
زن و فرزند پر ہاتھ ماریگا پھر اِس چور کا مارنا میرے کس کام آئیگا یہ کوئی مسلمان اپنی مہربانی سے مجکو بلاتا ہے اگر مین
جلدی نہین لوٹتا ہون تو پشیمان ہونگا بس اُس نیکخواہ کی امید شفقت پر چور کو اُسنے چھوڑا اور گھر کی راہ لی اور آکر پوچھا
کہ اے یار نیک بتا تو حال کیا ہے اور یہ بانگ و فریاد تیری کس سبب سے ہے کہا یہ دیکھ چور کے پانون کے نشان بنے ہین
دزد زن بمزد کہ یہ گالی ہے ادھر کو گیا ہے اور یہ دیکھ نشان پانون دزد دوشت کے انھین نقش و نشان کے پیچھے تو جا
اُسنے کہا کہ اے احمق یہ کیا مجھ سے کہتا ہے اور نقش و نشان بتاتا ہے مین نے تو چور کو پکڑ ہی لیا تھا تیری آواز سے چھوڑ دیا
مین نے تجھ گدھے کو آدمی جانا اے فلان تو یہ کیا بکتا ہے اور بیہودگی کر رہا ہے مین نے تو خود اصل کو پا لیا تھا تو نشان کیا
بتاتا ہے نشان کیا چیز ہین کہا مین تجکو سچا پتہ بتاتا ہون یہی نشان ہین مین حقیقت سے خوب واقف ہون کہا تو چور
ہے یا احمق ہے بلکہ خاص چور تو ہی ہے کہ اِس حال سے آگاہ ہے مین اپنے دشمن کو اچھی طرح پکڑ کے کھینچ لاتا تو نے اُس کو
مجھ سے چھوڑا دیا اور اب کہتا ہے کہ یہ اُسکے نشان پانون کے ہین تو مجکو جہت اور طرف بتا رہا ہے اور مین جہات سے
باہر ہون ظاہر ہے کہ جو وصل مین ہے اُسکو آیات بینات سے کیا غرض مین تو اُسکے ساتھ ہی تھا مین اِس نقش و نشانون
کو کیا کرون گو کیسے ہی ظاہر ہون آیندہ مقولات مولانا کے معلوم ہوتے ہین چنانچہ فرمایا کہ ایسے ہی جو لوگ کہ محجوب
ہین اے ظاہر بین وہ تو اُسکی صفات سے کہ ہر صفت کے ساتھ ظاہر ہو رہا ہے اُسکی صنع کو جو بمنزلہ نشان کے ہے
دیکھتے ہین اور جس نے اپنی ذات کو گم کیا اور نیست ہوا وہ مقام صفات کو پہونچا جسکو مرتبہ وحدت اور عالم جبروت

کہتے ہین اور جو واصل ہین وہ اُسکی ذات مین غرق ہین کہ اُسکو مرتبہ لاہوت کہتے ہین مرتبۂ اسماجو مرتبۂ ملکوت ہی اور مرتبۂ صفات جو جبروت ہی یہان کچھ نہین رہتا فنافی اللہ ہوجاتا ہی اب وہ صفات کیطرف نظر نہین کرتا جیسے جب تیرا سر قعر چہ کے اندر ہوجائیگا تو تیری آنکھ رنگ آب پر جو اُسکے صفات سے ہی کب ٹہیگی اور جو قعر چھوڑ کے رنگ آب کیطرف تو لوٹے تو ایسا ہی کہ شعر کے بدلے مین جو ایک ریشمین سیاہ نفیس کپڑا ہوتا ہی پلاس یعنے ٹاٹ یا گزی وغیرہ ناچیز کپڑا لے لیا اب یہ مقام ہی کہ عام کی طاعت خاصون کے گناہ اور عام کا وصل خاصون کا حجاب ہی جیساکہ کہا ہی حسنات الابرار سیئات المقربین نیکیان نیکون کی گناہ مقربون کے ہین کسواسطے کہ یہ مقام طاعت کا نہین ہی جب وصل ہوگیا تو طاعت کسکی کرے اور یہ ایسا ہی کہ کسی وزیر کو بادشاہ وزارت سے معزول کر کے محتسب کردے تو کچھ تعجب نہین جو سمجھا جائے کہ بادشاہ اُسکا دشمن ہی

حکایت ایک وزیر کی کہ بادشاہ نے وزارت سے موقوف کر کے محتسب کیا تھا

قولہ ہم گناہے کردہ باشد آن وزیر ✤ بے سبب نبود تغیر ناگزیر ✤ وانکہ زاول محتسب خود بد ورا ✤ بخت و روزی آن بدست از ابتدا ✤ لیک آن اول وزیرش شہ بدست ✤ محتسب کردن سبب فعل بدست ✤ چون ترا شہ زاستانہ پیش خواند ✤ باز سوے آستانہ باز راند ✤ تو یقین میدان کہ جرمی کردۂ ✤ جبر را از جہل پیش آوردۂ ✤ کہ مرا روزی و قسمت این بدست ✤ پس چرا دے بود این دولت بدست ✤ قسمت خود خود بریدی تو ز جہل ✤ قسمت خود را فزاید مرد اہل ✤
المعنی فرماتے ہین کہ وزارت سے جو معزول کر کے بادشاہ نے اُسکو محتسب کیا ضرور کوئی گناہ اُسنے کیا ہوگا کسواسطے کہ بے سبب کوئی تغیر ناگزیر نہین ہوتی گناہ کے بدولت تغیر ضرور پڑتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ اول سے وہ محتسب تھا یعنی ابتدا مین اُسکی بخت و روزی یہی تھی کہ وہ محتسب ہو اصل مقدر یون تھا لیکن ہوا وہ پہلے وزیر بادشاہ کا یہ اُسکے کسی عمل نیک کا نتیجہ تھا پھر جب اُسنے کوئی عمل بد کیا تو اُسکے سبب سے وزارت سے محتسب کیطرف جو اصل مقدر تھا تغیر کیا گیا ورنہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم بیشک اللہ نہین بدلتا ہی اُس بات کو جو کسی قوم کو حاصل ہی جبتک وہ نہ بدلین اُس بات کو جو اُنکی ذاتون مین ہی کسواسطے کہ جب تجکو بادشاہ نے آستانہ سے اپنے پاس بلا لیا اور مقرب کیا اور پھر تجکو نکالکے آستانہ پر بھیجدیا تو یقیناً جان لے کہ میرا کوئی گناہ ہی اور مین اپنی جہل و نادانی سے جبر کو پیش کرتا ہون کہ تقدیر سے چارہ نہین ہی تیری قسمت و روزی یون ہی تھی ہم کہتے ہین کل تیری قسمت و روزی کہان گئی تھی جو تیرے قبضہ مین دولت تھی آج قسمت کو پکڑتا ہی تو نے اپنی قسمت کو اپنی نادانی سے خود قطع کیا اور کھویا تیری نااہلی ہی جو اہل ہین وہ اپنی قسمت کو بڑھاتے ہین جیساکہ فرمایا ہی لئن شکرتم لازیدنکم الخلاق شرح بحر العلوم مین کہ مرا کو گو مرا لکھا ہی

قصہ منافقون کا اور مسجد ضرار بنانا اور بھیجنا قاصد ونکا

قولہ یک مثال دیگر اندر کژ روی * شاید ار از نقل قرآن بشنوی * اینچنین کژ بازیی در جفت وطاق * با نبی می باختند اہل نفاق * کز برائے عز دین احمدی * مسجدی سازیم و بود آن مرتدی * اینچنین کژ بازیی میباختند * مسجدی جز مسجد او ساختند * فرش و سقف و قبلہ اش آراستند * لیک تفریق جماعت خواستند * نزد پیغمبر بلابہ آمدند * ہمچو اشتر پیش او زانو زدند * کاے رسول حق برائے محسنی * سوے آن مسجد قدم رنجہ کنی * تا مبارک گردد از اقدام تو * تا قیامت تازہ بادا نام تو * مسجد روز گلست و روز ابر * مسجدے روز ضرورت وقت صبر * تا غریبے یابد آنجا خیر و جا * تا فراوان گردد اینخدمت مرا * تا شعار دین شود بسیار و پر * زانکہ با یاران شود خوش کار مر * مسجد و اصحاب مسجد را نواز * تو مہی ما شب دمے با ما بساز * ساعتے آنجا گہ تشریف دہ * تزکیہ ما کن زما تعریف دہ * تا شود شب از جمالت ہمچو روز * اے جمالت آفتاب جانفروز * المعنی فرماتے ہین یہ مثال کژ روی کی تو تو نے سُنی اب اِس کژ روی کے معاملہ مین ایک مثال اور قرآن سے نقل کرون اُسکو سننا چاہیے کہ ایسے ہی کژ بازی جفت وطاق کی اہل نفاق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کھیلتے تھے جفت وطاق بدینوجہ کہ ظاہر تو اُنکا آنحضرت سے جفت تھا اور باطن مین محض فرد وطاق یعنے جدا کس لیے کہ منافق دو رو اور دو دل ہوتے ہی ہین چنانچہ ظاہر یہ قصد کیا کہ ایک مسجد واسطے عزت دین احمدی کے بنائین کہ بحقیقت وہ مرتدی تھے اور یہ حسب تجویز و حکم ابو عامر منافق کے بنائی گئی اور یہ ابو عامر جنگ اُحد مین آپ سے بہت لڑا تھا اور پس پا ہو کے روم بھاگ گیا تھا یہ منافق ایسی کژ بازی کھیلتے تھے کہ ایک مسجد سوائے مسجد نبوی کے بنائی تمام فرش اور چھت اور قبلہ اُسکا درست کیا لیکن نیت یہ کہ اُنکی جماعت مین تفرقہ پڑجائے اب لابہ یعنے تملق وچاپلوسی کرتے آنحضرت کے پاس آئے اور اونٹ کیطرح دو زانو مودب بیٹھے اور کہا اے رسول حق اپنی محسنی کے قصد سے جیسے کہ محسن ہو اُس مسجد کیطرف قدم رنجہ فرمائیے تا تمھارے قدمون کی برکت سے وہ مبارک ہو خدا تمھارے نام کو قیامت تک تازہ رکھے مسجد کیا ایک روز گل ہے اور روز ابر اے پر بہار و با سایہ اور مسجد کیا صبر کے وقت مین روز ضرورت ہے اس طور پر کہ کوئی مسافر بھوکا پیاسا صبر کا مارا وہان جائے تو خیر پائے اور جگہ رہنے کی ملے آپکی برکت سے میرے واسطے اِس خدمت مین افزونی و فراوانی ہو اور شعار دین اذان و اقامت خوب اچھی طرح ہو کسواسطے کہ جو کام یارون کے ساتھ ہوتا ہے کیسا ہی تلخ ہو خوش آتا ہے آپ مسجد اور اصحاب مسجد پر نوازش کرین آپ ماہ ہین ور ہم شب ایکدم ہمارے ساتھ بھی موافقت فرمائیے ذرا دیر کو وہان تشریف لیچلیے اور ہمارا تزکیہ فرمائیے یعنے باطن کو پاک کرکے ہمکو اپنے نفس کی معرفت عطا فرمایئے جیسا آپ نے فرمایا ہے من عرف نفسہ فقد عرف ربہ اور شب ہماری آپکے جمال سے بالکل روز ہو جائے کسواسطے اللہ تعالی نے آپکا جمال ایک آفتاب جانفروز کیا ہے الخلاف شرح بحر العلوم مین بانی کو بانبی اور مسجدی روز گل اور روز ضرورت دونون مین یا نہین لکھی کہ ضرور تھی قولہ اے دریغا کان سخن از

ول بدی ؛ تا مراد آن نفر حاصل شدی ؛ لفظ کاید بیدل وجان بر زبان ؛ همچو سبزه تون بود ای دوستان ؛ هم ز دورش بنگر و اندر گذر ؛ خوردن و بو را نشاید ای پسر ؛ سوی لطف بیوفایان هین مرو ؛ کان پل ویران بود نیکو شنو ؛ گر قدم را جاهلی بر وی زند ؛ بشکند پل وان قدم را بشکند ؛ هر کجا لشکر شکسته میشود ؛ از دو سه سست مخنث می بود ؛ در صف آید با سلاح او مردوار ؛ دل برو ننهد که اینک یار غار ؛ رو بگرداند چو بیند زخم را ؛ رفتن او بشکند پشت ترا ؛ این دراز و ست فراوان میشود ؛ انچه مقصود ست پنهان میشود ؛ چاپلوسی و فسونها خوانده اند ؛ نزل و دستان سوی حضرت رانده اند ؛ آن رسول مهربان رحم کیش ؛ جز تبسم جز بلی نادر دمیش ؛ شکرهای آن جماعت یاد کرد ؛ در اجابت قاصدان را شاد کرد ؛ المعنی تون هندی گھور آب منقولات مولانا رح کے ہین کہ ہاے افسوس یہ بات انکی منافقانہ تھی کاش دل سے ہوتی تو ضرور انکی مراد حاصل ہوتی اسواسطے کہ جو لفظ بیدل وجان زبان پر آتا ہے وہ ایسا ہی جیسے گھورے پر کا ساگ کہ اسکو دور ہی سے دیکھ اور چلا جا اسلیے کہ وہ بو ہی اور بو کا کھانا اے پسر نہین چاہیے تو بیوفاؤن کے لطف پر مت جا کہ یہ ایک ویران پل ہے جسپر لوگ نہین نکلتے اگر کوئی جاہل قدم رکھدے تو وہ بھی ٹوٹے اور اسکا پانون بھی توڑے جہان کہین لشکر شکست خوردہ ہوتا ہے دو تین آدمیون سے سست مخنث ہوجاتا ہے وہ ہتھیار باندھ کے صف جنگ مین گو مردانہ وار آئے تو اسپر دل نہادمت ہو کہ یہ یار غار ہے جسوقت زخم دیکھیگا فوراً منھ پھیر دیگا اور بھاگ کے تیری پیٹھ توڑ دیگا اب گریز ہے فرماتے ہین کہ یہ بات طول طویل اور بہت بڑھی جاتی ہے اور جو مقصود تھا وہ چھپا جاتا ہے غرض ان لوگون نے بڑی چاپلوسی اور فسون ظاہر کیے اور تحفے اور کہانیان آپکے سامنے گذرانین یہانتک کہ ان رسول خدا مہربان رحم کیش نے سواے تبسم اور بلے لفظ ایجاب کے انسے کچھ نہین کہا جیساکہ قرآن مجید مین ہے حریص علیکم بالمومنین روف رحیم القصہ آپنے انکے نزل کی شکرگزاری کی اور اجابت التماس سے قاصدون کا دل شاد کیا انخلاف شرح بحر العلوم مین بنگر صیغہ امر کو بنگرد بصیغہ مضارع لکھا ہے

خود جانا اور فریفتہ کرنا منافقون کا پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تا مسجد ضرار کو لے جائین

قولہ می نمودی مکر ایشانرا باد ؛ یک بیک زانسان که اندر شیر مو ؛ موی را نادیده میکرد آن لطیف ؛ شیر را شاباش میگفت آن ظریف ؛ صد هزاران مکر و موی و دمدمه ؛ چشم خوابانید آندم زانهمه ؛ راست می فرمود آن بحر کرم ؛ من شمارا از شما مشفق ترم ؛ من نشسته بر کنار آتشی ؛ با فروغ و شعلهٔ بس ناخوشی ؛ همچو پروانه شما آنسو دوان ؛ هر دو دست من شده پروانه دان ؛ چون بر آنشد تا روان گردد رسول ؛ غیرت حق بانگ زد مشنو ز غول ؛ کان خبیثان مکر و حیلت کرده اند ؛ جمله مقلوب ست انچه آورده اند ؛ قصد ایشان جز سیه روئی نبود ؛ خیر دین کی جست ترسا و یهود ؛ مسجدی بر جسر دوزخ ساختند ؛ با خدا نرد دغل میباختند ؛ قصدشان تفریق اصحاب رسول ؛ فضل حق را کے شناسد هر فضول ؛ تا جهودی را ز شام اینجا کشند ؛ که بوعظ او جهودان سرخوشند ؛ المعنی جوان ہین سے مکر کی

بات کہتا تھا ایک ایک کو جتا دیتے تھے ایسے جیسے شیر مین بال باکی کو بسبب خلق عظیم کے نادیدہ کردیتے تھے کہ گویا دیکھا ہی
نہین اور شیر کو شاباش کہتے تھے عجب دانا و عقیل تھے لاکھون مکر اور بال اُنکے فریبون کے تھے مگر انھون نے اپنی
آنکھین اُن سب سے اُسوقت میچ لی تھین اور حسب عادت راست باتین وہ بحر کرم ہنسنے کرتے تھے کہ مین تمھارا تم سے
زیادہ مشفق ہون جیساکہ حدیث شریف مین ہی انا اولی بالمومنین من انفسہم ان توفی من المومنین ترک دینا فعلی قضاءہ
ومن ترک الافلوراثہ مین مومنون کے حق مین بہت بہتر ہون اُنکی ذاتون سے اگر مرجائے کوئی مومن اور ترک دین
سے کوئی امر اُسکے ذمہ ہو اُسکی قضا میرے ذمہ ہی اور جو مال چھوڑ جائے وہ اُسکے وارثون کے واسطے ہی مین ایک
آتش عظیم کے کنارہ پر بیٹھا ہون کہ وہ ایک نہایت بھڑکی ہوئی اور باشعلہ اور ناخوش ہی تم پروانہ کیطرح اُسی آگ کی
طرف دوڑتے ہو بس میرے دونون ہاتھ پروانہ ران ہوگئے ہین جیساکہ حدیث مین ہی مثلی کمثل رجل استوقد نارا فلما
اضاءت ما حولہا جعل الفراش وہذہ الدواب یقعن فیہا وجعل الحجز ہن فیقتحمن فیہا فانا آخذ بحجزکم عن النار وانتم تقتحمون مثال
میری مثل اُس شخص کے ہی کہ روشن کی اُسنے آگ پس جب روشن کیا آگ نے اپنے آس پاس کو تو دیکھا پروانون اور
کیڑون کو ایساکہ وہ آگ مین گرنے لگے جیسے کہ کیڑے پتنگون کی عادت ہی کہ آگ پر گرتے ہین اور آگ جلانے والا اُنکو
منع کرتا ہی کہ آگ مین نہ گرین اور حال یہ کہ وہ گرتے ہین بس ایسا ہی حال میرا ہی کہ مین پکڑتا ہون اور منع کرتا ہون آگ سے
اور تم آگ مین گرتے ہو بعد اسکے آنحضرت اِس بات پر آمادہ ہوے کہ اُسطرف کو روانہ ہون کہ غیرت حق نے آواز دی
کہ خبردار اُنکی بات مت سنو یہ بانگ غول ہی بہکانیوالی غیرت حق یہ کہ تا کفار نہ کہین کہ ہم نے خدا کے رسول کو دھوکا
دیا اِن خبیثون نے بالکل مکر و حیلہ کیا ہی اور جو کچھ تمھارے سامنے عرض کیا ہی سب مقلوب اور اُلٹا معاملہ ہی اُنکا
قصد سوائے سیہ روئی کے نہین ہی بھلا دین کی بھلائی یہود و نصاری نے کب چاہی ہی یہ مسجد دوزخ کے پل پر
انھون نے بنائی ہی اور خدا سے نرد دغا کھیلتے ہین اُنکا قصد یہ ہی کہ تمھارے اصحاب مین تفرقہ ڈالدین مگر فضول
ہین یہ کیا جانین کہ تم پر کیسا خدا کا فضل ہی مطلب اُنکا یہ ہی کہ ایک جہودی کو شام سے بلا کے یہان لائین کہ اُسکے
وعظ مین یہودی مست ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین چشم خوابانیدم لکھا ہی کہ میم محض غلط ہی قولہ گفت پیغمبر
کہ آرے لیک ما ✤ بر سر راہیم و بر عزم غزا ✤ زین سفر چون باز گردم آنگہان ✤ سوے آن مسجد روان گردم روان ✤
دفع شان گفت و بسوے غزو تاخت ✤ با دغایان از دغا نردے بباخت ✤ چون بیامد از غزا باز آمدند ✤ طالب آن
وعدہ ماضی شدند ✤ گفت حقش کاے پیمبر فاش گو ✤ غدر را در خشک باشد باش گو ✤ گفت اے قوم دغل خاموش
گنید ✤ تا نگویم رازہاتان تن زنید ✤ چون نشان چند از اسرارشان ✤ در بیان آورد بد شد کارشان ✤ قاصدان
زو باز گشتند آن زمان ✤ حاش للہ حاش للہ دم زنان ✤ ہر منافق مصحفے زیر بغل ✤ سوے پیغمبر بیاوردند دغل ✤
بہر سوگندان کہ ایمان جنتے ست ✤ زانکہ سوگندان کژان را سنتے ست ✤ چون ندارد مرد کژ در دین وفا ✤ ہر زمانے

بشکنند سوگندہا را * راستان را حاجت سوگند نیست * زانکہ ایشانرا دو چشم روشنی ست * نقض میثاق و عہود از احمقیست * حفظ ایمان و وفا کار تقیست * گفت پیغمبر کہ سوگند شما * راست گیرم یا کہ سوگند خدا * باز سوگندی دگر خوردند قوم * مصحف اندر دست و بر لب مُہر صوم * کہ بحق این کلام پاک راست * کہ بنای مسجد از بہر خداست * اندر ینجا ہیچ مکر و کار نیست * قصد ما زان صدق و ذکر یار نیست * گفت پیغمبر کہ آواز خدا * میرسد در گوش من ہمچون صدا * مُہر بر گوش شما بنہاد حق * تا بآواز خدا نارد سبق * نک صریح آواز حق می آیدم * ہمچو صاف از دُرد می پالایدم * ہمچنانکہ موسی از سوی درخت * بانگ حق بشنید کای مسعود بخت * از درخت انی انا اللہ می شنید * با کلام انوار می آمد پدید * چون ز نور وحی وا میماندند * باز نو سوگندہا میخواندند * چون خدا سوگند را خوانده سپر * کے نہد اسپر ز کف پیکارگر * باز پیغمبر بتکذیب صریح * قد کذبتم گفت با ایشان فصیح * المعنی حضرت رسول مقبول نے اُن لوگون سے آرے کہ کے کہا ہم اسوقت بر سر راہ ہین اور ارادہ غزا کا رکھتے ہین جب اس سفر سے ہم لوٹینگے تو اسوقت اُس مسجد کیطرف چلینگے تکرار روان کی تاکید اہی اسوقت اُنکو تالکے غزا کیجانب متوجہ ہوے اور ان دغا بازون کے ساتھ نرد دغا کی کھیلی جب آپ غزا سے لوٹے تو یہ پھر آئے اور اُس وعدہ گذشتہ کے خواہان ہوے حق تعالی نے فرمایا کہ ای پیغمبر فاش دبر ملا انسے کہدے کسواسطے کہ غدر کرنیوالا خشک ہوتا ہی ای بیمروت تو ترش ہو کے کہدے باش ترکی یعنی سرکہ کو کہتے ہین اور اُسی وقت یہ آیہ نازل ہوئی والذین اتخذوا مسجدًا ضرارًا و تفریقًا بین المؤمنین و ارصادًا لمن حارب اللہ و رسولہ من قبل و لیحلفن ان اردنا الا الحسنی واللہ یشہد انہم لکاذبون اور وہ لوگ جنھون نے بنا کیا مسجد ضرار کو کہ اس مسجد کا نام ہی واسطے ضرر پہونچانے اور جدائی ڈالنے درمیان ایمان والون کے اور واسطے انتظار اُس شخص کے جو اللہ اور اُسکے رسول سے لڑے کہ وہ ابو عامر ہی جو روم کو واسطے فوج کشی کفار کے چلا گیا ہی اور ضرور قسم کھائینگے یہ بانی مسجد کے کہ ہمنے سوا نیکی کے کوئی ارادہ نہین کیا ہی اور اللہ گواہی دیتا ہی کہ بیشک یہ سب کاذب ہین تب آنحضرت نے اُنسے کہا کہ اے قوم دغل و دغا باز چپ ہو جاؤ تو تمھارے بھید تمسے نہ کہدون لہذا بس کرو اور چند پتے اُنکے بھید دن کے بیان کیے پھر تو اُنکا کام بگڑ گیا اور قاصد حاش للہ حاش للہ کہتے ہوے آپکے پاس سے لوٹ گئے حاش للہ کلمہ تنزیہ کا ہی کسی بات سے آپ کو پاک کرنا اب ہر منافق مصحف بغل مین دغا و دغل کی راہ سے پیغمبر کے پاس لائے واسطے قسم کے اس سبب سے کہ قسم ایک سپر ہی اور جو کہ شعار ہین اُنکا طریقہ اور سنت اور جو کہ آدمی دین مین وفا نہین رکھتا اس سبب سے وہ اپنی قسم کو توڑتا ہی اسطرح کہ اپنے دل مین تو جھوٹ بھرا ہی دوسرے سے بدگمان ہوتا ہی کہ میری یہ بات سچ نہین جانتا ہوگا قسم کھاتا ہی پھر اس قسم کو دوسری قسم سے توڑتا ہی اور علی ہذا ہر دم ایک قسم کو دوسری قسم سے توڑتا ہی اور جو راست ہین اُنکو حاجت قسم کی نہین ہی کسواسطے کہ اُنکی دونون آنکھین ظاہر و باطن کی دین سے روشن ہین جانتے ہین کہ عہد و پیمان کا توڑنا احمق کا کام ہی اور قسم اور وفا کی حفاظت کرنا متقی کی خو و عادت جیساکہ فرمایا ہی اذا حلفتم فاحفظوا ایمانکم جسوقت کہ قسم کھائی تمنے حفاظت کرو قسم کی پھر آنحضرت نے فرمایا کہ مین تمھاری قسمون کو سچ مان لون یا خدا کی قسم کو جو کہتا ہی

۵۰

واللہ یشہد انہم لکاذبون مین بعد پھر اُن لوگون نے قسمین کھائین اس حال سے کہ مصحف ہاتھون مین لیے تھے اور روز
کی مُہر لب پر لگائے تھے اور کہتے تھے کہ اس کلام راست کی راستی کی قسم ہر کہ مسجد ہمنے واسطے خدا کے بنائی ہر وہان
کوئی مکر اور کوئی کام نہین اور ہمارا قصد بجز اسکے نہین کہ ذکر خدا کا صدق کے ساتھ ہوا ہمین تو آنحضرت نے فرمایا کہ خدا
کی آواز میرے کان مین مثل صدا کے برابر چلی آتی ہر وہ زور زور سے کہ مین سنتا ہون تمھارے کانون پر حق تعالی نے
مہر لگادی ہر تو اسکی آواز کیطرف بڑھنے نہ پائین پھر تم کیسے سنو دیکھو صریح آواز اُسکی مجھکو چلی آتی ہر اور گاد سے صاف
میرے واسطے صاف کر رہی ہر جیسے کہ موسی نے درخت طور کی جانب سے بانگ حق کی سُنی کہ ای مسعود بخت اور درخت
سے آواز انی انا اللہ کی سنتے تھے کہ اُس کلام سے نور ظاہر ہوتے تھے تبس ہر گاہ نور وحی سے یہ منافق جدا تھے پھر
از سر نو قسمین کھانے لگے اور یہ بھی ہر کہ خدا نے قسم کو سپر کہا ہی جیسا کہ فرمایا اتخذوا ایمانہم جنۃ فصدوا عن سبیل اللہ انہم
ساء ما کانوا یعملون یعنی انھون نے اپنی قسمون کو سپر اور پھر گئے اللہ کی راہ سے بیشک وہ بد ہی جو کچھ وہ کرتے ہین پھر لڑنیوالا
کیسے سپر ہاتھ سے رکھدے آخر آنحضرت نے صریح انکی تکذیب کرکے فرمایا قد کذبتم باواز فصیح کہا کہ بیشک تم جھوٹے ہو
انخلاف شرح بحر العلوم مین مکر و حیلہ بجاے کار کے لکھا ہی پھر قافیہ کیسے ہوگا

سوچنا ایک کا اصحاب سے کہ رسول خدا اُن لوگون کی ستاری کیون نہین کرتے

قولہ یک یکی یاری ز یاران رسول ✤ در دلش انکار آمد زان نکول ✤ کاینچنین پیران باشیب و وقار ✤ میکنندشان این پیمبر
شرمسار ✤ کو کرم کو ستر پوشی کو حیا ✤ صد ہزاران عیب پوشند انبیا ✤ باز در دل زود استغفار کرد ✤ تا نگردد ز اعتراض او روے
زرد ✤ لیک آن نقش کجیش از دل نرفت ✤ ضرب از طبع بحاصل نرفت ✤ شومی یاری اصحاب نفاق ✤ کرد مومن را چو
ایشان زشت و عاق ✤ باز میزارید کاے علام سر ✤ مر مرا مگذار بر کفران مصر ✤ دل بدستم نیست ہمچون دید چشم ✤ ورنہ دل
را سوزمی این دم ز خشم ✤ اندرین اندیشہ خوابش در ربود ✤ مسجد ایشانش پر سرگین نمود ✤ سنگہا اندر حدث جاے تباہ ✤
میدمید از سنگہا دود سیاہ ✤ دود در حلقش شد و حلقش بخست ✤ از نہیب دود تلخ از خواب جست ✤ در زمان در رو فتاد و میگریست
کای خدا اینہا نشان منکریست ✤ حلم بہتر از چنین حلم ای خدا ✤ کہ کند از نور ایمانم جدا ✤ گر بکاوی کوشش اہل مجاز ✤ تو بتو گندہ
بود ہمچون پیاز ✤ ہر یکے از دیگرے بیمغز تر ✤ صادقان را یک ز دیگر نغز تر ✤ صد کمر بستہ بکرّ آن قوم شست ✤ از نفاق و زرق
و دین نادرست ✤ صد کمر آن قوم بستہ بر قبا ✤ بہر ہدم مسجد اہل قبا ✤ ہمچو آن اصحاب فیل اندر حبش ✤ کعبہ کردند و حق
آتش در زدش ✤ قصد کعبہ ساختند از انتقام ✤ حالشان چون شد فرو خوان از کلام ✤ مر سیہ رویان دین را خود جہیز ✤
نیست الا حیلت و مکر و ستیز ✤ ہر صحابی دیدشان مسجد عیان ✤ واقعہ تا شد یقین شان سر آن ✤ واقعہ ار باز گویم
یک بیک ✤ پس یقین گردد صفا بر اہل شک ✤ لیک میترسم ز کشف رازشان ✤ نازنینانند زیبد نازشان ✤
شرع بے تقلید مے پذرفتہ اند ✤ بے محک آن نقد را بگرفتہ اند ✤ المعنی جو لوگ بفعتین قسم کھانے سے رکنا و بد دلی عاق

سرکش با مادر و پدر مضر بضم میم ضرر رسانندہ حلم بالکسر آب بینی سطبر و غلیظ قبا بفتح جامہ دو تہی و بضم ایک موضع ہی نزدیک
مدینۂ منورہ کے کہ مسجد قبا اُس سے منسوب ہی جہیز اماله جهاز اسباب شادی دختر و مردہ فرماتے ہین کہ اسی اثنا مین کہ وہ
منافق قسم کھا کھا کے بد دل ہوے ایک یار کو یاران رسولخدا سے انکی قسمون کی بد دلی سے انکار رسالت کا پیدا ہوا کہ
ایسے لوگ بوڑھے بادفارون کو پیمبر شرمندہ کرتے ہین انکا کرم اور ستر پوشی و حیا کہان گئی انبیا نے تو لاکھون عیب لوگون
کے چھپائے ہین پھر معاً اس خیال کے ساتھ ہی استغفار کی تا ایسا نہو کہ اُنکے اس اعتراض سے جو دل مین گذرا ہی زندہ
اور مردود ہو جاؤن ہر چند استغفار تو کی لیکن وہ نقش کج انکے دل سے مٹا نہین اور اُس برائی کا فر بطبع بیجا اصل سے
نہ گیا ناگاہ اہل نفاق کی مدد کی نحوست نے اس مومن کو مثل اُن منافقون کے بد و سرکش ٹھہرا دیا تب توبہ روتے تھے
اور کہتے تھے کہ اے بھید جاننے والے مجکو چھوڑ دے اور معاف کر دے اور کفران پر مغفرت رسان کو چھوڑ دے میرا دل
میرے قابو مین نہین ہی جیسے دید چشم کی یعنے دل و دیدہ دونون میرے اختیار سے باہر ہین دل جو چاہتا ہی ویسا خیال
کرتا ہی آنکھین جدھر چاہتی ہین اُدھر نظر کرتی ہین اگر دل میرے قابو مین ہوتا تو مین اُسکو پھونک دیتا ایسا غصہ اُسپر مجکو ہی
اسی سوچ مین اُنکو نیند آگئی نیند مین مسجد منافقون کی اُنکو گوبر پر نظر آئی پتھر اُسکی نجاست کی جگہ آلودہ اور خراب پائے اور
پتھرون سے دھوان سیاہ نکلتا تھا وہ دھوان انکے حلق مین بھی گھس گیا اور انکے حلق کو بگاڑ دیا آخر اُسکی ہیبت اور
تلخی دود سے یہ چونک پڑے اُسی وقت سجدے مین گر پڑے اور رو رو کے کہتے تھے کہ اے خدا یہ جو کچھ مین نے دیکھا سب
علامتین منکری کی ہین اے خدا ایسے حلم سے خلم اچھا کہ تجھ سے بسبب انکے مجکو جدا کرے آپ مقولات مولانا رح کے ہین
کہ اہل مجاز یعنے ظاہر والون کی کوششون کو اگر تو کریدے تو اُسکو تہ در تہ پیاز کیطرح بدبو اور گندہ ہی پائے گا ہر پرت
اُسکا ایک دوسرے سے گندہ تر ہی ہوگا اور جو صادق ہین اُنکا ایک دوسرے سے نغز و نادر تر سیکڑون ہیگے اُس قوم نے
اپنی قبا پر باندھے یعنے اُجری مسجدیان کین کہ مسجد اہل قبا کی منہدم ہو جائے جیسا کہ مسجد اہل قبا کی نسبت فرمایا
احق ان تقوم فیہ فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین سزاوار یہ ہی کہ قائم ہو تو اُس مسجد مؤسس بالتقوی
مین جو مسجد قبا ہی کہ اُسمین لوگ طہارت دوست ہین اور اللہ طہارت والون کو دوست رکھتا ہی اور مسجد ضرار کی نسبت
فرمایا لا یزال بنیانہم الذی بنوا ریبۃ فی قلوبہم الا ان تقطع قلوبہم واللہ علیم حکیم ہمیشہ تھی بنا اُنکے مسجد کی انکے مکر و نفاق
پر انکے دل مین مگر یہ کہ شکستہ تھے دل انکے اور اللہ جاننے والا منافقون کے دلون کا ہی اور حکمت والا اور اسی آیت
پر آنحضرت نے مسجد ضرار کو منہدم کرا دیا جیسے اصحاب فیل نے حبشہ مین کعبہ بنایا اور اللہ تعالی نے اُسکو خراب کر دیا
انھون نے کعبہ کا قصد کیا اُنکا حال اسکے انتقام مین جو کچھ ہوا ہی کلام الہی سے معلوم کر کہ اسکا ذکر سورۂ الم ترکیف
مین ہی جو لوگ سیہ رو ہین دین سے برگشتہ اُنکا سامان و اسباب سواے حیلہ اور مکر و ستیز کے کچھ نہین ہی آپ فرماتے
ہین کہ جیسے صحابی مذکور نے نشان اُس مسجد کے خواب مین دیکھے ہر صحابی نے نشان اُس مسجد سے خواب

یعنے

ہین ظاہر دیکھے تو اُنکو یقین شان سرداردن یعنے پیغمبرون کا ہوا تعظیماً آنحضرت پر جمع کا اطلاق کیا ہی کہ جملہ صفات جملہ
پیغمبرون کی آپکی ذات مین جمع تھین اگر اُنکی خواہین ایک ایک بیان کرون تو اہل شک پر یقین اُنکی صفا کا ہوجائے
لیکن مین انکار ازظاہر کرنے سے ڈرتا ہون اسلیئے کہ وہ نازوالے لوگ ہین اور ہر قسم کا ناز اُنکو زیبا دوسرے کہنے کا
نہین اندیشہ ناخوشی کا ہی یہ وہ لوگ ہین جنھون نے شرع بے تقلید اختیار کیا ہی نہ کسی کی دیکھا دیکھی اور بھیک کی سی
نقد جو قرآن ہی اصل اصول شرع کی لے لیا ہی یعنے بیشک و بے حجت دین و شرع کو مانا ہی المخالف شرح بحر العلوم
مین جو ایشان کو چہ ایشان لکھا ہی قولہ حکمت قرآن چو ضالہ مومن ست * ہر کسے در ضالہ خود موقنست * اشتری
گم کردی و جستیش جست * چون بیابی چون ندانی کان تست * ضالہ چہ بود ناقہ گم کردہ * از کفت بگریختہ در پردہ *
کاروان در بار کردن آمدہ * اشتری تو از میانہ گم شدہ * میدوی اینسو و آنسو خشک لب * کاروان شد دور نزدیک ست
شب * رخت ماندہ در زمین در راہ خوف * تو پے اشتر روان گشتہ بطوف * کای مسلمانان کہ دیدست اشتری * جستہ
بیرون بامداد از آخری * ہر کہ برگوید نشان از اشترم * مژدگانی میدہم چندین درم * باز میجوئی نشان از ہر کسے * ریشخند
میکنند زین ہر خسے * کاشترے دیدیم میرفت اینطرف * اشترے سرخے بسوے این علف * آن یکے گوید بریدہ گوش بود
وان دگر گوید جلش منقوش بود * آن یکے گوید شتر یکچشم بود * وان دگر گوید ز گر بے پشم بود * از براے مژدگانی صد نشان
از گزافہ ہر خسے کردہ بیان * ای دل این اسرار را در گوش کن * قسم تو گر ہست زین خوش نوش کن * ہمچنانکہ ہر کسے
در معرفت * میکند موصوف غیبی را صفت * المعنی طوف بالفتح آس پاس کسی چیز کے پھرنا و مطلق سیر و گشت مژدگانے
بکاف فارسی وہ چیز و نقد جو مژدہ رسان کو دین پھر صفت صحابہ مین فرماتے ہین کہ قرآن ایک حکمت ہی اور حکمت ضالہ
مومن یعنے بھکانے والی مومن کی جیسے کہ حدیث ہی الحکمۃ ضالۃ المومن یہ صحابہ اسی ضالہ مین صاحب ایمان و
ایقان ہین اُنکا ایسا حال ہی کہ مثلاً تیرا اونٹ گم گیا اور تونے فوراً اُسکی جستجو کی جب پالیا تو کیسے نہ جانیگا کہ یہ میری
ملک ہی ایسے ہی اگر کسی حکم مین اُنکو تردد ہوا جو کہ اہل کشف و شہود ہین جسوقت سوچا اور تامل کیا صفائے باطن سے
معلوم ہوگیا کہ یہ حکم ٹھیک ہمارے ہی واسطے ہی آپ فرماتے ہین اُس ضالہ کی مثال ایسی ہی جیسے ایک ناقہ گم کردہ
کہ تیرے ہاتھ سے چھوٹ کے ایک پردہ مین چلا گیا اب اہل قافلہ تو اپنے بوجھ لادنے لگے اور تیرا اونٹ اُنھین
مین سے گما ہوا ہی تو ادھر اُدھر خشک لب دوڑتا پھرتا ہی اسی حال مین قافلہ تو دور نکلگیا اور رات تیرے سر پر
آگئی تو اپنا اسباب زمین پر چھوڑ کے راہ پُرخوف مین اونٹ کے پیچھے گھومتا پھرتا ہی کہ ای مسلمانو کسی نے میرا اونٹ
دیکھا ہی کہ صبح تھان سے چھوٹ کے کسی طرف چلا گیا ہی جو کوئی پتہ میرے اونٹ کا بتائے تو اِس خبر خوش کے صلہ مین
اتنے درم دونگا پھر تو نشان ہر کسی سے ڈھونڈھتا ہی اور ایسے ویسے ناچیز لوگ تجکو مسخرہ بناتے ہین اور کہتے ہین کہ
ہان ایک اونٹ ہم نے دیکھا تو تھا کہ اِس طرف کو جاتا تھا سرخ رنگ تھا گھاس کی طرف جاتا تھا کوئی کہتا ہی

کہ اُسکا کان کٹا ہوا تھا کوئی کہتا ہی کہ اُسکی جھول منقش تھی کوئی کہتا ہی کہ وہ اونٹ کانا تھا دوسرا کہتا ہی کہ سر بے پشم تھا یعنے گنجا ایسے ہی اُس صلہ فردہ رسانی کے واسطے بیہودگی سے ناچیز لوگ سیکڑون نیچے بتاتے ہین آپ فرماتے ہین ایدل یہ اسرار جو ہمنے بیان کیے اُنکو سُن اگر تیرا حصہ ہی تو اسی مین سے اچھا اچھا نوش کر اور شرح اسکی آیندہ بھی بیان فرمائی ہی یہ ایسا حال ہی جیسے ہر کوئی معرفت مین اپنے موصوف غیبی کی جو خدا تعالی ہی اپنے اپنے طور پر صفت کرتا ہی

متردد ہونا مذاہب مختلفہ مین اور نکلنا اور مخلص پانا

قوسہ فلسفی از نوع دیگر شرح کرد + باحثے مر گفت او را جرح کرد + واندگر در ہر دو طعنہ میزند + واندگر از زرق جانے میکند + ہر یکے زین رہ نشانہا زان دہند + تا گمان آید کہ ایشان زان رہند + این حقیقت دان نحقند این ہمہ + نے بباطل گمرہانند این رمہ + زانکہ بے حق باطلے ناید پدید + قلب را ابلہ ببوے زر خرید + گر نبودی در جہان نقد روان + قلبہا را خرج کردن کے توان + تا نباشد راست کے باشد دروغ + آن دروغ از راست میگیرد فروغ + بر امید راست کژ را میخرند + زہر در قندے رود آنگہ خورند + گر نباشد گندم محبوب نوش + چہ برد گندم نماے جو فروش + پس مگو کاین جملہ دمہا باطلند + باطلان بر بوے حق دام دلند + پس مگو جملہ خیالست و ضلال + بے حقیقت نیست در عالم خیال + حق شب قدر ست در شبہا نہان + تا کند جان ہر شبے را امتحان + نے ہمہ شبہا بود قدر ای جوان + نے ہمہ شبہا بود خالی ازان + در میان دلق پوشان یک فقیر + امتحان کن وانکہ حق ست آن بگیر + مومن کیس ممیز کو کہ تا + باز داند پادشا را از گدا + گر نہ معیوبات باشد در جہان + تاجران باشند جملہ ابلہان + پس بود کالا شناسی سخت سہل + چونکہ عیبی نیست چہ نا اہل اہل + ور ہمہ عیب ست دانش سود نیست + چون ہمہ چوبست اینجا عود نیست + آنکہ گوید جملہ حق احمقیست + وانکہ گوید جملہ باطل او شقیست + تاجران انبیا کردند سود + تاجران رنگ و بو کور و کبود + مینماید مار اندر چشم مال + ہر دو چشم خویش را نیکو بمال + منگر اندر غبطہ این بیع و سود + بنگر اندر خسر فرعون و ثمود + المعنی وہ جو اوپر کہا ہی کہ ہر کوئی موصوف غیبی کی اپنے طور پر صفت کرتا ہی موافق اُسکے فرماتے ہین کہ فلسفی اور طرح سے بیان کرتے ہین ایک بحث کرنیوالے نے اُسپر جرح کر کے رد کیا دوسرا ان دونون پر طعن کرتا ہی ایک مکر و زرق مین جانکنی کرتا ہی اور ہر ایک اُسی موصوف غیبی کی راہ سے پتہ دیتے ہین اس سبب سے کہ تا گمان ہو کہ اُسی راہ کے چلنے والون سے ہین تو اُنسے اس حقیقت کو یون جان کہ نہ تو یہ بالکل حق ہین نہ یہ گلہ بالکل باطل کے ساتھ گمراہ ہی ہین اس سبب سے حق بغیر باطل کے ظاہر نہین ہوتا کھوٹے کو احمق امید زر پر خرید تا ہی تو آخر وہ ہی تو طالب حق کا جیسے جہان مین اگر نقد رائج نہو تا تو قلب کو کون خرچ کر سکتا اُسی روان کے خیال سے قلب بھی چلتا ہی علے ہذا اگر راست نہو تو دروغ کیون ہو اسواسطے کہ دروغ کو راست ہی سے فروغ ہوتا ہی یون کہ راست ہی تصور کر کے ان لینے مین راست کی امید پر کژ کی خریداری کرتے ہین مثلاً زہر جب قند مین ملتا گھلتا ہی تب اُسکو کھا لیتے ہین اگر گندم جو ایک خورش محبوب ہی یہ نہوئین تو گندم نما

جو فروش کیا حاصل کرے پس ہرگز مت کہ کہ یہ جملہ دین باطل ہین بوے حق ہی پر دام دل ہو رہے ہین یعنے دلونکو پھانسے ہوے ہین پس تو یہ مت کہ کہ یہ سب خیال وگمراہی ہین اسلیے کہ جو خیال عالم مین ہین بے اصل و بے حقیقت کوئی نہین ہین ہان حق ایسا ہی جیسے شب قدر کہ انھین راتون مین چھپی ہوئی ہی تو جان انسان کی ہر رات کا امتحان کرے کسواسطے کہ نہ ہر شب شب قدر ہوتی ہی ای جوان نہ سب راتین اُس سے خالی ہوتی ہین ان گدڑی پوشون مین ایک فقیر کا امتحان کر کے جان لے کہ حق ہی بس اُسی کو اختیار کر مگر ایسا مومن دانا تمیز کرنے والا کہان ہی تا بادشاہ کو گدا سے جان لے اگر معیوب چیزین جہان مین نہون تو سارے احمق تاجر ہو جائین اور اچھی بری چیز کا پہچاننا جسکے تاجر مبصر ہوتے ہین سہل ہو جائے پس لائق نالائق ایک سے ہون کسواسطے کہ عیب تو ہی ہی نہین اور اگر بالکل عیب ہی ہو تو دانش وعقل سے کیا فائدہ اسلیے کہ جب بالکل لکڑی ہی اور عود دنیا مین ہی ہی نہین تو دانش کس چیز کو پہچانے گی اور کیا کار آمد ہوگی پس جو شخص کہے کہ جملہ مذاہب حق ہین یہ اُسکی احمقی ہی اور جو کہے کہ جملہ باطل ہین یہ بھی اُسکی شقاوت ہی دیکھو جو لوگ تاجر انبیا کے ہوے سود مند ہوے فائدہ اُٹھایا اور جو تاجر رنگ وبو کے ہوے یعنے طمطراق ظاہری کے وہ کور وکبود ہوے بہت ایسے ہین جیسے مار گنج کہ وہ تجکو مال دکھاتے ہین مگر تو اپنی دونون آنکھون کو بل کے خوب نگاہ درست کرے اور بغور اُس مار ہی کو دیکھ نہ مال کو تو اس بیع وسود کے غبطہ کیطرف مت نظر کر کہ یہ مال مجکو ملجائے اور اُسکی آرزو کرے بلکہ فرعون وثمود کے خسارہ کو دیکھ کیسے مال والے تھے اور کیسے خسارہ مین رہے الخلاف شرح بحر العلوم مین گندم نما جو فروش مین واو لکھی ہی اور خسرہ کو حشہ

امتحان کرنا ہر چیز کا تا اُس سے ظاہر ہووہ چیز جو اُسمین چھپی ہی

قولہ اندرین گردون مکرر کن نظر ٭ زانکہ حق فرمود ثم ارجع بصر ٭ یک نظر قانع مشو زین سقف نور ٭ بارہا بنگر ببین ہل من فطور ٭ چونکہ گفتت کاندرین سقف نکو ٭ بارہا بنگر چو مرد عیب جو ٭ پس زمین تیرہ را دانی کہ چند ٭ دیدن وتمیز باشد در پسند تا بپالائیم صافان را ندرد ٭ چند باید عقل ما را رنج برد ٭ امتحانہاے زمستان وخزان ٭ تاب تابستان بہار ہمچو جان ٭ بادہا وابرہا وبرقہا ٭ تا پدید آرد عوارض فرقہا ٭ تا برون آرد زمین خاک رنگ ٭ ہرچہ اندر جیب دارد لعل وسنگ ٭ ہرچہ دزدیدست اینخاک دژم ٭ از خزانہ حق ودریاے کرم ٭ شحنہ تقدیر گوید راست گو ٭ انچہ بردے شرح دادہ مو بمو ٭ دزد یعنے خاک گوید ہیچ ہیچ ٭ شحنہ او را درکشد در پیچ پیچ ٭ شحنہ گاہش لطف گوید چون شکر ٭ گہ بر آویزد کند ہرچہ بتر ٭ تا میان قہر ولطف آن خفہا ٭ ظاہر آید ز آتش خوف ورجا ٭ آن بہاران لطف وشحنہ کبریاست ٭ وان خزان تہدید وتخویف خداست ٭ وان زمستان چار میخ معنوی ٭ تا تو ای دزد خفی ظاہر شوی ٭ پس مجاہد را زمانے بسط دل ٭ یکزمانے قبض درد وغش ودغل ٭ زانکہ این آب وگلی کابدان ماست ٭ منکر ودزد ضیاے جانہاست ٭ حق تعالی گرم وسرد ورنج ودرد ٭ بر تن ما می نہد ای شیر مرد ٭ خوف وجوع ونقص اموال وبدن ٭ جملہ بہر نقد جان ظاہر شدن

این وعید و وعدہا انگیختست * بہر این کہ نیک و بد آمیختست * چونکہ حق و باطلے آمیختند * نقد و قلب اندر چرمدان ریختند * پس محک میبایدش بگزیدۂ * در حقائق امتحانہا دیدۂ * تا شود فاروق این تزویرہا * تا بود دستور این تدبیرہا * شیر دہ ای مادر موسی ورا * واندر آب افگن میندیش از بلا * ہر کہ در روز الست این شیر خورد * ہمچو موسی شیر را تمییز کرد * گر تو بر تمییز طفلک مولعی * این زمان یا ام موسی ارضعی * تا ببیند طعم شیر مادرش * تا فرو ناید بدایہ بد سرش * خود چہ برتو این حکایت روشن ست * کہ غرض نہ این حکایت گفتن ست * المعنی ﴿ ترجمہ ﴾ افسردہ واندو ہگین غل بکسر کینہ و خیانت و کدورت چرمدان بفتح کیسہ مولع بروزن مومن حریص کیا گیا فرماتے ہین کہ اِس گردون مین بار بار نظر کر کسواسطے

کہ خدا تعالی نے فرمایا ہی فارجع البصر ہل ترے من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وہو حسیر یس لوٹا بصر کو آسمان کیطرف آیا دیکھتا ہی تو اسمین شگاف و نقصان پھر لوٹا بصر کو بار بار کہ لوٹیگی بصر تیری طرف ہر دفعہ اُس حال مین کہ خوار ہی عیب سے اور خسارہ والی ہی کہ تیری مرضی کے موافق شگاف و نقصان نہ پائیگی بلکہ نہایت محکم و استوار اور اس سقف نور کے ایک دفعہ دیکھنے پر قناعت مت کر بارہا دیکھ کہ کوئی اسمین فطور ہی جبکہ تجکو فرمایا کہ بار بار اس سقف نورانی کو دیکھ اور ایسا دیکھ جیسے کوئی مرد عیب جو دیکھتا ہی بڑی کوشش و فکر سے کہ کوئی عیب نکالون پھر یہ زمین تیرہ و تاریک ہی اِسکے دیکھنے اور تمیز کرنے مین جاننا ہی کسقدر دید و تمیز ہو تو کفایت کرے تب ہم صاف چیزون کو گاد سے صاف کر پائین پھر اِسکے لیے کتنی عقل چاہیے اور کتنے رنج اُٹھانا چاہیین یعنے امتحان زمستان کے اور خزان کے اور گرمی گرما کی جسمین بہار ہمچو جان ہوتی ہی ای ہمچو جان زندگی بخش بھر ہوائین اور ابر و برق جو اِس ایام مین ہوتی ہین اُنکا امتحان تا یہ عوارض اپنا فرق ظاہر کرین کہ یہ ہوائین اور ابر و برق اِسواسطے ہوتی ہین کہ یہ زمین جو رنگ خاکی رکھتی ہی جو کچھ اِسکے جیب مین ہی لعل یا سنگ اُسکو ظاہر کرے اور جو کچھ اِس خاک افسردہ نے جو مثل ٹھٹھرے ہوے کے پڑی ہی خزانۂ حق اور اُسکے دریاے کرم سے چرایا ہی اُسکو نکالے شحنۂ تقدیر کا اِسپر تعین ہوتا ہی اور کہتا ہی سچ بتا خزانۂ حق سے تو کیا لیگئی ہی ذرا ذرا اُسکی شرح کر خاک جو چور ہی کہتی ہی مین نے کچھ نہین چرایا ہی شحنہ اُسکو اینچ پینچ مین ڈالتا ہی کبھی اُسپر ایسا لطف شیرین کرتا ہی جیسے شکر کبھی اُسکو لٹکا کے بد تر سے بدتر بناتا ہی تو یہ اِس قہر و لطف مین پڑ کے وہ جو کچھ چورا کے چھپایا ہی آتش خوف و رجا سے ظاہر کر دے آپ بتاتے ہین کہ وہ لطف کیا ہی بہار ہی اور شحنہ کبریا ہی اور خزان تہدید و تخویف یعنی ڈرانا دھمکانا خدا کا ہی اور زمستان چار مینخ معنوی ای نوعی تعذیب خدا تو تو ای چھپے چور ظاہر ہو جائے بس ایسا ہی حال مجاہد کا ہی کہ کسی وقت اُسکو بسط و کشود دل کی حاصل ہوتی ہی اور کسی وقت بستگی و درد اور آلودگی و کدورت ہوتی ہی اِسواسطے کہ یہ بدن ہمارے جو آب وگل ہین منکر اور چور ضیا جانون کے ہین اسی سبب سے حق تعالی گرم و سرد اور رنج و درد ای شیر مرد ہمارے تن پر رکھتا ہی آور وہ گرم و سرد مثل خوف اور بھوکھ اور نقصان مال و بدن کے ہین تا وہ نقد جان کا دزدیدہ ظاہر ہو جاے چنانچہ فرمایا و لنبلونکم بشئی من الخوف والجوع

ونقص من الاموال والانفس والثمرات ضرور آزمائینگے ہم تمکو کسی چیز سے یعنے خوف اور بھوکہ اور نقصان مالی اور جانون اور پھلون سے تبس یہ وعید ووعدے جو پیدا کیے ہین اسیواسطے کہ نیک وبد کو آمیختہ کیا ہی اور ہر گاہ کہ حق وباطل کو آمیختہ کیا ہی اور نقد وقلب دونون یکسہ وجود مین رکھے ہین تبس کوئی محک گزیدہ امتحانہا دیدہ در حقائق ضرور چاہیے تو وہ فارق انکی تمزیدی مین ہوجائے اور ان تدبیرون کا دستور ہے آب فرماتے ہین کہ جب موسیٰ پیدا ہوئے حکم الٰہی انکی مان کو ہوا کہ دودھ اسکو پلا کے ایک صندوق مین رکھو اور پانی مین ڈالدے کسی بلا سے مت ڈر اور جینے روز الست مین یہ شیر یعنے تمیز وفرق کا پیا ہی وہ شیر کو تمیز کرتا ہی جیسے حضرت موسیٰ نے شیر کو پہچانا مختصر بیان اسکا یہ کہ جب انکو انکی مان نے دودھ پلا کے دریا مین تابوت انکا ڈالدیا فرعون نے انکو نکلوایا اور دائیان دودھ پلانے کو بلائین انھون نے کسی کا شیر نہ پیا جب انکی مان نے دودھ دیا تو اسکو پیا اور تمیز کرلیا اپنی مان کے شیر کو غیر کے شیر سے تبس اگرچہ وہ طفل مولع بر تمیز ہی یعنے حریص کیا ہوا تمیز پر تو اسوقت مین تو بھی ایسا ہی جیسے حضرت موسیٰ کے لیے حکم ہوا بام موسیٰ ارضعی تا اپنی مان کے شیر کا مزہ دیکھے اور غیر کا جیسے موسیٰ پر جو خدا تعالیٰ نے شیر غیر کا حرام کیا تھا انھون نے نہین پیا اور دایہ بد کے شیر پر راضی نہین ہوے تو بھی ایسا ہی تمیز کرے آب فرماتے ہین کہ تجھ پر خود یہ بات روشن ہی کہ حضرت موسیٰ کی حکایت بیان کرنے سے ہماری غرض نہین ہی مثلاً انکا ذکر آگیا الخلاف شرح بحرالعلوم مین خود جو بر تو کو تو بر تو لکھا ہی

شرح فائدہ حکایت شتر جوینده کی

قولہ اشترے گم کردهٔ ای معتمد ✤ ہر کسے زاشتر نشانے میدہد ✤ تو نمیدانی کہ آن اشتر کجاست ✤ لیک دانی کین نشانیہا خطاست ✤ وانکہ اشتر گم نکرد او از مری ✤ ہمچو آن گم کرده جوید اشتری ✤ کہ بلے من ہم شتر گم کرده ام ✤ ہر کہ یابد اجرتش آورده ام ✤ تا در اشتر با تو انبازی کند ✤ بہر طمع اشتر این بازی کند ✤ او نشان کژ نہ بشناسد ز راست ✤ لیک گفتت آن مقلد را عصاست ✤ ہر چہ را گوئی خطا بود آن نشان ✤ او بتقلید تو میگوید ہمان ✤ چون نشان راست گوینده و شبیہ ✤ پس یقین گردد ترا لاریب فیہ ✤ آن شفائے جان رنجورت شود ✤ رنگ روی وصحت وزورت شود ✤ چشم تو روشن شود پایت روان ✤ جسم تو جان گردد و جانت روان ✤ پس بگوئی راست گفتی ای امین ✤ آن نشانیہا بلاغ آمد مبین ✤ فیہ آیات ثقات بینات ✤ این براتے باشد و قدر و نجات ✤ این نشان چون داد گوئی پیش رو ✤ وقت آہنگ ست پیش آہنگ شو ✤ پیروی تو کنم ای راست گو ✤ بوے بردی اشترم بنما کہ کو ✤ آن کسے را کو نصاحب اشتری است ✤ واندرین جست شتر جو مرئیست ✤ زین نشان راست نفزاید یقین ✤ جز ز عکس ناقہ جوے راستین ✤ بوے بردار جد وگرمیہاے او ✤ کہ گزافہ نیست این ہیہاے او ✤ اندرین اشتر نبودش حق وے ✤ اشترے گم کرده است او ہم بلے ✤ طمع ناقہ غیر رو پوشش شده ✤ آنچہ زو گم شد فراموشش شده ✤ ہر کجا این میدود آن میدود ✤ از طمع ہمدرد صاحب بشود ✤ کاذبے با صادقے چون شد روان ✤ آن دروغش راستی شد ناگہان ✤ اندران صحرا کہ آن اشتر شتافت ✤

اشتر خود نیز اندر گم بیافت ✤ چون بدیدش یاد آورد آن خویش ✤ بے طمع شد ز اشتر یاران خویش ✤ آن مقلد شد محقق چون
بدید ✤ اشتر خود را که آنجا میچرید ✤ او طلبگار شتر آن لحظہ گشت ✤ مے بجستش تا بدید او را بدشت ✤ بعد از آن تنہا روی آغاز کرد ✤
چشم سوے ناقہ خود باز کرد ✤ گفت آن صادق مرا بگذاشتی ✤ تا بکنون پاس من میداشتی ✤ المعنی مرے بکسر تین دیاے مجہول
کوشیدن و برابری کردن پیش آہنگ وہ شخص کہ قافلہ یا لشکر کے آگے آگے چلے نقات پاکیزگی تمثیلاً فرماتے ہین کہ اے
معتمد مثلاً تیرا اونٹ گم ہوگیا اور ہر کوئی تجکو اونٹ کے پتے بتاتا ہی اور تو نہین جانتا کہ وہ اونٹ کہان ہی مگر یہ جانتا ہی
کہ یہ پتے جو بتاتا ہی غلط ہین اور ایک وہ ہی کہ جسکا اونٹ نہین گیا ہی مگر اسکی برابری کرنے کو وہ بھی اونٹ ڈھونڈھ رہا ہی
اور کہتا ہی کہ میرا بھی اونٹ گم گیا ہی جو کوئی پائے اُسکو اُجرت دونگا کہ میرے پاس موجود ہی اور مطلب اس دوسرے کا یہ ہی
کہ اونٹ مین شریک ہو جاؤن اس لالچ سے یہ بازی کرتا ہی یہ تو یہ بھی نہین پہچانتا کہ کونشان کیا ہین اور درست کیا ہین
جو تو کہتا ہی وہ مقلد بھی وہی کہتا ہی تیرا ہی قول اُسکا عصا ہی اسی کو وہ بھی ٹیکتا ہی یعنے جو کچھ تو کہتا ہی حالانکہ وہ نشان
خطا ہی مگر بتقلید وہ بھی وہی کہتا ہی اگر راست نشان بتائے اور ٹھیک ٹھیک شبیہ تو تجکو یقین ہو جائے ایسا کہ جسمین
شک شبہہ نہ رہے لاریب فیہ ہو جائے بس وہ شفا تیری جان رنجور کی ہو جائے تیرے رنگ رو اور صحت زور کو بڑھائے
آنکھین تیری روشن ہون پاؤن تیرے چل نکلین جسم تیرا جان ہو جائے جان تیری روان ہو جائے اور تو کہے کہ
ہان اے امین یہ تو نے سچ کہا یہ نشانیان بلاغ مبین ہین جیسا کہ فرمایا ہی وما علینا الا البلاغ المبین نہین ہی ہمارے ذمہ
مگر پہنچا دینا ظاہر اُسمین آنین پاکیزہ روشن ہین اور یہ اقتباس ہی فیہ آیات بینات مقام ابراہیم سے اور اُسمین یعنے
بیت اللہ مین آیات روشن ہین خصوص مقام ابراہیم کہ یہی حصہ اور برأت قید و نجات کا ہی جب یہ نشان اُسنے تجکو
بتائے تو تو اُس سے کہتا ہی کہ تو ہی پیش رو ہو اور یہ وقت آہنگ و قصد کا ہی لہذا تو ہی پیش آہنگ بن مین تیری ہی
پیروی کرونگا تو راستگو ہی پس تو نے بتائی اب اونٹ میرا بتا کہ کہان ہی اب وہ شخص جو صاحب شتر نہین ہی بلکہ
اس تلاش شتر مین اُسکو بھی کوشش اور کوشش ہی اس نشان راست سے اُسکو تو جسکا شتر گم نہین ہوا ہی یقین نہ بڑھیگا
نہین سواے عکس اس ناقہ جوے راستین کے جو سچ مچ ناقہ کی جستجو مین ہی اب جو اس ناقہ جو سچے نے اسکی کوشش و
گرمیان دیکھین تو اسکو بھی یہ بو حاصل ہوئی کہ ضرور اسکا بھی ناقہ گما ہی اور یہ ہیہات اسکی بیہودہ نہین ہی میرا اونٹ مین
اسنے اپنا حق نہین جانا ہی بیشک اسنے بھی اپنا اونٹ کھویا ہی لہذا وہ طمع جسکو یہ اپنے ناقہ مین اُس غیر کی جانتا تھا وہ تو
روپوش ہو گئی اور جو کچھ اُس سے گم ہوا فراموش اسکو ہوا لاجرم جہان یہ دوڑ کے جاتا ہی وہان وہ بھی جاتا ہی اور لالچ سے
ہمدرد صاحب کا ہوتا ہی صاحب خواہ یعنی ساتھی خواہ یعنی صاحب اشتر آخر یہ کاذب تھا وہ صادق تھا جب صادق کی راہ
مین یہ کاذب چلا تو خدا کی شان سے اِسکا دروغ بھی راستی ہو گیا یونکہ جس جنگل مین کہ اُسکا اونٹ بھاگ کے گیا تھا اُسی
جنگل مین اس مقلد نے بھی اپنا اونٹ پایا جب اُسنے دیکھا تو اپنی ملکیت کو یاد کیا کہ یہ میری ملکیت ہی اور اور پایا تو

پہچان

ادھمون سے بے طمع ہوگیا اور وہ جو مقلد تھا وہ بھی محقق ہوگیا جب اُسنے دیکھا کہ میرا اونٹ بھی یہین چرہا ہی اُسی دم وہ
طلبگار اپنے شتر کا ہوگیا ڈھونڈھتا تھا اس سبب سے اشتر کو جنگل مین دیکھا اب اس مقلد نے جب اپنے شتر کو دیکھ لیا
تو نہاروی شروع کی اور اپنے ناقہ کیطرف آنکھین کھولدین آس صادق نے اس سے کہا کہ تو نے مجکو چھوڑ دیا اب تک تو تو
پاس وخیال میرا رکھتا تھا اب کیا ہوا **قوله** گفت تا اکنون فسوسے بودہ ام * وز طمع در چاپلوسی بودہ ام * این زمان
ہمدرد تو گشتم کہ من * در طلب از تو جدا گشتم بفن * از تو می دزدید می وصف شتر * جانم آن دیدان خود شد چشم تر *
تا نتابیدم نبودم طالبش * مس کنون مغلوب شد زر خالصش * سیئاتم شد ہمہ طاعات شکر * ہزل شد فانی وجد اثبات
شکر * سیئاتم چون وسیلت شد بحق * پس مزن بر سیئاتم ہیچ دق * مر ترا صدق تو طالب کردہ بود * مر مرا جد و طلب صدقے
نمود * صدق تو آورد در جستن ترا * جستنم آورد در صدقے مرا * تخم دولت در زمین میکاشتم * سخرہ و بیکار می پنداشتم * آن
نبد بیکار کشتے بد درست * ہر یکے دانہ کہ کشتم صد برست * دزد سوے خانہ شد زیر دست * چون درآمد دید کان خانہ
خود ست * گرم باش ای سرد تا گرمی رسد * با درشتی ساز تا نرمی رسد * آن دو اشتر نیست آن یک اشترست * تنگ آمد
لفظ معنی بس پرست * لفظ در معنی ہمیشہ نارسان * زان پیمبر گفت قد کل اللسان * نطق اسطرلاب باشد در حساب *
چہ قدر داند ز چرخ و آفتاب * خاصہ چرخے کین فلک زان پرہ ایست * آفتاب از آفتابش ذرہ ایست * **المعنی**
فسوس بازی و ظرافت و استہزا دق اعتراض و مواخذہ اسطرلاب ہندی گھڑی پرہ ہندی جھڑ تقل کی وبرگ کاہ اُس
صادق کے جواب مین اسنے کہا کہ مین اب تک فسوسی تھا ای تمسخر و استہزا والا اور بسبب لالچ کے چاپلوسی کرتا تھا اب مین
تیرا ہمدرد ہوگیا تو تو اپنے درد مین صادق تھا مجھ مین درد نہ تھا طلب تھی مین طلب کی بدولت اپنے فن مین تجھ سے
جدا ہوا کہ تو جو پر فن ہوا تو سزاوار ہی کہ تو صادق تھا میرا پر فن ہونا طلب سے تھا یہ جدا ہونا لی بات ہی مین جو وصف شتر
کے تجھ سے چوراتا تھا وہ میری جان نے اب دیکھ لیے اور میری ملک ہوگئے اور آنکھین میری آنسے بھر گئین جب تک
مین نے نہین پایا تھا مین طالب اُسکا تھا اب مس میرا اپنے زر خالص سے مغلوب ہوگیا اور شکر ہی کہ گناہ میرے طاعت
ہوگئے اور ہزل میرے فنا ہوگئے کوشش میری اثبات ہوگئی ہین اسکا شکرگزار ہون مین نکلا تھا بمقتضاے سیئات
یعنے مکروبازی کے وہ سیئات میرے وسیلہ حق کے ہوگئے بس میرے سیئات قابل اعتراض و مواخذہ کے نہ رہے جیسا
کہ فرمایا ہی تائبون کی نسبت اولئک یبدل اللہ سیئاتہم حسنات ای تائب وہ لوگ ہین جنکے سیئات اللہ تعالی حسنات سے
بدل دیگا مجکو تو تیرے صدق نے جویندہ کیا تھا مجکو میرے جد و طلب نے صدق دکھایا تیرے صدق نے مجکو جستجو
مین ڈالا میری جستجو سے مجکو صدق حاصل ہوا اور حقیقت مین تخم دولت کا زمین مین بوتا تھا جسکو سخرہ و بیکار جانتا
تھا وہ سخرہ و بیکار نہ تھی دولت تھی اور ایک کشت خوب بنا سنبھلا ہوا تھا کہ ایک دانہ پر میرے سو دانہ بنے جیسا
کہ فرمایا ہی فی کل سنبلۃ مأۃ حبۃ ہر بالی مین سو دانے یہ وہ مثل ہوئی کہ چور ایک گھر کی طرف جو اس کے ہاتھ سے

داؤ پر تھا چلا جب گھر مین گھسا تو وہ اپنا ہی گھر تھا آب آگے مقولات مولانا رح کے ہین فرماتے ہین کہ تو گرم ہوای مستعد تو تجکو گرمی یعنے محبت وعشق حاصل ہو اور محبوب حقیقی کی گرمجوشی دیکھے اور سختی سے موافقت کر تو نرمی پائے وہ جو ہمنے اوپر دو اوقات ٹھہرائے ہین وہ دو نہین ہین ایک ہی ہی جو مراد عین الیقین سے ہی اب مین زیادہ کیسے بیان کرون کہ لفظ تنگ آگئے انمین سمائی نہ رہی کہ معنی بہت بھرے ہوے ہین لفظ معنی مین ہمیشہ نارسا ہین یعنے معنی ایسی چیز ہی کہ الفاظ مین نہین سماتے اسی سبب سے آنحضرت نے فرمایا ہی من عرف ربہ فقد کل لسانہ جسنے پہچانا اپنے رب کو بیشک گونگی ہوئی زبان اُسکی اسواسطے کہ معرفت تعبیر الفاظ سے باہر ہی نطق انسان کی ایک ادنی شی ہی مثل گھڑی اوقات وساعات کے کہ آفتاب کو سوا گھڑیان بتا دینے کے اور کیا جانتے ہین اور اُسکی ماہیت وصفت کماہی کب واقف اور اُسکے چرخ سے کیا ماہر نہ کہ وہ چرخ بلند معرفت کا کہ جسکا یہ فلک ایک برگ کاہ ہی یا جیسے قفل مین چھوٹی سی چھجر ہوتی ہی اور اُسکے آفتاب کے محاذی یہ آفتاب ایک مٹی ذرہ وہ کیسے نطق مین سما سکے

اس بیان مین کہ ہر نفس فتنہ مسجد ضرار کا ہی

قولہ چون پدید آمد کہ آن مسجد نبود ✤ خانۂ حیلت بد و دام جہود ✤ پس نبی فرمود کان را بر کنند ✤ مطرحۂ خاشاک و خاکستر کنند ✤ صاحب مسجد چو مسجد قلب بود ✤ دانہا بر دام ریزی نیست جود ✤ گوشت کاندر شست تو ماہی رباست ✤ آنچنان لقمہ نہ بخشش نے سخاست ✤ مسجد اہل قبا کان بد جماد ✤ آنچہ کفو او نبد راہش نداد ✤ در جمادات اینچنین حیفے نرفت ✤ زد دران ناکفو امیر داد تفت ✤ پس حقائق را کہ اصل اصلہاست ✤ دانکہ آنجا فرقہا و فصلہاست ✤ نے حیاتش چون حیات او بود ✤ نے مماتش چون ممات او بود ✤ گور او ہرگز چو گور او مدان ✤ خود چگویم حال فرق آنجہان ✤ بر محک زن کار خود اے مرد کار ✤ تا نسازی مسجد اہل ضرار ✤ پس بران مسجد کنان تسخر زدی ✤ چون نظر کردی تو خود زیشان بدی ✤

المعنی جہود یعنی یہود مطرح ہندی کنڈہ یہ جسمین چڑیمار چڑیان پکڑنے کے ڈالتے ہین کفو بالضم ہم نسب و ہمجنس تسخر استہزا یعنے جب ظاہر ہوا کہ وہ مسجد ضرار مسجد نہین ہی نہ عبادتگاہ بلکہ حیلہ کا گھر ہی اور یہود کا دام لہذا آنحضرت نے حکم دیا کہ اسکو کھود ڈالو اور اسکو کنڈہ یہ خاک کوڑہ کی کر دو صاحب مسجد کے کھوٹا تھا اُسنے یہ دانہ اپنے دام پر لوگون کے پھانسنے کو بکھیرا تھا تو یہ حسنات سے نہین ہو سکتا مثلاً تو اپنے کانٹے مین گوشت لگا کے مچھلی کو دے اور کانٹا تیرا مچھلی کو پھانسے تو وہ لقمہ سخاوت و بخشش سے کب ہوگا دیکھو مسجد قبا کہ وہ جماد تھی اُسنے اُن غیر جنسیون کو اپنی طرف نہ آنے دیا جب تو اُنھون نے یہ دوسری مسجد بنائی کسی جمادات پر ایسا ظلم نہوا جیسا اس مسجد ضرار پر کہ اُس ناکفو مین امیر سخی جوانمرد نے جو مراد آنحضرت سے ہی آگ دلوادی اور پھونک دیا آب مقولات مولانا رح کے ہین کہ جب یہ حال ہی کہ جماد پر بھی ظلم روا رکھا گیا تو تو جملہ اشیا کی حقیقتون کو جو اصل اصلون کی ہی جان کہ وہان بڑے بڑے فرق اور فصل ہین بعض ایسے ہین کہ نہ حیات اُنکی مثل حیات کے ہوتی ہی نہ ممات مثل اُنکی ممات کے اُسکی گور کو ہرگز مثل گور کے

مت جان اسلیے کہ ہین فرق حال اُس جہان کا کیا بیان کرون ہوتا ہی کچھ سمجھتے ہین کچھ جیسا کہ حدیث صحیح مین آیا ہی
القبر روضۃ من ریاض الجنۃ وحفرۃ من حفرات النیران قبر ایک باغ ہی باغون جنت سے اور وہی قبر ایک گڑھا ہی دوزخ
کے گڑھون سے پس لازم ہی ای مرد کار کہ اپنے کامون کو محک پر جانچتا لگاتار تا ایسا نہو کہ تو بھی کہین مسجد اہل ضرار
کی سی بنائے تو نے اُس مسجد کے کھودنے والون پر بہت استہزا و تمسخر کیا ہی اور جب اپنی طرف نظر کی تو آپکو
اُن سے بدتر پایا

حکایت اُن چار ہندستانی کی کہ آپس مین لڑتے تھے اور اپنے عیب سے بیخبر تھے

قولہ چار ہندو در یکی مسجد شدند * بہر طاعت راکع و ساجد شدند * ہر یکے بر نیتے تکبیر کرد * در نماز آمد بمسکینے و درد *
موذن آمد زان یکے لفظے بجست * کای موذن بانگ کردی وقت ہست * گفت آن ہندوی دیگر از نیاز * ہی سخن
گفتی و باطل شد نماز * آن سوم گفت آن دوم را کای عمو * چہ زنی طعنہ باو خود را بگو * آن چہارم گفت حمد اللہ کہ من
در نیفتادم بچہ چون این سہ تن * پس نماز ہر چہاران شد تباہ * عیب گویان بیشتر گم کردہ راہ * ای خنک جانی کہ عیب
خویش دید * ہر کہ عیبے دید آن بر خود خرید * زانکہ نیمے او ز عیبستان بدست * واند گر نیمش ز غیبستان بدست *
چونکہ بر سر مر ترا دہ ریش ہست * مرہمت بر خویش باید کار بست * عیب کردن ریش را داروے اوست * چون شکستہ
گشت جاے ارحمو است * گر ہمان عیبت بود ایمن مباش * بو کہ آن عیب از تو گردد نیز فاش * لاتخافوا از خدا
نشنیدۂ * پس چہ خود را ایمن و خوش دیدۂ * سالہا ابلیس نیکو نام زیست * گشت رسوا بین کہ او را نام چیست * در جہان
معروف بد علیاے او * گشت معروفے بعکس ای واے او * تا نہ ایمن تو معروفے مجو * پاک شو از خوف پس از امن گو *
تا نہ روید ریش تو ای خوش ذقن * بر دگر بسادہ زنخ طعنہ مزن * این نگر کہ مبتلا شد جان او * در چہے افتاد تا شد پند تو *
تو نیفتادی کہ باشی پند او * زہر او نوشید تو خور قند او * المعنی ہند و منسوب بہند داو اسمین نسبت کا ہی اور یہ نسبت
مخصوص بہ ذوی العقول ہی چار ہندستانی ایک مسجد مین گئے اور نماز کیواسطے رکوع و سجود مین مشغول ہوے ہر ایک
نے ایک نیت پر تکبیر کہی یعنے باہم جماعت کی اور بڑی مسکینی و درد کے ساتھ نماز مین داخل ہوے جب موذن آیا
تو چارون سے ایک نے ایک بات پوچھی کہ ای موذن تو نے بانگ نماز کی کیا وقت بانگ نماز کا ہی تو دوسرے ہندو
نے نماز ہی مین کہا کہ افسوس تو نے بات کہی تیری نماز باطل ہوئی پھر تیسرے نے دوسرے سے کہا کہ ای اندھے تیسر
طعنہ کرتا ہی اپنی تو کہ تو نے بات نہین کی چوتھے نے کہا کہ شکر خدا کا کہ مین ان تینون کیطرح کنوین مین نہین گرا پس چارون
کی نماز خراب ہوئی کسواسطے کہ جو دوسرے کا عیب کہتے ہین اکثر گمراہ ہوتے ہین اب مقولات مولانا رحمہ کے ہین کہ
کیسی خوش اور کیسی ٹھنڈی وہ جان ہی جسنے عیب اپنا دیکھا اور جسمین عیب دیکھا اُس عیب کو اپنی ذات مین خریدا
کہ یہ عیب مجھ مین بھی ہی یا نہین اُس سبب سے کہ جسمین عیب ہی اُسکا ایک حصہ تو عیبستان سے ہی جو نفس ہی

اور ایک حصہ عیبستان سے جو جان ہی پس معیوب ہونا ہر کسی کا ثابت ہی پھر جب تو اپنے سر پر دس ریش جو مراد کثرت عیب سے ہی دیکھتا ہی تو تجکو اپنے ریش پر مرہم عمل مین لانا چاہیئے آبس ایسے ہی ہر کسی مین جو عیب ہی اُسکے حق مین ریش ہی اور ریش کا عیب کرنا کیا یہ دوا اُسکی ہی نہین وہ تو اُس ریش مین خود شکستہ اور دردمند ہو رہا ہی تو تو اُسکا عیب کیون کرتا ہی بلکہ جگہ رحم کی ہی کہ وہ مجبور ہی آپ تو اپنے آپ کو دیکھ کہ تجھ مین تو وہ عیب نہین ہی اگر ہی تو ڈر شاید تیرا بھی وہ عیب تجھ سے ظاہر ہو کسلیے کہ تو نے بھی خدا سے لاتخافوا نہین سُن لیا ہی پھر کیسے تو نے آپکو اچھا اور نجیب سمجھ لیا بلکہ خافون آیا ہی لاتخافوا کے معنی مت ڈرو اور خافون کے ڈرو تم مجھ سے دیکھو برسون ابلیس نیک نام جیا کہ معلم الملکوت کہلاتا تھا پھر کیسا رسوا ہوا اور اب دیکھو اُسکا کیا نام ہی جہان مین اُسکا علو و بلندی مشہور تھی پھر اُسکی شہرت و معروفی بالعکس ہوئی وا ے اُسکے حال پر تو بھی جبتک امین نہو جائے معروفی مت ڈھونڈھ پہلے خوف سے کہ یہ خوف دم واپسین تک لگا ہوا ہی پاک ہوئے پھر امن کا طالب ہو مثلاً جبتک اے خوش ذقن تیرے داڑھی نہ جمے دوسرے سادہ زنخ پر طعنہ مت کر تو اُسکے حال سے اِس بات کو دیکھ کہ اِسکی جان تو اس حال مین مبتلا ہوئی کہ کنوین مین گرا تو تیرے لیے پند ہو گیا اور تو اس کنوین سے بچگیا جو اُسکے لیے پھندا تھا بس اُسنے زہر کھایا تو کھایا تو اُسکا قند کھا جو عبرت گیری اور پند پذیری اُسکے حال سے ہی اختلاف شرح بحر العلوم مین دونون مصرعون مین عیبستان لکھا ہی پھر قافیہ کہان مرہمت کو مرحمت پند کو بند

	قصد کرنا غزونکا خون مین ایک شخص کے تو دوسرا ڈرے	

قولہ آن غزان ترک خونریز آمدند ✤ بہر یغما در یکے دہ در شدند ✤ دو کس از اعیان آن دہ یافتند ✤ در ہلاک آن یکے بشتافتند ✤ دست بستندش کہ قربانش کنند ✤ گفت ای شاہان و ارکان بلند ✤ قصد خون من بچہ رو میکنید ✤ از چہ آخر تشنۂ خون منید ✤ چیست حکمت چہ غرض زین کشتنم ✤ چونکہ من درویشم و عریان تنم ✤ گفت تا ہیبت درین یارت زند ✤ تا بترسد او و زر پیدا کند ✤ گفت آخر او ز من مسکین ترست ✤ گفت قاصد کردہ است او را زرست ✤ گفت چون وہم ست ما ہر دو یکیم ✤ در مقام احتمال و در شکیم ✤ خود و را بکشید اول ای شہان ✤ تا بترسم من دہم زر را نشان ✤ پس کرمہاے الٰہی بین کہ ما ✤ آمدیم آخر زمان در انتہا ✤ آخرین قرنہا پیش از قرون ✤ در حدیث آخرون السابقون ✤ تا ہلاک قوم نوح و قوم ہود ✤ عارض رحمت بجان ما نمود ✤ گشت ایشان را کہ تا ترسیم زو ✤ ور خود این برعکس کردی واے تو ✤ المعنی غز بالضم نام قوم ترکان ترک قوم غز کہ خونریز ہین لوٹ کے واسطے ایک گانون مین گھسے اور اُس گانون سے دو آدمی جو سردار تھے پکڑے اور دونون سے ایک کے مار ڈالنے پر مستعد ہوے اُس کے ہاتھ باندھے تا قربانی کرین اُسنے کہا کہ اے شاہو اور اے سردار و بلند میرے خون کا قصد کس سبب سے کرتے ہو آخر کوئی بات بھی جس سے میرے خون کے پیاسے ہوے ہو اُس میرے مار ڈالنے سے

کیا تمھاری غرض ہی اور کیا حکمت ہی اسلیے کہ مین ایک ننگا فقیر ہون کہا اسواسطے کہ تیرے بار کو ہیبت ہو اور ڈر کے مارے زر ظاہر کردے کہا وہ تو مجھ سے بھی زیادہ تر مسکین ہی اُس قاصد نے جو خونریزی پر آمادہ تھا کہا تو بھکا ہوا ہی اُسکے پاس ہی کہا جب تیرا یہی وہم ہی تو ہم دونون ایک ہین اور دونون مقام احتمال وشک مین تب ای شاہ پہلے اُسکو مار ڈالو تو مین ڈر جاؤن اور زر بتا دون آب آگے مقولات مولانا رح کے ہین کہ اب تو اِس کریم کے کرمون کو غور کر کہ ہمکو آخر زمانہ کی انتہا مین پیدا کیا یعنے اور صدیون کی آخر صدیون مین جنکی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا نحن الآخرون السابقون یعنے ہم آخر زمانہ مین اور انبیا کی امتون کے بعد اور ثواب ودرجات مین سب سے سابق تا ہلاک قوم نوح وقوم عاد کو اُسکے نخششی رحمت نے ہمکو دکھادیا اور عبرت پذیر کردیا اور انکو مار آتا ہم ڈرین اور جو برعکس اسکے کرتا تو تیرے حال بر مقام وای اور افسوس کا تھا عارض نخششی جو جائزہ نوج کا کرتا ہی انخلاف شرح بحرالعلوم مین قاصد گمرہ است کو کردہ است لکھا ہی اور عارض بمعنی خسارہ کہ یہان یہ معنی ہرگز چسپان نہین حالانکہ لغت مین نخششی کے معنی موجود اور مناسب محل کے مین

بیان حال خود پرستون اور ناشکرون کا نعمت وجود انبیا و اولیا سے

قولہ ہر کہ زایشان گفت از عیب وگناہ ٭ وز دل چون سنگ وز جان سیاہ ٭ وز سبک داری دفرمانہاے او ٭ وز فراغت از غم فرداے او ٭ وز ہوس وز عشق این دنیاے دون ٭ چون زنان مر نفس را بودن زبون ٭ وآن نفور از گفتہاے ناصحان ٭ وان رمیدن از لقاے صالحان ٭ با دل وباہل دل دیوانگی ٭ باشہان تزویر ورد بہ شانگی ٭ سیر چشمان را گدا پنداشتن ٭ وز حسد شان خفیہ دشمن داشتن ٭ گر پذیرد چیز تو گوئے گداست ٭ ورنہ گوئی زرق و مکرست و دغاست ٭ گر در آمیزد تو گوئی طامعست ٭ ور نگوئی در تکبر لانعست ٭ گر تحمل کرد گوئی عاجزست ٭ ور غیور آمد تو گوئی گر پرست ٭ یا منافق وار عذر آری کہ من ٭ ماندہ ام در نفقہ فرزند وزن ٭ نے مرا پرواے سر خاریدنست ٭ نے مرا پرواے دین ورزیدن ست ٭ ای فلان مارا بہمت یاد دار ٭ تا شویم از اولیا پایان کار ٭ این سخن ہم نے ز درد وسوز گفت ٭ خوابناکے ہرزہ گفت و باز خفت ٭ ہیچ چارہ نیست از قوت عیال ٭ از بن دندان کنم کسب حلال ٭ چہ حلال ای گشتہ از اہل ضلال ٭ غیر خون تو نمی بینم حلال ٭ از خدایت چارہ است از قوت نے ٭ چارہ است از دین واز طاغوت نے ٭ المعنی طاغوت نام دیو ونام بت میری دانست مین یہ حکایت تمہ حکایت صدر کا ہی اگر مسرخی نہوتی تو بہتر تھا یعنی نوح وہود اور سوا انکے جتنے لوگون سے کہا کہ تم مین یہ گناہ کی بات ہی اور یہ عیب ہی اور دل تمھارا سنگ سخت اور جان تمھاری سیاہ ہی اور ہمکو اور ہمارے حکمون کو خفیف وسبک جانتے ہو اور تمکو ذرا غم فردا کا نہین اس سے خوب نچنت ہو اور ہوس اور عشق دنیاے دون کی بہت ہی اور عورتون کی طرح نفس ناچیز کے دبے ہوے ہو اور صالحون کی صورت سے بھاگتے ہو ناصحون کی باتون سے نفرت کرتے ہو اپنے دل اور اہل دل کی نسبت دیوانے بنے ہو اور بادشاہون سے تمھارے کیسے مکر وزور ہین اور روبہ کا سا حال کہ مارے خوشامد کے لوٹ پوٹ ہوے جاتے ہو جو سیر چشم ہین

انکو گدا جانتے ہو اور انکو حسد سے خفیہ دشمن سمجھتے ہو اگر وہ کسی سے خیر قبول کرلے تو کہو فقیر ہی نہین تو مکر و زرق و
دغا بتاؤ جو وہ کسی سے ملت و آمیزش کرے تو کہو طامع ہی نہین تو کہتے ہو کہ تکبر کا فرمانبردار ہی متکبر ہی اگر تحمل کرے تو
عاجز اسکو ٹھہراتے ہو اور اگر غیور بنے تو گرنر بتاؤ یا منافق کیطرح اُسکے سامنے عذر کرتے ہو کیا کرین ہم بال و بچون کے
نفقہ مین ایسے مبتلا ہین کہ ہمکو سر کھجانے کی فرصت نہین نہ ہمکو دین کی باتین سیکھنے کی پروا ہی اور کہین ای فلان تم ہمکو
دعا مین یاد رکھو تا تمھاری دعا سے انجام کار ہم اولیا ہوئین اور یہ بات بھی کچھ درد و سوز سے نہین بلکہ ایسی کوئی سوتا
بڑا اُٹھا اور پھر سو گیا اور کہتا ہی مجکو قوت عیال سے کچھ چارہ نہین اور یہ بھی چاہتا ہون کہ حد درجہ مشقت کرون تا
کسب حلال سے قوت حاصل ہوئے اب مولانا رح فرماتے ہین ای اہل ضلال کیسا قوت حلال ہین تو تیرے خون کے سوا کوئی
بات تجھ مین حلال نہین دیکھا خدا سے تیرا چارہ ہی ای تدبیر اور عافیت و تندرستی قوت سے نہین ہی اور تیرا چارہ دین
سے ہی بت و طاغوت سے نہین ہی جنسے تو مشغول ہی قولہ ایکہ صبرت نیست از دنیاے دون ✤ صبر چون داری ز نعم
الماہدون ✤ ایکہ صبرت نیست از ناز نعیم ✤ صبر چون داری ز اللہ کریم ✤ ایکہ صبرت نیست از فرزند و زن ✤ صبر
چون داری ز حی ذو المنن ✤ ایکہ میگوئی خدا بخشند مرا ✤ آن فریب غول میدان بر ترا ✤ کو خلیلے کو برون آمد ز غار ✤ گفت
ہذا رب ہان کو کردگار ✤ من نخواہم در دو عالم بنگریست ✤ تا ندانم این دو مجلس آن کیست ✤ بے تماشاے صفتہاے خدا
گر خورم نان در گلو گیرد مرا ✤ چون گوارد لقمہ بے دیدار او ✤ بے تماشائے گل و گلزار او ✤ جز بامید خدا زین آبخور ✤ کہ
خورد یک لقمہ غیر گاو خر ✤ آنکہ کالانعام بد بل ہم اضل ✤ گرچہ پر مکر ست آن گندہ بغل ✤ مکر او سر زیر او سر زیر شد ✤
روزگارے بردو روزش دیر شد ✤ فکر کاہش کند شد عقلش خرف ✤ عمر شد چیزے ندارد چون الف ✤ انچہ میگوید درین
اندیشہ ام ✤ انہم از دستان این نفس ست ہم ✤ وانچہ میگوید غفور ست و رحیم ✤ نیست آن جز حیلۂ نفس لئیم ✤ ای ز غم
مردہ کہ دست از نان تہی ست ✤ چون غفور ست و رحیم این ترس چیست ✤ المعنی خرف بفتح اول و کسر راسخت بوڑھا
جسکے حواس بگڑ گئے ہون یہ اشعار بھی تحت مقولات مولانا رح مین ہین فرماتے ہین ای فلان درحالیکہ تجکو اس دنیاے
دون سے صبر نہین ہی ہر وقت اسی کی محبت مین آلودہ ہی پھر تعجب ہی کہ اسکے پیدا کرنیوالے سے جو نعم الماہدون ہی تجکو
کیسے صبر ہی کہ اُس سے خبر نہین ہوتا جیسا کہ کہا والارض فرشناہا فنعم الماہدون اور زمین بچھایا ہمنے اسکو پھر کیسے
اچھے ہم بچھانیوالے ہین کہ جسپر تمامی حیوانات رہتے ہین کیسا بڑا ہمارا احسان ہی اور ای فلان جب تجکو ناز نعیم پر صبر
نہین ہی ہر دم اُسکی ترقی و زیادتی کا طالب تو اللہ کریم سے کیسے صبر کیے ہوے اُسی کی طرف کیون نہین رجوع کرتا
اور ای فلان ہرگاہ کہ تجکو فرزند و زن سے صبر نہین ہی ہمیشہ اِنکے نان و نفقہ کی فکر مین مبتلا ہی تو اُس حی و قت ثم
صاحب من و عطا سے کیون نہین مانگتا کیسے اُس سے صبر کیے ہوے ہی اور ای فلان یہ جو تو کہتا ہی کہ خدا مجکو بخشدیگا
یہ سب فریب غول نفس کا جانے رہ بس اِس سے الگ رہ آب فرماتے ہین ایسا خلیل کہان کہ غار سے نکلے اور اپنے

رب کی جستجو مین ہذا ربی کہے اور خبردار ہو کے مصنوعات سے اعراض کرے جیساکہ خلیل نے چاند سورج ستارون کو ہذا ربی کہا اور پھر اعراض کر کے فرمایا انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفاً وما انا من المشرکین اور کہا کہ مین ان دونون جہان سے کسی کی طرف نہین دیکھونگا جبتک کہ نہ جان لونگا کہ یہ دونون مجلسین کسکی ملکیت ہین مالک انکا کون ہے اور جبتک تماشا صفات خدا کا نہ کرلونگا اگر روٹی کھاؤنگا تو میرے حلق مین اٹکیگی مجکو بے دیدار اسکے اور بے تماشا گل وگلزار اسکے کیسے لقمہ ہضم وگوارا ہوگا اب مولانا رح اپنی جانب سے فرماتے ہین کہ ہر شخص کو ایسے ہی طالب اپنے رب کا ہونا چاہیے اور جسنے سوائے امید خدا کے اس جہان پر لقمہ کھایا وہ بجز گاؤخر کے اور کون ہے وہ ایسا ہی جیسے کہ آیت شریف مین فرمایا ہے اولئک کالانعام بل ہم اضل سبیلاً یعنے وہ لوگ مثل چارپایون کے ہین کہ کھاتے ہین اور پیتے ہین اور انجام کو نہین جانتے بلکہ چارپایون سے گمراہ تر کہ انسے مواخذہ نہین ہے اگرچہ وہ گندہ بغل بھی ہے مکر ہے یعنے بظاہر مکر پھیلائے ہوئے مگر اسکے مکر کا سر نیچا ہے اور خود اسکا بھی مثل انعام کے سر نیچا یہانتک کہ ایسے ہی اسنے زمانہ بسر کیا اور دن بھی اسکا تمام کو پہونچا یعنے وقت موت کا آگیا فکرگاہ اسکی جو دماغ ہے شکست ہوگئی اور عقل پیر بیچ اس عمر گذر گئی اور مثل الف کے پاس کچھ نہین نہ نقطہ نہ اعراب اور جو یہ کہتا ہے کہ مین بھی اس سوچ واندیشہ مین ہون کہ خالی ہاتھ ومحض بے مایہ ہون یہ بھی اسکے نفس کا مکر وحیلہ ہے اور یہ جو کہتا ہے کہ اللہ غفور ورحیم ہے بخش دیگا یہ بھی اسی نفس لئیم کا حیلہ ہے تو تو اس غم سے مرا جاتا ہے کہ میرا ہاتھ روٹی سے خالی ہے پھر جب تو اسکو غفور ورحیم جانتا ہے تو تبا یہ غم روٹی کا تجکو کیون ہے وہ خود دیگا بس یہ قول تیرا باطل ہے

حکایت کرنا ایک بوڑھے کا طبیب کے سامنے اپنے رنجور سے اور جواب اسکا

قولہ گفت پیرے مر طبیبے را کہ من ✤ در زحیرم از دماغ خویشتن ✤ گفت از پیری ست آن ضعف دماغ ✤ گفت در چشمم ز ظلمت ہست داغ ✤ گفت از پیری ست ای شیخ قدیم ✤ گفت پشتم درد می آید عظیم ✤ گفت از پیری ست اے شیخ نزار ✤ گفت ہرچہ میخورم نبود گوار ✤ گفت ضعف معدہ ہم از پیری ست ✤ گفت وقت دم مرا دم گیری ست ✤ گفت آرے انقطاع دم بود ✤ چون رسد پیری دو صد علت شود ✤ گفت کم شد شہوتم یکبارگی ✤ گفت از پیری ست این بیچارگی ✤ گفت پایم سست شد از رہ بماند ✤ گفت از پیری ست در کنجت نشاند ✤ گفت پشتم چون کمانے شد دوتا ✤ گفت از پیری ست این رنج وعنا ✤ گفت تاریک ست چشمم ای حکیم ✤ گفت از پیری ست ایمرد علیم ✤ المعنی معنی ان اشعار کے دل مین آتا ہے کہ اکٹھے لکھون یعنے بوڑھے نے ایک طبیب کے سامنے اپنے عوارض بیان کیے کہ مین اپنے ضعف دماغ سے نہایت ناخوش وآزردہ ہون آنکھون مین میرے تاریکی ہوگئی ہے اور پشت مین میری سخت درد رہتا ہے جو کچھ کھاتا ہون ہضم نہین ہوتا سانس لینے کے وقت میرا دم رکتا ہے شہوت میری یکبارگی بالکل جاتی رہی پانون شکست ہوگئے چل نہین سکتا پیٹھ مثل کمان کے دوہری ہوگئی آنکھین تاریک ہوگئین روشنی جاتی رہی غرض یہ سب مرض

بوڑھے نے بیان کیے طبیب نے سب کے جواب مین یہی کہا کہ یہ سب باتین تیری پیری سے ہین گیا پیری و صد عیب
نہین کہا ہی قولہ گفت ای احمق برین بر دوختی ✤ از طبیبے تو ہمین آموختی ✤ ای مدمغ عقلت این دانش نداد ✤ کہ خدا
ہر درد را درمان نہاد ✤ تو خرا احمق ز اندک مایگے ✤ بر زمین ماندی ز کوتہ پایگے ✤ بس طبیبش گفت کای عمر تو شست ✤
این غضب وین خشم ہم از پیریست ✤ چون ہمہ اجزا و اعضا شد نحیف ✤ خویشتن داری و صبرت شد ضعیف ✤ بر نتابد
دو سخن زان ہی کند ✤ تاب یک جرعہ ندارد قی کند ✤ جز مگر پیری کہ از حق ست مست ✤ در درون او حیات طیب ست ✤
از برون پیرست در باطن صبی ✤ خود چہ چیز ست آن ولی و آن نبی ✤ گر نہ پیدا اند پیش نیک و بد ✤ چیست با ایشان
خسان را این حسد ✤ ور نمیدانند شان علم الیقین ✤ چیست این بغض و حیل سازی و کین ✤ ور ہمیدانند بعث و
رستخیز ✤ چون زنند ی خویش بر شمشیر تیز ✤ بر تو میخندد بہ بین او را چنان ✤ صد قیامت در درو نستش نہان ✤ دوزخ و
جنت ہمہ اجزاے اوست ✤ ہر چہ اندیشی تو آن بالاے اوست ✤ ہر چہ اندیشی پذیراے فناست ✤ وانکہ در اندیشہ
نایہ آنخداست ✤ بر در این خانہ گستاخی ز چیست ✤ گر ہمیدانند کاندر خانہ کیست ✤ ابلہان تعظیم مسجد میکنند ✤ در جفاے
اہل دل جد میکنند ✤ آن مجاز ست این حقیقت ای خران ✤ نیست مسجد جز درون سروران ✤ مسجدے کو اندرون اولیاست ✤
سجدہ گاہ جملہ است آنجا خداست ✤ تا دل مرد خدا ناید بہ درد ✤ ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد ✤ قصد جنگ انبیا می داشتند ✤
جسم دیدند آدمی پنداشتند ✤ در تو ہست اخلاق آن پیشینیان ✤ چون نمیترسی کہ تو باشی ہمان ✤ عادت آن ناسپاسان
در تو ہست ✤ نایدت ہر بار دلو از چہ درست ✤ آن نشانی ہا ہمہ چون در تو ہست ✤ چون تو زین شانے کجا خواہی برست ✤
المعنی اب جواب پیر کا ہی کہا ای احمق اسی پر تو نے حصر کیا ہی اور طبیبی سے بس یہی سیکھا ہی ای مدمغ تیری عقل نے تجکو
یہ نہین پڑھایا ہی کہ خداتعالی نے ہر درد کا علاج رکھا ہی تو گدہا احمق تھوڑی پونجی والا زمین ہی پر رہا ایسے تیرے
پانوٗن دراز کہان جو اوپر کو چلے تیرے مور دگس کے سے پانوٗن کوتاہ یہ سنکے بھی طبیب نے کہا کہ تیری ساٹھ برس کی
عمر ہی اور یہ خشم و غضب یہ بھی پیری سے ہی جب تیرے جملہ اجزا اور اعضا نحیف ہو گئے تو تیری خویشتن داری یعنی احتیاط
و صبر بھی ضعیف ہو گئے اب وہ دونون دو باتین نہین اُٹھا سکتے اور کہتے ہین خبردار اور کچھ مت کہیو اور جو ایک جرعہ
پی لیا ہی اُسکے تحمل کی تاب نہین قی کر رہے ہین کہ ایک بات کے عوض کتنی کہ رہا ہی اب مقولات مولانا رح کے ہین کہ سب
پیرون کا ایسا حال ہو جاتا ہی مگر سواے اُس پیر کے جو حق سے مست ہی اُسکے درون مین حیات طیب ہی جیسا کہ فرمایا ہی
من عمل صالحا من ذکر او انثی و ہو مومن فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ جس کسی نے عمل صالح کیے خواہ مرد خواہ عورت اور حال یہ کہ مومن
ہی بس اُسکو ہم زندہ رکھتے ہین حیات طیبہ سے ظاہر مین وہ پیر ہی اور باطن مین لڑکا اور وہ پیر کون ہی ولی اور نبی ان
وہ کچھ پوشیدہ نہین ہین ہر نیک و بد پر ظاہر ہین اگر ظاہر نہین تو ان ناچیز حاسدون کو اُنسے حسد کیون ہی علم الیقین سے
اُنکو جانتے ہین اگر نجانین تو ایسا بغض و حیلہ سازی اور کینہ کیون کرین بعث و رستخیز کو صحیح نہین جانتے اگر صحیح جانین تو

ہرگز آپ کو شمشیر تیز پر نہ گرائین وہ تجکو دیکھ کر ہنستا ہی یعنے وہی ولی وہی اُسکے ہنسنے کو ایسا جان کہ اِس ہنسی کے اندر
سیکڑون قیامتین چھپی ہین اُسکے تمام اجزاے جسمانی دوزخ بھی ہین اور جنت بھی دوزخی کے لیے وہ دوزخ ہی اور
جنتی کے واسطے جنت غرض جو کچھ تو اُسکو سمجھے وہ اُس سے بڑھ کے ہی بس جو کچھ تو سوچے اور تیرے اندیشہ مین سمائے
وہ فانی ہی اور جو تیرے اندیشہ سے باہر ہو وہ خدا ہی اور اُسکو بالاے اندیشہ کہا بھی ہی پھر اِس گھر کے دروازے پر تیری
گستاخی کس سبب سے ہی جب تو جانتا ہی کہ اِس گھر مین کوئی ہی اور وہ کون ہی احمق لوگ مسجد کی بہت تعظیم کرتے ہین اور
اہل دل کا دل ستانے مین بڑی جد وجہد یہ گدھے یہ نہین جانتے کہ مسجد تو خانۂ خدا مجازی ہی اور اہل دل کا دل خانۂ خدا
حقیقی مسجد تو سواے دل سرورون کے اور ہی نہین وہ مسجد جو درون اولیا کا ہی وہی سجدہ گاہ سب کا ہی کہ اُسی کے اندر
خدا ہی دیکھ تو جبتک کسی مرد خدا کا دل نہ دکھایا کسی قوم کو خدا نے رسوا نہ کیا قصد لڑائی کا انبیا سے رکھا اور پھر اپنی آنکھ
سے دیکھ لیا جو کچھ گمان تھا کہ کہتے تھے ما انتم الا بشر مثلنا نہین ہو تم مگر بشر مثل ہمارے پھر جب وقت ہوا تو دیکھ لیا کہ ہم
اور ہین یہ اور ہین تجھ مین بھی عادتین اُن اگلے لوگون کی ہین بس تو کیون نہین ڈرتا کہ مبادا مین بھی ویسا ہی ہو جاؤن
اسواسطے کہ بشریت تیری اُنکی یکسان ہی اگر وہ ناسپاس تھے تیری عادت بھی تو ناسپاسون مین شریک ہی کیا عجب جو
بگڑ جاے غور تو کر ڈول کنوین سے ہمیشہ درست نہین نکلتا کبھی بگڑ بھی جاتا ہی بس جب اُنکی سی سب نشانیان تجھ مین
موجود ہین تو تو انھین سے ہی پھر کیسے اُنسے چھوٹ گیا ہی اور الگ ہی

قصہ ایک لڑکے کا کہ اپنے باپ کے تابوت کے سامنے روتا تھا اور کلام جوحی کا

قولہ کودکے در پیش تابوت پدر ٭ زار مینالید و بر میکوفت سر ٭ کاے پدر آخر کجایت میبرند ٭ تا ترا در زیر خاکے بسپرند ٭
میبرندت خانۂ تنگ و زحیر ٭ نے درو قالین و نے فرش و حصیر ٭ نے چراغے در شب و نے روز نان ٭ نے دران بوے
طعام و نے نشان ٭ نے درش معمور و نے سقف و نہ بام ٭ نے دران بہر ضیاے ہیچ جام ٭ نے دران از بہر مہمان آب و
چاہ ٭ نے یکے ہمسایہ کو باشد پناہ ٭ جسم تو کہ بوسہ گاہ خلق بود ٭ چون شود در خانۂ کور و کبود ٭ خانۂ بے زینہار و جاے
تنگ ٭ کاندران نے روے میماند نہ رنگ ٭ زین نسق اوصاف خانہ می شمرد ٭ وز دو دیدہ اشک خونین مے فشرد ٭ گفت
جوحی با پدر اے ارجمند ٭ واللہ این را خانۂ ما میبرند ٭ گفت جوحی را پدر ابلہ مشو ٭ گفت اے بابا نشانیہا شنو ٭ این نشانیہا کہ
گفت او یک بیک ٭ خانۂ ما راست بے تردید و شک ٭ نے حصیر و نے چراغ و نے طعام ٭ نے درش معمور و نے سقف و
نہ بام ٭ زین نمط دارند بر خود صد نشان ٭ لیک کے بینند آنرا طاغیان ٭ خانۂ آن دل کہ ماند بے ضیا ٭ از شعاع آفتاب
کبریا ٭ تنگ و تاریک ست چون جان یہود ٭ بینوا از ذوق سلطان ودود ٭ نے دران دل تابد نور آفتاب ٭ نے گشاد
عرصہ و نے فتح باب ٭ گور خوشتر از چنین دل مر ترا ٭ آخر از گور دل خود بر ترا ٭ زندۂ و زندہ زاد اے شوخ و شنگ ٭
دل نمیگیرد ترا زین گور تنگ ٭ یوسف وقتے و خورشید سما ٭ زین چہ و زندان برون آ رو نما ٭ یونست در بطن ماہی پختہ شد

مخلصش را نیست از تسبیح بہ * المعنی جام معروف وشیشہاے حمام جوحی بالضم وحاے حطی نام مسخرہ بد بالضم چارہ وعلاج
ایک لڑکا اپنے باپ کے تابوت کے سامنے زار زار روتا تھا اور سر پیٹتا تھا اور کہتا تھا کہ اے باپ تجکو یہ لوگ کہان لیے جاتے ہین
آخر یہان سے لیجاکر خاک کے نیچے رکھدینگے تجکو ایک خانۂ تنگ وناخوش مین لیے جاتے ہین جسمین نہ قالین ہی نہ فرش چٹائی
نہ رات کو چراغ نہ روزن نہ بو طعام کی نہ اُسکا نشان نہ دروازہ اُسکا آباد دربان وغیرہ سے نہ سقف نہ اٹاری نہ روشنی آنے کو
شیشے نہ اسمین مہمان کے لیے آب وچاہ نہ کوئی ہمسایہ جسکی وقت بیوقت پناہ ہو یہ جسم تیرا جسکو مخلوق چومتی تھی اور عزیز و
اکرم رکھتی تھی کیسے اُس خانۂ سیاہ وتاریک مین رہیگا وہ گھر بے پناہ وتنگ ہی جسمین نہ صورت رہیگی نہ رنگ صورت
اسیطرح اُس گھر کے اوصاف بیان کرتا تھا اور دونون آنکھون سے اشک خون کے نچوڑتا تھا یہ سنکے جوحی نے اپنے باپ سے
کہا کہ اے ارجمند واللہ اسکو ہمارے گھر لیے جاتے ہین باپ نے جوحی سے کہا احمق مت بن کہا اے باپ یہ سب نشانیان
مجھسے اپنے گھر کی سن لے یہ جملہ نشان جو اُسنے کہے ایک ایک ہمارے گھر کے ہین جسمین کچھ شک وشبہہ نہین نہ ہمارے
گھر مین چٹائی ہی نہ چراغ نہ طعام نہ دروازہ اُسکا معمور نہ سقف نہ بام آب آگے مقولات مولانا رح کے ہین کہ اسی قسم
کے سیکڑون نشان اپنے آپ مین رکھتے ہین لیکن جو حد سے گذرے ہوے ہین اُنکو کب سوجھتے ہین خانہ اُس دل کا جو
بے ضیا ہی اور اُسمین شعاع آفتاب کبریائی نہین وہ ایسا تنگ وتاریک ہی جیسے جان یہود کی اور بینوا ذوق سلطان
وددو سے نہ اُس دل مین روشنی نور آفتاب کی ہی نہ میدان کشادہ نہ دروازہ کھلا ایسے دل سے تجکو گور اچھی پھر تو اس
گور دل سے کیون نہین نکلتا تو تو زندہ ہی اور زندہ زاد اور بڑا شوخ چلبلا پھر تیرا اس گور تنگ مین دل نہین گھبراتا گور مین
تو مردے پڑے رہتے ہین تو تو اپنے وقت کا یوسف ہی اور خورشید آسمان کا اس چاہ وزندان سے نکل اور اپنی صورت دکھا
یونس تیرا بطن ماہی مین پک گیا اُسکی رہائی کا چارہ اور علاج سوا تسبیح کے نہین ہی الخلاف شرح بحرالعلوم مین جوحی لکھا ہی
مگر سرخی مین حاے مہملہ لکھدی ہی قولہ گر نبودی او مسبح بطن نون * حبس وزندانش شدی تا یبعثون * آن بہ تسبیح از تن
ماہی بجست * چیست تسبیح آیت روز الست * گر فراموشت شدہ تسبیح جان * بشنو این تسبیحہاے ماہیان * ہر کہ دید اللہ را
اللہیست * ہر کہ دیدہ بحر را او ماہیست * اینجہان دریا وتن ماہی وروح * یونس محجوب از نور صبوح * گر مسبح باشد از
ماہی رہید * ورنہ در وے ہضم گشت وناپدید * ماہیان جان درین دریا پرند * تو نمی بینی کہ کوری وثرند * بر تو خود را
میزنند آن ماہیان * چشم بگشا تا ببینی شان عیان * ماہیان جملہ روح بے جسد * بنے در ایشان کبر وکین ونے حسد *
ماہیان را گر نمی بینی پدید * گوش تو تسبیح شان آخر شنید * صبر کردن جان تسبیحات تست * صبر کن کانست تسبیح درست *
ہیچ تسبیحے ندارد آن درج * صبر کن کہ صبر مفتاح الفرج * صبر چون پول صراط آنسو بہشت * ہست با ہر خوب یک
لالاے زشت * تا ز لالا میگریزی وصل نیست * زانکہ لالا را ز شاہد فصل نیست * تو چہ دانی ذوق صبر اے شیشہ دل * خاصہ
صبر از بہر آن شوخ چگل * مرد را ذوق از غزا وکر وفر * مر مخنث را بود ذوق از ذکر * جز ذکر نے دین او نے ذکر او *

سوے اسفل برد او را فکر او * گر برآید تا فلک از وے مترس * کو بشوق سفل آموزید درس * او بسوے سفل میراند فرس
گرچہ سوے علو جنباند جرس * از علمہاے گدایان ترس چیست * کان علمہا لقمہ نان راہیست * این سخنہا را کنو دریاب
تو * ورنمید انی شنو از باب نو * المعنی تبابہ * حضرت فرماتے ہین اگر حضرت یونس بطن ماہی مین اُسکی تسبیح نہ کرتے جیساکہ
قرآن مین ہے وذا النون اذ ذہب مغاضبا فظن ان لن نقدر علیہ فنادی فی الظلمات ان لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت
من الظالمین اور ذو النون کہ حضرت یونس ہین جسوقت کہ گیا غضب کرتا ہوا اپنی قوم پر پس گمان کیا کہ ہم نہین مقدر
نہین کیا اُسپر پس پکارا اندھیرے بطن ماہی مین یہ کہ نہین ہے کوئی معبود سوا تیرے اور تو پاک ہے اور مین اپنے اوپر ظلم
کرنے والون سے ہون اگر یہ تسبیح نہ کرتے تو بطن اُسکا اُنکے واسطے قیامت تک حبس و زندان ہوجاتا کما قال اللہ عزوجل
فلولا انہ کان من المسبحین للبث فی بطنہ الی یوم یبعثون اگر نہوتا وہ یونس تسبیح کرنے والون سے بیشک رہتا اُسکے بطن
مین روز قیامت تک وہ تسبیح ہی کی برکت سے ماہی کے جسم سے نکلے اور وہ تسبیح کیا ہے وہی آیت روز الست کی جو
اقرار اُسکی ربوبیت کا کر کے بلےٰ کہا ہے یعنے ہر وقت بدل اُسکی طرف رجوع رہنا نہ زبانی سبحان اللہ کہنا اور اگر وہ تسبیح
جان کی کہ جان ہی اُسوقت تھی تجکو بھول گئی ہے تو ان ماہیون دریاے عرفان کی جو کاملین ہین تسبیح سُن کہ یہ خاص
وہی تسبیح ہے کسواسطے کہ یہ لوگ اللہ والے ہین انھون نے اللہ کو دیکھا ہے پس اللٰہی ہین اور جس نے دریا کو دیکھا وہ
ماہی ہے اسلیے ہم انکو ماہی کہتے ہین اب تو ایسا سمجھ کہ یہ جہان تو دریا ہے اور تن تیرا ماہی اور روح تیری یونس ہے
کہ وہ نور صبح سے محجوب ظلمت در ظلمت مین کہ ظلمت دریا ظلمت تن ہے اگر روح مسبح ہوئی تو جان لے کہ اس ماہی سے
چھوٹ گئی ورنہ اسمین ہضم ہو کے ناپدید ہوگئی جو ماہیان کہ دریا جان کی ہین اس دریا مین بھری ہین مگر تو کیا جانے
کہ تو اندھا اور بدنصیب وسرگشتہ ہے وہ تجھے اپنے آپکو دکھاتی ہین تو انکھین کھول تو ظاہر دیجان اُنکو دیکھے اور کیسی
مچھلیان کہ ہمہ تن روح اور بیچید نہ اُنمین کبر نہ کینہ نہ حسد اگر تو ان ماہیون کو ظاہر نہین دیکھتا ہے تو کان تو تیرے آخر
اُنکی تسبیح سنتے ہین اور صبر اختیار کر کسواسطے تیرے جملہ تسبیحون کی جان صبر ہے بس صبر کر کہ یہی تسبیح درست ہے کوئی تسبیح
ایسے درجے نہین رکھتی جیسے کہ درجے صبر کے ہین اسی واسطے صبر کو مفتاح الفرج کہا ہے یعنے کنجی کشود کی درجہ بفتحتین جمع
درجہ کے ہے صبر ایسا ہے جیسا پل صراط جسکے اس پار بہشت ہے کس واسطے کہ ہر خوب کے ساتھ ایک لالا یعنے تہ لالاے
زشت کی لگی ہوئی ہے جیسے کہتے ہین گنج بیرنج نہین بس جب تک تو اس لالاے زشت سے بھاگتا رہیگا وصل
نہوگا اسلیے کہ لالا سے شاہد جدا نہین ہے تو اے شیشہ دل کہ نامرد کو کہتے ہین مزہ صبر کا کیا جانے اور خاص اُس
صبر کا مزہ جو اُس معشوق چگل کی محبت و عشق مین عاشق پاتے ہین چگل بکسر تین و کاف فارسی نام ایک شہر
حسن خیز ترکستان کا جو مرد ہین اُنکو مزہ غزا اور کرو فر مین ملتا ہے اور مخنث مو فکر سے پاتا ہے مخنث کا دین و ذکر
سواے ذکر کے کچھ نہین ہے اُسکی فکر ہی اُسکو اسفل کی طرف لے گئی ہے اگر وہ آسمان تک پہونچ جاے تب بھی

اُس سے مت ڈر کس واسطے کہ اُسنے اسفل ہی کا سبق سیکھا ہے وہ اپنا گھوڑا اسفل ہی کیطرف ہانکیگا اگرچہ کیسے ہی اونچے پر جاکے گفتہ بجائے علوم بفتحتین وتشدید واو بھی ہے اور بالضم و بالکسر بھی فقیرون کے نشانون سے کیا دو ٹیلا ہے کہ یہ نشان تو تقمہ نان کے مطیع ہین یعنے جہان روٹی کا ٹکڑہ ملنا ہے سرنگون ہو جاتے ہین آن باتون کو میری خوب غور دریافت کر اور جو نہین جانتا ہے تو ایسے نئے باب سے سن لے جو حکایت آیندہ ہے الخلاف شرح بحر العلوم مین حضم بجائے ہفضم کے لکھا ہے جس کے معنی چسپان نہین ہوتے اور ہفضم بطن ماہی کے لیے مناسب ہے از باب نو کو از باب تو

ڈرنا ایک لڑکے کا ایک شخص صاحب جثہ سے اور تسلی کرنا اُس کا لڑکے کو

قولہ کنگ زفتی کودکی را یافت فرد * زرد شد کودک بہیم قصد مرد * گفت ایمن باش ای زیبائے من * کہ تو خواہی بود بربالائے من * من اگر ہولم مخنث دان مرا * ہمچو اشتر برنشین میران مرا * صورت مردان معنی اینچنین * از برون آدم درون دیو لعین * زان دہل ر امانی ای زفت چو عاد * کہ برون آن ساج را میکوفت راد * روبہی اشکار خود را یاد داد * بہر طبلے ہمچو شاخ پر ز باد * چون ندید اندر دہل او فربہی * گفت خوکے بہ ازین خیک تہی * روبہان ترسند زآواز دہل * عاقلش چندان زند کہ لا تقل * المعنی کنگ بکاف اول عربی مضموم و کاف دوم فارسی فربہ و قوی ہیکل خیک بالکسر مشک ساج معرب سال اور وہ لکڑی ہے کہ اُسکی کشتیان وغیرہ بناتے ہین وچوب آنوس ایک قوی جثہ موٹے نے ایک لڑکے کو تنہا پایا لڑکا اسکے ڈر سے زرد ہوگیا کہ یہ میرا قصد کریگا کہا ای میرے زیبا پیارے مجھ سے ڈرے مت کس واسطے کہ تو اوپر ہوگا مین نیچے ہون اگرچہ ہولناک ہون لیکن مجکو مخنث جان تو اونٹ کی طرح مجھ پر سوار ہو اور مثل اونٹ کے مجکو چلا آب مقولات مولانا رح کے ہین اور پہلا شعر متضمن باستفہام انکاری یعنے بھلا بتا تو صورت مردان معنی کی ایسی ہی ہوتی ہے کہ ظاہر مین تو آدم اور باطن ہین دیو لعین تو اُس دہل سے مشابہ ہے ای موٹے مثل عاد کے کہ لوگ اِس قوم کے بڑے عظیم الجثہ ہوتے تھے کہ اُس ساج یعنے دہل کو جو موفق تسمیۃ الشئی باسم مادتہ ساج فرمایا ہے ایک جوانمرد کوٹتا تھا اور اُس سے آواز نکلتی تھی ایک روباہ نے اس طبل پر از باد کو دیکھا اور بہت سا شور سنا اور موٹا دیکھا اپنا شکار چھوڑ کے اسکے پیچھے ہوئی جب اُس دہل مین فربہی نہ دیکھی خالی پایا کہا اس خیک خالی سے تو خوک اچھا روباہ تو دہل سے ڈرتی ہین اور عاقل اُسکو ایسا پیٹتے ہین کہ لاتقل ہو جائے یعنی کچھ کہہ ہی نہ سکے

قصہ ایک تیر انداز کا اور ڈرنا اُسکا ایک سوار سے کہ جنگل مین جاتا تھا

قولہ یک سوارے با سلاح بس مہیب * میشد اندر بیشہ بر اسپے نجیب * تیر اندازے بحکم او را بدید * پس ز خوف او کمان را در کشید * تا زند تیرے سوارش بانگ زد * من ضعیفم گرچہ زفتستم جسد * ہان وہان منگر تو در زفتی من * کہ کمم در وقت جنگ از پیرزن * گفت رو کہ نیک گفتی ورنہ نیش * بر تو می انداختم از ترس خویش

بس کسان را آن سلاح بستن بکشت * بہر جولیت چنان تیغے بمشت * گر ہوشی تو سلاح رستمان * رفت جانت
چون نباشی مرد آن * جان سپر کن تیغ بگذار ای پسر * ہر کہ بے سر بود ازین شر برد سر * آن سلاحت حیلہ و مکر تواست *
ہم ز تو زائید ہم جان تو خست * چون نکردی ہیچ سودے زین حیل * ترک حیلہ کن کہ پیش آید دول *
چون یکے لحظہ نخوردی بر ز فن * ترک فن گو می طلب رب المنن * چون مبارک نیست بر تو این علوم *
خویشتن کو بے کن و بگذر ز شوم * چون ملائک گو کہ لا علم لنا * یا الٰہی غیر ما علمتنا * یک حکایت بشنو اے
صاحب قبول * در میان عقل جہل بو الفضول * المعنی گول بکاف فارسی و واو مجہول احمق و ابلہ ایک سوار
باسلاح نہایت ڈرونا ایک جنگل مین ایک گھوڑے اصیل پر سوار جاتا تھا ایک تیرانداز حکمی نے اسکو دیکھا اور
خوف سے کمان کھینچی جب تک یہ تیر مارے سوار چلا اٹھا کہ مین نہایت ضعیف ہون اگرچہ جسم میرا موٹا اور سخت
ہی خبردار خبردار تو میرے موٹاپے کو مت دیکھ کہ مین تو لڑائی مین ایک بڑھیا سے بھی کم ہون کہا جا اچھا ہوا
جو تو نے کہدیا ورنہ مین نیش جو مراد تیر سے ہی تجھپر اپنے خوف سے لگاتا اب مقولات مولانا رح کے ہین چنانچہ
فرمایا کہ بہت لوگون کو انکے ہتھیار بند ہونے نے مارا ہی پھر جب ایسی نامردی ہو تو تلوار ہاتھ مین کیون لے اگر
تو ہتھیار رستمون کے پہنے اور اگر مرد ان ہتھیارون کا نہین ہی تو جان لے کہ میری جان گئی ہر کوئی تیرا دشمن ہوگا
اور تو مردانگی کر نہین سکیگا کہ تجھ مین ہی نہین تو اپنی جان کو سپر بنا اور تلوار ترک کر اسلیے کہ جو بے سر بنا ہی وہ
اس شر سے سر بچاے گیا ہی اب تصریح فرماتے ہین کہ ہتھیار کیا ہین یہ تیرا مکر و حیلہ ہی ہی کہ تجھ سے پیدا ہوا اور تیری ہی
جان کو گھائل کیا اور سرگاہ کہ تو نے ان حیلون سے کچھ فائدہ نہ کمایا بلکہ ضرر پایا بس حیلون کو چھوڑ تو دولت تیرے
سامنے آئے جب تو نے ایک لحظہ بھی پھل اپنے فن سے نہ کھایا تو فن کو ترک کر اور رب ذو المنن کا طالب ہو اس سے
سب کچھ پائیگا جب یہ علوم مکر و فن کے تجکو مبارک و سزاوار نہوے تو آپ کو احمق بنا لے اور اس مکر و فن نحس سے
کنارہ کر اور جیسے فرشتون نے کہا لا علم لنا الا ما علمتنا ہم کچھ نہین جانتے مگر جو کچھ تو نے ہمکو سکھا دیا ہی ایسے ہی
تو بھی انجان و لا علم بنجا اب ایک حکایت ای صاحب قبول اسی بیہ تجھ سے کہون جو عقل اور جہل بو الفضول کے
درمیان مین ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین برز فن کو بیرز فن لکھا ہی

حکایت اُس اعرابی کی جس نے ریگ گون مین بھرا اور ملامت دانشمند

قولہ یک عرابی بار کردہ اشترے * در جوالی زفت از گندم پرے * وان جوال دیگرش از ریگ پر * بہر دو را او بار
کردہ بر شتر * او نشستہ بر سر ہر دو جوال * یک حدیث انداز کرد او را سوال * از وطن پرسید و آوردش بگفت *
وندران پرسش بسے درہا بسفت * بعد ازان گفتش کہ آن ہر دو جوال * چیست آگندہ بگو مصدوق حال *
گفت اندر یک جوالم گندم ست * در دگر ریگی نقوت مردم ست * گفت تو چون بار کردی این رمال * بگفت

تا تنها نماند آن جوال ❊ گفت نیمی گندمی آن تنگ را ❊ در دگر ریزاز پے فرہنگ را ❊ تا سبک گردد جوال وہم شتر ❊ گفت شاباش ای حکیم از اہل حر ❊ اینچنین فکر دقیق و رای خوب ❊ تو چنین عریان پیادہ در لغوب ❊ رحمش آمد بر حکیم و عزم کرد ❊ کہ بر اشتر برنشاند نیکمرد ❊ باز گفتش ای حکیم خوش سخن ❊ شمہ از حال خود ہم شرح کن ❊ اینچنین عقل و کفایت کہ تراست ❊ تو وزیرے یا شہے برگوے راست ❊ گفت این ہر دو نیم از عامہ ام ❊ بنگر اندر حال واندر جامہ ام ❊ گفت اشتر چند داری چند گاو ❊ گفت نے این ونہ آن مارا مکاو ❊ گفت رختت چیست بارے از دکان ❊ گفت مارا کو دکان و کو مکان ❊ نے زقوت و نے زخوت و نے قماش ❊ نے مطاع و نیست مطبخ نیست آش ❊ گفت پس از نقد پرسم نقد چند ❊ کہ توئی تنہا رو و محبوب پند ❊ کیمیاے زر عالم با تو است ❊ عقل و دانش را گہر تو برتو است ❊ گنجہا بنہادہ باشی در مکان ❊ نیست عاقل تر ز تو کس در جہان ❊ گفت واللہ نیست یا وجہ العرب ❊ در ہمہ ملکم وجوہ قوت شب ❊ پا برہنہ سر برہنہ میدوم ❊ ہر کہ نانے میدہد آنجا روم ❊ مرمرا زین حکمت و فضل و ہنر ❊ نیست حاصل جز خیال و درد سر ❊ المعنی اگرچہ یہ اشعار صاف ہین لیکن معنی لغت ضروری کے لکھون مع مطلب ضروری کے بطور مختصر جوال بفتح وہ چیز جس مین غلہ بھرین ہندی گون ایک اعرابی نے اونٹ لادا ایک گون مضبوط مین اُسکے گیہون بھرے تھے دوسرے خالی مین اُسنے ریت بھرا اور دونون کو اونٹ پر لادا اور دونون کے سر پر آپ بیٹھا ایک حدیث انداز نے اِس سے پوچھا حدیث انداز بات کرنے والا اول اُسکا وطن پوچھکر اُسکو گفتگو مین لایا اور اُن باتون مین گویا موتی پروئے پھر کہا ان دونون جوال مین کیا بھرا ہی سچ سچ بتا کہا ایک مین گیہون ہین ایک مین ریت جو قوت آدمی کا نہین ہی کہا تو نے ریت کیون بھرا کہا تو وہ ایک اکیلے نہ رہجاے کہا آدھے گیہون ایک کے دوسرے مین ڈال کہ یہ عقل کی بات ہی تو گون بھی ہلکی ہوجاے اور اونٹ بھی کہا شاباش ای حکیم کہ تو آزاد لوگون سے ہی مگر افسوس یہ کہ تیری فکر دقیق اور راے خوب تو ایسی اور تو ایسا ننگا اور پیادہ محتاجی مین اعرابی کو اُسپر رحم آیا اور ارادہ کیا کہ اونٹ پر بٹھالون پھر اُس سے کہا کہ ای حکیم خوش سخن تو بھی کچھ اپنا حال بیان کر ایسی عقل و کفایت کہ تیرے ہوتے کسی کی حاجت نہین جو تجھ مین ہی بتا تو تو کوئی وزیر ہی یا بادشاہ ہی کہا نہ وزیر نہ بادشاہ ایک عام مخلوق میرے حال ولباس ہی کو دیکھ لے کہا تیرے کتنے اونٹ ہین اور کتنے گاو کہا اونٹ نہ گاو کیون کریدتا ہی کہا تیری دکان مین کتنا اسباب ہوگا کہا میری دکان ہی کہان اور مکان ہی کہان نہ میرے پاس قوت نہ رخت نہ اسباب نہ مین کسی کا مطاع نہ باورچیخانہ نہ آش کہا اب نقد سے تیرے پوچھتا ہون نقد کس قدر ہی کہ تو تنہا پھرنے والا ہی اور محبوب پند یعنی تیری پند سب کو محبوب ہوتی ہوگی مگر وہ تجکو دیتے ہونگے تیرے پاس تو سارے جہان کے زر کی کیمیا ہی تو عقل و دانش کے گوہر کا پرتو ہی تیرے تو خزانے مکانون مین رکھے ہونگے اسلیئے کہ تجھ سا عاقل کوئی جہان مین نہوگا کہا واللہ ای وجہ العرب یعنے عرب کے مکھیا میری ملک مین تو قوت ایک شب کا بھی نہین ہی مین تو ننگے پاؤن ننگے سر

دوڑتا ہون جہان کہین ایک روٹی کا بھی سہارا معلوم ہوتا ہی مجکو تو اس حکمت اور فضل و ہنر سے سوائے خیال اور
دردسر کے کچھ حاصل نہین الخلاف شرح بحرالعلوم زاہل حر گو اہل حر تو بر تو گو تو بر تو لکھا ہی کہ دونون بمعنی ہین
قولہ پس عرب گفتش کہ رو زود از برم ٭ تا نیاید شومی تو برسرم ٭ دور بر آن حکمت شومت زمن ٭ نطق تو شومست
بر اہل زمن ٭ یا تو آنسو رو من این سو میروم ٭ ور ترا رہ پیش من واپس شوم ٭ یک جوال گندم و دیگر ز ریگ ٭ بہ بود
زین حیلہاے مردہ ریگ ٭ احمقے ام بس مبارک احمقے ست ٭ کہ دلم با برگ و جانم متقیست ٭ گر تو خواہی کت شقاوت
گم شود ٭ جہد کن تا از تو حکمت گم شود ٭ حکمتے کز طبع آید و ز خیال ٭ حکمتے بے فیض نور ذو الجلال ٭ حکمت دنیا فزاید ظن و
شک ٭ حکمت دینی برد فوق فلک ٭ روبہان زیرک آخر زمان ٭ بر فزودہ خویش بر پیشینیان ٭ حیلہ آموزان جگرہا
سوختہ ٭ فعلہا و مکرہا آموختہ ٭ صبر و ایثار و سخاے نفس و جود ٭ باز دادہ کان بود اکسیر سود ٭ فکر آن باشد کہ بکشاید
رہے ٭ راہ آن باشد کہ پیش آید شہے ٭ شاہ آن باشد کہ از خود شہ بود ٭ نے بمخزنہا و لشکر شہ شود ٭ تا بماند شاہی او
سرمدی ٭ ہمچو عز ملک دین احمدی ٭ تا قیامت نیست شرعش را زوال ٭ گشتہ دور از ملک او عین الکمال ٭ المعنی مردہ
ریگ شی فرومایہ و ناچیز و از مردہ وا ماندہ عین الکمال نظر بد جو اچھی چیز کو ضرر پہونچاتی ہی اعرابی نے اِس سے اُسکی کیفیت
سُنکے کہا کہ جلدی میرے پاس سے چلا جا ایسا نہو تیری نحوست مجھ پر پڑے تو اپنی حکمت شوم کو مجھ سے دور لیجا تیری
باتون کو زمانہ کے لوگ نحس جانتے ہین جب تو تیرا یہ حال ہی یا تو اُدھر کو جا مین ادھر کو جاؤن اور جو تیری راہ
سامنے کو ہی مین پیچھے جاتا ہون مجکو یہ ایک گندم اور ایک گون ریت تیری اس حکمت ناچیز سے بہت بہتر ہی میری
احمقی بڑی مبارک احمقی ہی کہ میرا دل بابرگ اور جان میری پرہیزگار ہی اگر تو چاہتا ہی کہ میری بدنصیبی کم ہوجاے تو جہد
کرلے کہ یہ حکمت تجھ سے جاتی رہے جو حکمت کہ اپنے طبع اور خیال سے پیدا ہوتی ہی وہ ایک حکمت ہی جسمین فیض نور ذو الجلال
کا نہین ہوتا ہی حکمت دنیا سے ظن و شک بڑھتا ہی اور حکمت دینی آسمان پر لیجاتی ہی آب جو یہ روباہین مکار آخر زمانہ
کی ہین کہ اگلے لوگون پر آپ کو بڑھائے ہوے ہین حیلہ آموز جگر سوختہ فعل و مکر سیکھے ہوے صبر اور ایثار اور سخاے
نفس اور جود یہ سب انسے چھوٹے ہوے ایسے کہ گویا اُسکو اکسیر نے چھوا ہی اور ہر دم یہی فکر کہ ایسی راہ کھولے کہ کوئی
بادشاہ سامنے آئے جس سے نفع کلی پہونچے اور بتحقیق شاہ وہ ہی جو اپنی ذات سے شاہ ہو نہ یہ شاہ دنیا کے جو
مخزن و لشکر سے شاہ ہوتے ہین تا اُس شاہ کی شاہی سرمدی پائے جیسے عزت ملک دین احمدی صلعم کی سرمدی ہی جسکی شرع
کو قیامت تک زوال نہین ہی اور اُنکی ملک کو ہر چند کہ از حد زیبا ہی عین الکمال ضرر نہین پہونچا سکتی میری دانست مین
حکمتے کز طبع الخ سے یہانتک سب مقولات مولانا رح کے ہین شارح بحرالعلوم نے اس حکایت مین ایک شعر کے معنی
نہین لکھے ہین ہی بھی آسان الخلاف شرح بحرالعلوم مین بے فیض کو نے فیض اور برد فوق فلک کو بر فوق فلک جو
مصرعہ ناموزون ہوتا ہی اور بماید کو بماند لکھا ہی

کرامات ابراہیم ادہم بر لب دریا

قولہ ہم ز ابراہیم ادہم آمدست * کو ز راہی بر لب بحرے نشست * دلق خود میدوخت آن سلطان جان * یک امیرے آمد آنجا ناگہان * آن امیر از بندگان شیخ بود * شیخ را بشناخت سجدہ کرد زود * خیرہ شد در شیخ و اندر دلق او * گشتہ دیگر گون ز خلوت خلق او * کو رہا کرد آنچنان ملک شگرف * بر گزید از فقر بس باریک حرف * ترک کردہ ملک ہفت اقلیم را * میزند بر دلق سوزن چون گدا * ملک ہفت اقلیم ضائع میکند * چون گدا بر دلق سوزن میزند * شیخ واقف گشت از اندیشہ اش * شیخ چون شیر ست دلہا بیشہ اش * چون رجا و خوف در دلہا روان * نیست بر وے مخفی اسرار نہان * دل نگہدارید ای بیحاصلان * در حضور حضرت صاحبدلان * پیش اہل تن ادب بر ظاہر ست * کہ خدا از نیشان نہان و ساتر ست * پیش اہل دل ادب بر باطنست * زانکہ دل شان بر سرائر فاطنست * تو بعکسے پیش کوران بہر جاہ * با حضور آئی نشینی پایگاہ * پیش بینایان کنی ترک ادب * نار شہوت را ازان گشتی حطب * چون نداری فطنت و نور ہدی * بہر کوران روے را میزن جلا * پیش بینایان حدث در روے مالی * ناز میکن با چنین گندیدہ حالی * شیخ سوزن زود در دریا فگند * خواست سوزن را بآواز بلند * صد ہزاران ماہی اللّٰہی * سوزن زر بر لب ہر ماہیے * سر بر آوردند از دریاے حق * کہ بگیر ای شیخ سوزنہاے حق * رو بدو کرد و بگفتش کاے امیر * ملک دل بہ یا چنین ملک حقیر * المعنی فاطن زیرک و دانا پایگاہ جاے چارپایان حدث نجاست یعنی بیوقوف مولانا ابراہیم نام بادشاہ بلخ کہ فقیر ہوگئے تھے اور ادہم انکے باپ کا نام ہے فرماتے ہین کہ ابراہیم ادہم کی اسطرح حکایت کی ہے کہ کسی راہ سے آکر ایک دریا کنارے بیٹھے اور یہ سلطان جان اپنی گدڑی سیتے تھے ناگہان ایک امیر وہان آیا اور یہ امیر انھین کے بندون سے تھا اُسنے انکو پہچانا اور فوراً سجدہ کیا جو مراد عجز و ادب سے ہے انکو اور انکی گدڑی کو دیکھ کر حیران ہوا کس واسطے کہ خلوتون کی ریاضت سے انکا رنگ و صورت دونون بدلے ہوے تھے اور دل مین کہا کہ ایسا ملک عجیب و غریب انھون نے چھوڑ دیا اور فقر کا حرف باریک کیون اختیار کیا یہ ملک ہفت اقلیم کو چھوڑے ہوے گدڑی پر فقیرون کیطرح کیون سوزن لگا رہے ہین عجب حال ہے کہ ملک ہفت اقلیم کا چھوڑتے ہین اور فقیر کیطرح گدڑی سیتے ہین شیخ اسکے اِس اندیشے سے واقف ہوے دوسرا مصرعہ اور مقولات آیندہ مولانا رح کے ہین فرماتے ہین کہ شیخ ایسا ہی جیسے شیر اور لوگون کے دل مثل جنگل کے جنمین شیر پھرتے ہی رہتے ہین یہ بھی مثل رجا و خوف کے جنگل گذرگاہ دل ہے کہ ہر وقت یہ دل مین گذرتے رہتے ہین انکا بھی گذر دون مین رہتا ہے کوئی راز مخفی انسے چھپا نہین رہتا ہے اہل دنیا سے مخاطب ہوکے فرماتے ہین کہ اے بیحاصلو تم اپنے دل کو خیالات فاسدہ سے روکے رہو حضرات صاحبدلون کی حضور مین کس واسطے کہ اہل تن کے نزدیک تو ادب ظاہر پر ہے اسلیے کہ خدا تعالے انسے پوشیدہ اور چھپا ہے اور اہل دل کے سامنے ادب باطن پر ہے اس سبب سے کہ انکا دل جملہ

اسرار کا دانا ہی اور تیرا حال برعکس اسکے کہ ان کوروں کے سامنے جاہ و رتبہ کے لالچ سے بڑے حضور و خلوص سے
حاضر ہوتا ہی اور کمتر جگہ مین بیٹھتا ہی مارے ادب کے اور جو بینا لوگ ہین اُنکے سامنے ترک ادب کرتا ہی اسی سبب
سے نار شہوت نفسانی کا ایندھن بنا ہی تجکو جو دانائی اور نور ہدایت کا نصیب نہین ہی اسی لیے تو اندھون کے
دکھانے کو منھ دھو دھو کے خوب چہرہ کی جلا کرتا ہی اور جو بینا ہین اُنکے سامنے جائے تو حدث منھ پر ملے ہوے
اچھا ہی اب تو ایسے ہی گندہ حال پہ ناز کرا کر پھر رجوع کیا طرف ذکر شیخ کے جو ابراہیم ادہم ہین کہ شیخ نے سوئی
اپنی دریا مین ڈالدی اور باواز بلند طلب کی کہ سوئی ہماری لاؤ بس لاکھون مچھلیان خدا کی مخلوق سونے کی سوزنین
لب پر لیے ہوے دریا سے سر نکالے ظاہر ہوئین کہ اے شیخ یہ سوزنین حق کی ہین لو موجود ہین شیخ اُس امیر کیطرف
متوجہ ہوے کہ بتا اے امیر ملک دل کا اچھا یا یہ حقیر ملک دنیا کا انخلاف شرح بحر العلوم مین قاطن لکھا ہی جو بمعنی مقیم
شہر کے ہی اور مین قاطن کو اچھا جانتا ہون قولہ این نشان ظاہرست این ہیچ نیست + باطنے جو بظاہر بر بایست
سوے شہر از باغ شاخے آورند + باغ وبستان را کجا آنجا برند + خاصہ باغ کین فلک یکبرگ اوست + بلکہ آن مغز
وین عالم چو پوست + برنمیداری سوے آن باغ گام + بوے افزون جوے کن دفع زکام + تاکہ آن بو جاذب
جانت بود + تاکہ آن بو نور چشمانت شود + تاکہ آن بو سوے بستانت کشد + وانماید مر ترا راہ رشد + چشم نابینات
را بینا کند + سینہ ات را سینۂ سینا کند + گفت یوسف ابن یعقوب نبی + بہر بو القوا علے وجہ ابی + بہر این
بو گفت احمد در غطات + دائما از قرۃ عینے فی الصلوات + پنج حس با یکدگر پیوستہ اند + زانکہ این ہر پنج ز اصلی
رستہ اند + قوت ہر یک قوت باقی شود + ما بقی را ہر یکے ساقی شود + دیدن دیدہ فزاید عشق را + عشق اندر دل
فزاید صدق را + صدق بیداری ہر حس میشود + حسہا را ذوق مونس میشود + چون یکے حس در روش بکشاد بند +
ما بقی حسہا ہمہ مبدل شوند + المعنی سینا بکسر نام کوہ طور جسپر تجلی حق تعالی کی ہوئی تھی غطات جمع غطا بمعنی پردہ
دپوشش اب پھر مقولات مولانا رح کے ہین کہ یہ نشان جو شیخ نے دکھایا ایک ظاہر والی بات ہی تو اسپر مت ٹھہر
نقائم ہو تو باطن کا طالب ہو اور باطن کو دیکھ یہ تو ایسا ہی جیسے شہر سے باغ کو گئے اور کوئی شاخ گل باغ سے کھا
کے لیے شہر کو لے آئے اسواسطے کہ کل باغ کو تو وہان نہین لیجا سکتے اور خصوصا وہ باغ وسیع و فسیح کہ فلک جسکا ایک
پتہ ہی بلکہ مغز وہ ہی اور یہ جہان پوست تو اُس باغ کیطرف قدم ہی نہین اُٹھانا چاہیے یہ کہ بو جسقدر ہو سکے زیادہ ہی
ڈھونڈھ اور زکام کو بالکل دفع کر جو مانع نفوذ بو کا ہی تا وہ بو تیری جان کی جاذب ہو اور اُسکو بستان کیطرف کھینچے
اور وہ بو تیری آنکھون کی نور بنے اور وہ بو تجکو بستان کیطرف کھینچ لیجائے اور تجکو راہ رشد و ہدایت کی بتائے اور تیری
چشم نابینا کو بینا کردے اور سینہ کو تیرے سینۂ طور سینا کا بنادے اے مورد تجلی الٰہی حضرت یوسف نے جو بیٹے حضرت
یعقوب نبی کے تھے بو کے واسطے کہا تھا اذہبوا بقمیصی ہذا والقوہ علے وجہ ابی یات بصیرا لیجاؤ یہ میرا قمیص اور اسکو

میرے باپ کے منھ پر ڈالو پس ہو جائیگا بصیر پس اُسکو جب حضرت یعقوب کے منھ پر ڈالا اُسکی بو سے کھیں اُنکی آنکھیں روشن ہوگئیں اور اسیواسطے حضرت احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ پردہ بردہ مین فرمایا ہی جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ کیین مین نے اپنی آنکھیں روشن نماز مین کہ وہ بھی بو انکی تھی آپ فرماتے ہین کہ ہر شخص مین پنج حس پیدا کی ہین اور ایک دوسرے سے پیوستہ اسواسطے کہ پانچون ایک اصل سے سرشتہ ہین جو حکما کے نزدیک حس مشترک ہو کہ یہ قوت پیشانی مین ہی پس قوت ہر ایک کا باعث قوت باقی کا ہوتا ہی اور باقی کی ہر ایک ساقی ہوجاتی ہی مثلاً آنکھون کے دیکھنے سے عشق بڑھتا ہی اور عشق دل مین صدق بڑھاتا ہی اور صدق جملہ حسون کو جگا دیتا ہی اور سب حسون کا مونس ذوق ہوجاتا ہی اسواسطے کہ جہان ایک حس نے اپنے درون سے بند کھول لیے باقیماندہ سب پھر بدلجاتے ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین بہر کو بحر اور بند کو پند لکھا ہی

	آغاز منور ہونا جو اس عارف کا نور غیب سے	

قولہ چون یکے حس غیر محسوسات دید * گشت غیبے بر ہمہ حسہا پدید * چون ز جو جست از گلہ یک گوسپند * پس پیاپے جملہ زانسو بر جہند * گوسپندان حواست را بران * درچرا از اخرج المرعی چران * تا در انجا سنبل و ریحان چرند * تا بگلزار حقائق رہ برند * ہر حست پیغمبر حسہا شود * جملگی حسہا دران جنت رود * حسہا با حس تو گویند راز * بے زبان و بحقیقت بیمجاز * کین حقیقت قابلہ تحویلہاست * دین توہم مایہ تخییلہاست * آن حقیقت کان بود عین عیان * ہیچ تاویلے نگنجد درمیان * چونکہ ہر حس بندۂ حس تو شد * مر فلکہا را نباشد از تو بد * چونکہ دعوے میرود در ملک پوست * مغز آن کہ بود قشر آن اوست * چون تنازع افتد اندر تنگ کاہ * دانہ آن کیست آنرا کن نگاہ * پس فلک قشر ست نور روح مغز * این پدیدست آن خفی زین رو بنغز * جسم ظاہر روح مخفی آمدست * جسم ہمچو آستین جان ہمچو دست * باز عقل از روح مخفی تر بود * حس سوے روح ازان رہ تر رود * جنبشے بینی بدانی زندہ ایست * این ندانی کو ز عقل آگندہ ایست * تاکہ جنبشہاے موزون سر کند * جنبش مس را بدانش زر کند * زان مناسب آمدن افعال دست * فہم آید مر ترا کز عقل ہست * روح وحی از عقل پنہان تر بود * زانکہ او غیب ست اوزان سر بود * عقل احمد از کسے پنہان نشد * روح وحیش مدرک ہر جان نشد * روح وحیے را مناسبہاست نیز * در نیابد عقل کان آمد عزیز * گہ جنون بیند گہے حیران شود * زانکہ موقوف ست تا او آن شود * چون مناسبہاے احوال خضر * عقل موسی بود در دیدش کدر * نامناسب مینمود افعال او * پیش موسی چون نبودش حال او * عقل موسی چون شود در غیب بند * عقل موشی چون بود اے ارجمند * علم تقلیدی بود بہر فروخت * چون بیابد مشتری ہر فروخت المعنی بتائید صدر فرماتے ہین کہ جہان ایک حس نے غیر محسوسات کو دیکھا جو باطنی کیفیتین ہین حس ظاہر سے علیحدہ پس سب حسون پر غیب ظاہر ہوجاتا ہی اسواسطے کہ سب اسی کیطرف رجوع ہو جاتی ہین

جیسے ایک گلہ گوسفند دن کا ہی اور اُنکے سامنے کوئی نہر آجائے جسوقت ایک گوسفند اُس نہر کو کود جائیگی سب برابر کودتی چلی جائینگی پھر نہین رہینگی تو بھی اپنے حواس کے گوسپندون کو ہانک اور وہ چراگاہ جو اس چراگاہ ظاہر سے جسمین یہ چر رہی ہین جدا ہی اُسمین چرا جیسا کہ تنزیل مجید مین ہی والذی اخرج المرعی اور وہ اسد ایسا ہی جسنے خارج کیا چراگاہ کو کہ وہان اُنکو سنبل وریحان چرنے کو ملینگے ای رازدار اسرار نہ یہ گھاس ناچیز کہ جسکو اب چر رہی ہین ای محسوسات لایعنی اور گلزار حقیقت کی راہ ملجائیگی ہر حس تیری پیغمبر و رہنما اور حسون کی ہو جائیگی اور جملہ حسین اُسی چراگاہ کو جو ایک جنت ہی چلی جائینگی اور جو حسین وہان پہونچی ہوئی ہین تیری حسون کی رازدار ہو جائینگی اپنے راز اُنسے کہینگی اور وہ راز ایسے نہین جو زبان سے کہے جائین ا حقیقۃً یا مجازاً اسواسطے کہ یہ جو حقیقت مشہور ہی یہ ایک قابلہ ہی یعنے دایہ کہ بچہ اُسکو حوالے کیا بس اُسسے وہ بحفاظت پالتی ہی ایسے ہی اُسکے حوالے جو باتین کر دی ہین انکو تماحقہ بجالاتی ہی اور اسکے ساتھ وہم وتخیل بھی لگے ہین اور وہ حقیقت جو وہان کی ہی عین عیان ہی یعنے خود ذات اشیا کی پیش نظر پھر دیدۂ شی مین گنجایش تاویلون کی کہان ہی بس جملہ حسین تیری حس کی بندہ ہو گئین پھر فلک کیا چیز ہین انکی حسون کو بندہ نہونے سے کیا چارہ لابد ہی کہ یہ بھی بندے ہون آب اشعار آئندہ دلیل ہین افلاک کے بندہ ہونے پر کہ مثلاً کسی قشر پر دعوی کیا جاتا ہی کہ یہ قشر ہماری ملک ہی اور قشر پوست دانہ اور درخت اور میوہ اور انسان غرض ہر شی کے پوست کو کہتے ہین تو بس ظاہر ہی جسکی ملک مغز ہوگا اُسی کی ملک پوست ہوگا جیسے کسی گھاس کے گٹھے پر جھگڑا پڑے تو تو اُسکے دانے پر نظر کر جسکا دانہ اسی کی گھاس تیس فلک قشر ہی اور نور روح کا مغز ہی یہ یعنے فلک ظاہر ہی اور وہ ای نور روح پوشیدہ اسوجہ نغز سے فلک بندے ہونگے جسم ہر شی کا ظاہر ہی اور روح مخفی جسم ایسا جیسے آستین اور روح اُسمین جیسے آستین مین ہاتھ آب فرماتے ہین کہ روح تو مخفی ہی لیکن عقل اس سے زیادہ مخفی ہی اسی سبب سے حس روح کیطرف بہت جلدی جاتی ہی تو ایک جنبش روح مین دیکھتا ہی جانتا ہی کہ زندہ ہی مگر یہ نہین جانتا کہ وہ عقل سے بھری ہوئی ہی تو نے فقط زندہ سمجھ لیا اور چاہتی ہی کہ جنبشین سنجیدہ ظاہر کرون جیسے بمقتضا اپنے علم کے مس کو زر کردون یعنے ناقص کو کامل آور اس جنبش سے مناسب نا فعال دست کا سمجھ مین آتا ہی بس سمجھ لے اگر تجکو سمجھ ہی افعال دست ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ذکر خبر سے ارادہ کل کا ہی ای جمیع افعال آب فرماتے ہین ایک روح وحی کی ہی کہ وہ عقل سے بھی پنہان تر ہی کس واسطے کہ وہ عین ذات ہی خاص اُسی ذات کے سر سے ہی چنانچہ عقل تو آنحضرت کی کسی سے پوشیدہ نہ رہی مگر روح وحی کی کسی کے ادراک مین نہ آئی اُسکا مدرک کوئی نہ ہوا لیکن جیسے عقل کے مناسبات ہین اس روح کے بھی ہین مگر عقل انکو نہین درک کر سکتی اسلیے کہ یہ نہایت عزیز وغالب ہین اس مقام مین عقل کبھی دیوانی ہوتی ہی کبھی حیران ہوتی ہی کیونکہ یہ اس بات پر موقوف ہی کہ عقل بھی وہی ہو جائے تب درک کر سکے نہ حالت غیریت مین جیسے مناسبات

احوال خضر کے کہ عقل موسیٰ کی اُنکی آنکھ مین گا۔ اور کدرتھی حضرت موسیٰ کو اُنکے افعال نامناسب معلوم ہوتے تھے
اِسی سبب سے کہ اُنکا حال ایسا نہ تھا جیسا خضر کا اور اُنکا حال سامنے موسیٰ کے نہ تھا جو مناسب جانتے کسواسطے
کہ جب عقل موسیٰ کی غیب مین مقید تھی اِس سے رہائی نہین پائی تو پھر ای ارجمند تبا کہ کسی موش کی عقل کا کیا حال ہوگا
اُسکے سامنے جو رہائی یافتہ ہو آب فرماتے ہین کہ علم تقلیدی واسطے فروغ و روشنی دنیا کے ہوتا ہی اُسکو خریدار
بیچنے کے لیے کیسے میسر ہو وہی فروغ دنیائی اُسکے لیے ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین جملگی کو جملہ لکھا ہی کہ موزون
نہین تنک کاہ کو گاہ بکاف عجمی جنبشش کو جنبش کہ بدون اضافت موزون نہین اور اضافت محض بیکار اور
عینست کو عیبست ٹھیک نہین لکھا ہی قولہ مشتری علم تحقیقی حق ست ٭ دائما بازار او با رونق ست ٭
لب ببستہ مست در بیع و شری ٭ مشتری بیحد کہ اللہ اشترے ٭ درس آدم را فرشتہ مشتری ٭ محرم درسش
نہ دیو و نی پری ٭ آدم انبئھم باسما درس گو ٭ شرح کن اسرار حق را مو بمو ٭ موش گفتم زانکہ در خاک ست جاش ٭
خاک باشد موش را جاے معاش ٭ راہہا داند ولے در زیر خاک ٭ ہر طرف او خاک را کردست چاک ٭ نفس موشے
نیست الا لقمہ چند ٭ قدر حاجت موش را عسے دہند ٭ زانکہ بے حاجت خداوند عزیز ٭ می نبخشد ہیچکس را ہیچ چیز ٭
گر نبودے حاجت عالم زمین ٭ نہ آفریدے ہیچ رب العالمین ٭ وین زمین مضطرب محتاج کوہ ٭ گر نبودے نافریدے
پر شکوہ ٭ ور نبودے حاجت افلاک ہم ٭ ہفت گردون نا وریدے از عدم ٭ آفتاب و ماہ و این استارگان
جز بحاجت کے پدید آمد عیان ٭ پس کمند ہستہا حاجت بود ٭ قدر حاجت مرد را آلت بود ٭ پس بیفزا حاجت
ای محتاج زود ٭ تا بجوشد از کرم دریاے جود ٭ این گدایان ہر رہ و ہر مبتلا ٭ حاجت خود مینماید خلق را ٭ کوری و
تنگی و بیماری و درد ٭ تا ازین حاجت بجنبد رحم مرد ٭ ہیچ گوید نان دہید ای مردمان ٭ کہ مرا مالست و انبارست و
خوان ٭ چشم ننہادست حق در کور موش ٭ زانکہ بے چشمش چریدن ہست جوش ٭ میتواند زیست بیچشم و بصر ٭ فارغست
از چشم اندر خاک تر ٭ جز بدزدی او برون ناید ز خاک ٭ تا کند خالق ازان دزدیش پاک ٭ بعد ازان پر یابد و مرغے
شود ٭ چون ملائک جانب گردون رود ٭ ہر زمان در گلشان شکر خدا ٭ او بر آرد ہمچو بلبل صد نوا ٭ کاے رہانندہ
مرا از وصف زشت ٭ ای کنندہ دوزخی را چون بہشت ٭ در یکے پیہے نہی تو روشنی ٭ استخوانی را دہی سمع اے
غنی ٭ چہ تعلق آن معانی را بجسم ٭ چہ تعلق فہم اشیا را با سم ٭ المعنی علم تقلیدی کا حال تو شعر صدر مین فرمایا اب
علم تحقیقی کی نسبت کہتے ہین کہ اسکا مشتری خدا تعالیٰ ہی اور ہمیشہ اسکا بازار بارونق ہی اُس جنس والے وہ
لوگ ہین کہ خاموش بیٹھے ہین اور جنس کی خرید و فروخت ہو رہی ہی اُسمین خوش ہین اور مشتری بیحد ہی کس واسطے
کہ اللہ خود خریدار ہی پھر حد کون کرے یہ تو تقلید والون کو ہی کہ کوئی خریدار پیدا ہوئے اور گران ارزان کے درپے ہون
آدم کے درس کے فرشتے مشتری ہوے جنکے درس سے نہ دیو محرم ہوے نہ پری چنانچہ شعر آیندہ مین ہی آدم تو انبئھم باسماے

درس کہنے والے اور اسرار حق کے موبمو شرح کرنیوالے جیساکہ فرمایا فقال یا آدم انبئھم باسمائھم یعنے ای آدم خبردار کر تو انکو جو فرشتے تھے آنکے نام سے یعنے نام ہر اشیا سے مطلب یہ کہ اہل تحقیق تعلیم یافتہ خود اُسی کے ہین جیسے حضرت آدم تھے اور جو ہمنے موش کہا ہی یہ اس سبب سے کہ موش کی جگہ خاک ہی اور اسکی گذران خاک ہی مین ہی راہین تو جانتا ہی لیکن خاک کے نیچے کہ ہر طرف سے خاک سوراخ سوراخ کرتا ہی نفس موش کا سواے لقمہ دزدیدہ کے نہین ہی یہی کھا کھا کے پلا ہی پس بقدر حاجت موش کو حس دی ہی اسواسطے کہ بے حاجت خداوند عزیز نے کسی کو کوئی چیز نہین دی ہی اگر جہان کو حاجت زمین کی نہ ہوتی تو رب العالمین زمین پیدا نہ کرتا اور جو زمین مضطرب محتاج کوہ کی نہ ہوتی تو یہ کوہ پر شکوہ نہ پیدا ہوتے اور جو حاجت افلاک کی نہ ہوتی تو یہ ہفت گردون عدم سے وجود مین نہ لاتا ایسے ہی ماہ و آفتاب وستارے سواے حاجت کے کب ظاہر و عیان ہوے تین جتنے یہ ہست ہین سب کی کمند حاجت ہی وہی انکو کھینچ لائی ہی اور بقدر حاجت کے ان سب کا بھی سامان واسباب لاجرم جب یہ حال دیکھتا ہی تو ای محتاج جلدی اپنی حاجت کو کیون نہین بڑھاتا کس واسطے کہ وہ حسب حاجت دیتا ہی اگر تیری حاجت بڑھی ہوئی دیکھیگا کیا بعید کہ بمقتضاے کرم دریا اُسکے جود کا جوش مین آئے اور تیری حاجت روا کرے اور حاجت سے مقصود وہی تحقیق ہی اشعار آیندہ مین تقلید کی کیفیت ہی چنانچہ فرمایا اور یہ گدا یعنے تقلید والے کہ ہر ایک بیہودہ اور مبتلاے حاجت ہین حاجت اپنی مخلوق کو جتاتے ہین کوری و تنگی و بیماری و درد سے تا ان حاجتون سے لوگون کے دل مین رحم جنبش کرے کچھ بھی سواے اسکے کہ ای لوگو روٹی دو کوئی کہتا ہی کہ میرے پاس مال ہی اور انبار و خوان اور خدا نے بقدر حاجت دے رکھا ہی انکا یہ حال ہی جیسے موش کو کہ خداتعالے نے اُس کے آنکھ نہین بنائی جاتا کہ اسکو بچشم ہی چرنے سے ذوق شوق ہی یہ بچشم و بصر ہی زندگانی کر سکتی ہی یہ خاک کے اندر رہنے والی ہی یہ چشم سے زیادہ تر فارغ ہی آب جو خاک سے نکلتی ہی تو دزدی کے واسطے نکلتی ہی سواے دزدی کے نہین نکلتی تا خداتعالے اُسکو دزدی سے پاک کر دے بعد پاک ہونے کے پر پائے اور پرند ہو جائے اور فرشتون کی طرح آسمان کی طرف جائے ہر وقت ہر حال مین بلبل کے مثل شکر خدا کا سیکڑون برگ و نوا کے ساتھ بجالائے اور کہے کہ ای اللہ تو نے مجکو وصف بد سے چھوڑایا تو ہی چھوڑانے والا ہی اور تو ہی دوزخ کو بہشت کر دینے والا کسی پیہ مین تو روشنی رکھتا ہی اور کسی استخوان مین سمع یعنے انسان جو پیہ و استخوان ہی اُس کو بصر و سمع بخشتا ہی ورنہ ان سمع و بصر کو جو عالی معالی سے ہین جسم کثیف و دنی سے کیا تعلق جیسے اشیا کا سمجھنا اُن کے اسم سے تعلق نہین رکھتا انخلاف شرح بحر العلوم مین درس آدم را کو در آدم زا اور انبئھم باسما کو بری صورت سے اور قدر حاجت کے درمیان مین لفظ ہست زائد اور از عدم کو آنعدم ہر ذرہ کو ہر رہ کل شان کو کل شئی لکھا ہی مگر انبئھم باسما تو شرح سے معلوم ہو سکتا ہی قولہ لفظ چون

وکر ست و معنی طائر ست * جسم جو و روح آب سائر ست * در روانی روی آب جوی فکر * نیست بے خاشاک خوب و
زشت و کر * او روانست تو گوئی واقف ست * او روانست تو گوئی عاکف ست * گر نبودی سیر آبے جابجا
چیست بر روی تو بتو خاشاکہا * ہست آن خاشاک صورتہاے فکر * تو بتو در میرسد اشکال بکر * روی آب جوی
فکر اندر روش * نیست بے خاشاک محبوب و وحش * قشرہا بر روی این آب روان * از ثمار باغ غیبی شد دوان *
قشرہا را مغز اندر باغ جو * زانکہ آب از باغ می آید بجو * گر نبینی رفتن آب حیات * بنگر اندر جوی این سیر
نبات * آب چون انبہ تر آید در گذر * زو کند قشر صور زوتر گذر * چون بغایت تیز شد این جو روان * غم نپاید
در ضمیر عارفان * چون بغایت ممتلی بود و شتاب * پس نگنجد اندرو الا کہ آب * المعنی وکر بفتح واو آشیانہ
مرغ وحش بفتح واو و کسر خا بمعنی زشت ممتلی پر و آگندہ بتائیدہ صدر فرماتے ہین کہ نفظ تو ایسا ہی جیسے آشیانہ اور
معنی ایسے جیسے طائر اور جسم ایسا جیسے نہر روح ایسی جیسے آب روان اور روانی مین روی آب جو پر فکر ایسی ہی
جیسے اچھا برا کوڑا آشیانہ کا اور یہ آب سائر روح کا ہر وقت روان ہی اور تو جانتا ہی ٹھہرا ہوا ہی اور وہ دوان ہی
اور تو جانتا ہی گوشہ نشین ہی اگر یہ سیر آب کی ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ ہوتی تو یہ تہ بتہ خاشاک اسپر کیون ہوتی
یعنے روح اگر سائر نہ ہوتی واقف ہوتی تو یہ فکرین اچھی یا بری مثل خاشاک کے کیون ہوتین معمول ہی کہ آب وان
پر خاشاک ہوتا ہی اس آب روان کا خاشاک یہی صورتین فکر یہ ہین کہ نئی نئی پہونچتی ہین مثل بکر کے کہ کبھی اسکے
چھوے چھیڑے نہین ہوتین بس یہ فکرین روی آب جو پر آتی ہین اور چلی جاتی ہین اس خاشاک بغیر روی
آب نہین ہوتا چاہے یہ محبوب و خوب ہون چاہے ناگوار و زشت اور وہ جو باغ غیبی ہی اسکے میوون کے قشر
اس آب روان کے رو پر آتے ہین اور دوڑے چلے جاتے ہین اور جو ان قشرون کے مغز ڈھونڈھے تو اسی باغ
غیبی مین ڈھونڈھے اسواسطے کہ پانی اس نہر مین اسی باغ سے آتا ہی بس مغز کا پتا باغ مین لگیگا اگر تو آب حیات
کی جسکو اوپر روح ٹھہرایا ہی روانگی نہین دیکھ سکتا ہی تو اس نہر مین سیر اس نبات ہی کی جسکو خاشاک کہا ہی
دیکھ اور یہ جب ہی کہ پانی تھوڑا تھوڑا آوے اور جب اپنے گذر مین ڈھیرون آجائیگا تو اس سے قشر صورتون کی
بہت جلدی گذر جائینگی اسی لیے جب یہ نہر نہایت تیزی سے روان ہوتی ہی تو عارفون کے دل مین کسی شی کا
غم نہین ٹھہرتا سب بہا چلا جاتا ہی کیونکہ جب وہ خوب بھری ہوئی ہی اور شتاب رو تو اسمین سواے پانی کے
اور کی سمائی کیسے ہو بس کوئی چیز نہین ٹھہر سکتی

طعنہ کرنا ایک بیگانہ کا ایک شیخ پر اور جواب دینا اُن کے مرید کا

قولہ آن یکے یک شیخ را تہمت نہاد * کو بدست و نیست در راہ رشاد * شارب خمرست و سالوس و خبیث *
مر مریدان را کجا باشد مغیث * آن یکے گفتش ادب را ہوش دار * خرد نبود این چنین ظن بر کبار *

دور ماند و دور ماند او صاف او * کز سبیلے تیرہ گردد صاف او * اینچنین بہتان منہ بر اہل حق * کاین خیال تست برگردان ورق * این نباشد ور بود ای مرغ خاک * بحر قلزم را ز مرداری چہ باک * نیست دون القلتین و حوض خرد * کش تواند قطرہ از کار برد * آتش ابراہیم را نبود زیان * ہر کہ نمرودیست گو میترس ازان * نفس نمرودست و عقل و جان خلیل * روح در عین ست و نفس آمد دلیل * این دلیل راہ رہرو را بود * کو بہر دم در بیابان گم شود * واصلان را نیست جز چشم و چراغ * از دلیل و راہ شان باشد فراغ * گر دلیلے گفت آن مرد وصال * گفت بہر فہم اصحاب جدال * بہر طفل نو پدر تے تے کند * گرچہ عقلش ہندسہ گیتی کند * کم نگردد فضل استاد از علو * گز الف چیزے ندارد گوید او * از پئے تعلیم آن بستہ دہن * از زبان خود برون باید شدن * در زبان او بباید آمدن * تا بیاموزد ز تو او علم و فن * پس ہمہ طفلان چو طفلان وبند * لازمست آن پیر را در وقت پند * المعنی مغیث بضم فریاد رس کبار بکسر بزرگان ورق گردانیدن فعل عبث کرنا اور عیب اپنی بے علمی کا چھپانا قلتین بضم قاف و لام مشدد مفتوح دو خم بزرگ جنمین ایکہزار اور دو سو رطل عراقی پانی سمائے کہ اتنا پانی در خم مذہب امام شافعی مین استعمال سے نجس ہو جاتا ہی چشم و چراغ باعث بشارت و سرمایہ روشنی فرماتے ہین کہ ایک شخص نے ایک شیخ کو تہمت لگائی کہ وہ بد آدمی ہی راہ ہدایت و رہنمائی پر نہین شارب الخمر ہی اور نہایت مکار و از بس پلید و بد ایسا شخص مریدون کا ہنگام ضرورت فریاد رس کب ہو سکتا ہی اسمین ایک شخص نے اُس سے کہا کہ ای بے ادب ادب کا ہوش رکھ یہ ظن بد بزرگون کے حق مین کرنا کچھ چھوٹی بات نہین ہی بہت بڑی برائی ہی اُس سے دور اور اُسکے اوصاف سے دور باتین نسبت اُسکی کرتا ہی تا آب صاف اُسکا تیرے اہلے سے تیرہ اور گدلا ہو جاسے ایسا بہتان اہل حق پر مت لگا کہ یہ تیرا خیال ہی اُس سے ورق لوٹا دے اور یہ علم بیجا اول تو یہ بات ہی نہین اور بر تقدیر ہو بھی تو قلزم کو کسی مردار سے کیا ڈر کب وہ اُسکو نجس کر سکتا ہی کیا وہ قلزم قلتین اور حوض خرد سے علاوہ نہین ہی جو ایک قطرہ نجاست سے بیکار ہو جاسے دیکھ آگ ابراہیم کے لیے زیان نہین ہی مگر جو نمرودی ہی اُسے کہہ کہ ڈرتا رہ اب مقولات مولانا رح کے ہین کہ نفس تیرا تو نمرود ہی اور عقل و جان خلیل روح عین مین ہی اور نفس اُسکا دلیل عین ذات شی دلیل رہبر و رہنما اور یہ دلیل رہنما راہ اور رہرو کا ہوتا ہی کہ وہ ہر دم جنگل مین راہ بھول جاتا ہی مگر واصلون کیواسطے دلیل نہین ہی اسلیے کہ وہ سلوک سے نکلے ہوے ہین وصل ہو گئے البتہ انکا چشم چراغ ہی اور اگر کسی مرد وصال نے کہ جو وصل یافتہ ہی اسکو دلیل کہا ہی تو جھگڑالو دن کے سمجھنے کو کہدیا ہی جیسے جسکا نیا بچہ ہوتا ہی تو باپ اُسکا کیسا اُسکے واسطے تی تی کرتا ہی اور تتلاتا ہی چاہے عقل اُسکی ایسی کیون نہو کہ تمام دنیا کا حساب کرے لیکن بچہ کی خاطر بچہ بنتا ہی اگر کوئی اُستاد کسی طفل کے سبب الف سے کوئی چیز کم کر کے کہے تو اسکے علو سے کچھ گھٹ نہین جائیگا اسلیے کہ اُس طفل بستہ دہن کی تعلیم کے واسطے اُستاد کو اپنی زبان سے علیحدہ ہونا ضرور ہی اور اُسکی ترزبان مین آنا لابدی تا وہ علم و فن سیکھے بس جتنے لڑکے ہین سب ایسے ہین جیسے اُسکے

اپنے لڑکے لہذا وقت پند کے اُسکو اُنکی فہم کے موافق کہنا چاہیے یہ سب شالین اور اشعار اُسی شعر پر ہین جو کسی
واصل نے نفس کو ذلیل کہا انخلاف شرح بحر العلوم مین آند ذلیل کو آندو ذلیل اور گز الف کو گز الف لکھا ہی
قولہ آن مرید شیخ بد گوینده را * آن بکفر و گمرہی آگنده را * گفت تو خود را مزن بر تیغ تیز * ہین مکن با شاہ و
با سلطان ستیز * حوض با دریا اگر پہلو زند * خویش را از بیخ ہستی بر کند * نیست بحری کو کران دارد کہ تا * تیره گردد
از مردار شما * بحر را حد ست و اندازه بدان * شیخ و نور شیخ را نبود کران * پیش بیحد ہر چہ مردود ست لاست *
کل شئی غیر وجہ اللہ فناست * کفر و ایمان نیست آنجائیکہ اوست * زانکہ او مغز ست این دو رنگ و پوست * این فناہا
پردۂ آن وجہ گشت * چون چراغے خفیہ اندر زیر طشت * پس سر این تن حجاب آن سر ست * پیش آن سر این سر تن کافر ست *
کیست کافر غافل از ایمان شیخ * کیست مرده بیخبر از جان شیخ * جان نباشد جز خبر در آزمون * ہر کرا افزون خبر
جانش فزون * جان ما از جان حیوان بیشتر * از چہ زان رو کہ فزون دارد خبر * پس فزون از جان ما جان ملک *
کو منزه شد ز حس مشترک * وز ملک جان خداوندان دل * باشد افزون تو تحیر را بہل * زان سبب آدم بود
مسجود شان * جان او افزون ترست از بود شان * ورنہ بہتر را سجود دون بری * امر کردن ہیچ نبود در خوری
کے پسند دعدل و لطف کردگار * کہ گلے سجده کند در پیش خار * جان چو افزون شد گذشت از انتہا * شد
مطیعش جان جملہ چیزہا * مرغ و ماہی و پری و آدمی * زانکہ او بیش ست ایشان در کمی * ماہیان سوزن گر دلقش
شوند * سوزنان را رشتہا تابع بوند * المعنی مرید بفتح میم مردود پھر رجوع فرمایا طرف حکایت مرید و شیخ کے کہ اُس
مردود نے جو شیخ کو بُرا کہہ رہا تھا اور اُس کفر و گمراہی آگنده سے کہا کہ وہ ننگی شمشیر ہی تو اُس شمشیر پر آپ کو مت ڈال
اور وہ بادشاہ ہی اور سلطان ہی اُس سے لڑائی مت کر حوض اگر دریا کی برابری کرے تو جان لے کہ یہ اپنی ہستی
کی جڑ کھودتا ہی اور ایسا بحر بھی نہین کہ جسکا کنارہ ہو بلکہ سمندر پھر تمھارے مردار سے کب گدلا ہو سکتا ہی بحر کو
تو حد و اندازه ہوتا ہی اسکو جان لے اور شیخ و نور شیخ کا تو کنارہ ہی نہین آور وہ جو بیحد ہی تو ایسے بیحد کے مقابل
جو شی مردود ہی لا و نیست ہی اسواسطے کہ ہر شی سوائے ذات خدا کے فنا ہی جیسا کہ فرمایا کل شئی ہالک الا وجہہ
جس جگہ اُسکی ذات ہی وہان نہ کفر ہی نہ ایمان اسلیئے کہ وہ اصل و مغز ہی اور کفر و ایمان رنگ و پوست اور یہ اشیا
فانی و فنا ہین یہ سب اُس ذات کے پردے ہین انمین وہ چھپا ہی جیسے چراغ طشت کے نیچے چھپا ہوا بس
سر اِس تن کا حجاب اُس سر کا ہی اُس سر کے سامنے یہ سر کافر ہی آب فرماتے ہین کافر کون ہی وہ جو ایمان
شیخ سے غافل ہی اور مرده کون ہی وہ جو جان شیخ سے بیخبر ہی کس واسطے امتحان مین ہی کہ جان وہی ہی جو خبر ہی
بس جسکو زیاده خبر ہی اُسکی جان بھی زیاده ہی دیکھو ہماری جان حیوان کی جان سے زیاده ہی اس کا ہی
سبب تو ہی کہ ہماری جان اُسکی جان سے خبر مین زیاده ہی اور ہماری جان سے زیاده جان ملائک کی

کہ وہ حس مشترک سے جو خزانہ جمیع حواس کی ہی اور جملہ محسوسات اُسمین جمع ہوتے ہین اور باعث انتشار اُس سے
پاک ہی اور جو خداوند دل کے ہین اُنکی جان جان ملائک سے زیادہ ہی تو اس بات کو سُنکے حیران مت ہو حیرکو چھوڑ
اور یہی سبب تھا کہ آدم ملائک کے مسجود ہوے کہ اُنکی جان اُنکی بود سے افزون تر تھی یعنے آدم کی ملائک سے ورنہ
بہتر کو سجدہ ناچیز کا حکم کرنا کب لائق و مناسب ہی خدا تعالی کا عدل و لطف کب اس بات کو پسند کریگا کہ گل سے
کہے کانٹے کو سجدہ کر بس سمجھ لے جان جب افزون ہوئی اور حد سے گذر گئی تو سب چیزون کی جان اُسکی مطیع
ہوجاتی ہی مرغ ہو چاہے ماہی پری ہو خواہ آدمی اس سبب سے کہ وہ بیش ہی اور یہ سب کمی ہین ہین پھر یہ ہوتا ہی
کہ مچھلیان سوزنگر اُسکی گدڑی کی ہوجاتی ہین اور جتنے رشتے ہین سب سوزن کے تابع ہوتے ہین الخلاف
شرح بحر العلوم مین فناست کو فنا اور سوزنان کو رزنان لکھا ہی

بقیہ قصۂ ابراہیم ادہم کنارہ دریا کے اور اس امیر کا

قولہ چون نفاذ امر شیخ آن میر دید ✤ ز امد ماہی شدش وجدی پدید ✤ گفت آہ ماہی ز پیران آگہست ✤ شہ تنے را
کو بعید درگہست ✤ ماہیان از پیر آگہ ما بعید ✤ ما شقی زین دولت وایشان سعید ✤ سجدہ کرد و رفت گریان و خراب
گشت دیوانہ ز عشق فتحباب ✤ پس تو ای ناشستہ رو در چیستی ✤ در نزاع و در حسد باکیستی ✤ با دم شیرے تو بازی
میکنی ✤ بر ملایک ترکتازی میکنی ✤ بد چہ میگوئی تو خیر محض را ✤ ہین تو رفع کم شمر آن خفض را ✤ بد چہ باشد
مس محتاج مہان ✤ شیخ کہ بود کیمیاے بیکران ✤ مس اگر از کیمیا قابل نہ بد ✤ کیمیا از مس ہرگز مس نشد ✤ بد چہ
باشد سرکش آتش عمل ✤ شیخ کہ بود عین دریاے ازل ✤ بد کہ باشد ظالم ظلمت فزا ✤ شیخ کہ بود عکس انوار خدا ✤
بد چہ باشد آتشے پر دود و سوز ✤ شیخ آب کوثر ست اندر تموز ✤ دائم آتش را بترساند ز آب ✤ آب کے ترسید ہرگز
ز التہاب ✤ در رخ مہ عیب بینی میکنی ✤ در بہشتے خار چینی میکنی ✤ گر بہشت اندر روی تو خار جو ✤ ہیچ خار آنجا
نیابی غیر تو ✤ مے بپوشی آفتابے در گلی ✤ رخنہ میجوئی ز بدر کاملی ✤ آفتابے کو بتابد در جہان ✤ بہر خفاشے کجا گردد
نہان ✤ المعنی پھر ذکر ابراہیم ادہم کا ہی کہ جب اُس امیر نے اُنکا ایسا نفاذ حکم دیکھا تو مچھلیون کے اس طور
پر آنے سے اُس پر حالت و وجد طاری ہوا اور کہا آہ مچھلیان تو پیرون سے آگاہ ہین اور شہ ہی اُس
شخص کو یعنے قابل نہایت نفرت و کراہت کے وہ شخص ہی جو بعید اس درگاہ سے ہی شہ بالضم بمعنی نفرت
و کراہت کے ہی مچھلیان پیر سے آگاہ اور ہم انسان ہو کے بعید ہم اس دولت سے بدنصیب رہین اور وہ
خوش نصیب ہون تب اُس امیر نے سجدہ کیا اور روتا اور وجد سے مست چلا گیا اور عشق سے جس نے
اس پر دروازہ کھول دیا تھا دیوانہ ہوا اب وہی مرید اُس شخص سے جو کسی شیخ کی مذمت کرتا تھا کہتا ہی کہ جب
پیرون کا یہ حال ہی تو تو ای ناشستہ رو یعنے نجس دلدری کس معاملہ مین پڑا ہی ذرا غور تو کر کسکے ساتھ نزاع

وحسد کر رہا ہی تو دم شیر سے بازی کرتا ہی اور فرشتون پر نر کتازی کرتا ہی تو اُس شخص کو جو خیر محض ہی بُرا کیون کہتا ہی
خبردار تو اُسکو رفیع جان اور خفیف اُسکی نسبت مت شمار کر یعنے اُسکو عالی وپیشوا سمجھ نہ پست وپسرو بد کیا ہی
مس ہی جو محتاج بڑے بڑے لوگون کا ہی کہ اُسکو زر دین اور شیخ کیا ہی گویا کیمیا ہے نہایت مس اگر کیمیا سے قابل
زر کا نہ ہوا تو کیا غم کیمیا مس سے مس یون ہی ہو جاتی بد کیا ہی ایک سرکش آتش عمل اور شیخ کیا ہی ایک چشمہ
دریاے ازلی کا یا خود ذات دریاے ازل بد کیا ہی ظالم ظلمت فزا شیخ کیا ہی عکس انوار خدا بد کیا ہی ایک
آگ پر دود وسوز شیخ آب کوثر تموز کا ہی یعنے سخت گرمی کا کہ ہمیشہ آگ کو پانی سے ڈرتا ہی اور پانی آگ کی شعلہ زنی
سے کب ڈرا تو چاند کے مُنھ مین عیب بینی کرتا ہی اور بہشت مین خار چینی کرتا ہی خار چین بار ڈھ جھانکڑون کی اگر
تو بہشت مین خار ڈھونڈھا جائیگا تو سوا اپنے کوئی خار نہ پائیگا تو آفتاب کو کیچڑ مین چھپاتا ہی اور بدر کامل مین
عیب ڈھونڈھتا ہی وہ آفتاب جو جہان کو روشن کر رہا ہی وہ چمگادڑ کے سبب سے کب چھپ سکتا ہی
الخلاف شرح بحر العلوم مین بعید کو بعین لکھا ہی قولہ عیبہا از رشک پیران عیب شد ✤ غیبہا از رشک پیران
غیب شد ✤ بارے از دوری ز خدمت یار باش ✤ در ندامت جان کن و در کار باش ✤ تا ازان راہت
نسیمی میرسد ✤ آب رحمت را چہ بندی از حسد ✤ گر تو دوری دور میجنبان تو دم ✤ حیث ما کنتم فولوا وجہکم ✤
چون خرے در گل فتد از گام تیز ✤ دمبدم جنبد براے عزم خیز ✤ جاے را ہموار نکند بہر باش ✤ داند او کہ نیست
آنجاے معاش ✤ حس تو از حس خر کمتر بدست ✤ کہ دل تو زان وحلہا بر نجست ✤ در وحل تاویل رخصت میکنی ✤
چون نمی خواہی کزان دل بر کنی ✤ کین روا باشد مرا من مضطرم ✤ حق نگیرد عاجزی را از کرم ✤ خود گرفتستی تو چون
کفتار کور ✤ این گرفتن را نہ بینی از غرور ✤ بگویند اندر ان کفتار نیست ✤ از برون جوید کاندر غار نیست ✤
نیست در سوراخ کفتار ای پسر ✤ رفت تا زان او بسوے آنجور ✤ این ہمی گویند و بندش می نہند ✤ او
ہمی گوید زمن کے آگہند ✤ گر زمن آگاہ بودے این عدو ✤ کے ندا کردی کہ آن کفتار کو ✤ تا کہ بر بندد و بیرونش
کشد ✤ غافل آن کفتار از این ریشخند ✤ المعنی کفتار بالفتح ہندی ہونڈار حسب سیاق سباق کے فرماتے
ہین کہ پیر وہ لوگ ہین کہ جس کو انھون نے رد کیا وہ عیب ہو گیا سارے عیب اُنھین کے رد کیے ہوے
ہین اور غیب جس مین تمامی راز اسرار بھرے ہین انکے راز اسرار کے سنگ سے چھپ گیا اگر تو اُنکی خدمت
سے دور ہی تو بھلا یہ گو تو مت ہو یار بن اور ندامت مین جانکنی کر اور کوئی کام تو بجا لا تو اسی راہ مین ایک
ہوا خوش خوشبو تجکو پہونچتی رہے تو حسد کے مارے آب رحمت کو کیون بند کرے دیتا ہی اور محروم ہوتا ہی
اگر تو دور ہی تو کیا ہی دور ہی سے اپنے دم کو جنبش مین رکھ کیا یہ نہین سنا جس جگہ ہو پھیرو اپنے مُنھ
اسکی طرف دیکھ تو گدھا جو اپنی تیز گامی سے کیچڑ مین گر پڑتا ہی تو کیسی دم بدم جنبشین اُٹھنے کے ارادہ مین

کرتا ہی کہین جگہ ہموار اپنے رہنے کے لیے نہین کرتا جانتا ہی کہ یہ جگہ میرے گذران کی نہین ہی جہان جاتا ہی وہان پڑ رہتا ہی بس تیری حس گدھے کی حس سے بھی کمتر ہی کہ دل تیرا ان کیچڑون سے دنیا کی نہین گھبراتا اندھا ہی کیچڑ مین پڑا ہی آسکو رخصت کے ساتھ تاویل کرتا ہی کہ ہم کو اجازت ہی اٹھنے کی نہ دی مراد یہ کہ مقتضا ہی یون ہی اور سارا حیلہ یہ ہی کہ خود اپنا دل اس سے نہین اُکھیڑتا تو یہ مجھ کو روا ہو جائیگا جو مین کہون کہ مین مضطر مجبور ہون اللہ تعالے اپنے کرم سے کسی عاجز کے ساتھ مواخذہ نہین کریگا اس کہنے سے کیسے بچ سکتا ہی تو نے تو گفتار کی طرح خود گور اختیار کی ہی اور دھوکے کے سبب سے اپنے اختیار کو نہین دیکھتا مضطر بنتا ہی اب ایسا حال ہی کہ مثلاً لوگ تو کہتے ہین کہ اس مین گفتار نہین ہی خارج مین ڈھونڈھو غار مین نہین ہی آئی پس وہ سوراخ سے نکلے کہین انگور کے واسطے چلا گیا بس یہ کہتے ہین اور پھندے لگاتے ہین اور وہ غار کے اندر کہ رہا ہی کہ یہ بیخبر مجھ سے آگاہ ہی کب ہین ہین تو میرے دشمن مگر مجھ سے آگاہ نہین اگر آگاہ ہوتے تو یہ کیون کہتے کہ وہ گفتار کہان ہی تا اُسکو باندھ کے باہر نکالین اس سبب سے وہ گفتار بھی انکا مسخرہ بین دیکھ کے انسے غافل ہی

دعوی کرنا اُس شخص کا کہ خدا مجھ سے گناہ کا مواخذہ نہین کرتا ہی اور جواب حضرت شعیبؑ کا

قولہ آن یکے میگفت در عہد شعیبؑ * کہ خدا از من بسے دیدست عیب * چند دید از من گناہ و جرمہا * وز کرم یزدان نمیگیرد مرا * حق تعالی گفت در گوش شعیب * در جواب او فصیح از راہ غیب * کہ بگفتی چند کردم من گناہ * وز کرم نگرفت بر جرمم آلہ * عکس میگوئی و مقلوب ای سفیہ * ای رہا کردہ رہ و بگرفتہ تیہ * چند چندت گیرم و تو بیخبر * تا سلاسل ماندہ پاتا با سر * زنگ تو بر توت ای دیگ سیاہ * کردہ سیمای درونت را تباہ * بر دلت زنگار بر زنگارہا * جمع شد تا کور شد ز اسرارہا * گر زند آن دود بر دیگ نوی * آن اثر بنماید ار باشد جوی * زانکہ ہر چیزے بضد پیدا شود * بر سفیدی آن سیہ رسوا شود * چون سیہ شد دیگ از تاثیر دود * بعد ازان بروے کہ بیند دود زود * مرد آہنگر کہ او زنگی بود * دود را با روش ہمرنگی بود * مرد رومی گر کند آہنگری * رویش ابلق گردد از دود آوری * پس بداند زود تاثیر گناہ * پس بنالد زار و گوید کای آلہ * چون کند اصرار و بد پیشہ کند * خاک اندر چشم اندیشہ کند * توبہ نندیشد دگر شیرین شود * بر دلش آن جرم تا بیدین شود * المعنی ایک شخص حضرت شعیبؑ کے وقت مین کہتا تھا کہ خدا نے مجھ سے بہت عیب دیکھے ہین اور بہت گناہ اور بڑے بڑے جرم اور اپنے کرم سے مجکو ماخوذ نہین کرتا ہی حق تعالے نے حضرت شعیبؑ کے کان مین غیب کی راہ سے ایک جواب فصیح کہا کہ تو کہتا ہی مین نے کتنے ہی گناہ کیے اور اللہ نے مجکو گناہ مین ماخوذ نہین کیا ای بیوقوف تو یہ الٹا اور برعکس کہتا ہی کہ تو راہ چھوڑے ہوے ہی اور تیہ اختیار کیا ہی جس مین بنی اسرائیل چالیس برس

سرگردان رہے مجھے مین کس قدر تجکو یاد کر رہا ہون اور تو اُس سے بیخبر ہی تازنجیرون مین تجکو جکڑون یا نون سے
سرتک تیرے زنگ تہ در تہ نے ایک دیگ سیاہ تیری صورت درونی کو تباہ وخراب کردیا تیرے دل پر زنگار پر زنگار
جمگئے اِس سبب سے تیرا دل رازدا سرار سے اندھا ہوگیا اگر وہ دود کسی نئی دیگ پر لگجائے تو فوراً اپنا اثر ظاہر
کرے چاہیے جو پھر کیون نہو وہ زنگ تیری دیگ پر ہی کس واسطے کہ ہر چیز ضد سے ظاہر ہوتی ہی سفیدی پر سیاہی
آجانے سے سیاہی رسوا ہوجاتی ہی چھپتی نہین اور جب دیگ تاثیر دود سے سیاہ ہوگئی پھر اُسپر دود جلدی کون
دیکھ سکے اور تمیز کرے مثلاً اگر کوئی زنگی لوہار ہو تو دود اور رنگ رو اُسکا ہمرنگ ہوگا اور رومی اگر آہنگری کریگا
تو اُسکا منھ دود آوری سے ابلق ہوجائیگا پس وہ جلدی تاثیر گناہ کی جان لیگا اور زار زار روئیگا اور کہیگا
ای اللہ اس داغ سے مجھے چھوڑا اور جب اُسپر اصرار کریگا اور بداندیشہ بنیگا تو خاک چشم اندیشہ مین ڈالیگا پھر
اُسے توبہ کب سوجھیگی وہی جرم اُسکے دل کو ایسا شیرین ہوجائیگا کہ بے بیدین کیے نہین چھوڑیگا قولہ آن
پشیمانی و یارب رفت ازو + شست بر آئینہ زنگ پنج تو + آہنش را زنگہا خوردن گرفت + گوہرش را زنگ
کم کردن گرفت + چون نویسی کاغذ اسپید بر + آن نوشتہ خواندہ آید در نظر + چون نویسی بر سر بنوشتہ خط + فہم
نآید خواندنش گردد غلط + کان سیاہی بر سیاہی اوفتاد + ہر دو خط شد کور ومعنی رو نداد + ور سوم بارہ نویسی
بر سرش + بس سیہ کردی چو جان کافرش + پس چہ چارہ جز پناہ چارہ گر + ناامیدی مس واکسیرش نظر + ناامیدیہا
بہ پیش او نہید + تا ز دردبید وا بیرون جہید + چون شعیبؑ آن نکتہا را باز گفت + زان دم جان در دل او گل شگفت
جان او بشنید وحی آسمان + گفت اگر بگرفت مارا کو نشان + گفت یارب دفع من میگوید او + آن گرفتن را نشان
میجوید او + گفت ستارم نگویم رازہاش + جز یکے رمزے برای ابتلاش + یک نشانے آنکہ میگیرم ورا + آن کہ
طاعت دارم وصوم ودعا + از نماز و از زکوۃ و غیر آن + لیک یک ذرہ ندارد ذوق جان + میکند طاعات و افعال
سنی + لیک یک ذرہ ندارد چاشنی + طاعتش نغزست ومعنی نغز نے + جوزہا بسیار و در وی مغز نے + ذوق
باید تا دہد طاعات بر + مغز باید تا دہد دانہ شجر + دانہ بے مغز کے گردد نہال + صورت بیجان نباشد جز خیال
چون شعیبؑ این نکتہا بروے بخواند + از تفکر ہمچو خر در گل بماند + المعنی یہ اشعار بھی تحت کلام صدر مین
مین پھر وہ پشیمانی اور یارب یعنے آہ اُس سے سب جاتی رہتی ہو اور آئینۂ دل پر زنگ تین تہ کسکی پانچ تہ
کی بیٹھ جاتی ہو اور اُسکے لوہے کو جو دل سخت ہو زنگ کھانے لگتی ہو اور گوہر اُسکا زنگ کھونے لگتا ہو مثلاً
کاغذ سفید پر اگر تو لکھے تو وہ نظر مین آئیگا اُسکو پڑھ لیگا اور جو لکھے ہوے پر کوئی خط لکھیگا تو سمجھ مین آنے سے
غلطی پڑھنے مین واقع ہوگی کسواسطے کہ وہ سیاہی پر سیاہی پڑکے دونون خط اندھے ہوگئے لہذا اُس سے
معنی نہ ظاہر ہوسے اور اگر تیسری دفعہ اُسکے سر پر لکھیگا تو وہ جان کافر کی طرح سیاہ ہوجائیگا اب اسوقت مین

اُسسے جو ایسا تر حال ہوگیا سوا اِسکے کہ کوئی چارہ گر اُسکا علاج کرے اور کیا چارہ آتبن نا امیدی بس ہی اور چارہ گر
کی نظر اکسیر اب اپنی نا امیدیون کو اُس چارہ گر کے سامنے کرو تو درد بے دوا سے چھوٹو جب حضرت شعیبؑ نے یہ نکتے
اُس سے کہے تو یہ باتین اُنکی دم جان کی تھین مثل دم مسیح کے انسے اُسکے دل مین یہ گل کھلا کہ اُسکی جان نے وحی
آسمانی تو سنی نہین یہ کہا کہ تم کہتے ہو کہ خدا نے مجکو ماخوذ کیا ہی ماخوذی کا کوئی نشان تو بتاؤ حضرت شعیبؑ نے
عرض کی کہ ای رب میرے اُسنے میری بات کو دفع کیا اور مجھ سے ماخوذی کے نشان پوچھتا ہی کہتا ہی مین ستار ہون اُسکے
بھید تو نہین کہتا مگر ایک رمز اُسکے مبتلا ہونے کی بتاتا ہون ایک نشان تو اس بات کا کہ مین اُسکو ماخوذ کر رہا ہون
یہ کہ مین نے طاعت کا حکم کیا ہی کہ وہ روزہ ہی اور دعا اور نماز و زکوۃ اور سوا اِنکے اور وہ کرتا ہی لیکن ذرہ بھر ذوق
و مزہ اُسکی جان کو اُنسے حاصل نہین ہوتا وہ طاعات و افعال نیز رگ کرتا ہی مگر ایک ذرہ اُسکا مزہ نہین پاتا طاعت
ظاہری تو اُسکی نغز ہی لیکن معنی نغز نہین ہی جوز بہت سے لیکن سب بمغز ذوق چاہیے تب طاعت سے پھل
حاصل ہوے دانہ مین مغز ہونا چاہیے تو دانہ سے شجر پیدا ہو ورنہ جو دانہ بمغز ہی اُس سے نہال کب جمتا ہی اور
جو صورت بیجان ہی وہ سوا خیال کے اور کیا ہی جب شعیب نے یہ نکتے اُسکے سامنے کہے تو تفکر سے گدھے کے مثل
کیچڑ مین اندھہ رہا الخلاف شرح بحر العلوم مین جو جان کا فرش کو تو جان اور جان اور شنید کو تشنید بصیغہ ثبت لکھا ہی

تمۂ قصۂ طعنہ زن شیخ و جواب مرید

قولہ آن خبیث از شیخ می لائید ژاژ ✤ کژ نگر باشد ہمیشہ کاژ ژاژ ✤ کہ منم بر حال زشت او گواہ ✤ خمر خوار ست و
بد و کارش تباہ ✤ دیدمش اندر میان مجلسے ✤ او ز تقوے عاریست و مفلسی ✤ ور کہ باور نیستت خیز امشبان ✤ تا
ببینی فسق شیخت را عیان ✤ شب ببردش بر سر یک روزنے ✤ گفت بنگر فسق و عشرت کردنی ✤ بنگر آن سالوس
روز و فسق شب ✤ روز ہمچو مصطفے شب بو لہب ✤ روز عبد اللہ او را گشتہ نام ✤ شب نعوذ باللہ و در دست جام ✤
دید شیشہ در کف آن شیخ پر ✤ گفت شیخا مر ترا ہم ہست غر ✤ تو نمی گفتی کہ در جام شراب ✤ دیو مے میزد شتاب اندر
شتاب ✤ گفت جامم را چنان پر کردہ اند ✤ کاندرو ندش مے نگنجد یک سپند ✤ بنگر اینجا ہیچ گنجد ذرہ ✤ این سخن را
تو شنیدہ غرہ ✤ جام ظاہر خمر ظاہر نیست این ✤ دور دار این راز شیخ دوربین ✤ جام مے ہستی شیخ ست ای فلیو ✤
کاندرو اندر نگنجد بول دیو ✤ پر و مالامال از نور حق ست ✤ جام تن بشکستہ نور مطلق ست ✤ نور خورشید ار بیفتد
در حدث ✤ او ہمان نور ست نپذیرد خبث ✤ المعنی لائید لائیدن سے ہرزہ گوے کاژ بکاف عربی احول
غر بالضم گلا پھولنا اور خصیون کا بڑھ جانا مَیزد میزیدن سے شاشیدن غرہ بفتح و تشدید فریفتگی و غافلی
فلیو بفتح اول و یاے مجہول بیہودہ فرماتے ہین کہ وہ طاعن خبیث اُس مرید کی گفتگو سنکر پھر بکنے لگا اور
ظاہر ہی کہ احول ہمیشہ کژ نگر ہوتا ہی کہا کہ مین اُسکے حال بد کا گواہ ہون وہ شرابی ہی اور بد ہی اور کام اُسکے

پڑے خراب ہین مین نے اسکو ایک مجلس مین دیکھا ہی وہ تو بیسے مفلس و برہنہ ہی اور جو تجھ کو یقین نہین ہی تو لے آج ہی کی رات اُٹھ میرے ساتھ چل اور اپنے شیخ کے فسق کو ظاہر و عیان دیکھ لے غرض رات کو ایک وزن یعنے دریچہ پر لے گیا اور کہا لے دیکھ بدکاری و عشرت شیخ کی دیکھ وہ مکر دن کا اور یہ فسق شب کا کہ دن مین تو مصطفے بنجاتے ہین اور رات کو بولہب ہوتے ہین دن مین تو انکا نام عبد اللہ ہی اور رات کو نعوذ باللہ اور جام شراب کا ہاتھ مین اُس مرید نے شیشہ شراب کا شیخ کے ہاتھ مین بھرا دیکھ کے کہا کہ ای شیخ تیرے گلے مین بھی یہ غرض ہو تو نہین کہا کرتا تھا کہ جام شراب مین شیطان جلدی جلدی پیشاب کرتا ہی گویا شراب شیطان کا پیشاب ہی کہا میرے جام دل کو قضا و قدر نے ایسا بھر دیا ہی کہ اُس مین گنجایش ایک دانہ سپند کی نہین ہی تو میرے درون کو تو دیکھ یہان کسی ذرہ کی بھی سمائی ہی اور اس بات کو کسی فریب خوردہ نے اُلٹا سمجھا میری مراد جام ظاہر اور خمر ظاہر سے نہین ہی اس غرض سے مین نے جام نہین کہا تو جام و خمر ظاہر کو شیخ دور مین سے دور رکھ اُس سے نسبت مت کر میرا جام میری ہستی ہی ای بیہودہ کہ عشق حق سے بھری ہی اُس مین بول دیو کا کب سما سکتا ہی اُس شعر کے دوسرے مصرعہ مین ایک اندر زائدہ ہی اور وہ جام میرا نور حق سے پُر مالامال ہی اور جام تن کو نور مطلق نے توڑ دیا ہی ظاہر ہی کہ نور آفتاب کا اگر نجاست مین پڑے تو وہی نور ہی نجاست کی تاثیر اُس کو کچھ اثر نہین کرتی قولہ شیخ گفت این خود نجام ست دنہ می + ہین بزیر آ منکرا دبنگر بوے + آمد و دید انگبین خاص بود + کور شد آن دشمن کور و کبود + گفت پیر آندم مرید خویش را + رو برو مین بجوے ای کیا + کہ مرا رنجیست مضطر گشتہ ام + من ز رنج از مخمصہ بگذشتہ ام + در ضرورت ہست ہر مردار پاک + بر سر منکر ز لعنت باد خاک + گرد خمخانہ برآمد آن مرید + بہر شیخ از ہر خمے او می چشید + در ہمہ خمخانہا او می ندید + گشتہ بد پر از عسل خم نبید + گفت اے رندان چہ حالست این چہ کار + ہیچ خمے در نمی بینم عقار + جملہ رندان نزد آن شیخ آمدند + چشم گریان دست بر سر میزدند + در خرابات آمدی شیخ اجل + جملہ میہا از قدوم شد عسل + کردہ می را تو مبدل از حدث + جان ما را ہم بدل کن از خبث + گر شود عالم پر از خون مال مال + کے خورد بندۂ خدا الا حلال + المعنی شیخ نے کہا کہ یہ نہ جام ہی اور نہ شراب خبردار ہو اے منکر نیچے دریچے کے آ اور دیکھ اس کو جب وہ آیا اور دیکھا تو خاص شہد تھا یہ دیکھ کر وہ دشمن کور و کبود اندھا ہو گیا پھر اس وقت پیر نے اپنے مرید سے کہا جا اے دانا میرے واسطے شراب تلاش کر کے لا کہ مجھکو ایک دکھ ہی جس مین مین مضطر ہون اور وہ ایسا ہی رنج ہی جسکے مارے مین غم عظیم کو بھولا ہوا ہون اور ضرورت مین ہر مردار پاک ہی تو شراب لا منکر کے سر پر خدا لعنت کی خاک ڈالے وہ مرید خمخانون مین بھرنے لگا اور ہر خم کی شراب کو اُس نے چکھا تا شیخ کے واسطے لیجائے لیکن تمام خمخانون مین کہین اُسنے شراب نہ دیکھی

جو خم کہ شراب خرابات سے بھرے تھے وہ سب عسل سے پر تھے پوچھا ای رندو یہ کیا حال ہی اور کیا معاملہ کہ کسی خم میں میں شراب نہیں پاتا بس سب رند شیخ کے پاس روتے سر پیٹتے آئے اور کہا ای شیخ تیرے خرابات میں آنے سے ساری شرابین شہد سے بدلگئین تونے شراب کو جوام الخبائث ہی نجاست سے بدلکے شہد کردیا ہماری جان کو بھی خباثت سے بدل دے اگر جہان خون سے مال مال ہوجائے جسکا کھانا حرام ہی یعنے مملو و مشحون ہو مگر جو بندہ خدا کا ہی وہ کبھی سوا حلال کے کچھ نہیں کھائیگا الخلاف شرح بحر العلوم مین منکر کو منگر بکاف عجمی لکھا ہی

پوچھنا حضرت عائشہ رض کا پیغمبر علیہ السلام سے کہ کیا بات ہی جو آپ مصلے پر ہر جگہ نماز پڑھ لیتے ہین

قولہ عائشہ روزے بہ پیغمبر بگفت ❊ یارسول اللہ تو پیدا و نہفت ❊ ہر کجا باشد نمازے میکنی ❊ میرود در خانہ ناپاک و دنی ❊ گرچہ میدانی کہ ہر طفل پلید ❊ کرد مستعمل بہر جا کہ رسید ❊ بے مصلے میگزاری تو نماز ❊ ہر کجا روے زمین بکشاے راز ❊ گفت پیغمبر کہ از بہر جہان ❊ حق نجس را پاک گرداند بدان ❊ روکہ سجدہ گاہ ما را لطف حق ❊ پاک گردانید تا ہفتم طبق ❊ ہان وہان ترک حسد کن با شہان ❊ ورنہ ابلیسی شوی اندر جہان ❊ کو اگر زہرے خورد شہدے بود ❊ تو اگر شہدے خوری زہرے بود ❊ کو بدل گشت و بدل شد کار او ❊ لطف گشت و نور شد مر نار او ❊ قوت حق بود مر بابیل را ❊ ورنہ مرغی چون کشد مر پیل را ❊ لشکرے را مرغ کے چندے شکست ❊ تا بدانی کان صلابت از حق ست ❊ گر ترا وسواس اندرین قبیل ❊ رو بخوان تو سورۂ اصحاب فیل ❊ ور کنی با او مری و ہمسری ❊ کافرم گر تو ز ایشان بو بری ❊ المعنی حضرت عائشہ صدیقہ رض نے ایک دن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ای رسول اللہ کے عالم غیب و شہادت مین جہان ہوتا ہی وہان آپ نماز پڑھ لیتے ہین حالانکہ گھر مین ناپاک و دنی چلتے پھرتے ہین آپ جانتے ہین کہ یہ بچہ پلید ہی جسطرف وہ جاتا ہی اسکے جانے سے وہ جگہ مستعمل ہوجاتی ہی اور تم بے مصلے کے نماز پڑھ لیتے ہو جہان کہین روے زمین پاتے ہو اس راز کو تو ظاہر کرو آنحضرت نے فرمایا کہ اس بات کو جان لو کہ اللہ تعالی بزرگون کے واسطے ہر نجس کو پاک کردیتا ہی تم جاؤ اپنا کام کرو ہماری سجدہ گاہ کے لیے لطف حق نے ہفتم فلک تک پاک کردیا ہی چنانچہ حدیث ہی جعلت لی الارض مسجدا و طہورا آب مقولات مولانا رح کے ہین بتائید حکایات صدر کے کہ خبردار خبردار بزرگون سے حسد مت کر ورنہ تو بھی جہان مین ایک ابلیس ہوگا کسواسطے کہ بزرگ اگر زہر کھائے تو شہد ہوجائے اور تو شہد کھائے تو زہر بنجائے اسلیے کہ وہ اپنے حال سے بدل گیا اور اسکے کام سب بدل گئے وہ سراپا لطف حق ہوگیا اسکی نار نور ہوگئی دیکھو تو ابابیل کو قوت حق ہی کی تھی ورنہ ادنی مرغ اتنے بڑے ہاتھی کو کب مار پائے ایک لشکر عظیم کو ادنی چند پرندون خُرد نے شکست دی تا سمجھا جاے کہ یہ زور و قوت حق سے ہی اور ای شخص اگر تجھ کو اس قسم کی بات سے کچھ وسواس ہو تو جا قرآن مجید سے سورۂ اصحاب فیل کو جو الم ترکیف ہی پڑھ اور اگر کسی بزرگ سے بزرگی و ہمسری کرے گا تو مین

قسم کھاتا ہون کہ کافر ہی ہون جو غلط کہون کہ پھر اُن کی بو بھی نہین پائیگا

کھینچنا موش کا مہار شتر کو اور مغرور ہونا موش کا

قولہ موشکی در کف مہار اشتری ❊ در ربود و شد دوان او از مری ❊ اشتر از چستی کہ با او شد روان ❊ موش غرہ شد کہ ہستم پہلوان ❊ بر شتر زد پرتو اندیشہ اش ❊ گفت بنمایم ترا تو باش خوش ❊ تا بیامد بر لب جوے بزرگ ❊ کاندرو گشتی زبون پیل بزرگ ❊ موش آنجا ایستاد و خشک گشت ❊ گفت اشتر ای رفیق کوہ و دشت ❊ این توقف چیست حیرانی چرا ❊ پا بنہ مردانہ اندر جو درآ ❊ تو قلاوزی و پیش آہنگ من ❊ در میان رہ مباش و تن مزن ❊ گفت این آبے شگرفست و عمیق ❊ من ہمی ترسم زغرقاب ای رفیق ❊ گفت اشتر تا ببینم حد آب ❊ پا درو بنہاد آن اشتر شتاب ❊ گفت تا زانوست آب اے کور موش ❊ از چہ حیران گشتی و رفتی ز ہوش ❊ گفت مور تست مار اژدہاست ❊ کہ ز زانو تا بزانو فرقہاست ❊ گر ترا تا زانوست ای پر ہنر ❊ مر مرا صد گز گذشت از فرق سر ❊ گفت گستاخی مکن بار دگر ❊ تا نسوزد جسم و جانت زین شرر ❊ تو مری با مثل خود موشان بکن ❊ با شتر مر موش را نبود سخن ❊ گفت توبہ کردم از بہر خدا ❊ بگذران زین آب مہلک مر مرا ❊ رحم آید مر شتر را گفت ہین ❊ بر جہ و بر کوہان من بنشین ❊ این گذشتن شد مسلم مر مرا ❊ بگذرانم صد ہزاران چون ترا ❊ چون پیمبر نیستی پس رو براہ ❊ تا رسی از چاہ تو روزی بجاہ ❊ تو رعیت باش چون سلطان نۂ ❊ کم مرو چون مرد کشتیبان نۂ ❊

یعنی مری کوشش و برابری کرنا گردبان کوہان شتر تک یعنی عمق ایک موش حقیر کے ہاتھ مین نکیل اونٹ کی آگئی اور وہ اُس کو لے کر بڑی کوشش کے ساتھ چلدیا اونٹ جو بڑی چستی کے ساتھ چلنے لگا تو موش کو یہ گھمنڈ ہوا کہ مین بھی پہلوان ہون آسکے اِس گھمنڈ کے اندیشے نے اونٹ کے دل پر پرتو ڈالا یعنی اونٹ سمجھا کہ اِس کو غرور ہوگیا کہا یہ غرور تیرا تجھ کو دکھاؤنگا ذرا خوش تو ہولے یہانتک کہ ایک بڑے دریا پر جس مین پیل بزرگ بھی عاجز ہوتا آئے موش وہان کھڑا ہوا اور دریا کو دیکھ کے خوف کے مارے خشک ہوگیا اونٹ نے کہا کہ ای رفیق کوہ و دشت کے تو نے توقف کیون کیا اور کیسا حیران ہوگیا مردون کی طرح دریا مین قدم رکھ اور چلا آ تو میرا رہنما اور پیشوا ہے راہ مین کیون رہا جاتا ہے اور کیون بس کرتا ہے کہا یہ دریا عجیب و عمیق حائل ہے مین ای رفیق ڈوب جانے سے ڈرتا ہون اونٹ نے کہا مین اسکی گہرائی دیکھون اور جلدی اُس مین پانون رکھدیا اور کہا اے موش کور یہ پانی تو زانو تک ہے تو کیون حیران ہوگیا اور ہوش سے جاتا رہا کہا جو تیرے سامنے مور ہے میرے سامنے اژدہا ہے تیرے زانو سے میرے زانو تک بڑے فرق ہین جب تک تیرے زانو تک آئیگا تو اے پرہنر میرے سر سے سو گز اونچا ہوجائے گا کہا اب دوبارہ ایسی گستاخی نہ کرنا اور خیال بیہودہ دل مین نہ لانا تو اس خیال مین تیری

جسم و جان نہ جلجائے تو برابری آپ جیسے موشون کے ساتھ کرا ونٹ کے ساتھ موش کیا بات کر سکے کہا مین نے
توبہ کی اب تو خدا کے واسطے مجھ کو اس مہلک سے چھڑا شتر کو رحم آیا اور کہا خبردار ہو اور لے کود کے میرے
کوہان پر چڑھ بیٹھ اب تو اس دریا سے گذرنا مجھ کو ضرور ہی مین تجھ جیسے لاکھون کو اس سے نکال سکتا ہون
آگے منقولات مولانا رح کے ہین کہ پیمبر کے واسطے خدا تعالی نے تمامی روے زمین کو سجدہ گاہ کیا تھا اور
مصلے پر بھی پڑھتے تھے تو پیمبر نہین ہی تو نجس و ناپاک کا لحاظ کر اور اُن کے پیچھے چل برابری مت کر تو کسی
دن جاہ یعنے پستی پایہ سے جاہ اے علو رتبہ کو پہونچے تو جب بادشاہ نہین ہی تو رعیت بن اور گھر سے مین
مت جا اگر ملاح نہین ہی کہ یہ شناور ہوتے ہین قولہ چون نہ کامل دکان تنہا مگیر * دست خوش میباش
تا گردی خمیر * چونکہ آزادیت نامد بندہ باش * ہین مپوش اطلس برو در ژندہ باش * انصتوا را گوش
کن خاموش باش * چون زبان حق نہ گشتی گوش باش * ور بگوئی شکل استغفار گو * با شہنشاہان
تو مسکین وار گو * ابتدا اے کبر و کین از شہوت ست * راسخی شہوتت از عادت ست * چون ز عادت گشتہ
محکم خوے بد * خشم آید ہر کسے کت وا کشد * چونکہ تو گلخوار گشتی ہر کہ او * وا کشد از گل ترا باشد عدو *
بت پرستان چونکہ خو با نت کنند * مانعان رہ بتان را دشمنند * چونکہ کرد ابلیس خو با سروری * دید آدم را
بتحقیر از خرے * کہ بہ از من سرورے دیگر بود * تا کہ او مسجود چون من کس شود * سروری زہر ست جز آن
روح را * کو بود تریاق لانے ز ابتدا * کوہ اگر پر مار شد باکے مدار * کہ بود اندر درون تریاق زار * سروری
چون شد دماغت را ندیم * ہر کہ بشکستت بود خصم قدیم * چون خلاف خوے تو گوید کسے * کینہا خیزد ترا با او بسے
کو مرا از خوے من بر میکند * خویش را بر من چو سرور میکند * چون نباشد خوے بد سرکش ورو * کے فروزد
از خلاف آتش درو * چون نباشد خوے بد محکم شدہ * کے فروزد ز اختلاف آتشکدہ * با مخالف او مدارا میکند
در دل او خویش را جا می کند * زانکہ خوے بد بگشتست استوار * مور شہوت شد ز عادت ہمچو مار * مار
شہوت را بکش در ابتدا * ورنہ اینک گشتہ مارت اژدہا * لیک ہر کس مور بیند مار خویش * تو ز
صاحبدل کن استفسار خویش * تا نشد زر مس نداند من مسم * تا نشد شد دل نداند مفلسم * خدمت اکسیر کن
مس وار تو * جور میکش اے دل از دلدار تو * کیست دلدار اہل دل نیکو بدان * کہ چو روز و شب جہان ست از
جہان * المعنی دست خوش وہ چیز کہ ہاتھ کی مالش سے فرسودہ ہو جائے دعا جز و زبون و قدرت و مشق یعنے اگر تو
اور کامل نہین ہواہی تو تنہا دکان مت لگا کامل لوگون کا دست خوش بن یعنے مالش یافتہ اور فرسودہ تو تو خمیر ہو کے
قابل روٹی کے ہو یا مشق و مہارت خوب پیدا کر تب دوسرے کی روٹی لگا سکیگا جب کہ تجھ کو آزادی نہین حاصل
ہوئی ہی تو بندہ بن خبردار اطلس مت پہن گدڑی اوڑھ ہو یہ سب اعتراض ان ناقص پیرون پہ ہین جو

خوش خوراک و خوش پوشاک ہوتے ہین اور بہت سے مرید کرتے ہین تو انصتوا کو سن اور خاموش رہ جب تو زبان
حق کی نہین ہر اسے ناخواندہ تو کان بن اور حق کی باتین سن جیسا کہ حکم ہر واذا قری القرآن فاستمعوا له
وانصتوا لعلکم ترحمون اور جس وقت پڑھا جائے قرآن بس سنو اسکو اور خاموش رہو امید ہر کہ رحم کیے جاؤ
اور اگر یہ کہے کہ کچھ استفسار کی ضرورت ہو تو اسکی کیا شکل ہر یہ ہر کہ جیسے شہنشاہون کے سامنے مسکین بنکے
عرض معروض کرتے ہین ایسے کہ ابتدا کبر و کینہ کی خواہش نفسانی سے ہر اور تو جو شہوت مین راسخ و مستحکم ہوگیا
ہر یہ نتیجہ تیری عادت کا ہر کہ عادت پڑتے پڑتے وہ خوب جمگئی جب عادت سے خوید محکم ہوگئی تو اب جو کوئی
تجھ سے اسکو کھینچتا ہر تو اسپر تجھ کو غصہ آتا ہر جیسے اگر کوئی مٹی کھانے لگے تو جو کوئی گلخواری سے تجھ کو چھڑانا
چاہیگا تو اسکا دشمن ہوگا جو بت پرست کہ تجھ کو بت پرستی پر بلاتے ہین وہ لوگ ان لوگون کے جو مانع راہ
بت پرستی کے ہین دشمن ہین تیرگاہ ابلیس نے اپنے ساتھ خیال سروری کا کیا کہ مین سرور ہون اور آدم کو اپنے
گدھے پن سے بنظر حقارت دیکھا کہ مجھ سے بڑھکر کیسے کوئی سرور ہو کہ وہ مسجود مجھ سے شخص کا ہو یعنی مین
اسکو سجدہ کرون سروری زہر ہر سواے اس روح کے کہ وہ ابتدا سے تریاق لاتی ہر لان نام پہاڑ کا ہر
آذربیجان سے کہ تریاق وہان کا جید ہوتا ہر کہ وہ اگر پر مار ہوا تو ہو تو ذرا مت ڈر کس واسطے کہ اسکے اندر
تریاق کا کمیت بھی ہر جب سروری تیری دماغ کی مصاحب بنی ہر وقت خیال سروری کا جما ہر اب جو کوئی
اسکو توڑیگا وہ تیرا دشمن قدیم ہوجائیگا جسوقت خلاف عادت کے کوئی مجھ سے کچھ کہیگا تو بڑے کینے تجھ کو
اس سے پیدا ہوجائینگے اس خیال سے کہ یہ مجھ کو میری عادت سے اکھیڑتا ہر اور میرا سردار بنتا ہر اب خیال کرو
اگر اس مین خوے بد سرکش نہین ہر تو خلاف سے آگ اسمین کیون بھڑکتی ہر اور اگر خوے بد محکم شدہ نہین ہر تو اختلاف
سے اسکا آتشکدہ جو دل ہر کیون بھڑک اٹھتا ہر وہ مخالف کے ساتھ مدارا کررہا ہر اور اپنی جگہ اسکے دل مین بنا رہا
ہر اسلیے کہ وہ عادات بد اسمین خوب جمگئی ہر اور امور شہوت کا اسکی عادت کرلینے سے مار ہوگیا تو مار شہوت کو
ابتدا مین مار ورنہ دیکھ یہ مار تیرا کوئی دم مین اژدہا ہوا لیکن مشکل تو یہ کہ ہر کوئی اپنے مار کو مور دیکھتا ہر
لہذا تو کسی صاحبدل سے اپنی کیفیت پوچھ تب تجھ کو حال مار و مور کا معلوم ہووے اسلیے کہ جب تک
مس زر نہین ہوتا اور ماہیت اسکی قلب نہین ہوتی مس نہین جانتا کہ مین مس ہون اور جب تک بادشاہ
دل کا نہین ہوجاتا تب تک آپ کو مفلس نہین جانتا تو مس بنکے خدمت کسی اکسیر کی کر اور اے دل
جو رکسی دلدار کا اٹھا اور دلدار کون ہر اہل دل تو خوب اسکو جان لے کہ مثل روز و شب کے جہان سے
بھاگتے ہین یعنی جیسے روز و شب کہ ایک لحظہ انکو جہان مین قرار و قیام نہین ہر ہر دم بھاگا بھاگ ہی ہر
ایسے ہی وہ اس سے بھاگتے ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین پر ملہ کو پرنار اور جاتست کو جاتند لکھا ہر

کرامات اُس شیخ کی جسکو کشتی مین تہمت چوری کی لگائی

قولہ عیب کم گو بندۂ اللہ را ✦ متہم کم کن بدزدی شاہ را ✦ در بباشی ہیچ ہیچ از ہیچیان ✦ پس برو بر دیو باشی مستہان
بود درویشی درون کشتیے ✦ ساختہ از رخت مردم پشتیے ✦ یاوہ شد ہمیان زر او خفتہ بود ✦ جملہ را جستند او را ہم نمود
کین فقیر خفتہ را جوئیم ہم ✦ کرد بیدارش ز غم صاحب درم ✦ کہ درین کشتی چرمدان گم شدست ✦ جملہ را جستیم نتوانی تو رست ✦ دلق بیرون کن برہنہ شو ز دلق ✦ تا ز تو فارغ شود اوہام خلق ✦ گفت یارب بر غلامت این خسان ✦ تہمتے کردند فرمان در رسان ✦ یا غیاثی عند کل کربۃ ✦ یا معاذی عند کل شہوۃ ✦ یا مجیبی عند کل دعوۃ ✦ یا ملاذی عند کل محنۃ ✦ چون بدرد آمد دل درویش ازان ✦ سر برون کردند ہر سو در زمان ✦ صد ہزاران ماہی از دریائے ژرف ✦ در دہان ہر یکے دری شگرف ✦ ہر یکے درے خراج ملکتے ✦ کز الٰہ است این ندارد شرکتے ✦ در چند انداخت در کشتی و جست ✦ مر ہوا را ساخت کرسی و نشست ✦ خوش مربع چون شہان بر تخت خویش ✦ او فراز اوج و کشتیش بہ پیش ✦ گفت کاین کشتی شما را حق مرا ✦ تا نباشد با شما دزد گدا ✦ تا کرا باشد خسارت زین فراق ✦ من خوشم جفت حق و با خلق طاق ✦ نے مرا او تہمت دزدی نہد ✦ نے مہارم را بغمازی دہد ✦ بانگ کردند اہل کشتی کاے ہمام ✦ از چہ دادندت چنین عالی مقام ✦ گفت از تہمت نہادن بر فقیر ✦ وز حق آزاری پئے چیزے حقیر ✦

المعنی شعر اوپر کے تمہید مین ذکر اینہ دہ کیو اسواسطے جو فرمایا کہ جو بندے خاص خدا کے ہین انکا عیب مت کر تو چوری سے شاہ کو تہمت مت لگا اور اگر تو ان ہیچیون سے بھی ہیچ ہیچ ہو یعنے گیا گذرا تو جا تو شیطان پرستان ہو یعنے شیطان بھی تجھ کو ایسا ذلیل و خوار جانیگا کہ آنکھ اٹھا کے بھی نہ دیکھیگا ہیچیان مراد ناچیزون اہل دنیا سے ہے اب اینہدہ وہ ذکر ہے جسکی یہ تمہید ہے بہتر تو یہ تھا کہ یہ دونون شعر بھی اخیر مین داستان مذکور کے ہوتے مگر مین نے اتباع شرح کا کیا چنانچہ فرمایا کہ ایک فقیر ایک کشتی مین لوگون کے اسباب سے تکیہ لگائے بیٹھا تھا اُس کشتی مین ایک شخص کی ہمیان زر گم گئی وہ فقیر سوتا تھا سب اہل کشتی کی جستجو کی اسکو بھی بتایا کہ اس فقیر خفتہ کو بھی ہم ڈھونڈھینگے اور اسکو صاحب درم نے درم کے غم سے جگایا کہ اس کشتی مین ایک کیسہ زر کا گم گیا ہے سب کو ڈھونڈھا ہے تو بھی بے تلاشی کے نہین چھوٹیگا اپنی گدڑی اُتار ننگا ہو تو مخلوق جو تجھ پر وہم کرتے ہین آن سے فارغ ہون فقیر نے کہا اے رب میرے تیرے غلام پر یہ ناچیز تہمت لگاتے ہین تو اپنا حکم بھیج یعنے شعر عربی کے اے فریادرس میرے وقت ہر گھبراہٹ کے اور اے پناہ میرے وقت ہر خواہش کے اے قبول کرنیوالے میرے وقت ہر دعا کے اور اے پناہ میرے وقت ہر محنت کے جب دل فقیر کا اُس درد سے دکھا ہر طرف سے فوراً مچھلیون نے سر نکالا لاکھون مچھلیان اُس دریائے عمیق سے نمودہ ہوئین اور ہر مچھلی

منہ مین ایک گوہر عجیب و نادر کہ ہر گوہر خراج ایک سلطنت کا اور وہ ملک خدا کی بلا شرکت غیر فقیر نے چند گوہر
کشتی مین ڈالے اور اُٹھا اور ہوا کو کرسی بنا کے بیٹھا خوش خوش پلتھی مار کے جیسے پادشاہ تخت پر بیٹھتے ہین بس
وہ تو اوج ہوا پر چلا جاتا تھا اور یہ کشتی اُسکی آگے آگے تھی کہا یہ کشتی تمھارے واسطے اور میرا خدا ہی وہ نہین
جاہتا فقیر چور تمھارے بیچ مین ہو دیکھو اب کون خسارہ مین ہی اسکے علیحدہ ہونے سے مین کیسا خوش ہون
کہ جفت حق کا ہوا اور مخلوق سے طاق وہ نہ مجھ کو تہمت چوری کی لگائیگا نہ میری مہار غمازی کے ہاتھ مین
دیگا کہ کوئی غمازی کرے یہ دیکھ کر اہل کشتی نے شور کیا کہ اے سردار تو کس سبب سے اس مقام عالی کو پہونچا
کہا تم نے فقیر پر تہمت رکھی اور حق آزاری کی ادنی چیز کے واسطے انخلاف شرح بحر العلوم مین بر دیو کو
بر دیو ہمیان زر کو شدش بیان لکھا ہی قولہ حاش للہ بل ز تعظیم شہان ✣ کہ نبود بر فقیران بد گمان ✣ آن فقیران
لطیف و خوش نفس ✣ کز پے تعظیم شان آمد عبس ✣ آن فقیرے بہر بیچا پیچ نیست ✣ بل پے آنکہ بجز حق ہیچ نیست
متہم چون دارم ایشان را کہ حق ✣ کرد امین مخزن ہفتم طبق ✣ متہم نفس ست نے عقل شریف ✣ متہم حس ست نے نور
لطیف ✣ نفس سوفسطائی آمد میزنش ✣ کش زدن سازد نہ حجت گفتنش ✣ معجزہ بیند فروزد آن زمان ✣ بعد ازان
گوید خیالے بود آن ✣ در حقیقت بودے آمد عجب ✣ پس مقیم چشم بودے روز و شب ✣ آن مقیم چشم پاکان بود
نے قرین چشم حیوان میشود ✣ کاین عجب زین حس دارد عار و ننگ ✣ کے بود طاؤس اندر چاہ تنگ ✣ تا نگوئی مر مرا
بسیار گو ✣ من ز صد یک گویم و آنہم چو مو ✣ المعنی فرماتے ہین حاش للہ فقیرون کی نسبت تہمت بلکہ اگر خیال
کیا جاے کہ انکی تعظیم پادشاہون کی سی ہی تاہم بدگمانی ہی تو نسے بادشاہ کی تعظیم مین کوئی سورہ یا آیت نازل
ہوئی انمین تو جو لطیف النفس ہین اُنکی تعظیم مین سورہ عبس و تولے نازل ہوئی چنانچہ ذکر اسکا او پر گذرا وہ فقیر اسلئے
دنیا کی بیچا پیچ کے لیے نہیں ہین بلکہ اسواسطے کہ سوا حق کے سب ہیچ جانتے ہین ہم اُنکو متہم کیسے کرین جنکو خدا تعالے
نے امین مخزن ہفتم فلک کا کیا ہی خوب جان لو کہ متہم ہونے کے لائق نفس خسیس ہی نہ عقل شریف اور قابل اتہام
کے حس ہی نہ نور لطیف اور یہ ہمہ تن عقل و نور ہین نفس تیرا سوفسطائی ہی اے گمراہ جیسے فرقہ ضالہ سوفسطائیہ
بس اسکو مارتا ہی رہ کس واسطے اسکا مارنا ہی اچھا ہی اسکے ساتھ حجت کا کام نہین ہی جیسے سوفسطائی معجزہ
دیکھتا ہی تو اُسوقت پھڑک جاتا ہی بعد کو کہتا ہی کہ وہ تو ایک وہم و خیال تھا اگر وہ امر عجیب درحقیقت کچھ ہوتا تو راتدن
آنکھ کے سامنے قائم رہتا اور یہ نہین جانتا کہ وہ پاکونکی آنکھ مین قائم رہتا ہی اور حیوان کی آنکھ سے قرین نہین
ہوتا کس واسطے کہ معجزہ اس حس سے عجب ہی عار و ننگ رکھتا ہی جیسے طاؤس چاہ تنگ مین نہین رہتا اب
مین یہ خیال کرتا ہون کہ ایسا نہو کوئی مجھ کو بسیار گو کہے اسلیے سو باتون سے ایک کہتا ہون سو بھی باریک
و نازک ہیچو مو ورنہ دل مین تو بہت بھری ہین

طعنہ کرنا صوفیون کا سامنے شیخ کے ایک صوفی کو کہ بسیار گو ہی

قولہ صوفیان بر صوفیی شنعت زدند ÷ پیش شیخ خانقاہی آمدند ÷ شیخ را گفتند داد جان ما ÷ تو ازین صوفی بجواہ
اے پیشوا ÷ گفت آخر چہ گلہ است ای صوفیان ÷ گفت این صوفی سہ خو دارد گران ÷ در سخن بسیار گو ہمچون جرس ÷
ور خورش افزون خورد از بست کس ÷ ور بخسپد ہست چون اصحاب کہف ÷ صوفیان کردند پیش شیخ زحف ÷
شیخ رو آورد پیش آن فقیر ÷ کہ بہر حالے کہ ہست اوساط گیر ÷ در خبر خیر الامور اوساطہا ÷ نافع آمد ز اعتدال اخلاطہا ÷
گر یکے خلطے فزون شد از غرض ÷ در تن مردم پدید آید مرض ÷ بر قرین خویش مفزا در صفت ÷ کان فراق آرد یقین
در عاقبت ÷ نطق موسی بود با اندازہ لیک ÷ ہم فزون آمد ز گفت یار نیک ÷ آن فزونے با خضر آمد شقاق ÷
گفت رو تو مکثری ہذا فراق ÷ موسیا بسیار گوئی در گذر ÷ چند گوئی رو وصال آمد بسر ÷ موسیا بسیار گوئی دور شو ÷
ورنہ با من گنگ باش و کور شو ÷ ورنہ رفتی ور ستیزہ شستہ ÷ تو بمعنی رفتہ بگسستہ ÷ رو برآنہا کہ ہم جفت تواند
عاشقان و تشنہ گفت تواند ÷ چون حدث کردی تو ناگہ در نماز ÷ گویدت سوے طہارت رو بتاز ÷ ورنہ رفتی
جنگ جنبان بیشوی ÷ چون نمازت رفت بنشین ایغوی ÷ پاسبانان خوابناکان بر فزود ÷ ماہیان را پاسبان
حاجت نبود ÷ جامہ پوشان را نظر بر گاذر ست ÷ جامہ عریان را تجلی زیور ست ÷ یا ز عریانان بیکسو باز رو ÷
یا چو ایشان فارغ و بیجامہ شو ÷ ور نمیتانی کہ کل عریان شوی ÷ جامہ کم کن تا رہ اوسط روی ÷ پس فقیران
شیخ را احوال گفت ÷ عذر را با آن غرامت کرد جفت ÷ المعنی زحف بالفتح سبک ہونا اور دوڑنا شقاق
بکسر مخالفت و دشمنی کرنا مکثر بسیار گو جیسے مکثار فرماتے ہین چند صوفیون نے پاس شیخ خانقاہ کے آکر ایک صوفی
کی مذمت کی اور کہا ہماری جان اُس سے فریادی ہی تو اے پیشوا داد اُسکی اُس سے لے کہا ای صوفیو آخر کچھ گلہ بھی
تو اُس کی برائی بیان کرو کہا اُس صوفی مین تین عادتین ہین وہ ہم کو گران و ناگوار ہین ایک تو یہ بکتا
بہت ہی گھنٹہ کی طرح بولتا ہی رہتا ہی اور کھاتا بہت ہی بیس آدمیون کا کھانا اکیلا کھا جاتا ہی اور جب سوتا
ہی تو ایسا ہی جیسے اصحاب کہف کہ قیامت ہی کو بیدار ہونگے صوفیون نے یہ شکایتین اُسکی شیخ کے سامنے کی
شیخ اُس فقیر کی طرف متوجہ ہوے اور کہا جو حال تیرے ہین سب مین اوسط اختیار کر کس واسطے کہ حدیث
مین ہی خیر الامور اوساطہا یعنے بہترین کامونکے درمیانی ہین جنمین کمی ہو نہ بیشی اور اخلاط مین بھی اعتدال
صحیح ہی کمی بیشی مین خرابی اگر ایک خلط بھی آدمی کے بدن مین جسقدر کہ غرض ہی اُس سے زیادہ ہوا فوراً
آدمی کے جسم مین مرض پیدا ہوتا ہی ہر صفت مین اپنے مصاحب و ہمنشین سے مت بڑھے کہ یہ افزونی
عاقبت مین یقیناً جدائی ڈالتی ہی غور کر حضرت موسیٰ کی باتین اندازہ کے ساتھ تھین لیکن وہ جو یار نیک
انکے تھے یعنے حضرت خضر اُنکے کہنے پر بڑھ گئین یعنے خضرؑ نے منع کیا تھا جو کچھ مین کرون مجھ سے پوچھنا

ست کہ ایسا کیون کیا اور موسیٰؑ نے باوصف انکے کہدینے کے انکی بات پر جھٹایا اور کشتی توڑنے اور لڑکا مار ڈالنے اور دیوار اٹھانے سے استفسار کیا اُس فرزونی ہی نے خضر کے ساتھ مخالفت پیدا کی جو خضر نے انسے کہا کہ جاؤ تم بسیار گو ہو اور اب ہمارے تمھارے جدائی ہو اور کہا ہے موسیٰؑ تو بسیار گو ہی جا کب تک تو کہیگا بس وہ حال تمام ہوا آے موسیٰ تو بسیار گو ہی مجھ سے الگ ہو نہیں تو میرے ساتھ گونگا اندھا ہو کہ میرے کلام مین نہ زبان سے کچھ کہہ نہ آنکھ سے دیکھ اور اگر نہیں جائیگا تو گویا عداوت مین بیٹھا ہی کہ مین تجھ سے ملتفت ہونگا تو درحقیقت گیا ہوا اور جدا شدہ اور ٹوٹا ہوا ہی ہو تو انکے پاس جا جو تیرے جوڑے کے ہین اور عاشق و مشتاق تیری گفتگو کے ہین یہ مقولہ اور آئندہ کلام شیخ کا ہی اُس صوفی کے ساتھ مثلاً جب نماز مین حدث کیا اور وضو تیرا جاتا رہا اگر کوئی تجھ سے کہے جا وضو کر تو طہارت کی طرف ضرور دوڑ جا اور اگر نہیں گیا تو گویا لڑائی کی تحریک کرتا ہو نہیں نماز تو تیری گئی بیٹھ رہ غاوی تو مت بن دیکھ تو چوکیدار سونیوالونکے سبب سے ٹھہرجائے گے جیلیون کو کہ رات دن بیدار ہین پاسبان کی حاجت نہوئی جو لوگ جامہ پوش ہین وہ دھوبی کو تکتے ہین اور جو جامہ عریان ہین انکی آرائش تجلی کے نور سے ہی تو یا تو ان ننگون سے کنارہ کر یا انکی طرح فارغ اور بیجامہ ہو جا اگر تو بالکل عریان نہیں ہو سکتا ہی تو کپڑے کم کردے تا راہ اوسط مین پڑ جائے پس ان فقیرون نے شیخ سے جو احوال اُسکا کہا تو بُرائی کے ساتھ عذر کو بھی جفت کیا تا درجہ اوسط مین ہو جائے الخلاف شرح بحرالعلوم مین جنگ جنبان کو خشک جنبان اور پاسبانان کو پاسبا کان لکھا ہی

عذر کرنا فقیر کا شیخ خانقاہ سے

قولہ ہر سوال شیخ را داد او جواب ❊ چون جوابات خضر خوب و صواب ❊ آن جوابات سوالات کلیم ❊ کش خضر بنمود از رب علیم ❊ گشت مشکلہاش حل افزون زیاد ❊ از پے ہر مشکلش مفتاح داد ❊ از خضر درویش ہم میراث داشت ❊ در جواب شیخ ہمت بر گماشت ❊ گفت راہ اوسط ارچہ حکمت ست ❊ لیک اوسط نیز ہم بانسبت ست ❊ آب جو نسبت باشتر ہست کم ❊ لیک باشد موش را آن ہمچو یم ❊ ہر کرا باشد وظیفہ چار نان ❊ دو خورد یا سہ خورد ہست اوسط آن ❊ ور خورد ہر چار گوید اوسط ست ❊ او اسیر حرص مانند بط ست ❊ ہر کرا او اشتہا دہ نان بود ❊ شش خورد میدان کہ اوسط آن بود ❊ چون مرا پنجاہ نان ہست اشتہے ❊ مر مرا شش کردہ نمیتیم نے ❊ تو بدہ رکعت نماز آئی ملول ❊ من بہ پانصد در نیایم در نحول ❊ آن یکے تا کعبہ حافی میرود ❊ وین یکے تا مسجد از خود میشود ❊ آن یکے در پاکبازی جان بداد ❊ وان یکے جان کند تا یک نان بداد ❊ آن وسط در با نہایت میرود ❊ کہ مر آن را اول و آخر بود ❊ اول و آخر باید تا در آن ❊ در تصور گنجد اوسط یا میان ❊ بے نہایت چون ندارد دو طرف ❊ کے بود آنرا میانہ منصرف ❊ المعنی نحول بفتحتین لاغری اور گداختہ ہونا حافی یا برہنہ منصرف

از جاے بجاے گردندہ فرماتے ہین کہ فقیر نے شیخ کے ہر سوال کا جواب دیا اور ایسا جواب جیسے جوابات خضرؑ کے
خوب وصواب تھے موسیٰؑ کے ساتھ کسواسطے کہ وہ جوابات سوالات کلیم کے وہ تھے جو خضرؑ نے رب علیم سے اپنے
ظاہر کیے جنسے مشکلین انکی بہت زیادہ حل ہوگئین اور ہر مشکل کے کشود کی کنجی ملگئی یہ فقیر بھی کچھ خضرؑ ہی سے
میراث رکھتا تھا جو اسنے ہمت شیخ کے جوابات مین تعین کی کہا راہ اوسط اگرچہ حکمت ہی یہ تو مین مانتا ہون حدیث
صحیح ہی لیکن اوسط کے لیے نسبت ہی مثلاً نہر کا پانی نسبت اونٹ کے بہت کم ہی مگر موش کے لیے دریا ہی تو بس
اونٹ کا اوسط اور ہی اور موش کا اور سوچو تو جو روزمرہ چار روٹیان کھاتا ہی دو کھائے یا تین کھائے تو وہ
اُسکا اوسط ہی اور جو چار دن کھالے اور کہے کہ اوسط ہی تو وہ بط کی طرح گرفتار حرص کا ہی کہ بط بھی تالابون مین
غوطے مار مار کے رات دن کائی دغیرہ کھاتی رہتی ہی اور جسکو اشتہا دس روٹی کی ہو اگر چھ کھائے تو جانے رہ
کہ یہ اُسکا اوسط ہی اور جب مجھکو پچاس روٹیون کی اشتہا ہی تو اب بتا یہ چھ روٹیان میرے لیے آدمی روٹی
ہی یا نہین تم تو دس رکعت نماز مین تھکا جاتا ہی اور مین پانسو رکعت مین نہین دبلا ہوتا ہون نہ پگھلتا ہون
ایک تو ایسا ہی کہ کعبہ تک پیادہ پابرہنہ جاتا ہی اور ایک وہ کہ مسجد تک جاتے بیخود ہوے جاتے ہین ایک
ایسا جس نے پاکبازی مین جان تک دیدی اور ایک نے بڑی جانکنی کی تو ایک روٹی دی گویا ایک روٹی
دیتے جان نکلتی ہی یہانتک تو قدر بسیار خواری کا تھا اب بسیار گوئی کا ہی کہ وہ وسط جو کلام کا کہتے ہو تو
وسط اُس مین چل سکتا ہی کہ جو شی بانہایت ہو یعنے جسکا اول وآخر ہو بغیر اول وآخر ہونے کے وسط و
میانہ اُسکا تصور وخیال مین نہین آسکتا ظاہر ہی جو شی بے نہایت ہی اور اُسکی دو طرفین جو اول وآخر
ہین نہین ہین تو وسط اُسکا کیسے منصرف ہو سکتا ہی یعنے ایک حال سے دوسرے حال پر وہ تو سب
ایک ہی سے ہر کس کو میانہ کہین کس کو طرف کہین الخلاف شرح بحر العلوم مین مر مرا کو مر ترا اور
تیمستیم کو ہمہ ستیم لکھا ہی قولہ اول وآخرش نشانے کس نداد * گفت لوکان لہ البحر مداد * ہفت دریا گر شود
کلے مدید * نیست مر پایان شدن راہیچ امید * باغ وبیشہ گر شود یکسر قلم * زین سخن ہرگز نگردد ہیچ کم * اینہمہ
حبر وقلم فانی شود * وین حدیث بیعدد باقی بود * حالت من خواب را ماند گہے * خواب پندارد مرا ورا گمرہی * چشم
من خفتہ دلم بیداردان * شکل بیکار مرا بر کاروان * گفت پیغمبر کہ عینانی تنام * لاینام القلب عن رب الانام *
چشم تو بیدار و دل خفتہ بخواب * چشم من خفتہ دلم در فتح باب * مر دلم را پنج حس دیگرست * حسہا را ہردو عالم
منظرست * تو ز ضعف خود مکن در من نگاہ * بر تو شب بر من ہمان شب چاشتگاہ * بر تو زندان بر من آن زندان
چو باغ * عین مشغولی مرا گشتہ فراغ * پاے تو در گل مرا گل گشتہ گل * مر ترا ماتم مرا سور ودہل * در زمینم با تو ساکن در محل
میدوم بر چرخ ہفتم چون زحل * ہمنشینت من نیم سایہ منست * بر تر از اندیشہا پایہ منست * زانکہ من ز اندیشہا

بگذشتہ ام ❊ خارج از اندیشہ پویان گشتہ ام ❊ حاکم اندیشہ ام محکوم نے ❊ چونکہ بنا حاکم آمد بر بنے ❊ المعنی مدید اور بنی دو نون
املائے مداد اور بنا کے ہین جو مراد مداد سے اُسی بسیار گوئی کے بیان مین کہتا ہی کہ میری باتون کے اول آخر کا نشان

کسی نے نہین بتایا جیسے فرمایا ہی قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی و لو جئنا
بمثلہ مددا کہہ ای محمد صلعم اگر ہو جائین تمام دریا سیاہی واسطے لکھنے کلمات میرے رب کے فرور کم ہو جائین دریا قبل
اس سے کہ کلمات میرے رب کے کم ہون اگرچہ لائین ہم مثل اُسکے اور دریا کو مدد کیو اسطے اگر ہفت دریا بالکل مداد
ہو جائین تب بھی میرے کلام کے تمام ہونے کی امید نہین ہی باغ و بیشہ اگر بالکل قلم ہو جائین میرے سخن سے ہرگز
کم نہ ہوگا جیسا کہ قرآن مجید مین آیا ہی ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت
کلمات اللہ اور اگر زمین مین جو درخت ہین قلمین ہو جائین اور ساتون دریا سیاہی بنجائین کلمات اللہ کے لکھنے کو تو
سب تمام ہو جائین اور کلمات اللہ کے کم نہ کر سکین یہی حال میری باتون کا ہی چنانچہ کہا کہ یہ سب سیاہی و قلمین
فانی ہو جائین اور یہ حدیث بعید دبدستور باقی رہے آب جواب خواب کا ہی کہ خواب میری حالت ہی مشابہ بخواب
جب مجھ کو ہوتی ہی کہ اُسکو گمراہ خواب گمان کرتے ہین اُسوقت مین تو میری چشم کو اور دل کو بیدار جان اور وہ
خواب مین شکل بیکاری کی ہوتی ہی اُسکو باکار سمجھ یعنے شعر عربی کے آنحضرت نے فرمایا ہی کہ آنکھین میری سوتی
ہین اور دل میرا پروردگار خلق سے نہین سوتا ہی یعنے غافل نہین ہوتا ہی قیاس کر تو تیرا یہ حال کہ آنکھین
تیری بیدار ہین دل سوتا ہی اور میری آنکھین خفتہ اور دل کشودہ باب غیب مین کہ غیب کا دروازہ اُسکے سامنے
کھلا رہتا ہی تیرے دل کو یہ پنج حس ہین جو عام ہین میرے دل کے واسطے پنج حس خاص اور ہین کہ جنکی کھڑکی
دو نون جہان ہین جنکا مین تماشا کرتا ہون تو اپنے ضعف سے جیسا کہ رکھتا ہی مجھ کو مت دیکھ اور اپنے مثل
مت جان مجھ کو شب ہی اور میرے لیے وہی شب چاشتگاہ ہی جس مین دمبدم ترقی آفتاب کو ہی تو زندان کو
زندان جانتا ہی وہ میرے لیے باغ ہی جسکو تو عین مشغولی جانتا ہی وہ میرے لیے فراغ و یکجہتی ہی تیرا پانون
در گل ہی یعنے دنیا مین اندھا ہوا اور میرے لیے یہ گل گل ہی خفیف وسبک تیرے لیے جو باتین ماتم و غم ہین
میرے لیے شادی و دہل ہین تیرے ساتھ زمین مین رہتا ہون اور رتبہ مین چرخ ہفتم پر زحل کیطرح
دوڑتا ہون مین تیرا ہمنشین نہین ہون میرا سایہ ہی اصل ذات میری تو کیا جانے کہان ہی میرا
رتبہ جملہ اندیشون سے برتر ہی کوئی کیا جان سکتا ہی اس واسطے کہ مین جملہ اندیشون سے گذر گیا
ہون سب اندیشون سے خارج ہو کے پویان ہون مین اندیشون کا حاکم ہون محکوم نہین ہون
یعنے اندیشے میرے مطیع ہین نہ مین اُن کا تابع جو بڑے محل سیر اسلے اللہ کے ہین جیسے معمار
کے تابع بنا ہوتی ہی نہ بالعکس الخلاف شرح بحرالعلوم مین کلی مدید کو کلی بدید و عید ثانی کو عید ثانی د

زندان کو زنہان لکھا ہی قولہ جملہ خلقان سخرۂ اندیشہ اند ٭ زان سبب خستہ دل وغم پیشہ اند ٭ قاصدا خود را باندیشہ وہم ٭ چون نخواہم از میانہ بر جہم ٭ من چو مرغ اوجم اندیشہ مگس ٭ کے بود بر من مگس را دسترس ٭ قاصدا زیر آیم از اوج بلند ٭ تا شکستہ پایگان بر من تنند ٭ چون ملالم گیرد از سفلے صفات ٭ ابر پرم ہمچون طیور الصافات ٭ پر من رستہ است ہم از ذات خویش ٭ بر نچسپانم دو پر من از سریش ٭ جعفر طیار را پر جاریہ است ٭ جعفر طرار را پر عاریہ است ٭ نزد آنکہ لم یذق دعویست این ٭ نزد سکان افق معنیست این ٭ لاف و دعوی باشد این پیش خراب ٭ دیگ قی و شہد یک نزد ذباب ٭ چونکہ در تو میشود لقمہ گہر ٭ تن مزن چندانکہ بتوانی بخور ٭ شیخ روزے بہر دفع سوے ظن ٭ در لگن قے کرد و پر در شد لگن ٭ گوہر معقول را محسوس کرد ٭ پیر بینا بہر بیعقلی مرد ٭ چونکہ در معدہ بود پاک پلید ٭ قفل نہ بر حلق و پنہان کن کلید ٭ المعنی جعفر طیار رض برادر حضرت علی شیر خدا کے کہ لڑائی حضر موت مین دونون بازو اُنکے کٹ گئے تھے خدا تعالی نے اُنکی عوض مین دو پر اُنکو دیے کہ جنت مین اُن پرون سے اُڑتے ہین اور جعفر طرار نام ایک شخص کا کہ اُسنے حیلہ سے اپنے پر جمائے تھے کہ ہوا مین کسی قدر کچھ اُڑتا تھا پھر اسی فقیر کا قول ہی کہ تمام مخلوق بیگاری و مطیع اپنے اندیشہ کے ہین اسی سبب سے دلخستہ اور غم پیشہ ہین قصداً آپکو حوالہ اندیشہ کے کر دیتا ہون کہ دیکھون پھر الگ ہو سکتا ہون یا نہین لیکن جب چاہتا ہون اُسمین سے نکلجاتا ہون مجھ کو روک نہین سکتا مین ایک مرغ بلند پرواز اندیشہ ایسا جیسے مگس کہ اُسکی اُڑان معلوم پھر اِس مگس کو مجھ پر دسترس کیسے ہو گی پھر قصداً اوج بلند سے نیچے آجاتا ہون تا شکستہ پا دنیا کے مجھ سے کچھ پیدا کرین پھر جب مجھکو ان سفلی اے پستی صفاتون سے ملال ہوتا ہی تو پھر ایسا اُڑجاتا ہون جیسے طیور صف بستہ میرے پر میرے ہی ذات سے جمے ہین مین نے اپنے دونون پر سریش سے نہین جمائے ہین میرے پر ایسے ہین جیسے جعفر طیار رض کے پر کہ عطیۂ خدا تھے اور جاریہ جو ہر وقت روان منقول ہی کہ جب جعفر طیار رض شہید ہوے کفار نے انکے جسم شریف سے کچھ بے ادبی کرنا چاہی خدا تعالی نے آپکی دعا سے اُنکو پر عطا کیے کہ جسم اُنکا آسمان کو اُڑ چلا گیا اور میرے پر ایسے نہین جیسے جعفر طرار مکار نے سریش سے جما لیے تھے اور عاریتی تھے نہ قدرتی یہ جو مین کہ رہا ہون اُن لوگون کے نزدیک جو لم یذق ہین یعنے جنھون نے مزہ اسکا نہین چکھا ایک دعوی محض ہی یعنے اور جو رہنے والے افق آسمان کے ہین وہ جانتے ہین کہ یہ سب یعنے ہی جو دنیا کے کتے مردار خوار ہین اُن کے سامنے یہ شیخی اور دعوی ہی اُن کو کیا تمیز جیسے مگس کے نزدیک دیگ قے اور شہد کی یکسان ہی جب تیری یہ کیفیت ہی کہ جو لقمہ کھاتا ہی گوہر پر آب ہوتا ہی تو کھائے جا جتنا کھایا جاے ہرگز بس مت کر وہی پر یہ نقل ہی کہ شیخ نے واسطے دفع بدگمانی لوگون کے ایک دن لگن مین قے کی وہ لگن پر دُر ہو گئی دیکھو اُس پیر بینا نے لوگونکی کم عقلی کے سبب سے معقول شی کو محسوس کر کے دکھا دیا یعنے یہ جو کہتا تھا کہ لقمہ گوہر ہوتا ہی یہ ایک بات

معقول بھی اُسکو محسوس طور پر دکھا دیا میری دانست مین شیخ مراد اُسی فقیر سے ہے جسپر خانقاہ کے لوگ معترض
تھے اُسوقت کوٹال گئے اور کسی دن ایسا کیا ہوگا اب فرماتے ہین کہ تیرا یہ حال کہ تیرے معدہ مین جاکے پاک
چیز پلید و نجس ہو جاتی ہے تو تو اپنے حلق پر قفل لگا کے کنجی اُسکی ایسی چھپا ڈال کہ پھر تجھکو نہ ملے

بیان اُس دعوی کا کہ عین اُس دعوی کا گواہ اپنا صدق ہے

قولہ ہرکہ در وے لقمہ شد نور جلال * ہرچہ خواہد گو بخور او را حلال * گر تو ہستی آشنای جان من * نیست دعوی
گفت معنی دان من * گر بگویم نیم شب پیش توام * ہین مترس از شب کہ من خویش توام * این دو دعوی پیش
تو معنی بود * چون شناسی بانگ خویشاوند خود * پیشی و خویشی دو دعوی بود لیک * ہر دو معنی بود پیش فہم
نیک * قرب آوازش گواہی میدہد * کاین دم نزدیک از یاری جہد * لذت آواز خویشاوند نیز * شد گواہ صدق
آن یار عزیز * یار بے الہام احمق کو ز جہل * می نداند بانگ بیگانہ ز اہل * پیش او دعوی بود گفتار او * جہل
او شد مایۂ انکار او * پیش زیرک کاندرونش نورہاست * عین این آواز معنی بود راست * یا بتازی گفت
یک تازی زبان * کہ ہمیدانم زبان تازیان * عین تازی گفتنش معنی بود * گرچہ تازی گفتنش دعوی بود *
یا نویسد کاتبے بر کاغذے * کاتب خط خوانم و من ابجدے * این نوشتہ گرچہ خود دعوی بود * ہم نوشتہ شاہد
معنی بود * یا بگوید صوفیی دیدی تو دوش * در میان خواب سجادہ بدوش * من بدم آن انچہ گفتم خواب در *
با تو اندر خواب در شرح نظر * گوش کن چون حلقہ اندر گوش کن * اے سخن را پیشواے ہوش کن * چون ترا
یاد آید آنخواب این سخن * معجزہ نو باشد و راز کہن * المعنی یعنے جو شخص ایسا ہے کہ جسمین لقمہ نور جلال ہوجاتا
ہے اُس سے کہدے جو چاہے وہ کھا تجھکو حلال ہے اور اگر تو میری جان کی کیفیت سے آشنا ہے تو جانیگا کہ یہ گفتگو
معنی دان میری صرف دعوی نہین ہے مثلاً اگر مین نیم شب مین تجھ سے کہون کہ مین تیرے پاس ہون تو رات
سے مت ڈرے کہ مین تیرا خویش ہون تو یہ دونون دعوے تیرے سامنے معنی ہونگے یعنے سچے مگر جب کہ تو
آواز اپنے خویشاوند کی پہچان لیگا پس یہ پیشی و خویشی جو مین نے کہا کہ مین تیرے پاس ہون اور تیرا
خویش ہون دو دعوے ہوے لیکن فہم جب نیک اور اچھا ہو تو اُسکے نزدیک دونون معنے ہین یعنے یہ سمجھے
کہ یہ آواز قریب سے آتی ہے کہ مین تیرے پاس ہون تو ضرور گواہی اسپر دیتی ہے کہ یہ آواز کسی یار سے آتی ہے
پس وہ لذت آواز کی جو کہا مین تیرا خویشاوند ہون گواہی دیتی ہے کہ یہ کسی یار عزیز کی آواز ہے کہ وہ صادق
ہے اور جو یار بے الہام و احمق ہے نہ دل مین اُسکے خداے تعالی کوئی بات ڈالتا ہے نہ خود سمجھتا ہے اور وہ اپنی
نادانی سے نہ بیگانہ کی آواز پہچانتا ہے نہ اپنے کی اور یہ بھی نہین جانتا کہ یہ آواز بیگانہ سے ہے یا اہل سے
اُسکے سامنے اُسکی گفتگو دعوے ہے وہ جہل ہے اُسکے پیے مادہ انکار کی ہوگی اور جو دانا و زیرک ہے کہ اُسکے

دل مین نور بھرے ہین یہ آواز عین معنی ہی راست و درست کچھ شک نہین یا تازی زبان مین ایک تازی زبان والے
نے یہ کہا کہ مین تازی زبان جانتا ہون بس عین تازی مین کہنا اُسکا وہی معنی ہوگا گو تازی مین کہنا دعوے
تھا تازی زبان جاننے کا یا کوئی کاتب کسی کاغذ پہ لکھے تو اُسکو مین کاتب خط کا کہونگا اور ابجد کا یہ نوشتہ
اُسکا اگرچہ خود دعوی ہی لیکن شاہد اُسکے معنی کا بھی ہی یا کوئی صوفی کہے کہ رات جو تو نے خواب مین ایک سجادہ بدوش
دیکھا وہ مین تھا اور جو کچھ تجھ سے خواب مین کہا وہ مین نے کہا یان فکر مین تو اُسکو سن اور حلقہ اپنے کان کا بنا
اور اِس بات کو پیشوا اپنے ہوش کا کر پس جب تجھکو وہ خواب یاد آئیگی تو یہ بات تجھے ایک نیا معجزہ اور راز
کہن ہو جائیگی قولہ گرچہ دعوی بنماید این ولے * جان صاحب واقعہ گوید بلے * پس چو حکمت ضالہ مومن بود
آن ز ہر کہ بشنود موقن بود * چونکہ خود را پیش او یابد فقط * چون بود شک چون کند خود را غلط * تشنۂ را چون
بگوے تو شتاب * در قدح آبست بستان زود آب * ہیچ گوید تشنہ کاین دعویست رو * از برم اے مدعی مہجور شو
یا گواہ و حجتے بنما کہ این * جنس آبست و ازان ماء معین * یا بطفل شیر مادر بانگ زد * کہ بیا من مادرم ہان اے ولد
در دل ہر امتے کز حق مزہ است * روے و آواز پیمبر معجزہ است * چون پیمبر از برون بانگے زند * جان امت
در درون سجدہ کند * زانکہ جنس بانگ او اندر جہان * از کسے نشنیدہ باشد گوش جان * آن غریب از ذوق
آواز غریب * از زبان حق شنود انی قریب * المعنی واقعہ خواب بتائید صدر فرماتے ہین اگرچہ وہ شخص صوفی
سجادہ بدوش دعوی کرتا ہی لیکن اسکی جان جسنے خواب دیکھی ہی بلی کہ رہی ہی اور بیچون و چرا یجاب کرتی ہی
کس واسطے کہ اِس بات سے آشنا ہی پس یہ ایسا ہی جیسے حکمت ضالہ مومن کی یعنے بھکی ہوئی اس سبب سے
جو جس سے سنتا ہی یقین کرتا ہی اور جو فقط آپ ہی کو اُسکے سامنے پائے تو پھر شک کیون ہو اور کیون آپ کو
غلط کرے مثلاً پیاسے سے کہو کہ دوڑ اس پیالہ مین پانی ہی جلدی لے تو وہ پیاسا کبھی نہین کہیگا کہ یہ تیرا دعوی
ہی ہی مدعی میرے پاس سے الگ ہو یا گواہ و حجت مجھے دکھا کہ یہ آب ہی اور ماء معین سے ہی یا دودھ پیتے بچہ
سے ماں پکار کے کہے کہ اے بیٹے مین تیری ماں ہون تو آپس جس امتی کے دل مین حق کا مزہ ہی اُسکے
لیے صورت و آواز پیغمبر کی معجزہ ہی جسوقت پیمبر باہر سے اُسکو پکارینگے اُسکی جان نوراً اپنے درون مین سجدہ
کریگی اِس سبب سے کہ پیمبر کیسی آواز اُسکے گوش جان نے اور کسی سے نہین سنی ہی دیکھو اُس مسافر کو ذوق
آواز غریب کا تھا اُسنے زبان حق سے اِنی قریب سنا یہ اشارت ہی آیت کریمہ اذا سئالک عبادی عنی
فانی قریب سے جس وقت تجھ سے پوچھین میرے بندے مجھے تو بیشک مین اُن سے قریب ہون یہ آیت
ایک اعرابی غریب کے سوال پر نازل ہوئی تھی جس نے آنحضرت سے پوچھا تھا کہ ہم اپنے رب کو کہان
سمجھین اور کیسے دعا مانگین بس ذوق کے سبب سے اُسنے خود خدا تعالی ہی سے جواب پایا

سجدہ کرنا یحییٰ اور مسیح کا باہم اگر شکم مادر مین

قولہ مادر یحییٰ چو حامل بود ازو * بود با مریم نشستہ روبرو * مادر یحییٰ بمریم در نهفت * پیشتر از وضع حمل خویش گفت * کہ یقین دیدم درون تو شہیست * کہ اولو العزم و رسول آگہیست * چون برابر او فتادم با تو من * کرد سجدہ حمل من اے ذو الفطن * این جنین مرآن جنین را سجدہ کرد * کز سجودش در تنم افتاد درد * گفت مریم من درون خویش ہم * سجدۂ دیدم ز طفلم در شکم * المعنی مادر حضرت یحییٰ اگلی اُسوقت مین کہ اُنسے حاملہ تھین مریمؑ کے سامنے بیٹھین تھین اُنھون نے چپکے سے مریمؑ کو کہا قبل وضع حمل اپنے سے کہ مین بہ یقین جانتی ہون کہ تمھارے شکم مین ایک شاہ ہے کہ وہ رسول اولو العزم اور آگاہ ہے اس سبب سے کہ جب مین تمھارے برابر آئی تو میرے حمل نے اے عقلمند سجدہ کیا یعنے اِس جنین نے اُس جنین کو سجدہ کیا جسکے سجدہ سے میرے جسم مین درد پڑگیا مریمؑ نے کہا کہ مین نے بھی اپنے درون مین دیکھا کہ میرے شکم مین جو بچہ ہے اُسنے بھی سجدہ کیا

معترض ہونا نادانون کا اِس قصہ پر اور جواب اُنکا

قولہ ابلہان گویند این افسانہ را * خط بکش زیرا دروغست و خطا * زانکہ مریم وقت وضع حمل خویش * بود از بیگانہ دور و ہم ز خویش * مریم اندر حمل جفت کس نشد * از برون شہر او واپس نشد * از برون شہر آن شیرین فسون * تا نشد فارغ نیامد ہم درون * چون بزائید انگہانش بر کنار * بر گرفت و برد تا پیش تبار * مادر یحییٰ کجا دیدش کہ تا * گوید او را این سخن در ماجرا * این بداند آنکہ اہل خاطرست * غائب آفاق او را حاضرست * پیش مریم حاضر آمد در نظر * مادر یحییٰؑ کہ دور ست از بصر * دیدہا بستہ بہ بیند دوست را * چون مشبک کردہ باشد پوست را * ور ندیدش نز برون و نز درون * از حکایت گیر معنی اے زبون * نے چنان افسانہا بشنیدۂ * ہمچو شین بر نقش آن چفسیدۂ * تا ہمی گفت آن کلیلہ بے زبان * چون سخن نوشد ز دمنہ بے بیان * ور ندانستند لحن ہمدگر * فہم آن چون کرد بے نطق بشر * در میان شیر و گاو آن دمنہ چون * شد رسول و خواند بر ہر دو فسون * چون وزیر شیر شد گاو نبیل * چون ز عکس ماہ ترسان گشت پیل * این کلیلہ دمنہ جملہ افتریست * ورنہ کے با زاغ لکلک را مریست * اے برادر قصہ چون پیمانہ ایست * معنی اندروے بسان دانہ ایست * دانۂ معنی بگیرد مرد عقل * ننگرد پیمانہ را گر گشت نقل * ماجرائے بلبل و گل گوش دار * گرچہ گفتی نیست اینجا آشکار * المعنی شین بالفتح زشتی و عیب کلیلہ نام شغال دمنہ نام شغال دیگر معنی روباہ نیز گیر بالکسر اور قصہ انکا کتاب کلیلہ دمنہ مین مذکور ہے نبیل بزرگ و دانا و فربہ چفسیدن بمعنی چسپیدن فرماتے ہین کہ احمق کہتے ہین کہ یہ قصہ مادر یحییٰؑ اور مریمؑ کا دروغ و خطا ہے اِسپر خط کھینچ دو اور کاٹ دو اس سبب سے کہ مریم وقت وضع حمل تک اپنے خویش و بیگانہ سب سے دور تھین وہ حالت حمل مین کسی کی جفت ہی نہین ہوئین شہر سے باہر چلی گئی تھین لوٹ کے نہین

آئین اور جبتک حمل سے فارغ نہ ہوئین شہر مین نہ آئین جب فارغ ہوئین تو حضرت عیسیؑ کو گود مین لیکر اپنے
کنبہ مین آئین پھر اُنھون نے مادر یحییٰ کو کہان دیکھا کہ یہ ماجرا کہا اب آگے مقولات مولانا کے ہین فرماتے ہین
معترض نے جو اعتراض کیا وہ کیا جانے یہ تو وہ جانے جو اہل خاطر ہی یعنی اہل دل کہ جو غائب چیزین آفاق کی ہین
سب اُسکے سامنے حاضر ہین یہ ایسا ہی کہ مریم کی نظر کے سامنے مادر یحییٰ کی درانحالیکہ انکی بھر سے دور تھین حاضر آئین
جیسے وہ لوگ کہ آنکھین مینچے ہوتے ہین اور دوست کو دیکھتے ہین مگر وہ جنھون نے اِس پوست کو سوراخ سوراخ
کیا ہوتا ہی آور فرماتے ہین بالفرض کہ نہ اُنھون نے ظاہر سے دیکھا جیسا کہ تو کہتا ہی نہ باطن سے جیسا کہ ہم نے کہا
تو اِس حکایت کو حکایت ہی سمجھ اور معنی پیدا کر اے زبون تو نے کیا ایسے قصے نہین سنے ہین جو مثل عیب و برائی
کے اِسکے نقشون یعنے تحریر پر چپک رہا ہی یہ خیال نہین کرتا کہ کلیلہ بزبان دمنہ سے کیا کہتا تھا اور دمنہ بے بیان
کلیلہ کے کیا سنتا تھا آن ایک دوسرے کی کچھ لحن و آواز سمجھتے تھے پھر ان باتون کو جو کلیلہ دمنہ مین لکھی ہین
بے گویائی بشر کے کیسے سمجھ لیا آور شیر و گاو کے درمیان مین دمنہ قاصد بنا اور کیسے کیسے دونون پر افسون پڑھے
پھر وہ بیل فربہ کیسے وزیر شیر کا ہوا اور کیسا عکس ماہ سے بیل ڈرا یہ سب اُسمین ہی بس یہ کلیلہ اور دمنہ
سب بناوٹ نہین تو کیا زاغ لکلک کے برابر کب ہوسکتا ہی یعنے غیر ناطق ناطق کیسے ہوگا اب فرماتے ہین اے
بھائی قصہ ایسا ہی جیسے ایک پیمانہ اور معنی اُسمین ایسے جیسے دانہ بس جو عقلمند ہی وہ دانے معنی کے لے لیتا ہی
پیمانہ کو نہین دیکھتا اگرچہ وہ نقل ہی آیسے ہی ماجرا البلبل وگل کا سُن لے اگرچہ یہان بھی کوئی گفت و نطق
ظاہر نہین ہی الخلاف شرح بحر العلوم منکرد کو مکرر لکھا ہی

سخن زبان حال سے کہنا اور سمجھنا اُسکا

قولہ ماجرائے شمع باپروانہ تو ✤ بشنو و معنی گزین افسانہ تو ✤ گرچہ گفتی نیست بر گفت ہست ✤ ہین ببالا پر پر
چون جغد پست ✤ گفت در شطرنج کین خانہ رخست ✤ گفت خانہ اش کجا آمد بدست ✤ خانہ را نجرید یا میراث
یافت ✤ فرخ آنکس کو سوے معنی شتافت ✤ گفت نحوی زید عمرو قد ضرب ✤ گفت چونش کرد بیجرمی ادب ✤
عمرو را جرمے چہ بد کان زید خام ✤ بیگناہ اورا بزد ہمچون غلام ✤ گفت این پیمانۂ معنی بود ✤ گندمش بستان کہ
پیمانہ رود ✤ عمرو زید از بہر اعراب ست و ساز ✤ گر دروغست آن تو با اعراب ساز ✤ گفت نے آن من ندانم
عمرو را ✤ زید چون زد بیگناہ وبیخطا ✤ گفت از ناچار و لاغے برگشود ✤ عمرو یک واو فزون دزدیدہ بود ✤ زید
واقف گشت دزدش را بزد ✤ چونکہ از حد برد حدش می سزد ✤ المعنی پھر تائید صدر فرماتے ہین کہ ماجرا
شمع کا پروانہ کے ساتھ جو لکھا ہی تو سن اور اِس قصہ سے معنی چھانٹ لے آور اگرچہ تو نے کہا کہ یہ شمع پروانہ کا
افسانہ واسطے گفت یعنے واسطے کہہ ہیلنے کے ہی اور کچھ نہین تو بس خبردار جغد پست کی طرح نیچے نیچے

بلند پروازی مت کر جب تو خود کہتا ہی کہ کہہ لینے کو ہر ہی تو ہم بھی کہتے ہین جیسے کسی نے کہا کہ یہ خانہ رخ کا ہی کہا رخ کو یہ خانہ کہان سے ہاتھ آیا مول لیا یا میراث مین پا یا یہ بھی تو ایک کہنے ہی کے لیے ہی تیس اچھا وہ شخص ہی جو معنی کیطرف دوڑا ایک نحوی نے کہا زید نے عمرو کو مارا ایک نے کہا کہ زید نے بیگناہ اُسکو کیون مارا عمرو کا زید غلام نے کیا جرم دیکھا جو مثل غلام کے بیجرم مارا کہا یہ اس جرم و فرسے کیا غرض ہی یہ ایک پیمانہ معنی کا ہی تو اسکے گیہون سے لے پیمانہ چھوڑ دے عمرو زید یہ واسطے درستی اعراب و ترکیب کے ہین اگر دروغ ہی تو تجھے کیا اعراب سے غرض رکھ کہا نہین مین نہین جانتا ہون کہ بیگناہ و بیخطا کے مارا ہو اب اُسنے جو دیکھا کہ یہ نہین مانتا لاچار ہو کے ہزل و ظرافت ظاہر کی کہ عمرو نے ایک داو بڑھتی اُس سے جو عین رسم خط کی ہی واسطے فرق عمر بضم عین کے چرائی تھی زید اس چوری سے واقف ہو تو اُسکو مارا اسواسطے کہ جو حد سے یعنے سزا شرعی کی رو سے کوئی چیز کسی کی لیجائے اُسکو حد کی سزا فرض ہی

مقبول ہونا سخن باطل دلمین باطلون کے

قولہ گفت اینک راست پذرفتم بجان * کژ نماید راست در پیش کژان * گر بگوئی احولے را مہ یکیست * گویدت ای دوست در وحدت شکیست * در بدو خندد کسی گوید دواست * راست دارد این سزاے بد خواست * بر دروغان جمع می آید دروغ * للخبیثات الخبیثون زد فروغ * ہر کہ او جنس دروغست اے پسر * راست پیش او نباشد معتبر * دل فراخان را بود دشت فراخ * چشم کور را انرا غشار سنگلاخ * ہر کرا اذندان صدقی رستہ شد * از دروغ واز خیانت رستہ شد * المعنی غشار بکسر بسر افتادن کہا اب ہم نے سچ سچ دل سے مان لیا کہ جو کج ہین مُنکے آگے سیدھی چیز بھی کج ہوتی ہی اگر کسی احول سے کہو کہ ماہ ایک ہی کہیگا ای دوست ایک ہونے مین اُسکے بڑا شک ہی اور جو کوئی اُس سے ہنسی کی راہ سے کہدے کہ دو ہین تو اُسکو سچا بتاویگا یہ اُسکی خوے بد کے سزا وار ہی جھوٹھونکے پاس جھوٹ جمع ہوتا ہی چنانچہ آیہ کریمہ للخبیثات الخبیثون نے اپنی روشنی پھیلا رکھی ہی یعنے پلید چیزونکے واسطے پلید لوگ ہین جس کسی کی جنس اے پسر دروغ سے ہی وہ راست کو معتبر نہین جانتا اور جو دل فراخ ہین بموجب نشرح صدرہ کے اُنکے لیے معنی سے دشت فراخ ہین اور جو اندھے ہین اُنکو ٹھوکرین سنگلاخ کی جس کسی کے دانت صدق کے جمے یعنے دانت جمنے کے وقت ہی سے صدق اُسکی روزی ہوا وہ جھوٹ اور خیانت سے چھوٹ گیا

ڈھونڈھنا اُس درخت کا کہ جو کوئی میوہ اُسکا کھاے ہرگز نہ مرے *

قولہ گفت دانائے براے دوستان * کہ درختے ہست در ہندوستان * ہر کسے کز میوہ او خورد و برد * نے شود او پیر و نے ہرگز بمرد * پادشاہی این شنید از صادقے * بر درخت و میوہ اش شد عاشقے * قاصدِ دانا ز دیوان

ادب ÷ سوے ہندوستان روان کرد از طلب ÷ سالہا میگشت آن قاصد ازو ÷ گرد ہندوستان براے جستجو ÷ شہر
شہر از بہر این مطلوب گشت ÷ نے جزیرہ ماند نے کوہ و نہ دشت ÷ ہر کرا پرسید کردش ریشخند ÷ کین بجوید جز مگر
مجنون بند ÷ بس کسان صفعش زدند اندر مزاح ÷ بس کسان گفتند کای صاحب فلاح ÷ جستجوے چون تو زیرک سینہ
صاف ÷ کے تہی باشد کجا باشد گزاف ÷ وین مراعاتش یکے صفعی دگر ÷ وین ز صفع آشکارا سخت تر ÷ میستودندش
بتسخر کاے بزرگ ÷ در فلان جا بد درختی بس سترگ ÷ در فلان بیشہ درختی ہست سبز ÷ بس بلند و ہول و
ہر شاخیش گبز ÷ قاصد شہ بستہ در جستن کمر ÷ می شنید از ہر کسے نوع دگر ÷ بس سیاحت کرد آنجا سالہا ÷
میفرستادش شہنشہ مالہا ÷ چون بسے دید اندران غربت تعب ÷ عاجز آمد آخر الامر از طلب ÷ ہیچ از مقصود
اثر پیدا نشد ÷ زان غرض غیر خبر پیدا نشد ÷ رشتہ امید او بگسستہ شد ÷ جستہ او عاقبت ناجستہ شد ÷ کرد
عزم بازگشتن پیش شاہ ÷ اشک میبارید و میبرید راہ ÷ المعنی صفع سیلی مارنا مزاح خوش طبعی گبز بالفتح و
کاف عجمی قوی و سطبر آیک دانا نے دوستون کی خاطر ایک بات کہدی کہ ہندوستان مین ایک درخت ہی جسنے
میوہ اُسکا خرد و برد کیا نہ وہ بوڑھا ہوتا ہی نہ وہ مرتا ہی ایک بادشاہ نے کبھی کسی صادق سے یہ بات سنی
اُسکو اُس درخت اور اُسکے میوہ پر عشق ہوگیا ایک قاصد دانا اپنے دیوان ادب سے ہندوستان کیطرف
اُسکی جستجو مین بھیجا وہ قاصد شہر شہر اس مطلوب کے واسطے پھرا نہ جزیرہ چھوڑا نہ پہاڑ نہ جنگل جس سے اُسنے
پوچھا اُسنے اُسکو مسخرہ بنایا کہ ایسی بات وہی کہتا ہی جو دیوانہ قید کا ہی یعنے دیوانون کی طرح قید ہونا چاہتا
ہی بہت لوگون نے خوش طبعی سے اُسکے سیلی ماری اور بہت لوگ کہتے تھے کہ اے صاحب فلاح
سادہ دل تجھ جیسے زیرک سینہ صاف کی جستجو خالی نہین جائیگی اور بیہودہ نہین ہوگی ضرور وہ درخت تجھکو ملیگا
جو اسکی رعاتین کرتے تھے وہ طنز اُس پیرایہ مین کہتے تھے گویا اسکو بناتے تھے کہ یہ رعاتین انکی
دوسری قسم کی سیلی تھی کہ اُس سیلی سے جو ظاہر مارتے تھے سخت تر تھی اُس کی تعریفین کرکے کہتے تھے
کہ ای بزرگ جو اصطلاحا احمق کو بھی کہتے ہین کہ فلان جگہ یہ ایک بڑا درخت تھا اب فلان جنگل مین ہی
کہ وہ ایک درخت سبز اور نہایت بلند و پُر ہول ہی شاخین اُسکی بڑی موٹی اور قوی یہ قاصد شاہ کا
جو اُسکی جستجو مین مستعد تھا ہر کسی سے قسم قسم کی باتین سنتا تھا بس برسون ہندوستان مین
پھرتا رہا اور بادشاہ اُسکے واسطے مال و زر بھیجتا رہا جب اُسنے نہایت ہی اس سفر مین رنج اُٹھایا
آخر اِس جستجو سے عاجز ہوا کچھ مقصود سے اثر ظاہر نہ ہوا سوا اسکے جو ایک خبر اُس درخت کی سن لی تھی
کوئی غرض حاصل نہ ہوئی تو اُسکی امید کی ڈوری ٹوٹ گئی اور وہ جستجو سب ناجستہ اور نکمی ہوئی بس
اُسنے ارادہ بادشاہ کے پاس لوٹ جانے کا کیا

بیان کرنا ایک شیخ کا بھید اُس درخت کا اُس طالب مقلد سے

قولہ بود شیخے عالمی قطبے کریم * اندرین منزل کہ آئس شد ندیم * گفت من نومید پیش او روم * زاستان او بره
اندر شوم * تا دعاے او شود ہمراہ من * چونکہ نومیدم من از دلخواہ من * رفت پیش شیخ با چشم پر آب * اشک
میبارید مانند سحاب * گفت شیخا وقت رحم و رافتست * نا امیدم وقت لطف این ساعت ست * گفت واگو
کز چہ نا امیدیتت * چیست مطلوب تو رو با کیستت * گفت شاہنشاہ کردم اختیار * از براے جستن یک
شاخسار * کہ درختے ہست نادر در جہات * میوہ او مایۂ آب حیات * سالہا جستم ندیدم زو نشان * جز کہ
طنز و تسخر این سر خوشان * شیخ خندید و بگفتش اے سلیم * این درخت علم باشد اے علیم * بس بلند و بس
شگرف و بس محیط * آب حیوانے ز دریاے محیط * تو بصورت رفتۂ اے بیخبر * زان ز شاخ معنی بے بار و بر *
تو بصورت رفتہ گم گشتۂ * زان نمی یابی کہ معنی ہشتۂ * گہ درختش نام شد گہ آفتاب * گاہ بحرش نام شد گاہے
سحاب * آن یکے کش صد ہزار آثار خاست * کمترین آثار او عمر و بقاست * گرچہ فرد ست او اثر دارد ہزار *
آن یکے را نام باشد بیشمار * المعنی ایک شیخ بڑے عالم و بڑے قطب بزرگ تھے اسی مکان مین جنکا یہ
آئس ہی نومید ہمنشین ہوا دل مین کہا کہ مین نومید اِسکے پاس جاؤن شاید اُسکے آستانہ سے راہ مین پڑجاؤن
تا دعا اُسکی میرے ہمراہ ہو کہ مین اپنے مقصود و دلخواہ سے نا امید ہو رہا ہون بس روتا ہوا شیخ کے پاس
گیا اور ابر کی طرح آنسو برساتا تھا کہا اے شیخ وقت رحم و مہربانی کا ہی مین نا امید ہون تیرے لطف کا
یہی وقت ہی کہا بیان کر کس بات سے تجھکو نومیدی ہی کیا تیرا مطلوب ہی اور کس طرف تیری توجہ ہی کہا
بادشاہ نے مجھ کو ایک درخت کی تلاش کے واسطے اختیار کیا کہ ایک درخت دنیا کی جہات مین ہی جس کا
میوہ آب حیات ہی برسون مین نے ڈھونڈھا کہین اُسکا نشان نہ پایا سواے طنز و تمسخر مستون کے جو
شراب دنیا کے نشہ مین ہین شیخ نے ٹھٹھا مارا اور کہا اے سادہ دل یہ درخت علم ہی اے علیم کہ نہایت
بلند ہی اور از بس نادر اور نہایت محیط اور ایک آب حیوان ہی دریاے محیط یعنے خدا تعالی سے جس کی صفت
ہی علی کل شیٔ محیط تو اے بیخبر صورت کیطرف گیا اُسکو چھوڑ کے اُس طرف جو شاخ بے بار و بر ہی جھکا اسی سبب
سے کہ صورت کی طرف گیا ہی بہکا ہوا ہی اور اسوجہ سے تو اُسکو نہین پاتا کہ معنی چھوڑے ہوے ہی کبھی اُسکا
درخت نام ہوا کبھی آفتاب کبھی اُسکو دریا کہتے ہین کبھی ابر بس وہ ایک جس سے لاکھون نشان پیدا
ہوے ادنی اثر اُسکا عمر و بقا ہی اگرچہ فرد ہی مگر ہزارون اُسکے اثر ہین بس اُسی ایک کے بیشمار نام ہین
موافق اثر کے قولہ آن یکے شخصے ترا باشد پدر * در حق شخص دگر باشد پسر * در حق دیگر بود قہر و عدو *
در حق آن دیگرے لطف و نکو * در حق دیگر بود آن عم و خال * در حق دیگر کسے دہم و خیال * صد ہزاران

نام

نام و آن یک آدمی ٭ صاحب ہر وصفش از وصفی عمی ٭ ہر کہ جوید نام اگر صاحب ثقہ ست ٭ ہمچو تو نا امید و اندر تفرقہ است ٭ تو چہ بر چسپی برین نام درخت ٭ تا بمانی تلخکام و شوربخت ٭ صورت ظاہر چہ جوئی اے جوان ٭ رو معانی را طلب اے پہلوان ٭ صورت و ہیأت بود چون قشر و پوست ٭ معنی اندر وی چو مغز یار و دوست ٭ درگذر از نام و بنگر در صفات ٭ تا صفاتت رہ نماید سوے ذات ٭ گم شوی در ذات آسائی ز خود ٭ چشم تو یک رنگ بیند نیک و بد ٭ اختلاف خلق از نام اوفتاد ٭ چون بمعنی رفت آرام اوفتاد ٭ اندرین معنی مثال خوش شنو ٭ تا نمانی تو اسامی را گرو ٭ المعنی ثقہ بکسر اعتماد کرنا اور مضبوط کرنا موافق کلام سابق کے کہتے ہین کہ مثلاً ایک شخص تیرا تو باپ ہی اور دوسرے کے حق مین بیٹا ہی اور کسی کے حق مین تہر و عدو ہی اور دوسرے کے حق مین لطف و نکو اور کسی کا وہ چچا ہی اور کسی کا ماموں اور کسی کے حق مین کچھ بھی نہین محض وہم خیال بس اب غور کرو آسی ایک آدمی کے لاکھون نام ہین اور جس مین وہ وصف ہین صاحب اُس وصف کا ہر وصف سے اپنے اندھا ہی پس جو کوئی نام کا طالب ہووے اگرچہ صاحب ثقہ ہی یعنے اعتماد و مضبوطی کا مگر مثل تیرے نا امید و پریشان ہی تو کیا اِس درخت کے نام پر چپکا ہوا ہی جسکے باعث تلخکام و شوربخت رہے کبھی میسر نہ ہوا آئی جوان اور اے پہلوان جا معانی کو ڈھونڈھ صورت ظاہر کو کیا ڈھونڈھتا ہی صورت اور ہیأت ایسی ہی جیسے چھلکل اور پوست اور معنی ایسے جیسے مغز کہ مغز ہی یار و دوست ہی تو نام کو چھوڑ اور صفات کو دیکھ تو صفات ذات کی طرف رہنما ہو پھر جب تو ذات مین گم ہو جائیگا ہر طرح آرام پا جائیگا اور آنکھ تیری نیک و بد سب کو ایک نظر سے دیکھیگی مخلوق مین جو اختلاف پڑا ہی نام ہی کے سبب سے ہی کہ ہر نام والے کو جدا جانتے ہین جسوقت معنی مین پہونچا بس چین ہو گیا کہ وہان سب ایک ہین اب اسی معنی مین مثال خوش مجھ سے سن تو تو نامون مین نہ پھنسا رہے

بیان جھگڑے چار آدمیون کا واسطے انگور کے بسبب اسکے کہ زبان ایک دوسرکی نہین جانتے تھے

قولہ چار کس را داد مردے یکدرم ٭ ہر یکے از شہرے افتادہ بہم ٭ فارسی و ترک و رومی و عرب ٭ جملہ باہم در نزاع و در غضب ٭ فارسی گفتا ازین چون وارہیم ٭ ہم بیا کاین را بانگوری وہیم ٭ آن عرب گفتا معاذ اللہ لا ٭ من عنب خوہم نہ انگور اے دغا ٭ آن یکے کز ترک بد گفت اے گزم ٭ من نمی خواہم عنب خواہم اُذم ٭ آنکہ رومی بود گفت این قیل را ٭ ترک کن خواہیم من استافیل را ٭ در تنازع مشت برہم میزدند ٭ کہ ز سر نامہا غافل بدند ٭ مشت برہم میزدند از ابلہے ٭ پر بدند از جہل و از دانش تہی ٭ صاحب سرّ عزیزے صد زبان ٭ گر بدی آنجا بدادی صلح شان ٭ پس بگفتی او کہ من زین یکدرم ٭ آرزوے جملتان را میخرم ٭ چونکہ بسپارید دل را بے دغل ٭ این درم تان میکند چندین عمل ٭ یکدرم تان مے شود چار المراد ٭ چار دشمن می شود یک ز اتحاد ٭

گفت ہر یک تان دہد جنگ و فراق ✤ گفت من آرد شمار اتفاق ✤ پس شما خاموش باشید انصتوا ✤ تا زبان تان من شوم در گفتگو ✤ گو سخن تان مینماید یک نمط ✤ در اثر مایہ نزاعست و سخط ✤ در سخن تان در توافق موتفقہ است در اثر مایہ نزاع و تفرقہ ہست ✤ گرمی عاریتی ندہد اثر ✤ گرمی خاصیتی دارد ہنر ✤ سرکہ را گر گرم داری ز آتش آن ✤ چون خوری سردی فزاید بیگمان ✤ زانکہ آن گرمی آن دہلیزیست ✤ طبع اصلش سردیست و تیزیست ✤ ور بود یخ بستہ دوشاب ای پسر ✤ چون خوری گرمی فزاید در جگر ✤ پس ریائے شیخ بہ ز اخلاص ما ✤ کز بصیرت باشد آن دین از عما المعنی عنب بکسر انگور اوزم بکاف فارسی مضموم و زاے معجمہ بمعنی اے چشم من اسوا سطے کہ ترکی مین گوز چشم کو کہتے ہیں و میم متکلم اوزم بضم اول و واو خیر ملفوظ انگور ترکی ہی استافیل بزبان رومی انگور سخط بفتحتین خشم و غضب دوشاب شیرۂ انگور و شیرۂ خرما فرماتے ہین کہ چار آدمیون کو ایک شخص نے ایک درم دیا اور وہ چارون ایک ایک شہر کے تھے کہ اتفاق سے جمع ہو گئے تھے چنانچہ ایک فارسی تھا اور ایک ترک اور ایک رومی ایک عرب اور چارون باہم نزاع کر رہے تھے اور غضب مین تھے فارسی نے کہا اس جھگڑے سے کیسے چھوٹین آؤ اسکو کسی انگور فروش کو دین عرب نے کہا معاذ اللہ نہین مین انگور نہین چاہتا مین عنب چاہتا ہون اور وہ جو ترک سے تھا اُسنے کہا کہ ای چشم من مین عنب نہین چاہتا اوزم چاہتا ہون اور جو رومی تھا اُس نے کہا کہ یہ باتین چھوڑو مین نہ عنب چاہون نہ اوزم استافیل چاہتا ہون حالانکہ عنب اوزم استافیل تینون انگور کے معنی مین ہین اور یہ جھگڑے مین پڑے تھے ایک دوسرے کے منھ پر گھونسے مارتے تھے بدینوجہ کہ نامون کے بھید سے غافل تھے کہ نام جدا ہین دراصل ایک شے ہی یہ اپنی احمقی سے لڑتے تھے اور باہمدگر گھونسے مارتے تھے ایسے جہالت سے بھرے اور دانش سے خالی تھے اگر کوئی صاحب سر عزیز سو زبان والا وہان ہوتا تو اُنکی صلح کرا دیتا اور کہتا کہ دو مین اسی ایک درم سے آرزو تم چارون کی پوری کرے دیتا ہون اور یہ کہتا کہ تم سے ہر ایک نے دل درم کو دیا ہی یعنے اُسکی جگہ تمھارے دلون مین ہی گو دل بید عمل ہی اُسکا قصور نہین مگر وہی درم تم سے یہ اتنے عمل کرا رہا ہی ایک درم تمھارا تمھاری خاص مراد سے چار ہو جاتا ہی کہ وہی چار دشمن ہین اگر اتحاد ہو تو وہی چار دشمن انگور و عنب اوزم و استافیل ایک ہی ہین یعنے انگور اب تمھاری بولی تم کو لڑا رہی ہی اور جدائی ڈالتی ہی میری بولی تم چارون مین اتفاق پیدا کر دیگی تم چارون چپ ہو جاؤ اور خاموش تو مین تمھاری زبان ہو جاؤن اور گفتگو کرون اگرچہ تمھاری بات ہر ایک ہی طرح کی مگر اُسکے اثر مین جھگڑا ہی کہ ہر ایک دوسری طرح سمجھتا ہی اور خلاف جانتا ہی انگور کے خواہان سب ہو مگر زبان و نام مین فرق ہی جو باعث خشم و غضب ہی اگرچہ سخن باہم تمھارے موافقت و استواری ہی مگر اثر مین مایۂ نزاع

و تفرقہ کا ہی معمول ہی جو گرمی کہ عاریتی ہوتی ہی وہ چندان اثر نہین کرتی اور جو گرمی خاصیتی ہی اپنے ہنر دکھاتی
ہی مثلاً سرکہ چاہیے جیسا اُسکو آگ پر رکھو اور گرم کرو لیکن جب کھاؤ گے سردی ہی بڑھائیگا اسواسطے کہ وہ
گرمی اُسمین دہلیزی ہی یعنے جبتک دہلیز پر دھوپ ہی گرمی ہی اور جب دھوپ نہ ہوگی گرمی نہ ہوگی بس
اصل طبع اُسکی یعنے سرکہ کی جو سردی و تیزی کی ہی وہی رہیگی اور اگر دوشاب یخ بستہ ہوجائیگا تب بھی
اے پسر جب کھائیگا جگر مین گرمی پائیگا بس شیخ کا ریا ہمارے اخلاص سے بہت بڑھکے ہی کہ اُسکا ریا
بھی بصیرت سے ہی اور ہمارا اخلاص اندھے پن سے ریاء العارفین خیر من اخلاص المریدین انخلاف
شرح بحر العلوم مین گفت کو لفت اور قبل کو قیل اور یکدم کو یکدو درم لکھا ہی قولہ از حدیث شیخ جمعیت
رسد ٭ تفرقہ آرد دم اہل حسد ٭ چون سلیمان کر سوے حضرت بتافت ٭ او زبان جملہ مرغان راشناخت ٭
در زمان عدلش آہو با پلنگ ٭ انس بگرفت و برون آمد ز جنگ ٭ شد کبوتر ایمن از چنگال باز ٭ گوسفند از
گرگ نا درد احتراز ٭ او میانجی شد میان دشمنان ٭ اتحادے شد میان پرزنان ٭ تو چو مورے بہر دانہ
میدوی ٭ ہان سلیمان جو چہ میباشی غوی ٭ دانہ جو را دانہ اش دامی شود ٭ وان سلیمان جوے را ہر دو
بود ٭ مرغ جانہا را درین آخر زمان ٭ نیست شان از ہمدگر یکدم امان ٭ ہم سلیمان ہست اندر دور ما ٭
کہ دہد صلح و نماید جورہا ٭ قول آن من امۃ را یاد گیر ٭ تا بہ الّا وخلا فیہا نذیر ٭ گفت خود خالی نبود ست امتی
از خلیفہ حق و صاحب ہمتے ٭ مرغ جانہا را چنان یکدل کند ٭ کہ صفاشان بیغش و بے غل کند ٭ مشفقان
گردند ہمچون والدہ ٭ مسلمون را گفت نفس واحدہ ٭ المعنی پھر مطابق صدر کے فرماتے ہین کہ حدیث شیخ
سے تجھ کو جمعیت حاصل ہوگی دل تیرا پریشانی و وسواس سے ایک سو ہوجائیگا اور جو اہل حسد ہین اُنکی باتون
سے تجھ مین تفرقہ و پریشانی ظاہر ہوگی بس جو کوئی کسی شیخ کی حضرت مین دوڑا اور کوشش کی وہ سلیمان کیطرح
زبان جملہ پرندون کی پہچاننے لگا جس کو کوئی نہین جانتا اور اُس شیخ کا جو سلیمان وقت ہی وہ زمانہ ہی
کہ جس کے عدل سے آہو و شیر مین انس پیدا ہوا اور جنگ سے علٰحدہ ہوے اور کبوتر باز کے چنگل سے
بیخوف ہوا اور گوسفند گرگ سے غیر محترز وہ دشمنان جان کا میانجی وواسطہ ہی اور اُس سے جملہ پرندون
مین اتحاد پھر تو کیا ایک ناچیز مور ہی جو دانہ کے لیے دوڑتا پھرتا ہی سلیمان کو کیون نہین ڈھونڈھتا خبردار
ہو کیون گمراہی مین پڑا ہی دیکھ تو جو دانہ جو ہی وہ دانہ ہی اُس کے واسطے دام ہی اور جو سلیمان جو ہی
اُس کے واسطے سلیمان بھی اور دانہ بھی دونون حاصل یہ مرغ جان کے جو ہین یعنے جملہ جاندار اُنکو اس
آخر زمانہ مین ایک دم ایک دوسرے سے امن نہین ہی مگر وہی سلیمان ہمارے زمانہ مین بھی ہی کہ دیتے
جور و تنبیہ سے ہم کو بلائے رکھتا ہی تو حسکم خدا تعالے کو جو فرمایا ہی ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر

نہین ہی کوئی امت سے مگر آیا ہی اُس کے واسطے ڈرانے والا ہی جیسا کہ آیت مین لفظ نذیر آیا ہی جو عام
ہی کہ ولی ہو یا نبی بس اِس قول سے ظاہر کہ کبھی کوئی امت خلیفہ حق یا کسی صاحب ہمت سے خالی
نہین چنانچہ ادپر بھی اُن کو سلیمان سے تشبیہ کیا ہی کس واسطے کہ یہ لوگ مرغ جانون کو ایک دل کر دیتے
ہین اور ایسی صفا بخشتے ہین کہ بغض اور بخیل ہو جاتے ہین اور ایسے مشفق ہوتے ہین جیسے مادر مہربان
اور مسلمون کو نفس واحدہ کہتے ہین کہ سب مسلمان نفس واحد ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین
آرزو دم کو دوم لکھا ہی

جاتا رہنا مخالفت اور عداوت کا انصار سے برکت وجود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

قولہ نفس واحد از رسول حق شدند * ورنہ ہر یک دشمن مطلق بدند * اتحادے خالی از شرک و دوئی * باشد
از توحید بے مائی و توئی * دو قبیلہ کاوس و خزرج نام داشت * یک ز دیگر جان خون آشام داشت * کینہائے
کہنہ شان از مصطفا * محو شد در نور اسلام و صفا * اولاً اخوان شدند آن دشمنان * ہمچو اعداد عنب
در بوستان * وز دم المومنون اخوۃ بہ بند * در شکستند و تن واحد شدند * صورت انگور ہا اخوان
بوند * چون فشردی شیرہٴ واحد شوند * غورہ و انگور ضدانند لیک * چونکہ غورہ پختہ شد شد یار نیک *
غورہٴ کو سنگ بست و خام ماند * در ازل حق کافر اصلیش خواند * بے اخی بے نفس واحد باشد او *
در شقاوت نحس و ملحد باشد او * گر بگویم آنچہ دارد در نہان * فتنۂ افہام خیزد در جہان * چشم کو آزردنہ بیند
کوربہ * درد دوزخ از ارم مہجوربہ * غورہائے نیک کایشان قابلند * از دم اہل دل آخر یکدلند * سوے
انگورے ہمیرانند تیز * تا دوئے برخیز دو کین و ستیز * دوست دشمن گردد آنرا ہم دو است * ہیچ یک
باخویش جنگے در بست * آفرین بر عشق کل اوستاد * صد ہزاران ذرہ را داد اتحاد * ہمچو خاک مفترق
در رہگذر * یک سبوشان کرد دست کوزہ گر * کاتحاد جسمہائے ماد طین * ہست ناقص جان نمیماند بدین *
گر نظائر گویم اینجا د مثال * فہم را ترسم کہ آرد اختلال المعنی فرماتے ہین کہ رسول حق کے سبب سے سب
مسلمان نفس واحد ہو گئے ورنہ ہر ایک باہم دشمن مطلق تھے اسواسطے کہ وہ اتحاد جو شرک دوئی سے
خالی ہو وہ توحید خدا تعالی سے ہوتا ہی نہ مائی و توئی سے چنانچہ دو قبیلے عرب کے تھے اوس اور خزرج
اُنکے نام باہم انکے ایسی عداوت تھی کہ ایک دوسرے کی جان باہمد گر خون پینا چاہتے تھے اُنکے پُرانے
کینے جو مدت سے چلے آتے تھے حضرت کے سبب سے نور اسلام و صفا مین سب مٹ گئے اول اخوان وہ
دشمن ہوے جو باہمد گر خون کے پیاسے تھے یعنے جب آپ مدینہ تشریف لیگئے تو وہ دونون مخالف
قبیلے موافق ہوئے آپ کے انصار ہوے اور ایسے موافق ہوے جیسے انگور باغون کے اپنے خوشون مین

ایک دوسرے سے چسپان ہوتے ہین جنکی شان مین حضرت رب العزت نے فرمایا ہی واذکروا نعمة الله علیکم اذ کنتم اعدآء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا خطاب ہی انصار کیطرف کہ یاد کرو اللہ کے احسان کو جسوقت مین کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے کہ وہی اوس و خزرج ہین بس الفت دی اللہ نے تمھارے دلون مین بس ہوگئے تم اُسکے احسان سے آپس مین بھائی اور دوم انما المومنون اخوة سے یعنے نہین ہین مومن مگر بھائی قیدین اپنی توڑین یعنے مائی و توئی سے علیحدہ ہوکے سب ایک تن ہوگئے جب اخوان انگور کی صورت مین اخوان ہین اور جب نچوڑو تو شیرہ سب کا یکسان یعنے بظاہر بھی مجتمع اور باطن مین بھی ایک غورہ اور انگور باہم ضد ہین کہ وہ خام ہی یہ پختہ لیکن یہ بھی جب پک جاتا ہی تو انھین پختہ کا یار ہو جاتا ہی اور جو غورہ کہ سخت اور خام رہگیا وہ وہی ہی جسکو بادشاہ ازل نے ازل مین کافر اصلی کہا ہی نہ وہ اخی ہی نہ نفس واحد وہ شقی اور نجس و ملحد محض بے سعادت ہی ہین اگر اسکا بیان کرون کہ اُس ملحد کے باطن مین کیا کیا نہان ہی تو لوگون کے افہام مین بڑا فساد پیدا ہوئے جو آنکھ کہ وہ صورت نہ دیکھے اندھی اچھی اور آرام سے جدا اور دوزخ در دمین اچھی اور جو غورے نیک ازلی قابل پختگی کے تھے آخر اہل دل کے دم سے ایک دل ہوگئے یہ اُن کو انگور ہونے کی طرف راہ بتاتے ہین تا دوئی اور کین و ستیز جاتا رہے اور جو شخص دو ہی یعنے دوئی مین گرفتار اُسکے دوست دشمن ہو جاتے ہین اور جو ایک ہی اُسنے اپنے ساتھ کوئی لڑائی نہ ٹھانی یعنے کسی کو اپنا دشمن نہ بنایا آفرین عشق پر کہ وہ ایسا اُستاد ہی جس نے لاکھون ذرون مین اتحاد کر دیا سب ایسے تھے جیسے خاک پریشان راہ کی یعنے جدا جدا طریق اِس کوزہ گرنے جو عشق ہی سب کا ایک سبو بنا کے مجتمع کر دیا کس واسطے کہ یہ جو اتحاد ظاہری اجسام آب و گل کا ہی یہ محض ناقص ہی اور عشق سے جان مین اتحاد ہوتا ہی کہ اس سے اُس سے کچھ مناسبت نہین اب مین اگر اس پر نظیرین اور مثالین کہون تو کیسے کہون خوف ہی کہ لوگون کے فہم نہ خلل پذیر ہو جائین قولہ ہم سلیمان ہست اکنون لیک ما ✦ از نشاط دور بینی در عما ✦ دور بینی کور دارد مرد را ✦ ہمچو خفتہ در سرا کور از سرا ✦ میکند از مشرق و مغرب گذر ✦ وز رفیق ہمنشینش بیخبر ✦ مولعیم اندر سخنہاے دقیق ✦ بر گرہہا باز کردن ما عشیق ✦ تا گرہ بندیم و بکشائیم ما ✦ در شکال و در جواب آئین فزا ✦ ہمچو مرغے کو کشاید بند دام ✦ گاہ بند د تا شود در فن تمام ✦ او بود محروم از صحرا و مرج ✦ عمر او اندر گرہ کاریست خرج ✦ خود زبون او نگردد ہیچ دام ✦ لیک پرش در شکست افتد مدام ✦ با گرہ کم کوش تا بال و پرت ✦ نگسلد یک یک ازین کر و فرت ✦ صد ہزاران مرغ پرہاشان شکست ✦ وان کمینگاہ عوارض را نبست ✦ حال ایشان از نبی خوان اے حریص ✦ نقبوا فیہا بہ بین ہل من محیص ✦ از نزاع ترک و رومی و عرب ✦ حل نشد اشکال انگور و عنب ✦ تا سلیمان امین معنوی ✦ در نیاید بر نخیزد این

دوئی ✤ جملہ مرغان منازع بازوار ✤ بشنوید این طبل باز شہریار ✤ ز اختلاف خویش سوے اتحاد ✤ ہین ز ہر جانب روان گردید شاد ✤ حیث ماکنتم فولوا وجہکم ✤ نحوہ ہذا الذی لم ینہکم ✤ کور مرغانیم و بس ناساختیم ✤ کان سلیمان را دمی نشناختیم ✤ المعنی آرج چراگاہ ذرین فرماتے ہین سلیمانؑ جنکی صفت اوپر کی اب بھی موجود ہین لیکن ہم تو اپنی دور بینی کی خوشی مین اندھے ہورہے ہین ہم کو کیسے سوجھین دوربینی ہی آدمی کو اندھا بنارہی ہی جیسے خفتہ کہ گھر مین سوتا ہی اور گھر سے بیخبر ہی اور سوتے مین مشرق و مغرب مین تو پھرتا ہی لیکن اُس رفیق سے جو اُس کا ہمنشین ہی اُس سے کچھ خبر نہین ہم اِس بات پر حریص ہین کہ باتین دقیق نکالین اور جو مشکل باتین ہین اُنکے آسان کرنے کے نہایت عاشق اور نیز اِس بات کے کہ گرہ لگائین بھی اور کھولین بھی اور مشکل پیدا کرنے اور اُس کے جواب مین آئین دقاعدے ٹرھائین کبھی مرغ کی طرح کہ وہ پھندا جال کا کھوتا ہی پھندا کھوتے ہین کبھی گرہ لگاتے ہین تا اپنے فن مین پورے ٹھہرین کہ یہ مشکل و آسان دونون کے اُستاد ہین ایسا شخص سیر صحرا اور چراگاہ سے محروم ہی اُسکی عمر اسی گرہ کاری مین خرچ ہوتی ہی اِس واسطے کہ دام کا تو اِس مرغ کے بند و کشاد سے کچھ بگڑتا نہین لیکن اِسکے پر ہمیشہ شکست مین پڑتے ہین آب فرماتے ہین تو اُس گرہ لگانے کھولنے مین کوشش مت کر تو بال و پر تیرے کہ انھین سے تیرا کروفر ہی ایک ایک ہو کے نہ اکھڑ جائین لاکھون مرغ ہوگذرے جنکے پر ٹوٹ گئے اور عوارض جو پیش آنے والی چیزین ہین اور ہر وقت گھات مین اُنکی کمینگاہ مین کسی نے نہ بند کر پائین اُن کے حال کو قرآن شریف سے اے حریص معلوم کر کہ فرمایا وکم اہلکنا قبلہم من قرن ہم اشد منہم بطشا فنقبوا فی البلاد ہل من محیص اور بہت صدیان ہوئین قبل اُن سے جو مکہ کے کفار ہین کہ ہلاک کیا ہم نے اُن کو کہ وہ کفار مکہ والون سے قوت مین اشد تر تھے پس سفر کیا اُنھون نے شہرون مین مگر نہین ہی اُنکو خلاص عذاب سے چاہے جیسا مال و مرتبہ اور عقل سفر کر کر کے حاصل کرین دیکھو ترک و رومی و عرب مین جو جھگڑا انگور و عنب کا تھا یہ مشکل حل نہ ہوئی کہ دوئی مین گرفتار تھے ایسے ہی جب تک کوئی سلیمان امین معنوی نہ آئیگا یہ دوئی نہ جائیگی کہ وہ اگر اپنا طبل بجائے اور کہے کہ یہ طبل باز شہریار کا ہی اے جملہ مرغو جو باز کی طرح منقار و چنگ سے تنازع ہو اُس طبل کو سنو اور خبردار اپنے اختلاف چھوڑ کے ہر طرف سے شاد شاد اتحاد کی طرف چلو جیسے مرغ شکاری شکار مین پھیلے ہوے طبلک کی آواز سے جمع ہو جاتے ہین اور کہے جس جگہ تم ہو متوجہ کرو اپنے مُنھ طرف اُس کے یہ وہ طرف ہی جس سے تم کو باز نہین رکھا ہی آب فرماتے ہین کہ وہ سلیمان تو ہی مگر ہم کور مرغ و ناساختہ ہین کہ ہم نے اُسکو دم بھر بھی نہ پہچانا انتہی خلاف شرح بحر العلوم مین دونون مصرعون مین بدام لکھا ہی میری دانست مین ایک جگہ بدام ہی قولہ ہمچو جغدان دشمن بازان شدیم ✤ لاجرم وا ماندہ و

ویران شدیم * میکنیم از غایت جهل و عما * قصد آزار عزیزان خدا * جمع مرغان کز سلیمان روشنند * پر و بال
بیگنه کے بر کنند * بلکه سوے عاجزان چینه کشند * بیخلاف و کینه آن مرغان خوشند * هدهد ایشان پے
تقدیس را * میکشاید راه صد بلقیس را * زاغ ایشان گر بصورت زاغ بود * باز همت آمد و مازاغ بود *
لکلک ایشان که لکلک میزند * آتش توحید در شک میزند * وان کبوترشان ز بازان نشکند * باز سر پیش
کبوترشان نهد * بلبل ایشان که حالت آرد او * در درون خویش گلشن دارد او * طوطی ایشان ز قند آزاد بود *
کز درون شان قند او شان رو نمود * پاے طاؤسان ایشان در نظر * بهتر از طاؤس پران دگر * کبک
ایشان خنده بر شاهین زند * در معلق راه علیین زند * منطق الطیران خاقانی صداست * منطق الطیر سلیمانی
کجاست * تو چه دانی بانگ مرغان را همی * چون ندیدے مر سلیمان را دمی * پر آن مرغے که بانگش مطرب ست *
از برون مشرق ست و مغرب ست * هر یک آهنگش ز کرسی تا ثری ست * و ز ثری تا عرش در کر و فری ست * مرغ
کو بے این سلیمان میرود * عاشق ظلمت چو خفاشے بود * با سلیمان خو کن اے خفاش رد * تا که در ظلمت
نمانی تا ابد * یک گزی ره که بدان سو میروی * همچو گز قطب مساحت میشوی * وانگ لنگ و لوک آنسو میجهی *
از همه لنگے دلو کے میرهی * المعنی چینه هندی پوٹه پرندون کا بلقیس بالکسر نام زوجه حضرت سلیمان زاغ صحرا
و دامن کوه و چراگاه چغد هندی اسکی گهسوٹر تاکید صدر فرماتے هین که هم تو گهسوٹرون کی طرح دشمن بازون
کے هو گئے اسی سبب سے وامانده اور ویران هو گئے هم اپنی نهایت نادانی اور اندهے پن سے قصد آزار اُن
لوگون کا کرتے هین جو خدا کے پیارے هین خواه خدا اُن کو عزیز رکهتا هے یا وه خدا کو عزیز رکهتے هین جیسے که
انبیا و اولیا کے دشمن گذرے هین هان وه مرغ جنهون نے کسی سلیمان سے دیده و دل روشن کیے هین وه کسی
بیگناه کے بال و پر نهین نوچتے کهسوٹتے بلکه جو عاجز و ضعیف هین اُن کو اپنے پوٹه سے بچون کی طرح بهراتے
هین اور بے خلاف و کینه سب آپس مین خوش هین اور هر قسم و هر رتبه کے هین مثلاً جو اُن مین هدهد هین
یعنے پیغامبر که هدهد بهی پیغمبر سلیمان کا تها لوگون کو پاکیزه کرنے کے واسطے سیکڑون بلقیس کیطرف جو شاهزادی تهی
اور نهایت جمیله حسینه تهین راه نکالتے هین جیسے هدهد نے اپنے پیغامبری سے حضرت سلیمان و بلقیس کے
درمیان مین راه نکال کے مواصلت کرادی تهی یهان بلقیس مراد تجلیات انوار الٰهی سے جو طالب کے
قلب پر وارد هوتے هین اور زاغ انکا اے چراگاه که وه دنیا هے اگرچه بصورت زاغ کے تها سیاه و تاریک جب انکے
باز همت کا پرواز مین آیا تو وه زاغ مازاغ هو گیا جو اشاره هے آیه کریمه مازاغ البصر و ما طغی سے یعنے نه کمی کی
بینائی نے نه زیادتی یه آیت بیان رویت الٰهی مین جو شب معراج آنحضرت کو هوئی تهی واقع هے جیسا که مولانا
نظامی رح نے فرمایا هے شعر دران نرگسین حرف کان باغ داشت * مگر چشم او کحل مازاغ داشت * اور کمی و بیشی سے

یہ کہ بلا افراط و تفریط جو حق دیکھنے کا تھا وہ دیکھا کہ افراط تفریط ہر شی کی مذموم ہی اور بعض اُنسے بصفت لکلک
کے ہین کہ وہ لک لک کی صدا کہ رہے ہین اور اپنی توحید سے شک مین آگ لگاتے ہین لک سے مراد
وحدہ لاشریک لک ہی جیسے مازاغ سے مازاغ البصر و ماطغی اور خوبی یہ کہ لک لک مین بھی خود
تکرار لک کی ہی جس کے معنے تیرے ہی واسطے ہین اور جو ان سے کبوتر ہین وہ ایسے کہ بڑے
بڑے باز دنیا کے اُن کو نہین توڑ سکتے بلکہ باز ان کبوترون کے آگے سر جھکاتے ہین اور عجز و الحاح
سے پیش آتے ہین اور بعض ان سے جو بلبل ہین کہ حالت وجد مین آجاتے ہین گل کس کا وہ تو
اپنے درون مین ایک گلشن رکھتے ہین اور جو ان مین طوطی ہین وہ اس قند و لذت دنیا سے
آزاد ہین کہ اُن کے درون ہی سے قند اُن کے سامنے آیا اور جو طاؤس ہین کہ طاؤس کے پاؤن
زشت و بد رنگ ہوتے ہین اُن کے پاؤن ایسے خوبصورت و نگارین کہ گویا خود طاؤس ہین جو
اپنے آشیانہ کی طرف اُڑتے ہین یعنے دنیا کے نقش و نگار ڈالے اُن کے پاؤن کے برابر نہین ہو سکتے
کبک ان کے ایسے بے خوف کہ شاہین پر ٹھٹھہ مارین اور تمسخر کرین اور جس وقت حالت وجد مین
معلق زن ہوئین تو سیدھی راہ علیین کی لین یعنے ایک کلا مین یہان سے وہان پہونچین اور
اکثر اہل وجد کلا بازیان کھاتے ہین خاقانی کا جو قصیدہ منطق الطیران ہی وہ ایک صدا ہی یعنے
نام ہی نام نہ اُن کے سے منطق الطیر کہ یہ سلیمانی ہی ایسا وہ کہان ہی اور منطق الطیر سلیمانی اشارہ ہی
آیت کریمہ سے وعلمنا منطق الطیر سکھائی گئی مجھ کو گویائی پرندون کی یہ قول حضرت سلیمان کیطرف
سے ہی اب تو بھلا بانگ مرغون کی کیا جانے کہ تو نے سلیمان کو تو دم بھر بھی نہین دیکھا وہ مرغ کہ جسکی
بانگ طرب آور ہی وہ ایسا ہی کہ پر اُسکے مشرق و مغرب سے باہر ہین ساری دنیا اُسکے پرون مین ہی
کہ وہ عارف کامل ہی اُسکا ایک ایک آہنگ کرسی سے ثرے اور ثرے سے عرش تک ہی اور باکر و فر
بس جو مرغ کہ بے رہنمائی اس سلیمان کے راہ چلتا ہی وہ چمگادر کی طرح عاشق اندھیرے کا ہی اُسکو راہ
روشن کبھی نہین ملیگی اُس خفاش روشندہ کو چاہیے کہ وہ سلیمان سے اپنی عادت کرے اور خو کرے تو
ابد تک ظلمت گمراہی مین نہ پڑا رہے اگر تو گز بھر راہ بھی اُس طرف کو چلیگا تو مثل گز کے قطب مساحت
کا ہو جائیگا پھر فرماتے ہین کہ جو دانگ بھر بھی کہ چھ رتی کو کہتے ہین مراد مقدار قلیل سے ہی لنگ و لوک
کی طرح اس سلیمان وقت کی طرف جیسے بن سکے ویسے چلیگا تو ساری لنگی و لوکی سے چھوٹ جائے گا
اور اپاہج پن سے نکلجائیگا ورنہ لنگ و لوک کے مثل چلنا دشوار ہوگا لوک وہ شخص جو بچون کی طرح
ہاتھ ٹیک کے چلے پاؤن سے نہ چل سکے انختلاف شرح بحر العلوم مین اس شعر کا طوطی ایشان الخ

دوسرا مصرعہ ایسے ہی اسکے بعد کے شعر کا دوسرا مصرعہ اور تعلق بجاے معلق ٹھیک نہین لکھا ہی اور اس شعر مین بھی یک گزے رہ النح مجھکو شک ہی

قصہ بط کے بچون کا جنکو مرغ خانگی پالتا تھا

قولہ تخم بطے گرچہ مرغ خانہ ات ٭ کرد زیر پر چو دایہ تربیت ٭ مادر تو بط و آن دریا پرست ٭ دایہ ات خاکی بد و خشکی پرست ٭ میل دریا گر ترا دل اندر ست ٭ آن طبیعت جانت را از مادر ست ٭ میل خشکی مر ترا چون دایہ است ٭ دایہ را بگذار کو بد رایہ است ٭ دایہ را بگذار و بر خشکی بران ٭ اندر آ در بحر معنی چون بطان ٭ گر ترا دایہ بترساند ز آب ٭ تو مترس و سوے دریا ران شتاب ٭ تو بطے بر خشک و بر تر زندۂ ٭ نے چو مرغ خانہ خانہ کندۂ ٭ تو ز کرمنا بنی آدم شہے ٭ ہم بہ دریا ہم بہ خشکی پا نہی ٭ کہ حملنا ہم علی البحر بجان ٭ از حملنا ہم علے البر پیش ران ٭ مر ملائک را سوے بر راہ نیست ٭ جنس حیوان ہم ز بحر آگاہ نیست ٭ تو بہ تن حیوان بجانے از ملک ٭ تا روے ہم بر زمین ہم بر فلک ٭ تا بظاہر مثلکم باشہ بشر ٭ با دل یوحی الیے دیدہ ور ٭

المعنی اس حکایت مین تمثیل روح کی بط سے اور جسم کی مرغ خانگی سے ہی چنانچہ فرمایا کہ تو تو تخم بط سے ہی اگرچہ مرغ خانگی نے تجھ کو پالا اور دایہ کی طرح اپنے پرون کے نیچے پرورش کیا تیری مادر تو بط تھی دریا پر رہنے والی اور دایہ تیری خاکی اور خشکی پرست اگر تیرے دل مین میل دریا کا ہی تو وہ اثر اور طبیعت تیری جان مین مان کی طرف سے ہی اور میل خشکی کا اگر تجھ کو ہی تو دایہ سے ہی تو دایہ کو چھوڑ کہ یہ ایک بد رائے ہی پھر کہتے ہین تو دایہ کو چھوڑ کے خشکی کی طرف ہانک دے اور بطون کی طرح بحر معنی مین گھس اگر تجھ کو دایہ پانی سے ڈرائے تو ہرگز مت ڈر اور شتاب دریا کی طرف چلدے تو تو بط ہی خشکی پر بھی زندہ اور تر پر بھی زندہ نہ مثل مرغ خانہ کے تو نے کہین گھر کھود ابنایا ہی تو تو کرمنا بنی آدم کا پادشاہ ہی اور دریا و خشکی دونون پر پانون رکھنے والا کس واسطے کہ تو حملنا ہم علی البحر ہی اور حملنا ہم علے البر لیکن بر سے قدم اپنا آگے بڑھا اس سے الگ ہو جیسا کہ فرمایا ہی ولقد کرمنا بنی آدم وحملنا ہم فی البر والبحر ورزقنا ہم من الطیبات وفضلنا ہم علے کثیر ممن خلقنا تفضیلا ہر آئینہ بیشک بزرگی دی ہم نے بنی آدم کو اور سوار کیا ہم نے ہر سواری کا اور دریا مین کشتی کا اور رزق دیا ہم نے اُن کو ستھری چیزون سے اور فضیلت دی ہم نے اُن کو مخلوق کثیر پر فضیلت دینا کہ یہ مفعول مطلق واسطے تاکید کے ہی اب غور کر ملائک کو خشکی پر راہ نہین ہی اور اکثر جنس حیوان دریا سے آگاہ نہین تو تن کی رو سے حیوان ہی اور جان کی راہ سے ملک دونون صفتین تجھ کو دین تو تو زمین پر بھی چلے پھرے اور فلک پر بھی جاے اور بظاہر مثلکم بشر کے ہو اور بہ مقتضاے دل کے یوحی الی سے دیدہ ور ہو جیسے کہ فرمایا قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی

کہ تو مین بھی نہین ہون مگر بشر مثل تمھارے اور وحی کیجاتی ہی طرف میرے قولہ قالب خاکی فتادہ بر
زمین ✦ روح او گردان بران چرخ برین ✦ ما ہمہ مرغابیانیم اے غلام ✦ بحر میداند زبان ما تمام ✦
پس سلیمان بحر آمد ما چو طیر ✦ در سلیمان تا ابد داریم سیر ✦ با سلیمان پاے در دریا بنہ ✦ تا چو داؤد آب سازد
صد زرہ ✦ آن سلیمان پیش جملہ حاضرست ✦ لیک غفلت چشم بند و ساحرست ✦ تا ز جہل و خوابناکی و
فضول ✦ او بہ پیش ما و ما از وے ملول ✦ تشنہ را دردسر آرد بانگ رعد ✦ چون نداند کو کشاند ابر سعد ✦
چشم او ماندست در جوے روان ✦ بیخبر از ذوق آب آسمان ✦ مرکب ہمت سوے افلاک راند ✦ از مسبب
لاجرم محجوب ماند ✦ آنکہ بیند او مسبب را عیان ✦ کے نہد دل بر سببہاے جہان ✦ از مسبب یابد
او در یک صباح ✦ از نجات و از فلاح و از نجاح ✦ انچہ در صد سال مشتے حیلہ مند ✦ وہ یکے زان گنج
حاصل ناورند ✦ المعنی یعنے وہی جو وحی الی سے دیدور ہی اُسکا قالب خاکی تو زمین پر پڑا ہی اور
روح اُسکی چرخ برین پر سیر کرتی ہی ہم بھی سب اے لڑکو مرغابی ہین کہ بحر ہماری زبان کو خوب جانتا ہی
بس سلیمان یعنے وہی عارف کامل بحر ہی اور ہم اُسکے طیر کہ ابد تک اسی بحر مین ہماری سیر ہی تو بھی کسی
سلیمان کے ساتھ پاؤن دریا مین رکھ تو خود پانی جو غرق کرنے والا ہی تیری حفاظت کے لیے داؤد کیطرح
سیکڑون زرہین بنائے اور وہ سلیمان جسکو ہم کہتے ہین تیرے سامنے موجود و حاضر ہی نہ غائب لیکن
تیری غفلت تیرے حق مین چشم بند اور ساحر ہی وہ نہین دیکھنے دیتی اور یہی سبب ہی کہ ہم اپنی جہل و
خوابناکی و فضول سے اُس سے ملول ہین کہ ہم کو وہ سلیمان ملتا نہین اور وہ ہمارے پاس ہی تشنہ
جو مشتاق آب کا ہی اگرچہ بانگ رعد کی آب آور ہی اور اُسکے لیے کہ وہ نہین جانتا کہ یہ آواز ابر سعد کی
کھینچنے والی ہی جس سے پانی ہی پانی ہو جائیگا وہ آواز اُسکو دردسر ہی اُسکی آنکھین تو ہمیشہ سے
جوے روان پر ہین وہ آب آسمان کے مزہ سے بیخبر ہی بس جس نے مرکب ہمت کا آسمان کیطرف
ہانکا اور آسمان کو مسبب جانا وہ اصل مسبب سے ضرور محجوب رہا اور جو مسبب کو عیان اور
برملا دیکھ رہا ہی وہ اِس عالم اسباب کے مسببون کے سببون پر دل نہاد کب ہوتا ہی وہ تو
مسبب سے ایک صبح مین نجات اور فلاح و رستگاری سے اتنا پالیتا ہی جو دنیا کی مشتے حیلہ مند
سو برس مین اُس خزانے کا جو اُسکو ایک صبح حاصل ہوا ہی وہ یک بھی نہ پاسکین الخلاف شرح
بحر العلوم مین کشاند کو کشاید لکھا ہی

حیران ہونا حاجیون کا اُس زاہد کی کرامات سے جو بادیہ مین ریت گرم پر بیٹھا تھا

قولہ زاہدے بد در میان بادیہ ✦ در عبادت غرق چون عبادیہ ✦ حاجیان آنجا رسیدند از بلاد ✦ دیدہ شان

بر زاہد خشک اوفتاد * جاے زاہد خشک بود او تر مزاج * از سموم بادیہ بودش علاج * حاجیان حیران
شدند از وحدتش * وان سلامت در میان آفتش * در نماز استادہ بد بر روے ریگ * ریگ کز
تفش بجوشد آب دیگ * گفتتی سرمست بر سبزہ گلست * یا سوارہ بر براق و دلدل ست * یا کہ پایش
بر حریر و حلہاست * یا سموم او را بہ از باد صباست * ایستادہ تازہ رو اندر نماز * با خشوع و
با خضوع و با نیاز * با حبیب خویشتن میگفت راز * ماندہ بُد استادہ با فکر دراز * پس بماند آنجماعت
با نیاز * تا شود درویش فارغ از نماز * چون ز استغراق باز آمد فقیر * زان جماعت زندہ روشن ضمیر
دید کابش میچکید از دست و رو * جامہ اش تر بود ز آثار وضو * پس بپرسیدش کہ آبت از کجاست *
دست را بر داشت کز سوے سماست * گفت ہر گاہے کہ خواہی میرسد * یا کہ بے باشد اجابت گاہ
رد * مشکل ما حل کن اے سلطان دین * تا بہ بخشد حال تو ما را یقین * وانما سرے ز اسرار ہا * تا بریم
از میان زنارہا * چشم را بکشود سوے آسمان * کہ اجابت کن دعاے حاجیان * رزق جوئے را ز بالا
خو گرم * تو ز بالا بر کشودستے درم * المعنی بادیہ صحرا و بیابان عباد یہ جمع عابد یاے نسبت کی تا مبالغہ
کی جیسے علامہ اور فہامہ میں فرماتے ہیں کہ ایک زاہد بادیہ میں تھا کہ مثل بڑے بڑے عابدوں کے عبادت
میں ڈوبا ہوا تھا شہروں شہر کے حاجی وہاں پہونچے انکی آنکھیں اُس زاہد خشک پر پڑیں جو کہ زاہد
خشک اچھے نہیں ہوتے اور اسکو زاہد خشک کہا لہذا اُس کے دفع میں فرمایا کہ زاہد تو خشک نہ تھا
یہ تو تر مزاج تھا مگر جگہ اسکی خشک تھی اور ہوا گرم بادیہ کی اسکے تر مزاجی کا گویا علاج حاجی اُسکو دیکھ کے
حیران ہوے اسکی تنہائی سے اور اُس آفت میں اس کے سلامت رہنے سے متحیر تھے روے ریگ گرم پر
نماز میں کھڑا تھا اور وہ ریگ ایسا جس کی گرمی آب دیگ کو کھولادے گویا وہ ریت گرم سبزہ تھا اور اُس
سبزہ پر وہ گل یا براق یا دلدل کا سوار یا اُس کے پاؤں حریر و حلہاے جنت پر تھے یا وہ ہواے گرم بادیہ کی
اُسکو باد صبا سے بہتر تھی کیسا شگفتہ تازہ رو اُس سموم و ریگ گرم میں کھڑا تھا اور کیسے خشوع و خضوع و
نیاز سے نماز ادا کرتا تھا اور اپنے محبوب سے اپنا راز کہ رہا تھا اور فکر دراز کے ساتھ کھڑا ہوا تھا
فکر دراز مراد استغراق سے ہے پس یہ جماعت با نیاز حاجیوں کی اُسکو دیکھ کے رک رہی تا وہ درویش
نماز سے فارغ ہو جب وہ فقیر اپنے استغراق سے لوٹا تو اس جماعت سے ایک زندہ روشن ضمیر نے
دیکھا کہ اُس کے ہاتھوں اور مُنھ سے پانی ٹپکتا ہے اور کپڑا اُسکا آثار وضو سے تر تھا گویا ابھی وضو کیا ہے
اُسنے پوچھا کہ یہ پانی کہاں سے آیا ہاتھ اُٹھا کے اشارہ کیا کہ آسمان سے کہا کہ یہ آب تجھ جب تو چاہتا ہے
جب پہونچتا ہے کیا کبھی اجابت ہوتی ہے کبھی رد پھر کہا کہ ہماری مشکل بھی تو اے سلطان دین آسان کر تا تیرا

حال ہم کو بھی یقین بخشے اور صاحب یقین ہو جائین جیساکہ فرمایا ہی حق جل وعلانے واعبد ربک حتی یاتیک الیقین ہم کو بھی اپنے رازون مین سے کوئی راز دکھا تو ہم اپنی کمرون کی زنار قطع کرین اور کفر سے نجات پائین پس اُس زاہد نے آنکھین اپنی آسمان کیطرف کھولین اور کہا بارخدایا دعا حاجیون کی قبول کر اور جو آنکھین آسمان کیطرف کھولین یہ سبب تھا جو اُسنے کہا کہ تو نے طالب رزق کا ہمکو بالا سے کیا اور یہ دروازہ اسی طرح پر آسمان سے کھلا ہی اُسی کے ہم خوگر ہین ورنہ تو ہر جگہ موجود ہی قولہ اے نمودہ تو مکان از لامکان ✤ فے السماء رزقکم کردہ عیان ✤ درمیان این مناجات ابر خوش ✤ زود پیدا شد چو پیل آب کش ✤ ہمچو آب از مشک باریدن گرفت ✤ در کہ و در غارہا مسکن گرفت ✤ ابر میبارید چون مشک اشکہا ✤ حاجیان جملہ کشادہ مشکہا ✤ یک عجائب در بیابان رو نمود ✤ ابر چون مشکے دہن را بر کشود ✤ یک جماعت زان عجائب کارہا ✤ میبریدند از میان زنارہا ✤ قوم دیگر را یقین در ازدیاد ✤ زین عجب واللہ اعلم بالرشاد ✤ قوم دیگر ناپذیرا ترش و خام ✤ ناقصان سرمدی تم الکلام المعنی اور اے بارخدایا تو نے اپنا مکان لامکان مین ظاہر کیا ہی اور آسمان مین رزق ہمارا معین کیا ہی جیساکہ فرمایا وفے السماء رزقکم اور آسمان مین ہی رزق تمھارا پس اسی درمیان مین کہ یہ مناجات کر رہا تھا فوراً ایک ابر خوش پیدا ہوا مثل پیل آب کش کے اور ایسا برسنے لگا جیسے مشک سے پانی ٹپکتا ہی پھر برس کے کوہ و غار کیطرف چلا گیا ابر تو مشک کے مثل اشک برساتا تھا اور حاجیون نے اپنی مشکین کھول کے پانی سے بھرین یہ عجائب اس جنگل مین ظاہر ہوا کہ ابر نے مثل مشک کے منھ کھولا تھا ایک جماعت نے تو ان عجیب کامون سے اپنی کمرون کے زنار قطع کیے اور مسلمان ہوے اور جو اور قوم تھی یعنے مسلمان اُنکے یقین بڑھے اس معاملہ عجب سے اور اللہ خوب جاننے والا ہی اُنکے رشاد و ہدایت کا کہ کیسے کیسے کس کسکو ہوے اور دوسری قوم جو نہ ماننے والی اور تلخ و خام تھی وہ ناقصان سرمدی سے ہوئی ابد الآباد تک کو پس اب فرماتے ہین کہ کلام ہمارا بھی تمام ہوا

خاتمہ شرح

شکر تیرا اے مرے پروردگار ✤ ہی شمار اشمار سب سے بیشمار ✤ ہر جو بے پایان تو پھر پایان ہی کیا ✤ عجز کرنے کے سوا شایان ہی کیا ✤ اسم اعظم ہی ترا اسم عظیم ✤ ای مرے اللہ رحمن اور رحیم ✤ ہی تو ہی حاجت روا مشکلکشا ✤ شاہد مقصود کا جلوہ نما ✤ تیرے خوان فیض پر طبع سلیم ✤ ہی ہمیشہ زلہ بر رب کریم ✤ کوہ تیرے عون سے ہو پرکاہ ✤ اور رہ بیراہ مین پیدا ہو راہ ✤ مور داعی ہو سلیمان پاک کی ✤ روز سے بدلے تو شب غمناک کی ✤ وہ گرہ جسکی کشایش مین ہون کند ✤ ناخن و دندان فکر تیز و تند ✤ اک اشارہ سے ترے کھلجاے وہ ✤ فکر کے معیار مین تلجاے وہ ✤ مجھکو دی تو نے ہی ہمت اور مدد ✤ جو لکھی یہ شرح مین نے ای صمد ✤ مثنوی مولوی معنوی ✤ جسکا ہی پیارا سے یہ دفتر ثانوی ✤ بے سخن دردری اُنکا سخن ✤ بحر فارس ہو گیا بحر عدن ✤ لفظ ہر اک شاہد قدسی نقاب ✤ اور معانی

معنی ام الکتاب * اس کلام پاک کے اے دلستان * ہین فصاحت اور بلاغت جسم وجان * وصف کم اسکا زیادہ از
حساب * کہدے بس اللہ اعلم بالصواب * ایخداوندا بحق مصطفےٰ * یعنے احمد مجتبیٰ شمس الضحیٰ * جنکو ارواح وملک
با صد صفا * کہتے ہین اے جان ماجان شما * اور وہ جو ہین نجوم اہتدا * اور وہ جو ہین امام ومقتدا * سب کی برکت سے
تو کر اسکو قبول * ہو سراسر جد نہو ہزل فضول * اے مجید حافظ آبادی مقام * جسکو پیلی بھیت کہتے ہین عوام * اب
ذرا اپنے بھی حق مین کر دعا * خاتمہ کا وقت نزدیک آگیا * ہے اگرچہ وہ تمنا ودعا * میری حالت میری رتبت سے سوا
پر نہین اس بارگہ مین کچھ کمی * کھینچتا ہے مہر شبنم کی نمی * ہو سو ہو میری تو ہے یہ التجا * تیری حضرت مین مرے اے
بادشا * جان میرے جسم سے منھ پھیر کے * عالم بالا کو جسدم رو کرے * وہ کرے لبیک مولیٰ کی صدا * اور سنے
عبدی بیا عبدی بیا * نام بھی میرا تو ہے عبد المجید * پھر عجب کیا تجھ سے اے رب مجید * اب مجھے اک عرض کرنا ہے
ضرور * ناظرین شائقین کے حضور * اک مرزا اسد خان میرا عزیز * ہے عزیز دلپذیر وباتمیز * اسکو روحانی ہے
مجھ سے اتحاد * مجھکو بھی قلبی ہے اخلاص وو داد * یون کہا مجھ سے بصد صدق وصفا * مین بھی طبع آزما ہوؤن ذرا
پہلا دفتر تیرہ سو نو مین ہوا * اور یہ تیرا سو دس مین ہے لکھا * مین لکھون تاریخ اس کی بر ملا *
یعنے یہ ہے گلشن فیض ہدا

خاتمة الطبع از جانب کارپردازان مطبع

رہروان بادیہ معرفت الٰہی اور سیاحان قلزم ناپید اکنار حقائق نامتناہی خوب واقف وآگاہ ہین کہ از ابتدائے
خلقت آدم تا ایندم مثنوی شریف حضرت مولوی روم قدس سرہ کا مثل ونظیر نہین ہوا اور نہ آئندہ تا قیام قیامت
ہوگا جسکی شان مین یہ بیت گواہ ہے ع مثنوی مولوی معنوی * ہست قرآن در زبان پہلوی * اگرچہ اس متن متین
کی متعدد شرحین تصنیف ہوئین مگر کماہی حقیقت مطالب مثنوی شریف پر کما حقہ کوئی مطلع نہو سکا اور ہر ایک
بزرگ نے بقدر استعداد اپنی کے توضیح مطالب مین زور آزمائی کی پھر آخرین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال فرمایا کہ اکثر
حضرات نے اپنی اپنی شرحون مین مقامات مشکلہ کے حل مطالب مین نہین معلوم کس مصلحت سے طریقہ بیان
بعبارت پیچیدہ اختیار فرمایا اور بعض شارحین باکمال نے اکثر ابیات مثنوی کی شرح کو جنکو ہم لوگ مشکل جانتے
ہین قلم انداز کر دیا پس کوئی شرح ایسی نہین ہے جسمین کسی نہ کسی مقام پر محل اعتراض نہو یا دریافت حقائق مثنوی
شریف مین علی العموم کافی طور پر نفع بخش ہو۔ اور حق بھی یہی ہے کہ جس زبان مین متن ہو اسکی شرح اس سے کمتر زبان
مین جیسی عام فہم ہوتی ہے موافق متن کی زبان مین ہرگز ممکن نہین۔ اب ارباب شوق وذوق کو مژدہ ہو کہ آپ حضرات
کی جملہ مشکلین رفع ہوگئین اور اعتراضات اٹھ گئے اور شاہد مقصود سے سربازار ملاقات ہوگئی یعنے ملک العلما

سند الفضلا وحید عصرہ فی المعقول والمنقول فرید دہرہ فی التصوف والاصول کعبۃ العلماء الربانیین قبلۃ الکملاء الرحمانیین سر آمد مستغرقان بحار اسرار سبحانی پیشوائے مستہلکان بادیۂ انوار ربانی مرشد سالکان منازل عرفان جناب مولوی عبد المجید خان صاحب ساکن پیلی بھیت نے کمال جانفشانی اور عرقریزی سے مثنوی شریف کی بزبان اُردو عام فہم نہایت سلیس کمال تحقیق سے شرح فرمائی اور نام اُسکا بوستان معرفت رکھا۔ فی الحقیقت اِس مصنف علام وفہام نے وہ کار نمایان کیا ہی کہ قابل قدر صاحبان علم دوست ہی۔ اول تو یہ شرح بالاستیعاب ہی یعنے کوئی بیت مثنوی شریف کی حل مطالب سے باقی نہین رہی دوسرے طرز اِس شرح کا نہایت عمدہ ہی یعنے پہلے ابیات مثنوی شریف کے لکھے ہین بعدہ جسقدر ابیات لکھے ہین اُنکے لغات کا بیان کیا پھر اُنکے مطالب کو نہایت صاف طور سے ظاہر کر دیا پھر ان اشعار کا لفظی ترجمہ تدریج لکھا پھر اختلاف نسخ اور اختلاف شارحین کو بیان کر کے راجح ومرجوح کو بیان فرما دیا پھر اپنا اجتہاد ظاہر کر دیا۔ غرضکہ اِس شرح مین اسطرح کا بیان صاف صاف ہی جسمین کسیطرح کا خدشہ باقی نہین رہتا اور بفور مطالعہ تسکین حاصل ہو جاتی ہی یہ بھی واضح ہو کہ موافق مثنوی شریف کے اس شرح کے بھی چھ دفتر ہین جو بار اول طبع ہو کر نذر ناظرین ہو چکے ہین اور بوجہ اپنی عالمگیری قبولیت کے ہاتھون ہاتھ فروخت ہوئے اور روز بروز شائقین وطالبین کے خطون کا جواب دینے مین کارپردازان مطبع کا بہت وقت صرف ہوتا تھا پس الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ **دفتر دوم** کتاب مستطاب برکت انتساب **بوستان معرفت** شرح مثنوی مولوی روم قدس سرہ بار دوم مطبع نامی گرامی مشہور نزدیک و دور منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین بماہ اگست ۱۹۱۴ء مطابق ماہ رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ حلیہ طبع سے آراستہ وپیراستہ ہو کر حمائل گلوے خاص وعام ہوا

اعلان

چونکہ مصنف ممدوح نے حق تصنیف وتالیف اِس شرح کا بحق مالک مطبع نولکشور لکھنؤ عطا کر دیا ہی لہذا حق تصنیف اس شرح مثنوی زبان اُردو کا بحق مطبع ہذا محفوظ ہی

نام کتاب	قیمت
رسالہ شرافت - مولفہ منشی نادر حسین عزیز نگرامی	۵ ر پ
کنز الاسرار - ترجمہ اُردو نظم مثنوی شاہ بو علی قلندر قدس سرہ ہموزن مثنوی از مولوی سید غلام حیدر خان	ار
چشمۂ فیض نظم ترجمہ اُردو پندنامہ عطار کلام عارف کامل حضرت شیخ فریدالدین قدس سرہ۔ از مولوی عبدالغفور خان بہادر۔	ار ۶ ۹
مثنوی الکلام معروف بہ جواہر بےنظیر مصنفہ حضرت محمد بےنظیر شاہ صاحب قادری۔	عہ ر پ
کشف الاسرار - اُردو ترجمہ بیاباد شنید مترجمہ راجہ راجیسور راؤ صاحب اصغر	ار ۶ ۹
حدیقۃ الاخلاق - اُردو ترجمہ بیاباد پسند پذیر مترجمہ راجہ راجیسور راؤ صاحب اصغر۔	ار پ
مذاق العارفین - ترجمہ احیاء علوم الدین عربی ہر چہار جلد کامل در دو جلد کاغذ سفید ولایتی۔	[illegible] پ
ایضاً حسب مراتب مذکورہ کاغذ معمولی ہر چہار جلد مجلد	عہ پ
گلشن سروری نظم میں تہذیب و اخلاق کا بیان مولفہ مفتی غلام سرور لاہوری۔	۲ ر ۶ ۹
اکسیر ہدایت - ترجمہ اُردو کیمیائے سعادت	
جامع شریعت و حقیقت مترجمہ مولوی فخرالدین احمد۔	[illegible] ر پ
نصیحت نامہ - اسم با مسمی مترجمہ دیبی پرشاد	۵ ر پ
ترجمہ رشحات مترجمہ مولانا ابوالحسن فرید آبادی۔	عہ ر پ
تہذیب احسانی مولفہ حکیم احسان علی۔	
مجموعۂ توحید از شاہ عبدالصمد عرف رحمت خان شامل چار رسالہ (۱) الف بے وجہن (۲) بھجن (۳)	

نام کتاب	قیمت
مثنوی اللہ نام جپو رے (۴) پریم نامہ شاہ ولی	ار ۳ ۹
تحفۃ العاشقین - رموز تصوف از شاہ عبدالصمد	ار ۳ ۹
اسرار الحروف ہندی - از فتح علی شاہ قادری بطور تصوف۔	۳؍
رہبر راہ حق - مجموعہ فراہم کردہ حاجی زردار خان صاحب سیزدہ رسالہ (۱) رہبر راہ حق (۲) رسالہ مرغوب القلوب از حضرت شمس تبریز (۳) مثنوی شاہ بو علی قلندر (۴) مثنوی بے سر نامہ عطار (۵) مثنوی چشم بکشا (۶) پریم نامہ شاہ ولی (۷) مثنوی اللہ نام جپو رے (۸) بھجن از حضرت شاہ عبدالصمد (۹) الف بے وجہن (۱۰) تحفۃ العاشقین (۱۱) مثنوی حضرت شیخ بہلول (۱۲) رموز الحقیقت (۱۳) ترجیع بند عارف	۹؍
اُردو ترجمہ ریاض رضوان شرح گلستان فارسی کی یہ شرح مشہور و معروف از تصنیفات مولانا ریاض علی مروج درس و تدریس طلبہ ہے کہ جس کا ترجمہ مولانا ابوالحسن صاحب فرید آبادی نے بعبارت فصیح اُردو فرمایا۔	۹؍
پند نامۂ وحید مصنفہ منشی واحد علی وحید۔	۶ پائی
مجموعۂ تصوف تصنیف حقائق آگاہ شیخ برہان صاحب	۲؍
مخزن الانوار - ترجمہ گنج الاسرار از مولوی محمد یوسف علی	۸؍
بودھ پرکاش مصنفہ منشی شیو دیال سنگھ۔	۵؍
سبحات منظوم - عربی با ترجمہ اُردو نثر و نظم از شیخ احمد بن علی۔	۶؍

نام کتاب	قیمت
گلدستۂ جنان اُردو شرح بسیط گلستان سعدی رح از سید رزاق بخش۔	عہ/
مثنوی سرِ حق۔ رموز تصوف از سید شاہ عطا حسین	۵/
پندنامہ حبیبی۔ نصائح و اندرز از محمد حبیب علیخان۔	۹ پائی
مشارق الانوار معروف بہ گلدستۂ معجزات احمد مختار و رسول سید ابرار در زبان پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول۔	۸/
گلبن دانش۔ ترجمہ بزبان اُردو کتاب بیبایہ دیک از راجہ راجیشور راؤ۔	ار پ
کتب تصوف فارسی	
دیوان خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی رح محررۂ اعجاز رقم منشی شمس الدین صاحب واضح قلم کاغذ سفید کرجہ	عہ پ
دیوان حافظ۔ جدید الطبع کاغذ سمی سفید و حنائی۔	۱۴/
ایضاً متوسط قلم محررۂ منشی جوالا پرشاد خوشنویس کاغذ سفید گندہ	۱۵ ر پ
ایضاً۔ کاغذ سفید و حنائی۔	۱۲/
انیس الارواح۔ از حضرت شیخ معین الدین چشتی۔	ار ۳ پائی
کلمۃ الحق۔ از شاہ عبدالرحمن مع شرح نور مطلق از ملا نور اللہ در بیان وحدت وجود مع دلائل و دفع شکوک	۵/
مکتوبات جوابی شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رح	۲ر ۹ پائی
مکتوبات حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رح	۱۰/
مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی۔	عہ/
مطلع الانوار۔ نظم از طوطی ہند امیر خسرو دہلوی بتحشیۂ مولانا ابو الحسن فرید آبادی۔	۷/
حدیقۂ حکیم سنائی معروف بہ الٰہی نامہ مع شرح جدید	

نام کتاب	قیمت
موسوم بمرآۃ الحدائق وحل غوامض جسکے شارح مولانا عبداللطیف رح ہیں۔ کاغذ سفید گندہ۔	عہ ر پ
ایضاً۔ کاغذ حنائی۔	عہ/
گلشن اسرار۔ رموز تصوف از مولوی انور علی۔	ار ۳ پائی
کیمیائے سعادت از امام غزالی معروف متداول	عہ/
ہدایت المومنین۔ رسالہ در بیان صحبت صالحین از ملا معین الدین صاحب۔	ا/
مطالب رشیدی۔ از حضرت شاہ تراب علی قلندر قدس سرہ	۱۰/
رسالہ معرفۃ السلوک۔ از حضرت شاہ محمود خوش زبان	۴/
نفحات الانس۔ مع حواشی مفید از ملا عبدالرحمن جامی۔	عہ/
انوار الرحمن۔ در ملفوظات از مولانا شاہ عبدالرحمن جدید الطبع۔	عہ ر پ
لمعۃ الانوار معروف بہ ہدایۃ المجاہد مولفہ حضرت شاہ محمد مہدی۔	۲ر ۶ پائی
نغمۂ عشاق۔ قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا ہے از مولوی نور اللہ مرحوم۔	۸/
مصباح الہدایۃ۔ ترجمۂ عوارف از حضرت شاہ محمود کاشانی	۱۱ر ۹ پائی
فوائد سعدیہ۔ از قاضی ارتضیٰ علی خان تصوف میں	۱۲/
پندنامۂ عطار۔ از حضرت شیخ فرید الدین۔	ا/
تذکرۃ اللہی۔ احوال شاہ مظفر علی قدس سرہ از مولانا ابو الحسن صاحب فرید آبادی۔	۵ ر پ